

تلبیس ابلیس بالتوحید فی التثلیث

المعروف

حرام کاری ہے

کیونکہ

تین طلاؤں کو ایک قرار دینا ابلیسی دھوکہ ہے

مقدمہ — اقسام طلاق کی وضاحت — غیر شرعی طلاق کے وقوع پر دلائل (19)

باب اول: اکٹھی تین طلاق کے وقوع پر دلائل — فیعلہذا قرآن — فیعلہذا امامہ ع فرم (16) — غلامہا شہدین کے فیصلے (19)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے (57) — تابعین اور تبع تابعین کے فیصلے (75) — اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم (۱۲ حوالہ جات)

اجماع امت (۷۳ حوالہ جات) — فقہاء مذاہب اربعہ اور محدثین وغیرہ کے فیصلے — شاذ اقوال کا فتنہ

باب دوم: مغالطوں کے جوابات — باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت

باب چہارم: تین طلاق کو ایک قرار دینے اور رجوع کرنے پر حد و تعزیر — غیر مقلدین سے سوالات (53)

منیر احمد منور

استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھڑپکا

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ وہاڑی

ناشر

فہرست

27	سبب تالیف
----	-----------

مقدمہ

31	شرعی حکم کے اعتبار سے طلاق کی قسمیں
31	حق رجوع کے اعتبار سے طلاق کی قسمیں
32	تنبیہ
33	طریقہ طلاق کے اعتبار سے طلاق کی قسمیں
33	شرعی و غیر شرعی طلاق
33	طریقہ طلاق اور قرآن وحدیث
41	مدخولہ بیوی کیلئے شرعی طلاق
42	ہمارے دو سوال:
42	غیر مدخولہ بیوی کیلئے شرعی طلاق
42	حاملہ اور آئسہ بیوی کیلئے شرعی طلاق
43	نوٹ (غیر شرعی طلاق کی مختلف صورتیں)
44	ہمارے دو سوال

4	حرام کاری سے بچتے
45	تعیین محل نزاع
45	غیر مقلدین کے نزدیک غیر شرعی طلاق واقع نہیں ہوتی
48	غیر شرعی طریقہ سے طلاق کے وقوع پر دلائل
48	دلائل (۱۹)
62	فائدہ نمبر ۱ (نکارت حدیث ابی الزبیر اور لم یرہا شینا کا معنی)
65	فائدہ نمبر ۲ (نتائج احادیث مذکورہ)
65	مؤیدات
69	ہمارے دو سوال

باب اول: اکٹھی تین طلاق کے وقوع پر دلائل

70	اکٹھی تین طلاق میں سنی موقف
----	-----------------------------

فیصلہ از قرآن

71	دلیل نمبر ۱: (ومن یتق الله يجعل له مخرجاً)
71	مؤیدات
72	دلیل نمبر ۲: (ومن یتعد حدود الله فقد ظلم نفسه)
73	دلیل نمبر ۳: (لعل الله يحدث بعد ذلك امراً)
73	مؤیدات (۵)
76	دلیل نمبر ۴: (فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ)

فہرست	5	ہرام کاری سے بچنے
77	مؤیدات (3)	
78	فائدہ: (اکٹھی تین طلاقیں گناہ ہیں یا نہیں)	
79	دلیل نمبر 5: (الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيعُ بِإِحْسَانٍ)	
80	مؤیدات (6)	
82	ہمارا سوال	

فیصلہ از احادیث مرفوعہ (16)

83	فائدہ: (حدیث کے صحیح و ضعیف ہونے کے قواعد)	
84	حدیث نمبر 1: (حدیث محمود بن لبید رضی اللہ عنہ)	
84	حدیث نمبر 2: (حدیث عویر عجلائی رضی اللہ عنہ)	
87	حدیث نمبر 3: (حدیث رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ)	
88	حدیث نمبر 4: (حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا)	
89	حدیث نمبر 5: (حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)	
90	حدیث نمبر 6: (حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)	
91	حدیث نمبر 7: (حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)	
92	حدیث نمبر 8: (حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)	
92	حدیث نمبر 9: (حدیث فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا)	
95	فائدہ: (حدیث کی صحت)	
96	حدیث نمبر 10: (حدیث رکانہ رضی اللہ عنہ)	
97	مؤیدات	

فہرست	6	ہرام کاری سے بچنے
99	حدیث نمبر 11: (حدیث حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ)	
100	حدیث نمبر 12: (حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا)	
100	حدیث نمبر 13: (حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)	
101	حدیث نمبر 14: (حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)	
102	حدیث نمبر 15: (حدیث سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ مرسل)	
102	فائدہ..... (مرسل احادیث کا حکم)	
103	حدیث نمبر 16: (حدیث صفوان رضی اللہ عنہ مرسل)	
104	ہمارے تین سوال	

خلفاء راشدین کے فیصلے (19)

105	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلے (8)	
109	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فیصلے (3)	
111	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فیصلے (8)	
114	ہمارا سوال	

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے (57)

115	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے فیصلے (24)	
126	فائدہ: (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب فتوے کا رد)	
128	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (المتوفی 32ھ) کا فیصلہ	
129	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (المتوفی 33ھ) کے فیصلے (7)	

تابعین اور تبع تابعین کے فیصلے (75)

142	☆ مسروق <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 62ھ) کا فیصلہ
142	☆ قاضی شریح <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 80ھ) کے فیصلے (7)
146	☆ عبداللہ بن شداد <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 81ھ) کا فیصلہ
146	☆ مصعب بن سعد <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 103ھ) کا فیصلہ
146	☆ ابوما لک <small>رضی اللہ عنہ</small> کا فیصلہ
146	☆ جابر بن زید <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 93ھ) کا فیصلہ
147	☆ سعید بن المسیب <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 94ھ) کے فیصلے (2)
147	☆ سعید بن جبیر <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 95ھ) کا فیصلہ
147	☆ ابراہیم نخعی <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 96ھ) کے فیصلے (5)
149	☆ عکرمہ <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 104ھ) کا فیصلہ
150	☆ شعیب <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 104ھ) کے فیصلے (2)
151	☆ حمید بن عبدالرحمن بن عوف <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 105ھ) کا فیصلہ
151	☆ طاوس <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 106ھ) کا فیصلہ
151	☆ حسن بصری <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 110ھ) کے فیصلے (4)
154	☆ محمد بن سیرین (التونی 110ھ) کا فیصلہ
154	☆ مکحول <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 113ھ) کا فیصلہ
155	☆ حکم <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 113ھ) کا فیصلہ

132	☆ حضرت عمار بن یاسر <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 37ھ) کا فیصلہ
132	☆ حضرت زید بن ثابت <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 45ھ) کا فیصلہ
133	☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 50ھ) کا فیصلہ
133	☆ حضرت حسن بن علی <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 50ھ) کا فیصلہ
134	☆ حضرت ابو موسیٰ الاشعری <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 50ھ) کا فیصلہ
134	☆ حضرت عمران بن حصین <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 52ھ) کا فیصلہ
135	☆ حضرت عائشہ <small>رضی اللہ عنہا</small> (التوفاتہ 57ھ) کا فیصلہ
135	☆ حضرت ابو ہریرہ <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 57ھ) کے فیصلے (5)
136	☆ حضرت عبداللہ بن مغفل <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 57ھ) کا فیصلہ
136	☆ حضرت ام سلمہ <small>رضی اللہ عنہا</small> (التوفاتہ 62ھ) کا فیصلہ
136	☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 63ھ) کا فیصلہ
137	☆ حضرت عبداللہ بن عمر <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 73ھ) کے فیصلے (7)
140	☆ حضرت ابوسعید الخدری <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 74ھ) کا فیصلہ
140	☆ حضرت انس <small>رضی اللہ عنہ</small> (التونی 93ھ) کے فیصلے (2)
141	☆ ابن قیم کی غلط فہمی
141	☆ ہمارا سوال

فہرست	10	حرام کاری سے بچتے
171	امام شافعی رحمہ اللہ (المتوفی 204ھ) کے فیصلے (2)	
172	امام احمد رحمہ اللہ (المتوفی 241ھ) کے فیصلے (4)	
174	ہمارا سوال	

اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم (۱۲ احوالہ جات)

175	تین اصول	
177	علامہ طحاوی رحمہ اللہ المتوفی 321ھ	
178	علامہ ابن عبدالبر المتوفی 364ھ	
178	ابوالولید سلیمان بن خلف الباجی المالکی رحمہ اللہ المتوفی 474ھ	
179	امام ابن العربی رحمہ اللہ المتوفی 543ھ	
179	علامہ ابن تیمیہ کے جد امجد علامہ ابوالبرکات عبدالسلام رحمہ اللہ المتوفی 653ھ	
180	علامہ زیلعی رحمہ اللہ المتوفی 762ھ	
180	عبدالرحمن بن احمد ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ المتوفی 795ھ	
181	حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ المتوفی 852ھ	
181	ابن الہمام رحمہ اللہ المتوفی 861ھ	
182	علامہ محمد امین ابن عابدین الشامی رحمہ اللہ المتوفی 1253ھ	
182	شائق بی رحمہ اللہ المتوفی 1393ھ	
184	ابن جبرین رحمہ اللہ المتوفی ۱۴۳۰ھ	
185	ہمارا سوال	

فہرست	9	حرام کاری سے بچتے
155	حضرت عطاء رحمہ اللہ (المتوفی 114ھ) کے فیصلے (3)	
156	حارث العکلی رحمہ اللہ کا فیصلہ	
157	امام قتادہ رحمہ اللہ (المتوفی 117ھ) کے فیصلے (3)	
158	قاضی ایاس رحمہ اللہ (المتوفی 122ھ) کا فیصلہ	
160	امام زہری رحمہ اللہ (المتوفی 125ھ) کے فیصلے (3)	
161	قاضی ابو حبیب حارث بن مخمر الشامی رحمہ اللہ المتوفی 126ھ کا فیصلہ	
161	امام جعفر صادق رحمہ اللہ (المتوفی 148ھ) کے فیصلے (2)	
162	عثمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ المتوفی 143ھ کا فیصلہ	
162	عبید اللہ بن الحسن رحمہ اللہ المتوفی 168ھ کا فیصلہ	
162	حسن بن جی رحمہ اللہ المتوفی 169ھ کا فیصلہ	
162	لیث بن سعد رحمہ اللہ المتوفی 175ھ کا فیصلہ	
163	امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ المتوفی ۱۵۰ھ و امام محمد رحمہ اللہ المتوفی ۱۸۹ھ اور تمام فقہاء تابعین و تبع تابعین کا فیصلہ	
166	امام اوزاعی رحمہ اللہ المتوفی 157ھ کا مذہب	
166	سفیان ثوری رحمہ اللہ (المتوفی 161ھ) کے فیصلے (3)	
168	امام مالک رحمہ اللہ (المتوفی 179ھ) اور فقہاء اہل مدینہ کا فیصلہ	
169	قاضی حفص بن غیاث رحمہ اللہ (المتوفی 195ھ) کے فیصلے (3)	

اجماع امت (۷۳ حوالہ جات)

186	☆ حکم بن عتیہ التونی 113ھ
186	☆ محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی المتونی 189ھ
187	☆ اصبح بن الفرج المالکی المتونی 225ھ
188	☆ امام ترمذی المتونی 279ھ
188	☆ محمد بن نصر المروزی عیسیٰ الشافعی المتونی 294ھ
189	☆ علامہ ابن منذر عیسیٰ التونی 319ھ
190	☆ علامہ ابوبکر الجصاص الرازی الحنفی عیسیٰ التونی 370ھ
190	☆ علامہ احمد بن نصر الداودی عیسیٰ التونی 402ھ
191	☆ علامہ ابن بطل عیسیٰ المالکی المتونی 449ھ
192	☆ علامہ ابن عبد البر عیسیٰ المالکی المتونی 463ھ
195	☆ ابوالولید سلیمان بن خلف الباجی المالکی عیسیٰ التونی 474ھ
195	☆ محمد بن الفرج القرطبی المتونی 497ھ
196	☆ علامہ ابن رشد المالکی عیسیٰ التونی 520ھ
198	☆ ابوعبد اللہ محمد بن علی بن عمر المازری المالکی عیسیٰ التونی ۵۳۶ھ
199	☆ علامہ ابن العربی عیسیٰ المالکی المتونی ۵۴۳ھ
204	☆ قاضی عیاض المالکی عیسیٰ التونی ۵۴۴ھ
204	☆ علامہ ابوالمظفر یحییٰ بن محمد الشیبانی الحنفی عیسیٰ التونی 560ھ

205	☆ علامہ ابوبکر بن مسعود کاسانی الحنفی عیسیٰ التونی 587ھ
205	☆ علامہ قرطبی المالکی عیسیٰ التونی 671ھ
207	☆ علامہ ابن قدامہ الحنفی عیسیٰ التونی ۶۸۲ھ
208	☆ ابوعبد اللہ محمد بن عبد الرحمن الدمشقی عیسیٰ الشافعی من علماء القرن الثامن الهجری
208	☆ عبد الرحمن بن احمد ابن رجب الحنفی عیسیٰ التونی 795ھ
210	☆ علامہ محمد بن الابی المالکی عیسیٰ التونی 827 یا 828ھ
210	☆ علامہ حافظ بدر الدین عینی الحنفی المتونی 855ھ
211	☆ علامہ ابن الہمام عیسیٰ الحنفی المتونی 861ھ
212	☆ علاء الدین علی بن سلیمان المرادوی عیسیٰ الحنفی المتونی 885ھ
213	☆ ابن المبرد جمال الدین یوسف بن الحسن المقدسی عیسیٰ الحنفی المتونی 909ھ
213	☆ ابوالعباس احمد بن یحییٰ الوثریسی المالکی عیسیٰ التونی 914ھ
216	☆ علامہ قسطلانی الشافعی عیسیٰ التونی 923ھ
216	☆ علامہ ابن نجیم مصری عیسیٰ الحنفی المتونی 970ھ
216	☆ علامہ ابن حجر الہیتمی الشافعی عیسیٰ التونی 974ھ
217	☆ علامہ ملا علی القاری عیسیٰ الحنفی المتونی 1014ھ
218	☆ ابوعبد اللہ محمد بن احمد الفاسی المالکی عیسیٰ التونی 1072ھ
218	☆ علامہ خیر الدین الرملی الحنفی عیسیٰ التونی 1081ھ
219	☆ علامہ مرتضیٰ زبیدی الحنفی عیسیٰ التونی 1205ھ

فہرست	14	حرام کاری سے بچتے
230	☆	غیر مقلد عالم ابو سعید شرف الدین دہلوی
232	☆	ابن جبرین رحمہ اللہ المتوفی 1430ھ
232	☆	مفتی اعظم، مفتی عبدالستار صاحب رحمہ اللہ اور مفتی انور رحمہ اللہ

فقہاء مذاہب اربعہ اور محدثین وغیرہ کے فیصلے

235	☆	فیصلہ فقہاء حنفیہ (45 حوالہ جات)
241	☆	فیصلہ فقہاء مالکیہ (15 حوالہ جات)
243	☆	فیصلہ فقہاء شافعیہ (12 حوالہ جات)
244	☆	فیصلہ فقہاء حنبلیہ (19 حوالہ جات)
248	☆	فیصلہ محدثین عظام (37 حوالہ جات)
254	☆	فیصلہ اصحاب ظواہر
255	☆	فیصلہ علماء نجد
260	☆	سعودی علماء کرام کی سپریم کونسل کا فیصلہ
262	☆	ہمارا سوال

شاذ اقوال کا فتنہ

264	☆	تین طلاق کا ایک ہونا شاذ، مردود اور اہل بدعت کا قول ہے
266	☆	ہمارا سوال
267	☆	تین طلاق کا ایک ہونا کن کا مذہب ہے؟

فہرست	13	حرام کاری سے بچتے
219	☆	ابوالحسن نور الدین محمد بن عبدالبہادی التتوی السندی الحنفی المتوفی 1138ھ
220	☆	محمد بن احمد الدسوقی المالکی رحمہ اللہ المتوفی 1230ھ
220	☆	احمد بن محمد الصاوی المالکی رحمہ اللہ المتوفی 1241ھ
221	☆	علامہ محمد امین ابن عابدین الشامی رحمہ اللہ الحنفی المتوفی ۱۲۵۳ھ
222	☆	علامہ طحاوی الحنفی رحمہ اللہ المتوفی 1231ھ
222	☆	ابی الحسن علی بن عبدالسلام التتوی رحمہ اللہ المتوفی 1258ھ
223	☆	ابی الحسن علی بن سعید الرجاء رحمہ اللہ
224	☆	علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی الحنفی رحمہ اللہ المتوفی 1225ھ
224	☆	علامہ محمد بن احمد بن علیش المالکی رحمہ اللہ المتوفی 1299ھ
224	☆	علامہ عبدالحی کھنوی الحنفی رحمہ اللہ المتوفی 1304ھ
225	☆	عبدالرحمن الجزیری الحنبلی رحمہ اللہ المتوفی 1360ھ
225	☆	علامہ الشیخ خلیل احمد سہارنپوری الحنفی رحمہ اللہ
226	☆	علامہ شیخ محمد خنیت الحنفی رحمہ اللہ
227	☆	علامہ وہبہ زحیلی رحمہ اللہ
227	☆	علامہ الشیخ محمد زاہد الکوثری الحنفی رحمہ اللہ المتوفی 1371ھ
227	☆	مفتی کفایت اللہ دہلوی الحنفی رحمہ اللہ
228	☆	الشیخ سلامۃ القضاۃ الشافعی رحمہ اللہ المتوفی 1376ھ
230	☆	علامہ حبیب احمد الکیرانوی الحنفی رحمہ اللہ
230	☆	محمد امین بن محمد مختار الشنقیطی المتوفی 1393ھ

فہرست	15	حرام کاری سے بچتے
267	☆	رافضی مذہب میں اکٹھی تین طلاقیں ایک (۷ حوالہ جات)
272	☆	قادینی مذہب میں اکٹھی تین طلاقیں ایک (۷ حوالہ جات)

باب دوم: مغالطوں کے جوابات

274	☆	چار اصول
275	☆	مغالطہ نمبر 1: (اکٹھی تین طلاق دینا خلاف شرع ہے)
275	☆	جواب
276	☆	امراول
276	☆	ہمارا سوال
276	☆	امر دوم
277	☆	ہمارا سوال
278	☆	امر سوم
278	☆	ہمارے دو سوال
279	☆	امر چہارم
280	☆	ہمارا سوال
281	☆	مغالطہ نمبر 2: (اکٹھی تین طلاقیں دینا قرآن کے خلاف ہے)
281	☆	جواب
281	☆	الطلاق مرتنان کی پہلی تفسیر

فہرست	16	حرام کاری سے بچتے
282	☆	ہمارا سوال
282	☆	الطلاق مرتنان کی دوسری تفسیر
283	☆	ہمارا سوال
284	☆	مغالطہ نمبر 3 (طلاق ثلاث والی حدیث رکائے)
284	☆	جواب از حدیث رکائے
284	☆	سوال نمبر 1 (بعض بنی ابی رافع مجہول ہے)
286	☆	سوال نمبر 2 (محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع ضعیف و منکر الحدیث ہے)
288	☆	سوال نمبر 3 (محمد بن اسحاق مجروح راوی ہے)
290	☆	محمد بن اسحاق شرعی احکام میں حجت نہیں
292	☆	سوال نمبر 4 (محمد بن اسحاق مدلس راوی ہے)
296	☆	سوال نمبر 5 (محمد بن اسحاق متہم بالتشیع ہے)
297	☆	سوال نمبر 6 (داود بن الحصین ضعیف راوی ہے)
298	☆	سوال نمبر 7 (داود کی عکرمہ سے روایت ضعیف و منکر ہوتی ہے)
299	☆	سوال نمبر 8 (داود بن الحصین خارجی مذہب کے ساتھ متہم تھا)
301	☆	سوال نمبر 9 (طلاق دہندہ کی تعیین میں اضطراب ہے)
301	☆	سوال نمبر 10 (تعدد طلاق میں اضطراب ہے)
302	☆	سوال و جواب
303	☆	سوال نمبر 11 (حدیث رکائے روایت بالمعنی ہے)

فہرست	18	حرام کاری سے بچتے
325	☆	ہمارے تین سوال
326	☆	مغالطہ نمبر 4: (حدیث طاؤس وابوالصہاء)
329	☆	جواب از حدیث مذکور
329	☆	سوال نمبر 1 (سند مضطرب ہے)
329	☆	سوال نمبر 2 (ابن عباس کے شاگرد کے نام میں اضطراب ہے)
329	☆	سوال نمبر 3 (متن حدیث میں اضطراب ہے)
330	☆	سوال نمبر 4 (متن حدیث میں اضطراب ہے)
332	☆	سوال نمبر 5 (متن حدیث میں اضطراب ہے)
332	☆	سوال نمبر 6 (طاؤس کی متفرد و شاذ روایت حجت نہیں)
333	☆	سوال نمبر 7 (بعینہ اسی سند کے ساتھ تین طلاق کے تین ہونے کا فتویٰ مروی ہے)
334	☆	سوال نمبر 8 (ہات من ھناٹک)
334	☆	سوال نمبر 9 (طاؤس کا بیان)
335	☆	سوال نمبر 10 (یہ حدیث مرفوع نہیں)
335	☆	سوال نمبر 11 (حدیث ابن عباس انتہائی ضعیف ہے)
342	☆	سوال نمبر 12 (تاکید پر محمول ہے)
353	☆	سوال نمبر 13 (ایک طلاق پر اکتفاء کرنا مراد ہے)
354	☆	سوال نمبر 14 (طلاق البتہ کو ٹھلاٹھ سے تعبیر کیا گیا ہے)
354	☆	سوال نمبر 15 (حضرت ابن عباسؓ نے اس حدیث کو رد کر دیا)

فہرست	17	حرام کاری سے بچتے
303	☆	مؤیدات
304	☆	سوال نمبر 12 (حدیث رکانہ میں تاکید کا احتمال ہے)
305	☆	سوال نمبر 13 (حدیث رکانہ منسوخ ہے)
305	☆	سوال نمبر 14 (حدیث رکانہ قرآن کے خلاف ہے)
306	☆	سوال نمبر 15 (حدیث رکانہ ۱۱۶ احادیث مرفوعہ کے خلاف ہے)
306	☆	سوال نمبر 16 (حدیث رکانہ ۷ آثار خلفاء راشدین کے خلاف ہے)
306	☆	سوال نمبر 17 (حدیث رکانہ ۷ آثار صحابہ و آثار تابعین و تبع تابعین کے خلاف ہے)
306	☆	سوال نمبر 18 (حدیث رکانہ اجماع صحابہ و اجماع امت کے خلاف ہے)
307	☆	سوال نمبر 19 (حدیث رکانہ راویان حدیث کے مذہب کے خلاف ہے)
307	☆	مؤیدات
308	☆	سوال نمبر 20 (افراد خانہ کی حدیث کے خلاف ہے)
309	☆	سوال نمبر 21 (رکانہ کی حدیث البتہ رائج و صحیح ہے)
309	☆	رکانہ کی حدیث البتہ کی ترجیح پر دلائل
309	☆	دلیل نمبر 1 (قرآن و حدیث وغیرہ کی موافقت)
310	☆	دلیل نمبر 2- (حدیث اور راوی حدیث کے مذہب میں موافقت)
311	☆	دلیل نمبر 3- (ترجیح حدیث پر (31) فقہاء و محدثین کی شہادت)
323	☆	دلیل نمبر 4- (۳۶ کتب حدیث میں تخریج)
325	☆	سوال نمبر 22

فہرست	20	حرام کاری سے بچتے
367	☆	سوال نمبر 33 (حضرت عثمانؓ یا حضرت علیؓ نے اس کی منسوخی کا اعلان کیوں نہ کیا)
367	☆	سوال نمبر 34 (کیا حضرت ابن عباس نے یہ حدیث حضرت عمرؓ کے فیصلے کے خلاف پیش کی تھی)
368	☆	سوال نمبر 35 (حدیث متعہ اور یہ حدیث ایک جیسی ہے)
369	☆	☆ ہمارے چار سوال
371	☆	مغالطہ نمبر 5: (حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ سیاسی تھانیز بعد میں حضرت عمرؓ اس پر پچھتاتے تھے)
371	☆	☆ جواب جزء نمبر 1:
373	☆	☆ جواب جزء نمبر 2:
375	☆	☆ واقعہ نمبر 1: (یہودی اور منافق کا فیصلہ)
376	☆	☆ واقعہ نمبر 2: (عورتوں کا حق مہر)
377	☆	☆ واقعہ نمبر 3: (حائضہ کیلئے طواف و داع کا حکم)
377	☆	☆ واقعہ نمبر 4: (شوہر کی دیت سے بیوہ کا حصہ)
378	☆	☆ واقعہ نمبر 5: (انگلیوں کی دیت)
379	☆	☆ تائید از غیر مقلد عالم مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی
381	☆	☆ ہمارے گیارہ سوال
383	☆	☆ مغالطہ نمبر 6 (غیر مقلدین کے چھ قیاسات)
384	☆	☆ تمہید برائے جواب
385	☆	☆ قیاسات کا جواب

فہرست	19	حرام کاری سے بچتے
355	☆	سوال نمبر 16 (حضرت عمرؓ نے پہلے حکم کو جاری رکھا)
356	☆	سوال نمبر 17 (یہ حدیث منسوخ ہے)
357	☆	سوال نمبر 18 (خود راوی حدیث حضرت ابن عباس کا فتویٰ اس حدیث پر نہیں)
361	☆	سوال نمبر 19 (حرام ہونے کے باوجود عام معمول شان صحابہ کے خلاف ہے)
361	☆	سوال نمبر 20 (عجیب بات کہ رواج عام مگر ناقل ایک صحابی اور ایک تابعی)
362	☆	سوال نمبر 21 (یہ حدیث اپنے عموم کے لحاظ سے متفرق تین طلاقیں کو بھی شامل ہے)
362	☆	سوال نمبر 22 (خلاف قرآن ہے)
362	☆	سوال نمبر 23 (۱۶ احادیث مرفوعہ کے خلاف ہے)
362	☆	سوال نمبر 24 (۱۹ آثار خلفاء راشدین کے خلاف ہے)
363	☆	سوال نمبر 25 (۵۷ آثار صحابہ اور ۷۵ آثار تابعین و تبع تابعین کے خلاف ہے)
363	☆	سوال نمبر 26 (اجماع صحابہ اور اجماع امت کے خلاف ہے)
363	☆	سوال نمبر 27 (حضرت ابن عباس کے ۲۴ فتاویٰ کے خلاف ہے)
363	☆	سوال نمبر 28 (جلد بازی والی بات کا غلط ہونا لازم آتا ہے)
364	☆	سوال نمبر 29 (حضرت عمرؓ سچے ہیں یا غیر مقلد)
364	☆	☆ عبرت
365	☆	سوال نمبر 30 (صحابہ کیوں خاموش رہے؟)
365	☆	سوال نمبر 31 (کیا اجماع صحابہ باطل پر ہو سکتا ہے)
367	☆	سوال نمبر 32 (حضرت عمرؓ نے رجوع کا اعلان کیوں نہ کیا)

فہرست	22	حرام کاری سے بچنے
404	☆	حلالہ غیر شرعی
405	☆	حلالہ غیر شرعی کا حکم
405	☆	مؤیدات
408	☆	خلاف شرع طریقہ پر حکم کا مرتب ہونا
411	☆	حلالہ اور حرامہ میں فرق
414	☆	تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح باطل ہے
415	☆	مفتی محمد تقی عثمانی کا فتویٰ
415	☆	علامہ مفتی محمود الحسن گنگوہی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> ، مفتی سعید احمد اور مفتی عبداللطیف کا فتویٰ
417	☆	تین طلاق کے بعد نکاح کا عجیب واقعہ
421	☆	بغیر حلالہ کے تین طلاق کے بعد پیدا ہونے والی اولاد کا حکم
421	☆	فائدہ: (ثبوت نسب)
422	☆	علامہ نووی الشافعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا فتویٰ
423	☆	علامہ حافظ بدر الدین عینی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا فتویٰ
423	☆	علامہ ابن ابی زید المالکی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا فتویٰ
424	☆	قائد جمعیت علامہ مفتی محمود <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا فتویٰ
426	☆	علامہ مفتی محمد یوسف لدھیانوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا فتویٰ
427	☆	حاکم اور قاضی کے فیصلہ کا نافذ نہ ہونا
427	☆	مؤیدات
427	☆	علامہ نرسی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا فتویٰ 483ھ

فہرست	21	حرام کاری سے بچنے
388	☆	مغالطہ نمبر 7 (اکٹھی تین طلاق دینا بدعت ہے اور ہر بدعت مردود ہے)
388	☆	جواب

باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت

390	☆	طلاق سے بچنے کی شرعی تدابیر
394	☆	مشروعیت حلالہ کی حکمت
395	☆	حلالہ کی اقسام
395	☆	حلالہ شرعی
395	☆	حافظ بدر الدین العینی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
396	☆	ابو الزناد کا قول
396	☆	لیث بن سعد کا قول
396	☆	قاسم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> سالم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> عروہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> شعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> ربیعہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> اور یحییٰ بن سعید <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا قول
397	☆	داود ظاہری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا قول
397	☆	مشائخ حنفیہ کا قول
398	☆	علامہ ابن ہمام <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> اور علامہ زلیعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا قول
398	☆	صلح کرنا، کرانا باعث اجر ہے
399	☆	قصہ اُرَیْنُب بنت اسحاق
404	☆	حلالہ شرعی کے استہزاء کا حکم

فہرست	24	حرام کاری سے بچتے
449	☆	مؤیدات
452	☆	اکٹھی تین طلاقیں کو ایک قرار دینا موجب تعزیر ہے
452	☆	امام زہری رحمہ اللہ کا تعزیری فیصلہ
452	☆	مفتی جیل میں، کتابیں بھاڑ میں
454	☆	مفتی کا منصب افتاء و تدْرِیس سے معزول ہونا
458	☆	امامت اور شہادت کی اہلیت کا ساقط ہونا
460	☆	تین طلاق کو ایک قرار دینا ابن العربی کی نظر میں
460	☆	تین طلاق کے بعد رجوع کر کے جماع کرنا موجب حد ہے
461	☆	حضرت عمار بن یاسر کا فتویٰ
461	☆	امام زہری رحمہ اللہ تابعی اور قنادۃ تابعی کا فتویٰ
462	☆	امام قنادۃ تابعی اور جابر بن زید تابعی کا فتویٰ
462	☆	قاضی ایاس رحمہ اللہ تابعی کا فتویٰ
464	☆	امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تابعی کا فتویٰ
464	☆	امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب
465	☆	امام ابن حجب المالکی رحمہ اللہ کا فتویٰ
465	☆	اصح بن الفرج المالکی رحمہ اللہ کا فتویٰ
466	☆	امام نووی الشافعی رحمہ اللہ کا فتویٰ
466	☆	ابوبکر حصاص رحمہ اللہ اور فقہاء احناف کا فتویٰ
466	☆	علامہ حافظ بدرالدین عینی رحمہ اللہ کا فتویٰ

فہرست	23	حرام کاری سے بچتے
427	☆	علامہ زیلیعی رحمہ اللہ المتوفی ۷۶۲ھ
428	☆	علامہ بابر بنی رحمہ اللہ المتوفی 786ھ
428	☆	حافظ بدرالدین العینی رحمہ اللہ المتوفی 855ھ
430	☆	محمود بن اسرائیل المشہور ابن قاضی سماوندی رحمہ اللہ المتوفی 823ھ
430	☆	علامہ ابن نجیم مصری رحمہ اللہ المتوفی 970ھ
431	☆	علماء ہند کا اجماعی فتویٰ
431	☆	خیر الدین الرملی رحمہ اللہ المتوفی 1081ھ کا فتویٰ
435	☆	علامہ طحاوی رحمہ اللہ المتوفی 1355ھ
435	☆	ابوالحسن علی بن عبدالسلام التسولی المالکی رحمہ اللہ
435	☆	تین طلاق کے بعد غیر مقلدین کے فتویٰ کا سہارا لینا
437	☆	مفتی اعظم، مفتی عبدالستار صاحب رحمہ اللہ اور مفتی انور کا فتویٰ
438	☆	مفتی عاشق الہی بلند شہری مہاجر مدنی رحمہ اللہ اور مفتی تقی عثمانی کا فتویٰ
440	☆	بیوی کی خاطر مذہب کی تبدیلی

باب چہارم: تعزیرات

446	☆	اکٹھی تین طلاق دینا موجب تعزیر ہے
446	☆	مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
447	☆	علامہ شنیطی کا فتویٰ

فہرست	25	حرام کاری سے بچئے
468	☆	علماء ہند کا اجماعی فتویٰ
468	☆	علامہ منصور بن یونس البہوتی الحسینی رحمہ اللہ المتوفی ۱۰۵۱ھ کا فتویٰ
469	☆	قطع تعلق واجب ہے
469	☆	ولی زماں مفتی عبداللہ اور مفتی اعظم مفتی عبدالستار صاحب رحمہ اللہ کا فتویٰ
470	☆	مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا فتویٰ
470	☆	علامہ مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمہ اللہ، مفتی سعید احمد اور مفتی عبداللطیف کا فتویٰ
471	☆	قائد جمعیت علامہ مفتی محمود رحمہ اللہ کا فتویٰ
471	☆	غیر مقلدین سے سوالات (53)
480	☆	یادداشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبب تالیف

اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو غیر شرعی طریقہ سے طلاق دیدے تو وہ طلاق واقع ہو جاتی ہے مثلاً اکٹھی تین طلاقیں دینا غیر شرعی طریقہ ہے جس کی وجہ سے آدمی گناہ گار ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور تین طلاقیں کی وجہ سے عورت اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے اس کا حکم وہی ہے جو سورۃ بقرہ آیت نمبر 230 میں مذکور ہے فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ اگر خاوند نے اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے دی تو وہ عورت اس شوہر کیلئے تب حلال ہوگی جب وہ (عدت کے بعد) دوسرے خاوند سے نکاح کرے (اور حدیث میں ہے کہ دوسرا خاوند اس عورت کے ساتھ صحبت بھی کرے) پھر وہ طلاق دے (اور عدت بھی پوری ہو جائے) اس کا نام حلالہ شرعی ہے اگر تین طلاق کے بعد حلالہ کے بغیر عورت اپنے پہلے خاوند کے پاس بحیثیت زوجہ آباد ہوگئی تو زنا محض ہوگا اور اولاد ولد الزنا ہوگی۔

اکٹھی تین طلاقیں خیر القرون (عہد صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رضی اللہ عنہم، تبع تابعین رضی اللہ عنہم) میں اور اس کے بعد بھی ہمیشہ تین ہی رہی ہیں ائمہ اربعہ (امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) کا مذہب اور قوانین شرعیہ کے متعلق سعودی حکومت کی مجلس مفتیہ جو علماء حرمین اور ملک کے دیگر نامور علماء پر مشتمل ہے کا فیصلہ

اور سعودی حکومت کا قانون بھی یہی ہے جو سعودی عرب کی تمام عدالتوں میں نافذ ہے۔ البتہ منکرین فقہ، غیر مقلدین نے ایک نیا فتویٰ جاری کیا ہوا ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک ہوتی ہے جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ تین خدا (اللہ تعالیٰ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، مریم علیہا السلام) ایک ہے اس سے ان کی توحید میں فرق نہیں آتا تین خدا بھی مان لئے اور توحید بھی قائم رہی ایسے ہی غیر مقلدین کا عقیدہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق ہے اس سے نکاح میں کوئی فرق نہیں آتا انہوں نے اپنے اس عقیدہ کی بنیاد پر اکٹھی تین طلاقیں کے ایک ہونے کا ایک گشتی فتویٰ تیار کر رکھا ہے جب ان کو پتہ چلتا ہے کہ فلاں آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں اور وہ دوبارہ بیوی کو واپس لانا چاہتا ہے تو وہ اپنا فتویٰ لے کر اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور اس کو پیشکش کرتے ہیں کہ ہم آپ کا مسئلہ حل کرتے ہیں لیکن آپ کو الہدیث مذہب قبول کرنا پڑے گا، وہ آدمی بیوی بچوں کی خاطر اپنا مذہب بدلنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ منکرین فقہ (الہدیث) اس پریشان آدمی کی طرف سے خود ایک تحریر تیار کرتے ہیں کہ میں نے تحقیق کی ہے مجھے الہدیث مذہب قرآن وحدیث کے دلائل کے لحاظ سے حق اور صحیح نظر آیا ہے اس لیے میں فقہ اور فقہی مذاہب سے توبہ کر کے سچا مذہب الہدیث قبول کرتا ہوں اس پر اس سے دستخط کرا کر اپنا تیار کردہ فتویٰ اس کے ہاتھ میں تھما دیتے ہیں جس میں لکھا ہوتا ہے کہ آپ نے ایک مجلس میں اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اس لئے آپ رجوع کر کے بیوی کو لا سکتے ہیں۔

غیر مقلدین نے اپنے اس فتویٰ کو اپنے مذہب کی اشاعت کیلئے خوب استعمال کیا ہے چنانچہ غیر مقلد عالم نواب وحید الزمان اپنی کتاب نُزُلُ الْأَبْرَارِ مِنْ فِقْهِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۳۳ میں لکھتے ہیں الْأُولَى لَهُمْ أَنْ يَصِيرُوا أَهْلَ الْحَدِيثِ وَيَجْعَلُوا الطَّلَاقَاتِ الثَّلَاثَ وَاحِدَةً رَجْعِيَّةً وَيَرْتَجِعُونَ ان کیلئے (یعنی غیر

شرعی طریقہ پر اکٹھی تین طلاقیں دینے والوں کیلئے) بہتر یہ ہے کہ وہ اہل حدیث بن جائیں اور تین طلاقیں کو ایک طلاق رجعی قرار دے کر رجوع کر لیں۔

رہبر شریعت، رئیس المناظرین حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک جگہ اڈے کی مسجد میں نماز پڑھی تو میں نے دیکھا کہ امام غیر مقلد ہے اور اس کے پیچھے دو غیر مقلد مقتدی ہیں اور مسجد ویران سی لگ رہی ہے۔ جب میں دوسرے سال وہاں گیا تو اس مسجد میں بھی گیا، اب دیکھا تو اس امام کے پیچھے دس بارہ مقتدی ہیں اور سارے غیر مقلد، میں نے اپنے میزبان کو کہا کہ یہ مولوی صاحب بڑے محنتی ہیں، انھوں نے ایک سال میں اتنے لوگوں کو غیر مقلد بنالیا ہے، اس نے جواب دیا حضرت اس میں محنت کی کوئی بات نہیں یہ سب تین طلاق والے ہیں۔ غیر مقلدین اپنے اس فتویٰ کی آڑ میں متعدد لوگوں کو اہل حدیث بنا کر زنا کاری میں مبتلا کر چکے ہیں اور گھر آباد کرنے کے نام پر کئی گھر برباد کر چکے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں بڑے مضبوط دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں اور اس مسئلہ میں منکرین فقہ غیر مقلدین کے چند مغالطے اور دھوکے تھے ان کی حقیقت بھی واضح کی گئی ہے اس کتاب کی تالیف سے غرض غیر مقلدین کے مندرجہ بالا عقیدہ و فتویٰ کی آڑ میں ہونے والی بدکاری و زنا کاری سے ہر خاص و عام کو آگاہ کرنا اور آگاہ کر کے ان کو اس حرام کاری سے بچانا ہے۔

کتاب کو عام فہم بنانے کیلئے اس کتاب کا ایک مقدمہ اور چار باب بنائے گئے ہیں۔
..... مقدمہ کے اندر طلاق کی اقسام، اہل السنّت اور غیر مقلدین کے درمیان اختلاف کی نوعیت و حقیقت اور طلاق غیر شرعی کے واقع ہونے پر دلائل ذکر کیے گئے ہیں۔

..... پہلے باب میں اہل السنّة والجماعۃ کے موقف کہ ”اکٹھی تین طلاقیں دینا اگرچہ

معصیت، حرام اور غیر شرعی طریقہ ہے تاہم اس سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں، اس پر قرآن و سنت، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم، آثار تابعین و تبع تابعین رضی اللہ عنہم، اجماع صحابہ اور اجماع امت سے دلائل پیش کیے گئے ہیں۔

..... دوسرے باب میں منکرین فقہ (اہل حدیث) کے مغالطوں کی حقیقت واضح کی گئی ہے

..... تیسرے باب میں مسئلہ حلالہ کی وضاحت کی گئی ہے۔

..... چوتھے باب میں تین طلاقیں کو ایک طلاق قرار دینے والے مفتی اور رجوع

کرنے والے لوگوں پر حدود تعزیر کا بیان ہے

..... اور اخیر میں غیر مقلدین سے 53 سوالات کیے گئے ہیں۔



مقدمہ

شرعی حکم کے اعتبار سے طلاق کی قسمیں

زوجین کے حالات کے اعتبار سے طلاق کے پانچ مراتب اور درجات ہیں:

- (1) حرام جب غیر شرعی طریقہ سے طلاق دی جائے تو وہ طلاق حرام ہے اگرچہ طلاق دینے کی شرعی وجہ موجود ہو اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔
- (2) مکروہ طلاق شرعی طریقے کے مطابق دی جائے لیکن طلاق دینے کی ضرورت اور طلاق کا داعیہ موجود نہ ہو تو ایسی طلاق مکروہ ہے۔
- (3) واجب جب زوجین کے درمیان نفرت پیدا ہو جائے اور اتفاق اور حقوق کی ادائیگی ممکن نہ ہو اور زوجین طلاق پر متفق ہو جائیں تو ایسی صورت میں طلاق دینا واجب ہے
- (4) مستحب جب عورت پاکدامن نہ ہو تو اس کو طلاق دینا مستحب ہے۔
- (5) جائز جب طلاق شرعی طریقہ کے مطابق دی جائے اور طلاق کا داعیہ اور ضرورت پائی جائے تو طلاق دینا جائز ہے۔ (القول الجامع فی الطلاق المبدی والمتتابع ص 145)

حق رجوع کے اعتبار سے طلاق کی قسمیں

حق رجوع کے اعتبار سے طلاق کی تین قسمیں ہیں۔

- {1} طلاق رجعی جس کے بعد عدت کے اندر قولاً رجوع کرنا (مثلاً یہ کہے میں نے طلاق سے رجوع کیا) یا فعلاً رجوع کرنا (مثلاً بیوی کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانا یا بیوی کا بوسہ لینا) کافی ہے اور عدت کے بعد رجوع بصورت نکاح ہوگا یعنی بغیر حلالہ کے دوبارہ

حرام کاری سے بچئے 32 مقدمہ

نکاح ہو سکتا ہے اور یہ رجوع قولی یا رجوع فعلی یا رجوع بالنکاح فقط دو طلاقوں تک ہو سکتا ہے تیسری طلاق کے بعد نہیں ہو سکتا۔

{2} طلاق بائنہ جس کے بعد عدت کے اندر اور عدت کے بعد شوہر بیوی بغیر حلالہ کے رجوع بالنکاح (یعنی دوبارہ نکاح) کر سکتے ہیں لیکن اس میں قولاً یا فعلاً رجوع کرنا کافی نہیں ہوتا اور رجوع بالنکاح بغیر حلالہ کے دو طلاقوں تک ہو سکتا ہے تین طلاقوں کے بعد نہیں ہو سکتا اس لئے طلاق بائنہ بھی دو ہیں۔

{3} طلاق مغلطہ تین طلاقوں کو طلاق مغلطہ کہا جاتا ہے طلاق مغلطہ یعنی تین طلاقوں کے بعد شوہر بیوی کے درمیان دوبارہ نکاح کیلئے قرآن کریم میں ایک شرط مذکور ہے کہ پہلے اس عورت کا بعد از عدت کسی دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح ہو، وہ صحبت کرے پھر وہ طلاق دے اور عورت کی عدت پوری ہو جائے تو اس کے بعد پہلے شوہر بیوی کا دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے ملاحظہ ہو سورۃ بقرہ آیت 230 اس کی پوری تفصیل باب سوم میں مذکور ہے۔

تنبیہ

مدخلہ بیوی (جس عورت کے ساتھ صحبت ہو چکی ہو) کیلئے تینوں قسم کی طلاق ثابت ہو سکتی ہے لیکن غیر مدخلہ بیوی (جس کے ساتھ صحبت نہ ہوئی ہو) کیلئے فقط دو قسم کی طلاق ہے طلاق بائنہ اور طلاق مغلطہ اس کیلئے طلاق رجعی نہیں ہے پھر اس غیر مدخلہ بیوی کیلئے طلاق بائنہ کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف ایک طلاق دیجائے دوسری یہ کہ اس کو یوں کہا جائے تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے چونکہ پہلے لفظ کے ساتھ طلاق بائنہ کے ساتھ نکاح ختم ہو گیا تو وہ کل طلاق نہ رہی اس لیے دوسری اور تیسری طلاق لغو ہے البتہ اگر اس نے ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دیں مثلاً یوں کہا تجھے تین طلاقیں ہیں تو اس صورت میں طلاق مغلطہ واقع ہو جائے گی۔

طریقہ طلاق کے اعتبار سے طلاق کی قسمیں

طریقہ طلاق کے اعتبار سے طلاق کی دو قسمیں ہیں شرعی اور غیر شرعی۔
شرعی طلاق:..... وہ ہے جو شریعت کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق دیجائے۔
غیر شرعی طلاق:..... وہ ہے جو شریعت کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق نہ دیجائے
اس کو طلاق بدعی بھی کہا جاتا ہے۔

طریقہ طلاق اور قرآن وحدیث

سوال..... طلاق کا شرعی طریقہ کیا ہے؟

جواب..... طلاق کا شرعی طریقہ بتانے سے پہلے ہم طلاق سے متعلقہ چند آیات و احادیث ذکر کرتے ہیں پھر قرآن وحدیث کی روشنی میں طلاق کے شرعی طریقہ کی وضاحت عرض کریں گے۔

قرآن کریم میں ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ الَّهِ

پ ۲۲ سورة الاحزاب الایہ ۴۹)

اے ایمان والو! جب تم مؤمن عورتوں کے ساتھ نکاح کرو پھر تم ان کو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دیدو تو ان عورتوں پر عدت نہیں جس عدت کو تم شمار کرو۔
اس آیت سے معلوم ہوا کہ مطلقہ غیر مدخولہ کیلئے عدت نہیں ہے۔

حدیث نمبر 1:

عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالُوا إِذَا طَلَّقَ الْبُكَرُ ثَلَاثًا فَجَمَعَهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ فَرَّقَهَا بَانَتْ بِالْأُولَى وَ لَمْ تَكُنِ الْآخِرِيَّانِ شَيْئًا (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 336)

حکم ﷺ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اس نے غیر مدخولہ بیوی کو کہا تجھے تین طلاقیں ہیں تو جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے وہ پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہے اور اگر تین طلاقیں جدا جدا کر کے دے (یعنی یوں کہا تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے) تو وہ پہلی طلاق کے ساتھ جدا ہو جائے گی اور آخری دو لغو ہیں۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ طَلَّاقُ السَّنَةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ

(سنن ابن ماجہ ج 1 ص 145)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں طلاق کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ بیوی کو حالت طہر میں بغیر صحبت کرنے کے طلاق دے۔

حدیث نمبر 3:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَرَادَ الطَّلَاقَ الَّذِي هُوَ الطَّلَاقُ فَلْيُطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً ثُمَّ يَدْعُهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلَاثَ حِيضٍ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 5)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس آدمی کا شرعی طلاق دینے کا ارادہ ہو وہ اس کو ایک طلاق دے کر چھوڑ دے حتیٰ کہ تین حیض (یعنی عدت) گزر جائیں۔

حدیث نمبر 4:

عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ يَتْرُكَهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلَاثَ حِيضٍ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 5)

ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات پسند تھی کہ خاوند اپنی بیوی کو ایک طلاق دے کر چھوڑ دے حتیٰ کہ اس کی عدت گزر جائے۔

ان حدیثوں سے طلاق شرعی کیلئے تین شرطیں معلوم ہوئیں:

{۱}..... طہر (عورت کے ایام پاکیزگی) میں طلاق دیا اور بہتر یہ ہے کہ طہر کے اخیر میں طلاق دے۔

{۲}..... اس طہر میں صحبت نہ کی ہو۔

{۳}..... طلاق ایک دے۔

شرعی طلاق میں طہر اور اس میں صحبت نہ کرنے کی شرط لگانے میں ایک حکمت یہ ہے کہ اس حالت میں زوجین کی ایک دوسرے کی طرف کشش اور رغبت کامل ہوتی ہے ممکن ہے یہ کمال رغبت طلاق جیسے مبغوض ترین فعل میں مانع بن جائے اور طلاق کی نوبت ہی نہ آئے جبکہ تین حیض تک چھوڑے رکھنے کی صورت میں رغبت اور بھی بڑھ جاتی ہے تو ممکن ہے خاوند رجوع کر لے۔

دوسری حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق، مبغوض ترین فعل ہے اس لئے شریعت نے طلاق کی اجازت اس صورت میں دی ہے جب خاوند قلبی طور پر طلاق کی شدید ضرورت محسوس کرے اور قلبی طور پر سخت مجبور ہو جائے اس ضرورت شدیدہ کی قلبی کیفیت کو معلوم کرنے کیلئے یہ شرط رکھی گئی ہے کیونکہ جب کمال رغبت کی اس حالت میں بھی طلاق کی نوبت آ جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ خاوند بیوی کے درمیان الفت و محبت کی بجائے نفرت و عداوت انتہاء کو پہنچ چکی ہے اور خاوند قلبی طور پر طلاق کی شدید ضرورت محسوس کرتا ہے پس ایسی بدتر اور ابتر صورت میں طلاق یا خلع کے ذریعے جدا ہو جانا ہی بہتر ہے کیونکہ زوجین کے درمیان نفرت و عداوت کے مستحکم ہو جانے کے بعد قلب و نظر، دین و ایمان، عفت و پاکدامنی کی حفاظت، صالح اولاد اور ان کی صحیح تربیت نیز ذہنی سکون اور ظاہری و باطنی پاکیزگی جیسے مقاصد نکاح کا حصول تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

تیسری حکمت یہ ہے کہ اگر عورت کو طہر میں طلاق دے گا تو طلاق والے طہر کے بعد

تین حیض عدت ہوگی جس کی ترتیب یوں بنتی ہے۔ طہر، حیض۔ طہر، حیض۔ طہر، حیض۔ اور اگر حیض میں طلاق دے گا تو طلاق والے حیض اور اس کے بعد متصل والے طہر کے بعد تین حیض عدت شمار ہوگی۔ پس اس میں عدت کی مدت زیادہ بن جاتی ہے کیونکہ شروع والے حیض کے دنوں کا اضافہ ہو جاتا ہے جس کی ترتیب یہ ہوگی۔ حیض۔ طہر، حیض۔ طہر، حیض۔ طہر، حیض۔ پس حیض میں طلاق دینے کی صورت میں عدت لمبی ہو جاتی ہے اور صحبت نہ کرنے کی شرط بھی اس لئے ہے کہ اگر صحبت کرنے کے بعد طلاق دے تو ہو سکتا ہے کہ حمل ہو جائے اور عورت کی عدت (یعنی وضع حمل) لمبی ہو جائے گی پس عورت کو لمبی عدت سے بچانے کیلئے شریعت نے ان دو شرطوں کو ملحوظ رکھا ہے۔ اور ایک طہر میں ایک طلاق کی شرط اس لئے لگائی ہے کہ بعض مرتبہ طلاق دینے کے بعد زوجین دوبارہ ازدواجی زندگی گزارنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں پس اگر ایک طلاق ہوگی تو عدت کے اندر فقط رجوع کر کے اور عدت کے بعد دوبارہ نکاح کر کے اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں لیکن یہ ازالہ دو طلاق تک ہو سکتا ہے تین طلاق کے بعد قرآن نے حلالہ کی شرط رکھی ہے۔

حدیث نمبر 5:

عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا قَالَا طَلَاقُ السَّنَةِ يُطْلِقُهَا طَاهِرًا فِي غَيْرِ جَمَاعٍ وَإِنْ كَانَ بِهَا حَبْلٌ طَلَّقَهَا مَتَى شَاءَ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 4)

حسن بصری رحمہ اللہ اور محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شرعی طلاق یہ ہے کہ بیوی کو بغیر جماع کرنے کے حالت طہر میں طلاق دینا اور اگر حاملہ ہو تو اس کو جب چاہے (جماع کے بعد یا جماع کے بغیر) طلاق دے سکتا ہے۔

حدیث نمبر 6:

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنْ حَامِلٍ كَيْفَ تُطَلَّقُ؟ فَقَالَ يُطَلَّقُهَا وَاحِدَةً ثُمَّ يَذَعُهَا حَتَّى تَضَعَ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 6)

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حاملہ کی طلاق کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو ایک طلاق دے کر بچہ کی ولادت تک چھوڑ دے۔

حدیث نمبر 7:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الطَّلَاقُ عَلَى أَرْبَعَةِ مَنَازِلَ مَنْزِلَانِ حَلَالٌ وَمَنْزِلَانِ حَرَامٌ فَأَمَّا الْحَرَامُ فَإِنْ يُطَلَّقُهَا حِينَ يُجَامِعُهَا لَا يَذَرِيْهَا إِلَّا شَتْمًا عَلَى شَيْءٍ أَوْ لَا وَأَنْ يُطَلَّقُهَا وَهِيَ حَائِضٌ وَأَمَّا الْحَلَالُ فَإِنْ يُطَلَّقُهَا طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جَمَاعٍ وَأَنْ يُطَلَّقُهَا حَامِلًا مُسْتَبِينًا حَمْلُهَا

(مصنف عبد الرزاق ج 6 ص 303)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں طلاق کی چار قسمیں ہیں دو قسمیں حلال ہیں اور دو حرام ہیں، حرام یہ ہیں کہ بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد طلاق دے اور یہ معلوم نہیں کہ اس کو حمل ہو گیا ہے یا نہیں؟ اسی طرح حالت حیض میں بیوی کو طلاق دینا اور دو حلال قسمیں یہ ہیں بیوی کو حالت طہر میں صحبت کیے بغیر طلاق دینا اسی طرح حاملہ کو اس کے حمل کے ظاہر ہونے کے بعد طلاق دینا۔

ان تین حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حاملہ کو اس وقت طلاق دے جب اس کا حمل ظاہر ہو جائے اور ایک طلاق دے کر وضع حمل تک چھوڑ دے تاہم اگر رجوع کرنا چاہے تو رجوع بھی جائز ہے اور حاملہ کی طلاق کیلئے وقت اور خاص حالت کی شرط نہیں۔

حدیث نمبر 8:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ طَلَّاقُ السَّنَةِ تَطْلِيقَةٌ وَهِيَ طَاهِرَةٌ فِي غَيْرِ جَمَاعٍ فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهَرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهَرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى ثُمَّ تَعْتَدُ بَعْدَ ذَلِكَ بِحَيْضَةٍ (سنن نسائی ج 2 ص 82، اعلاء السنن ج 11 ص 143)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شرعی طلاق یہ ہے کہ بیوی کو حالت طہر میں بغیر صحبت کرنے کے ایک طلاق دے پھر جب دوسرا طہر آجائے تو اس میں (بغیر صحبت کرنے کے) دوسری طلاق دے اور تیسرے طہر میں (بغیر صحبت کرنے کے) تیسری طلاق دے اور جب اس کے بعد عورت نے ایک ماہ واری گذار لی تو اس کی عدت پوری ہوگئی۔

حدیث نمبر 9:

عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ طَلَّاقُ الْعِدَّةِ أَنْ يُطَلَّقَ إِذَا طَهَرَتْ مِنَ الْحَيْضَةِ بِغَيْرِ جَمَاعٍ قَالَ مَعْمَرٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ إِذَا طَهَرَتْ فَطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ تَمْسَهَا فَإِنْ بَدَأَ لَكَ أَنْ تُطَلِّقَهَا أُخْرَى تَرَكَتْهَا حَتَّى تَحِيضَ الْحَيْضَةُ الْأُخْرَى ثُمَّ طَلَّقَهَا إِذَا طَهَرَتْ الثَّانِيَةَ فَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ تُطَلِّقَهَا الثَّالِثَةَ تَرَكَتْهَا حَتَّى تَحِيضَ فَإِذَا طَهَرَتْ طَلَّقَهَا الثَّالِثَةَ ثُمَّ تَعْتَدُ حَيْضَةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَنْكِحُ إِنْ شَاءَتْ (مصنف عبد الرزاق ج 6 ص 301)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قرآن میں جس طلاق کا حکم دیا گیا ہے (فطلقوهن لعدتهن) یہ ہے کہ جب عورت ماہ واری سے پاک ہو جائے تو اس کو بغیر جماع کرنے کے طلاق دے معمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں کیا کروں؟ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب عورت پاک ہو جائے تو اس کو صحبت کرنے کے بغیر ایک طلاق دے پھر اگر تیرا دوسری طلاق دینے کا ارادہ ہو تو اس کو چھوڑ دے حتیٰ کہ اس کی دوسری

ماہواری گزر جائے تو دوسرے طہر میں اس کو دوسری طلاق دے پھر اگر تیسری طلاق دینے کا ارادہ ہو تو اس کو چھوڑ دے حتیٰ کہ جب تیسرا طہر شروع ہو جائے تو اس کو تیسری طلاق دے اس کے بعد وہ عورت ایک ماہواری گزرا کر جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

حدیث نمبر 8 و 9 سے معلوم ہوا کہ حیض والی عورت کو اس طرح تین طلاقیں دینا کہ ہر طہر میں صحبت کیے بغیر ایک طلاق ہو یہ بھی شرعی طلاق ہے۔

حدیث نمبر 10:

عَنْ عَامِرٍ قَالَ تَطَلَّقُ الْحَامِلُ بِالْأَهْلَةِ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 6)
عامر شعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حاملہ کو مہینوں کے اعتبار سے طلاق دی جائے (یعنی حاملہ کے حق میں مہینہ طہر کے قائم مقام ہے)

حدیث نمبر 11:

عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا حَامِلًا ثَلَاثًا كَيْفَ قَالَ عَلَى عِدَّةِ أَقْرَانِهِ (مصنف عبدالرزاق ج ۶ ص ۳۰۴)

معمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے زہری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب آدمی کا حاملہ بیوی کو تین طلاق دینے کا ارادہ ہو تو وہ کیسے طلاق دے زہری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ آدمی تین طہروں کے قائم مقام تین مہینوں میں تین طلاقیں دے (یعنی ہر ماہ میں ایک طلاق دے)

حدیث نمبر 10 اور حدیث نمبر 11 سے معلوم ہوا کہ حاملہ کے حق میں مہینہ طہر کے قائم مقام ہے لہذا اگر آدمی اپنی حاملہ بیوی کو تین طلاقیں دینا چاہے تو شرعی طریقہ یہ ہے کہ ہر ماہ میں ایک طلاق دے خواہ صحبت کرنے کے بعد ہو یا صحبت کے بغیر ہو۔

حدیث نمبر 12:

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهَرُ مِنْ حَيْضِهَا تَطْلِيقَةً فِي غَيْرِ جَمَاعٍ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَكَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ فَإِنْ هُوَ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ تَطْهَرُ مِنْهَا تَطْلِيقَةً فِي غَيْرِ جَمَاعٍ فَإِنْ كَانَتْ قَدْ بَسَّتْ مِنَ الْمَحِيضِ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ كُلِّ هَلَالٍ تَطْلِيقَةً (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 301)

حماد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے کہا جب آدمی کا اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ ہو تو وہ اس کو حیض سے پاک ہونے کے بعد بغیر جماع کرنے کے طہر میں ایک طلاق دے پھر اس کو عدت گزرنے تک چھوڑ دے پس جب اس نے ایسا کیا تو اس نے اللہ کے حکم کے مطابق طلاق دی اور اس کیلئے دوبارہ پیغام نکاح دے کر نکاح کرنے کی گنجائش ہے، لیکن اگر اس کا ارادہ ہو اس عورت کو تین طلاق دینے کا تو وہ اس کو ہر طہر میں بغیر جماع کرنے کے ایک طلاق دے اور اگر وہ عورت ایسی ہے جس کو حیض نہیں آتا (یعنی آئہ ہے) تو اس کو تین طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر ماہ ایک طلاق دے۔

معلوم ہوا کہ جس عورت کو نابالغی یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو اس کے حق میں مہینہ طہر کے قائم مقام ہے لہذا اسے تین طلاقیں دینے کا طریقہ یہ ہے کہ خاوند اسے ہر ماہ ایک طلاق دے پس اس کا حکم حاملہ جیسا ہے۔

خلاصہ..... مذکورہ بالا قرآن کی آیت اور احادیث کے مطابق شرعی طلاق میں دو چیزوں کو بطور خاص ملحوظ رکھا گیا ہے۔

{1}..... طلاق کے بعد مرد و عورت اگر دوبارہ ازدواجی زندگی گزارنا چاہیں تو ان کیلئے گنجائش رہے۔

{2}..... طلاق کے بعد عورت کی عدت زیادہ لمبی نہ ہونے پائے۔

مذکورہ بالا احادیث سے ماخوذ ان دو اصولوں کو ملحوظ رکھ کر ان احادیث میں غور

حرام کاری سے بچنے 41
کرنے سے شرعی و غیر شرعی طلاق کی مندرجہ ذیل تفصیل سامنے آتی ہے۔

مدخولہ بیوی..... (وہ بیوی جس کے ساتھ خاوند نے صحبت کی ہے) کیلئے شرعی طلاق کی دو صورتیں ہیں (۱) عورت حالت طہر میں ہو اور خاوند نے اس طہر میں اس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو اس میں ایک طلاق دیکر عورت کو چھوڑ دے حتیٰ کہ عورت کی عدت گزر جائے (۲) تین طہروں میں سے ہر طہر میں صحبت کیے بغیر ایک طلاق دے اس طرح تین طہروں میں تین طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ فقہاء کرام پہلی صورت کو طلاق احسن اور دوسری کو طلاق حسن کہتے ہیں۔ یہ واضح رہے کہ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد کسی حدیث میں بھی دو دفعہ رجوع بطور شرط ثابت نہیں ہے حیض والی طلاق میں رجوع کا حکم حیض کی وجہ سے ہے طلاق کی وجہ سے نہیں اس لئے اگر تین طہروں میں تین طلاقیں دے تو پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع کی شرط نہیں ہے جیسا کہ زیر نظر کتاب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ص 11 سے 18 تک مذکور انیس احادیث مرفوعہ میں سے پہلی حدیث میں دوسری طلاق کے بعد اور مقدمہ میں مذکور حدیث 8، 9، 12 میں بھی پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع کی شرط کے بغیر طلاق دینے کا ذکر ہے اور کسی حدیث میں بھی پہلی دو طلاقیں کے بعد رجوع بطور شرط مذکور نہیں ہے۔ منکرین فقہ نے از خود پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع کی شرط لگا کر اس کو اللہ و رسول ﷺ کی طرف منسوب کر کے اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے ”قَوْلُ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ“ ان کیلئے ہلاکت ہے جو اپنی طرف سے لکھ لیتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ چنانچہ غیر مقلد رئیس ندوی صاحب لکھتے ہیں۔

دریں صورت رجعی طلاق کے بعد رجوع نہ کرنے کی صورت میں ختم عدت سے پہلے دو مختلف طہروں میں یکے بعد دیگرے دوسری تیسری طلاقیں دینے کے فعل کو جائز

حرام کاری سے بچنے 42
دورست قرار دینا نصوص کتاب و سنت پر بلا دلیل ایسا اضافہ ہے جو قابل قبول نہیں۔

(تنویر الآفاق ص 51 مؤلفہ رئیس ندوی صاحب)
رئیس ندوی صاحب جلیل القدر تابعی ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے مذکورہ بالا اثر نمبر 12 پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب شریعت نے اپنے کسی بیان میں یہ اجازت نہیں دی کہ ایک طلاق دینے کے بعد ختم عدت سے پہلے رجوع کے بغیر مختلف طہروں میں دوسری تیسری طلاقیں دی جاسکتی ہیں بلکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ رجعی طلاق کے بعد عدت کے اندر یا تو رجوع کر لیا جائے یا رجوع کیے بغیر عدت کو گزر جانے دیا جائے تو کسی شخص کو یہ ارادہ کر ڈالنے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا کہ تین مختلف طہروں میں رجوع کے بغیر یکے بعد دیگرے تینوں طلاقیں دے ڈالے؟ (تنویر الآفاق ص 52 مؤلفہ رئیس ندوی صاحب)

ہمارے دو سوال:

- (۱)..... منکرین فقہ (غیر مقلدین) قرآن کریم کی ایک آیت یا ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں جس میں تین طہروں میں تین طلاقیں دینے کی صورت میں پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع کا شرط ہونا صراحتاً مذکور ہو؟
 - (۲)..... یہ بھی وضاحت کریں کہ دوسری اور تیسری طلاق کے بعد رجوع نہ کرنے کی صورت میں تین ماہ یا تین طہر کی تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی یا نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو رجوع شرط نہ رہا اور اگر جواب نفی میں ہے تو اس پر صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں؟
- غیر مدخولہ بیوی..... (وہ بیوی جس کے ساتھ شوہر نے ابھی تک صحبت نہیں کی) کیلئے شرعی طلاق صرف ایک طلاق بانسہ ہے اور اس کو طہر میں یا حالت حیض میں طلاق دینا برابر ہے۔

حاملہ اور آئسہ بیوی..... (حاملہ وہ بیوی جس کا حمل ظاہر ہو۔ آئسہ وہ بیوی جس کو بڑھاپے

یانابالغی کی وجہ سے ماہواری نہیں آتی (کیلئے شرعی طلاق کی دو صورتیں ہیں (۱) ایک ماہ میں ایک طلاق دے کر چھوڑ دے حتیٰ کہ عدت یعنی تین ماہ گزر جائیں (۲) تین مہینوں میں سے ہر ماہ میں ایک طلاق دے۔

نوٹ..... حاملہ اور آنسہ کے حق میں مہینہ طہر کے قائم مقام ہے اور ان کو مہینہ میں صحبت کے بعد طلاق دینا یا صحبت کے بغیر طلاق دینا برابر ہے۔ اسی طرح ان کو طلاق دینے کیلئے کوئی وقت بھی مقرر نہیں خاوند جب چاہے طلاق دیدے ایک طہر یا ایک ماہ میں صرف ایک طلاق دے کر چھوڑ دینا حتیٰ کہ عدت گزر جائے اس کو طلاق احسن کہا جاتا ہے کہ یہ زیادہ اچھا طریقہ ہے اور تین طہروں یا تین ماہ میں تین طلاق کو طلاق حسن کہا جاتا ہے مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں غیر شرعی طلاق کی مختلف صورتیں بنتی ہیں۔

- (1)..... حالت حیض میں طلاق دینا۔
- (2)..... حالت حیض میں دو یا تین متفرق طلاقیں دینا۔
- (3)..... حالت حیض میں دو یا تین اکٹھی طلاقیں دینا۔
- (4)..... طہر میں صحبت کرنے کے بعد طلاق دینا۔
- (5)..... ایک طہر میں اکٹھی دو طلاقیں دینا۔
- (6)..... ایک طہر میں دو متفرق طلاقیں دینا۔
- (7)..... ایک طہر میں متفرق تین طلاقیں دینا۔
- (8)..... ایک طہر میں اکٹھی تین طلاقیں دینا۔
- (9)..... ایک ہفتہ میں تین طلاقیں دینا۔
- (10)..... ایک دن میں تین طلاقیں دینا۔

(11)..... رات دن کی تین مجالس میں سے ہر مجلس میں ایک طلاق دینا۔

(12)..... ایک مجلس میں اکٹھی تین طلاقیں دینا۔

(13)..... مدخولہ غیر حاملہ بیوی کو طہر میں ایک طلاق بانسہ دینا۔

(14)..... حاملہ یا آنسہ کو ایک ماہ میں دو یا تین طلاقیں دینا یا ایک طلاق بانسہ دینا۔

ان سب صورتوں میں غیر شرعی طلاق ہے اہل السنّت کے نزدیک ان تمام صورتوں میں طلاق واقع ہو جاتی ہے جبکہ اہل بدعت غیر مقلدین کے نزدیک ان صورتوں میں طلاق غیر شرعی ہونے کی وجہ سے واقع نہیں ہوتی۔

منکر فقہ (غیر مقلد) رئیس ندوی صاحب شرعی طلاق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

غیر مدخولہ کو طلاق دینے میں حیض و طہر کی کوئی پابندی ضروری نہیں ہے ظاہر ہے کہ طہر کی حالت میں طلاق دینے کا یہ قانون الہی صرف انھیں عورتوں کے اوپر چل سکتا ہے جن کو باقاعدہ حیض آیا کرتا ہو مگر حمل والی عورتوں اور کم عمری یا بڑھاپے کے سبب جن عورتوں کو حیض نہ آتا ہو ان پر یہ قانون نہیں چل سکتا اس لئے شریعت کا فیصلہ یہ ہے کہ حاملہ عورت کی پوری مدت حمل طہر کے حکم میں ہے لہذا حاملہ ہونے کے وقت سے لے کر وضع حمل سے پہلے پہلے حاملہ کا شوہر جب چاہے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے سکتا ہے مگر اس پوری مدت حمل میں اسے صرف ایک ہی طلاق دینے کی اجازت ہے اور جس غیر حاملہ کو کبرسنی یا صغرنی کی بناء پر حیض نہ آتا ہو وہ حکماً ہر وقت طہر کی حالت میں ہے لہذا اسے جس وقت بھی چاہے اس کا شوہر طلاق دے سکتا ہے مگر بیک وقت اسے بھی ایک سے زیادہ طلاقیں نہیں دی جاسکتیں غیر مدخولہ کو چھوڑ کر ہر قسم کی مدخولہ عورت کو اوقات مذکورہ کی رعایت کرتے ہوئے ایک وقت میں جو ایک طلاق دی جائے گی اسے اصطلاح شرعی میں رجعی طلاق کہتے ہیں۔ (تنویر الآفاق ص 46)

ہمارے دو سوال

(۱)..... رئیس ندوی صاحب کہتے ہیں کہ حاملہ کی پوری مدت حمل ایک طہر کے حکم میں ہے لہذا اسے صرف ایک ہی طلاق دی جاسکتی ہے اس دعوے پر ندوی صاحب صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں؟

(۲)..... غیر حاملہ کو بڑھاپے یا کم سنی کی بنا پر حیض نہ آتا ہو تو طلاق دینے کے اعتبار سے اس کی ساری زندگی ایک طہر کے حکم میں ہے یا متعدد طہروں کے حکم میں ہے اور اس کا معیار کیا ہے اس پر صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں؟

تعیین محل نزاع

سوال..... ہمارے ہاں ایک فتویٰ گشت کر رہا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک طلاق ہوتی ہے جس کے بعد رجوع ہو سکتا ہے جبکہ دوسرے علماء کہتے ہیں کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہوتی ہیں اور تین طلاقوں کے بعد جب تک حلالہ نہ ہو عورت پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہوتی ہمیں اس مسئلہ کی حقیقت اور قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی پوری تحقیق وتفصیل مطلوب ہے؟

جواب..... اصل اختلاف تین طلاقوں کے تین یا ایک ہونے کا نہیں بلکہ اصل اختلاف یہ ہے کہ غیر شرعی طریقہ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟ تمام اہل السنۃ والجماعت علماء (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے نزدیک غیر شرعی طریقہ سے طلاق دینا گناہ ہے لیکن اس کے باوجود غیر شرعی طریقہ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ جبکہ فرقہ اہل حدیث (اہل بدعت) کا دعویٰ یہ ہے کہ غیر شرعی طریقہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی اکٹھی تین طلاقوں کے وقوع اور عدم وقوع میں اختلاف کی بنیاد بھی یہی ہے کہ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ یہ طریقہ طلاق غیر شرعی ہے اس لئے اکٹھی تین طلاقیں واقع نہیں ہوں گی جبکہ ہمارا موقف یہ ہے کہ یہ طریقہ اگرچہ غیر شرعی ہے تاہم اس سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اب اگر گفتگو کا موضوع یہ ہو کہ غیر شرعی طریقہ سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں تو تمام غیر شرعی طریقوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور اگر صرف ایک مجلس کی تین طلاق موضوع ہو تو صرف اس ایک غیر شرعی صورت کا حکم معلوم ہوگا باقی صورتوں کا حکم معلوم نہ ہوگا تو مسئلہ ادھورا حل ہوگا اور اگر غیر شرعی طریقہ سے وقوع عدم

وقوع پر گفتگو ہو تو تمام غیر شرعی صورتوں کا حکم معلوم ہو جائے گا لہذا ہم دلائل پیش کرتے ہیں غیر شرعی طریقہ سے طلاق کے وقوع پر اور غیر مقلدین عدم وقوع پر دلائل پیش کریں۔

مؤیدات از غیر مقلدین

☆..... نواب وحید الزمان لکھتے ہیں!

وَهَلْ يَقَعُ أَمْ لَا فِيهِ وَفِي وَقُوعِ مَا فَوْقَ الْوَاحِدَةِ مِنْ دُونَ تَخْلُلِ رَجْعَةٍ خِلَافَ وَالرَّاجِعُ عَدَمُ الْوُقُوعِ (نزل الابراہیم ص 2 ص 81)
حالت حیض میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں نیز درمیان میں رجوع کیے بغیر ایک سے زائد طلاقیں واقع ہوں گی یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور رائج عدم وقوع ہے۔

☆..... نواب نور الحسن لکھتے ہیں!

طلاق سنی آنست کہ زن حائض نباشد ہم چنین نساء نبود زیرا کہ طہر را دران شرط کرده ونفاس طہر نیست ودران طہر کہ طلاق داده جماع نکرده باشند نہ زیادہ بریک طلاق نداده زیرا کہ آنحضرت ﷺ ہر سہ طلاق جمیعاً شمناک شد..... وبالجملة اتفاق کائن است برانکہ طلاق مخالف طلاق سنت را طلاق بدعت گویند..... وآنچہ خلاف شرع خدا ورسول است مردود باشد بحدیث عائشہ عنہا ﷺ کل عمل لیس علیہ امرنا فهو رد این حدیث متفق علیہ است شوکانی گفتہ فممن زعم ان هذه البدعة يلزم حکمها وان هذا الامر الذي ليس من امره ﷺ يقع من فاعله ويعتد به لم يقبل منه ذلك الا بدليل (عرف الجادی ص 118، 119 ج 1)

طلاق شرعی یہ ہے کہ عورت حیض ونفاس کی حالت میں نہ ہو کیونکہ طلاق کیلئے عورت کا طہر میں ہونا شرط ہے اور جس طہر میں طلاق دے اس میں جماع نہ کیا ہو اور ایک سے زیادہ طلاق بھی نہ دے کیونکہ آنحضرت ﷺ اکٹھی تین طلاقوں پر ناراض ہو گئے تھے اور اس پر اتفاق

ہے کہ جو طلاق شرعی طریقہ کے خلاف ہو وہ طلاق بدعت (غیر شرعی) ہے اور جو چیز خدا اور رسول کی شریعت کے خلاف ہو وہ مردود ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کی ہے کہ ہر وہ عمل جو ہمارے دین کے موافق نہ ہو وہ مردود ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور (غیر مقلدوں کے امام) شوکانی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ اس غیر شرعی طلاق کا حکم لازم ہو جاتا ہے اور یہ طلاق جو امر رسول کے خلاف ہے واقع ہو جاتی ہے اور اس کا اعتبار کیا جائے گا اس کی یہ بات بغیر دلیل کے قبول نہیں کی جائے گی۔

☆.....نواب وحید الزمان لکھتے ہیں!

وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ لِلْمَوْطُونَةِ فِي طَهْرِ لَمْ يَمَسَّهَا فِيهِ أَوْ فِي حَمْلٍ قَدْ اسْتَبَانَ وَبَحْرُمُ اِبْقَاعُهُ عَلَى غَيْرِ هَذِهِ الصِّفَةِ وَهَلْ يَقَعُ أَمْ لَا فِيهِ قَوْلَانِ وَكَذَلِكَ فِي وَقُوعِ مَا قَوْقُ الْوَاحِدَةِ مِنْ دُونِ تَخْلِيلِ رَجْعَةٍ وَالرَّاجِعُ عَدَمُ الْوُقُوعِ (کنز الحقائق ص 68)

اور مناسب یہ ہے کہ موطوءہ کے ساتھ جس طہر میں جماع نہ کیا ہو اس میں ایک طلاق دی جائے یا ایسی حاملہ کو طلاق دے جس کا حمل ظاہر ہو چکا ہو اس طریقہ کے خلاف طلاق دینا حرام ہے یہ خلاف شرع طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں اس میں دونوں قول ہیں درمیان میں رجوع کیے بغیر ایک سے زائد طلاق دینے میں بھی دونوں قول ہیں اور رائج عدم وقوع ہے۔

☆.....نواب وحید الزمان لکھتے ہیں!

اَلَسَنَةُ لِمَنْ ارَادَ طَلَاقَ زَوْجَتِهِ اَنْ يُطَلِّقَهَا طَلْقًا وَاحِدَةً فِي طَهْرٍ لَمْ يَطَّأَهَا فِيهِ ثُمَّ يَدْعُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا أَوْ ثَنَيْنِ وَلَوْ بِكَلِمَاتٍ فِي طَهْرٍ لَمْ يُصِبْهَا فِيهِ أَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا أَوْ ثَنَيْنِ فِي أَطْهَارٍ قَبْلَ رَجْعَةٍ أَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فِي طَهْرٍ لَمْ يُصِبْهَا فِيهِ أَوْ طَلَّقَهَا فِي الْحَيْضِ أَوْ فِي طَهْرٍ وَطَنَى فِيهِ أَوْ طَلَّقَهَا فِي حَيْضٍ ثُمَّ طَلَّقَهَا فِي طَهْرٍ

بَعْدَهُ قَبْدَعِي وَحَرَامٌ وَهَلْ يَقَعُ الطَّلَاقُ فِي هَذِهِ الصُّورِ أَمْ لَا فِيهِ خِلَافٌ كَمَا مَرَّ وَالْمُخْتَارُ عَدَمُ الْوُقُوعِ (نزل الابرار من فقہ النبی المختار ج 2 ص 83)

اپنی بیوی کو طلاق دینے کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ جس طہر میں اس نے بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کی اس میں ایک طلاق دے پھر اس کو چھوڑ دے حتیٰ کہ اس کی عدت گزر جائے پس اگر اس کو تین یا دو طلاقیں دیں اگرچہ متعدد کلمات کے ساتھ ہوں اور ایسے طہر میں ہوں جس میں صحبت نہیں کی یا اس کو تین یا دو طلاقیں دے لیکن درمیان میں رجوع نہیں کیا یا اس کو صحبت کیے بغیر طہر میں تین طلاقیں ایک کلمہ کے ساتھ دے یا حالت حیض میں طلاق دے یا جس طہر میں وطی کی ہے اس میں طلاق دے یا اس کو حیض میں طلاق دے پھر اس حیض کے بعد والے طہر میں بھی طلاق دے تو ان سب صورتوں میں طلاق غیر شرعی ہے اور حرام ہے اور کیا ان صورتوں میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور قوی مذہب عدم وقوع ہے۔

غیر شرعی طریقہ سے طلاق کے وقوع پر دلائل

سوال..... کیا غیر شرعی طریقہ سے طلاق کے واقع ہونے پر تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟
جواب..... غیر شرعی طریقہ اور طریقہ معصیت سے دی گئی طلاق کے وقوع پر اہل السنۃ کے پاس بہت دلائل ہیں چند دلائل ملاحظہ کیجئے۔

دلیل نمبر 1:

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يَمْسُكُهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضُ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهَرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ ارَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهَرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَبَلَكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلِّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَزَادَ ابْنُ رُمُحٍ فِي رِوَايَتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سِيلَ عَنْ

ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا وَإِنْ كُنْتُ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ قَالَ مُسْلِمٌ جَوَّزَ اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً (صحیح مسلم ج 1 ص 476)

نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی ان کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کر لے پھر اس بیوی کو روک لے حتیٰ کہ ایک طہر گزر جائے پھر جب دوسرا حیض گزر جائے اور اس سے پاک ہو جائے پس اگر دوسری طلاق دینے کا ارادہ ہو تو اس دوسرے طہر میں صحبت کرنے سے پہلے اس کو دوسری طلاق دیدے پس یہ ہے طریقہ طلاق جس کے مطابق عدت (تین حیض) سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ ابن رحمہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے جب طلاق کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ فرماتے کہ اگر آپ نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اور اگر تو نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں تو وہ عورت تجھ پر حرام ہوگئی جب تک وہ دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے تیرے لیے حلال نہیں اور تو نے طلاق دینے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی ہے امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لیث رحمہ اللہ نے ابن عمر رحمہ اللہ کی حدیث میں تطلیقہ واحدہ (ایک طلاق) کو صحیح قرار دیا ہے (یعنی حضرت ابن عمر رحمہ اللہ نے بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی تھی)

دلیل نمبر 2:

عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطْلِقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا (صحیح مسلم ج 1 ص 476)

سالم رحمہ اللہ راوی ہیں کہ حضرت ابن عمر رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی حضرت عمر رحمہ اللہ نے اس کا نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا ابن عمر رحمہ اللہ کو حکم کیجئے کہ وہ رجوع کر لے پھر (ایک طہر اور ایک حیض گزرنے کے بعد دوسرے طہر میں اس کو طلاق دے یا حمل کی حالت میں طلاق دے۔

دلیل نمبر 3:

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهَرَ ثُمَّ يُطْلِقُ بَعْدُ أَوْ يُمَسِّكُ (صحیح مسلم ج 1 ص 477)

عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی حضرت عمر رحمہ اللہ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا اس کو حکم دیجئے کہ وہ رجوع کرے حتیٰ کہ وہ اس حیض سے پاک ہو جائے پھر دوسرا حیض گزر جائے اس کے بعد جب عورت پاک ہو جائے تو ابن عمر رحمہ اللہ یا دوسری طلاق دیدے یا اس عورت کو اپنے پاس روک لے۔

دلیل نمبر 4:

عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَكُنْتُ عِشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا أَتَاهُمْ أَنْ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا أَتَاهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا غَلَابٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا نَبْتٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ أَفَحَسِبْتُ عَلَيْهِ قَالَ قَمَهُ أَوْ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَمَقَ (صحیح مسلم ج 1 ص 477)

(امام مسلم رحمہ اللہ نے متعدد سندوں کے ساتھ بیان کیا ہے کہ) محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے بیس سال تک ایسے لوگ جن کو میں جھوٹ سے متہم نہیں سمجھتا تھا بیان کرتے رہے کہ ابن عمر رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں تین طلاقیں دی تھیں پھر ان کو رجوع کرنے کا حکم دیا گیا پس میں ان کو جھوٹ کے ساتھ متہم بھی نہیں سمجھتا تھا اور اس حدیث کا یقین بھی نہیں آتا تھا حتیٰ کہ میں ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی رحمہ اللہ کو ملا اور وہ بڑے ثقہ آدمی ہیں پس اس نے میرے سامنے اصل حقیقت بیان کی کہ اس نے خود حضرت ابن عمر رحمہ اللہ سے پوچھا تو ابن عمر رحمہ اللہ نے اس کو بتایا کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تھی پھر ان کو رجوع کرنے کا حکم دیا گیا میں نے پوچھا کہ کیا اس طلاق کو شمار کیا گیا تھا؟ ابن عمر رحمہ اللہ نے کہا اگر وہ (یعنی خود ابن عمر رحمہ اللہ) شرعی طریقہ طلاق سے عاجز رہا اور اس نے غیر شرعی طلاق دینے کی حماقت کی ہے تو کیوں طلاق شمار نہیں کی جائے گی۔

دلیل نمبر 5:

عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا..... قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَعْتَدْتُ بِعَلِّكَ التَّطْلِيقَةَ فَقَالَ قَمَةٌ أَوْ إِنَّ عَجَزَ وَاسْتَحَمَقَ (صحیح مسلم ج 1 ص 477، سنن ابی داؤد ج 1 ص 297)

یونس بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو فوراً حضرت ابن عمر رحمہ اللہ بولے کیا تو عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ کو پہچانتا ہے اس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی اس کے بعد حضرت عمر رحمہ اللہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے ابن عمر رحمہ اللہ کو رجوع کرنے کا حکم دیا یونس بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا حالت

حیض میں دی ہوئی طلاق کو آپ نے شمار کیا تھا ابن عمر رحمہ اللہ نے کہا اگر وہ شرعی طریقہ طلاق سے عاجز رہا اور غیر شرعی طلاق دینے کی حماقت کی ہے تو وہ طلاق کیوں واقع نہیں ہوگی۔

دلیل نمبر 6:

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطْلِقْهَا قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَأَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ مَا يَمْنَعُهُ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَمَقَ (صحیح مسلم ج 1 ص 477)

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں یونس بن جبیر رحمہ اللہ سے سنا اور یونس بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ سے سنا انھوں نے کہا میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی اس کے بعد حضرت عمر رحمہ اللہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے آپ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابن عمر رحمہ اللہ کو کہو وہ رجوع کر لے پھر جب وہ عورت دوسرے حیض سے پاک ہو جائے تو ابن عمر رحمہ اللہ اگر چاہے اس کو دوسری طلاق دیدے یونس بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رحمہ اللہ سے پوچھا کیا آپ نے اس طلاق کو شمار کیا تھا انھوں نے کہا یہ بتائیے کہ اگر وہ شرعی طریقے سے عاجز رہا اور غیر شرعی طریقہ سے طلاق دینے کی حماقت کی ہے تو کون سی چیز اس طلاق کو شمار کرنے سے مانع ہے۔

دلیل نمبر 7:

ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ

ابن جریج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن طاؤس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدے تو کیا حکم ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو پچھتا رہا ہے اس نے کہا جی ہاں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو رجوع کرنے کا حکم دیا (اور رجوع طلاق کے بعد ہوتا ہے)

دلیل نمبر 8:

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي مَوْكَلَةَ عَزَّةَ يُسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ ذَلِكَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرَا جُعْهَا فَرَدَّهَا وَقَالَ إِذَا طَهَّرْتَ فَلْيُطْلَقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عَدَّتِهِنَّ (صحیح مسلم ج 1 ص 477)

ابن جریج رضی اللہ عنہ نے ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے اس نے عبدالرحمن بن ابی مویکلاً سے سنا اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ابوالزبیر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں سوال کیا کہ اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے

میں حالت حیض میں طلاق دی تھی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ رجوع کر لے پس آپ نے اس عورت کو ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا اور فرمایا کہ جب وہ عورت اس حیض کے بعد دوسرے حیض سے پاک ہو جائے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کو دوسری طلاق دیدے یا اس کو روک لے ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا ارشاد فرما کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اے نبی آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو جب تمہارا بیویوں کو طلاق دینے کا ارادہ ہو تو ان کو طلاق دو ان کی عدت (تین حیض) سے پہلے (یعنی طہر میں)۔

دلیل نمبر 9:

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ فَقَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيَرَا جُعْهَا فَإِذَا طَهَّرْتَ فَلْيُطْلَقْهَا لَطَهَّرَهَا قَالَ فَرَا جُعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لَطَهَّرَهَا قُلْتُ فَاعْتَدْتُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِي لَا أَعْتَدُ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ

(صحیح مسلم ج 1 ص 477)

عبدالملک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انس بن سیرین رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس بیوی کے متعلق پوچھا جس کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حالت حیض میں طلاق دی تھی پھر اس کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ رجوع کر لے پھر جب وہ عورت اس حیض کے بعد دوسرے حیض سے پاک ہو تو وہ اس کو اس طہر میں دوسری طلاق دے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رجوع کر لیا پھر میں نے اس کو دوسرے حیض کے بعد طہر میں طلاق دی میں نے پوچھا کیا آپ نے اس حیض والی طلاق کا اعتبار کیا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں اس کا اعتبار نہ کرتا اگرچہ میں شرعی طریقہ سے عاجز رہا اور غیر شرعی طریقہ کی حماقت کی۔

حرام کاری سے بچنے 55 طلاق غیر شرعی کا وقوع
دلیل نمبر 10:

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرُّهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدْعُهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهَرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمَسِّكَهَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا صَنَعْتَ التَّطْلِيقَ قَالَ وَاحِدَةً اعْتَدَّ بِهَا
(صحیح مسلم ج 1 ص 476)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنا قصہ خود بتایا) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی اس کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ رجوع کر لے پھر اس عورت کو چھوڑ دے حتیٰ کہ جب وہ اس حیض سے پاک ہو جائے پھر دوسرا حیض آئے پس جب اس حیض سے پاک ہو تو اس کو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے یا اس کو روک لے عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حیض والی طلاق کا اعتبار کیا گیا تھا انھوں نے جواب دیا اس ایک طلاق کا اعتبار کیا گیا تھا۔

دلیل نمبر 11:

عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ لِيرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمَسِّكُهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً وَتَطْهَرَ فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا

حرام کاری سے بچنے 56 طلاق غیر شرعی کا وقوع
طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذَاكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَاغْتُهَا وَحَسَبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا (سنن النسائي ج 2 ص 81)

زبیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عدت سے پہلے طلاق کیسے ہوتی ہے انھوں نے جواب دیا کہ مجھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے سالم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی اس کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا اس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہو گئے اور فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رجوع کر لے پھر اس عورت کو روک لے حتیٰ کہ اس کو دوسرا حیض آئے اور جب وہ اس حیض سے پاک ہو تو اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اگر چاہے تو اس کو دوسری طلاق دیدے پس یہ ہے وہ طلاق عدت سے پہلے جس کے واقع کرنے کا اللہ عزوجل نے طریقہ بتایا ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رجوع کیا اور میں نے اس عورت کیلئے اس حیض والی طلاق کو بھی شمار کیا۔

دلیل نمبر 12:

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَرُّهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى مُسْتَقْبَلَةً سِوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَحَسَبْتُ مِنْ طَلَّاقِهَا وَرَاجِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاغْتُهَا وَحَسَبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا (صحیح مسلم ج 1 ص 476)

سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (میرے باپ) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا

کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی (میرے دادا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو گئے پھر فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کرو کہ وہ رجوع کر لے حتیٰ کہ اس عورت کو اس طلاق والے حیض کے بعد دوسرا حیض آجائے پھر اگر چاہے تو صحبت کرنے سے پہلے اس کو دوسری طلاق دیدے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی اس بیوی کو ایک طلاق دی تھی اور یہ حیض والی طلاق شمار کی گئی اسی لیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اس طلاق سے رجوع کیا اور امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سالم رحمہ اللہ نے بتایا کہ میرے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رجوع کیا تھا اور میں نے اس حیض والی طلاق کو بھی شمار کیا تھا۔

دلیل نمبر 13:

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ فَقَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيَرَا جُعْهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَلْيَطْلُقْهَا لِيُطَهِّرَهَا قَالَ فَرَا جَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِيُطَهِّرَهَا قُلْتُ فَأَعْتَدْتُ بِبَيْتِكَ التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِي لَا أَعْتَدُ بِهَا (صحیح مسلم ج 1 ص 477)

عبدالملک رحمہ اللہ راوی ہیں کہ انس بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی اس بیوی کے متعلق پوچھا جس کو انھوں نے طلاق دی تھی تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے اسے حالت حیض میں طلاق دی تھی پس اس کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر ہوا تو انھوں نے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ رجوع کر لے پھر جب وہ عورت طلاق والے حیض کے بعد دوسرے حیض سے پاک ہو پھر اگر چاہے تو اس کو دوسری طلاق دیدے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ میں نے رجوع کیا پھر دوسرے طہر میں اسے طلاق دیدی انس بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ آپ نے اس حیض والی طلاق کا بھی اعتبار کیا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے کیا ہے کہ میں اس کا اعتبار نہ کرتا۔

دلیل نمبر 14:

عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ حَائِضًا قَالَ أَعْرِفُ بَنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ حَائِضًا فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَهُ فَلْيَرَا جُعْهَا فَإِذَا حَاضَتْ ثُمَّ طَهَّرَتْ فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أُمْسَكَ قُلْتُ أَعْتَدْتُ بِبَيْتِكَ التَّطْلِيقَةَ قَالَ نَعَمْ (سنن الدارقطنی ج 4 ص 10)

خالد حداد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کیا آپ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو پہچانتے ہیں اس نے حالت حیض میں طلاق دی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اسے کہو کہ رجوع کر لے پھر جب وہ عورت دوسرے حیض سے پاک ہو جائے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ اگر چاہے تو اسے دوسری طلاق دیدے اور اگر چاہے تو روک لے میں نے پوچھا کیا آپ نے اس طلاق کو شمار کیا تھا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں!

دلیل نمبر 15:

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ بَنَ عُمَرَ يَقُولُ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيَرَا جُعْهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَلْيَطْلُقْهَا إِنْ شَاءَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتَحْتَسَبُ بِبَيْتِكَ التَّطْلِيقَةَ قَالَ نَعَمْ (سنن الدارقطنی ج 4 ص 5)

شعبہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ انس بن سیرین رحمہ اللہ نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی اس کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو رجوع کرنے کا حکم دیجئے پھر جب وہ عورت دوسرے حیض سے پاک ہو جائے تو اگر وہ چاہے اس کو دوسری طلاق دیدے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول کیا اس طلاق کو بھی شمار کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کو بھی شمار کیا جائے گا۔

دلیل نمبر 16:

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَفَارَقْتَ امْرَأَتَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حِينَ فَارَقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَ امْرَأَتَهُ بِطَلَاقٍ بَقِيَ لَهُ وَأَنْتَ لَمْ تَبْقَ مَا تَرْجِعُ امْرَأَتَكَ (سنن الدارقطني ج 4 ص 7)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، نافع رحمہ اللہ سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں پکی طلاق دی ہے (یعنی اکٹھی تین طلاقیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی اس آدمی نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رجوع کرنے کا حکم دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو رجوع کرنے کا حکم اس طلاق کی وجہ سے دیا تھا جو طلاق رہتی تھی لیکن تو نے کوئی طلاق باقی

نہیں رکھی جس کی وجہ سے تو رجوع کرتا۔ (کیونکہ تو نے تین طلاقیں دیدی ہیں اور آزاد عورت کیلئے کل طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں)

دلیل نمبر 17:

عَنْ قُرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : طَلَّقَ بَنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الطَّلَاقَ فِي عِدَّتِهَا وَتُحْتَسَبُ بِهِلْهِ التَّطْلِيقَةُ الَّتِي طَلَّقَ أَوَّلَ مَرَّةٍ (سنن الدارقطني ج 4 ص 11)

قراس رحمہ اللہ راوی ہیں کہ شعبی رحمہ اللہ نے کہا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ کو بتایا آپ نے حکم فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رجوع کر لے پھر اگر چاہے تو شرعی طریقے کے مطابق باقی طلاقیں دیدے اور جو اس نے حالت حیض میں طلاق دی ہے اس کو بھی شمار کیا جائے (اور اس طلاق کے علاوہ دو طلاقیں کا حق باقی ہے)

دلیل نمبر 18:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ " فَقَالَ : أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ؟ قُلْتُ " : نَعَمْ " قَالَ : فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، وَهِيَ حَائِضٌ ، فَأَتَى عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْاجِعَهَا ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فِي قَبْلِ عِدَّتِهَا ، قَالَ قُلْتُ فَيَعْتَدُّ بِهَا ؟ قَالَ نَعَمْ ، وَبِهَذَا الْمَعْنَى رَوَاهُ أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ ، وَغَيْرُهُمْ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ (السنن الصغیر للبیہقی ج 3 ص 113)

محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے یونس بن جبیر رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدے اس کا کیا حکم ہے ابن عمر رحمہ اللہ نے کہا کیا تو عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ کو پہچانتا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں پھر کہا کہ عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی پھر حضرت عمر رحمہ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مسئلہ پوچھا آپ نے حکم دیا کہ ابن عمر رحمہ اللہ رجوع کر لے پھر اس حیض کے بعد دوسرے طہر میں اس کو طلاق دے یونس بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اس حیض والی طلاق کو بھی شمار کیا جائے گا ابن عمر رحمہ اللہ نے کہا ہاں اس کو بھی شمار کیا جائے گا اور اسی مضمون کے حدیث انس بن سیرین رحمہ اللہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ زید بن اسلم رحمہ اللہ اور ابوالزبیر رحمہ اللہ وغیرہ تابعین نے ابن عمر رحمہ اللہ سے روایت کی ہے نیز اس کو محمد بن عبدالرحمن رحمہ اللہ نے سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے اور انھوں نے اپنے باپ ابن عمر رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

دلیل نمبر 19:

أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا وَقَالَ إِذَا طَهَّرْتَ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُْمْسِكْ (سنن ابی داؤد ج 1 ص 297)

ابوالزبیر رحمہ اللہ نے عروہ کے غلام عبدالرحمن بن ایمن رحمہ اللہ سے سنا کہ اس نے حضرت ابن عمر رحمہ اللہ سے سوال کیا اور ابوالزبیر رحمہ اللہ سن رہے تھے اس نے پوچھا کہ جو آدمی

اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی پھر حضرت عمر رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا پس کہا کہ عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی ہے عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو میری طرف لوٹا دیا اور اس طلاق کو صحیح نہ سمجھا اور فرمایا جب وہ عورت اس حیض کے بعد دوسرے حیض سے پاک ہو جائے تو ابن عمر رحمہ اللہ اس کو دوسری طلاق دے یا اس کو روک لے۔

فائدہ 1..... (نکارت حدیث ابی الزبیر اور لَمْ يَرَهَا شَيْئًا کا معنی)

اولا..... تو یہ حدیث منکر ہے بلکہ انکر ہے چنانچہ

..... علامہ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قَالَ أَبُو دَاوُدَ جَاءَتْ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ وَقَالَ أَهْلُ الْحَدِيثِ لَمْ يَرَوْا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدِيثًا أَنْكَرَ مِنْ هَذَا (معالم السنن ج ۲ ص ۲۸۹، طرح الترغیب ج ۷ ص ۲۴۲)

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوالزبیر کی روایت کردہ حدیث حضرت ابن عمر رحمہ اللہ کی دوسری تمام احادیث کے خلاف ہے اور محدثین حضرات فرماتے ہیں کہ ابوالزبیر کی احادیث میں سے یہ حدیث سب سے زیادہ منکر ہے۔

..... علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں قَوْلُهُ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا مُنْكَرٌ وَلَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي الزُّبَيْرِ وَلَيْسَ بِحُجَّةٍ فِيمَا خَالَفَهُ فِيهِ مِثْلُهُ فَكَيْفَ بِخِلَافِ مَنْ هُوَ أَثْبَتُ مِنْهُ (طرح الترغیب ج ۷ ص ۲۴۲)

حدیث میں یہ لفظ ولم یہاں منکر ہے ابوالزبیر کے علاوہ کسی راوی نے یہ لفظ ذکر نہیں کیا اور ابوالزبیر کی پوزیشن یہ ہے کہ اگر اس جیسا راوی اس کے خلاف روایت کرے تو

اس کے مقابلہ میں ابوالزبیر کی حدیث حجت نہیں ہوتی اور جب اس سے ثقہ ترین راوی اس کی مخالفت کر رہے ہیں تو اس صورت میں اس کی حدیث کیسے حجت ہو سکتی ہے۔

ثانیاً..... مذکورہ بالا 18 احادیث ابن عمر رضی اللہ عنہما دلیل ہیں کہ ابوالزبیر کی حدیث ابن عمر میں لَمْ يَرَهَا شَيْئًا کا معنی یہ ہے کہ (۱) آپ ﷺ نے حیض میں دی گئی طلاق کو درست نہ سمجھا یعنی شرعی طلاق نہ سمجھا (۲) یا اس کا معنی یہ ہے کہ اس طلاق کو رجوع میں مانع نہ سمجھا یعنی طلاق واقع ہو گئی لیکن شرعی اعتبار سے یہ طلاق درست نہیں اور رجوع میں مانع بھی نہیں (۱)

(۱)..... (۳) یا اس کا معنی یہ ہے کہ اس حیض کو اور اس کے متصل بعد والے طہر کو محل طلاق نہ جانا اسی لئے آپ نے اس طہر میں نئی طلاق دینے سے منع فرمایا۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۴۸ میں اسی کے مطابق مسئلہ لکھا ہے ذِكْرُ فِي الْأَصْلِ أَنَّهَا إِذَا طَهَّرَتْ ثُمَّ حَاصَتْ ثُمَّ طَهَّرَتْ طَلَّقَهَا إِنْ شَاءَ وَهَذَا إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ بِالْمُرَاجَعَةِ لَا يَعُودُ الطُّهُرُ الَّذِي عَقِبَ الْحَيْضِ مَحَلًّا لِلطَّلَاقِ السِّنِّيِّ یعنی امام محمد رحمہ اللہ نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر کوئی آدمی حالت حیض میں عورت کو طلاق دے تو وہ عورت جب اس حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض آجائے تو اس کے بعد والے طہر میں اگر چاہے تو دوسری طلاق دے اس میں اشارہ ہے کہ حیض والی طلاق سے جب خاوند نے رجوع کر لیا تو اس حیض کے بعد والا طہر شرعی طلاق کیلئے محل نہیں رہتا یہ اس لیے کہ حالت حیض والی طلاق کو اس طہر میں شمار کر کے انتہاء کسی حد تک اس غیر شرعی فعل کا تدارک ہو جائے (۴) یا اس کا معنی یہ ہے کہ اس طلاق والے حیض کا عدت کے تین حیضوں میں شمار نہ کیا اور اس کا معنی یہ نہیں کہ آپ نے اس طلاق کا اعتبار نہ کیا اور وہ طلاق واقع نہ ہوئی یہ معنی مذکورہ بالا 18 احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے درست نہیں بلکہ اس کے پہلے بیان کردہ چار معنی ہی درست ہیں۔

اس کی تائید ملاحظہ کیجئے!

{۱}..... ابن عبدالبر رحمہ اللہ اس کا معنی یہ لکھتے ہیں!

وَلَوْ صَحَّ لَكَانَ مَعْنَاهُ عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَلَمْ يَرَهَا عَلَى اسْتِقَامَةٍ أَيْ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا مُسْتَقِيمًا لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ طَلَاقًا لَهَا عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ

(فتح المالك بتبويب التمهيد لابن عبد البر على موطأ الامام مالك ج

7 ص 320، طرح الشريب ج ۷ ص ۲۴۲)

بالفرض اگر حدیث میں یہ لفظ صحیح ہو تو میرے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طلاق کو درست نہ سمجھا کیونکہ یہ شرعی طریقہ کے مطابق نہ تھی۔

{۲}..... علامہ خطابی رحمہ اللہ اس کا معنی لکھتے ہیں۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ لَمْ يَرَهُ شَيْئًا تَامًا تَحْرُمُ مَعَهُ الْمُرَاجَعَةُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّا بَعْدَ زَوْجٍ أَوْ لَمْ يَرَهُ شَيْئًا جَائِزًا فِي السُّنَّةِ مَا ضَيَّافِي حُكْمِ الْإِخْتِيَارِ وَإِنْ كَانَ لَا مَالَكَ عَلَى سَبِيلِ الْكَرَاهَةِ

(معالم السنن ج ۲ ص ۲۸۹، طرح التقریب ج ۷ ص ۲۴۲)

اور یہ بھی احتمال ہے کہ لم يَرَهَا شَيْئًا کا معنی یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حیض والی طلاق کو ایسی کامل حرمت والی طلاق نہ سمجھا کہ جس کے ساتھ رجوع حرام ہو جائے اور وہ عورت بغیر حلالہ کے اس کیلئے حلال نہ ہو یا معنی یہ ہے کہ حیض والی طلاق کو حالت اختیار میں شرعی طلاق نہ سمجھا اگرچہ مکروہ ہونے کے باوجود اس پر لازم ہو گئی۔

{۳}..... نواب صدیق حسن خان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کا مطلب یہ لکھتے ہیں معنی آن باشد کہ لَمْ يَرَهَا شَيْئًا تَحْرُمُ مَعَهُ الْمُرَاجَعَةُ أَوْ لَمْ يَرَهَا شَيْئًا جَائِزًا فِي السُّنَّةِ..... لَمْ يَرَهَا شَيْئًا کا معنی یہ ہے کہ اس طلاق کو ایسی طلاق نہ سمجھا جس کے ساتھ

حرام کاری سے بچنے 65
رجوع حرام ہو جائے (یعنی طلاق بائنہ) یا معنی یہ ہے کہ حیض میں دی گئی طلاق کو طلاق شرعی نہ سمجھا (بدورالاہلہ ج 1 ص 184)

فائدہ 2..... (نتائج احادیث مذکورہ)

ان مذکورہ بالا احادیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے واضح طور پر تین چیزیں معلوم ہوئیں
①..... حالت حیض میں طلاق دینا غیر شرعی طلاق ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناراض ہوئے (فَتَغَيِّظُ) اگر حالت حیض میں دی گئی طلاق شرعی ہوتی تو آپ ناراض نہ ہوتے کیونکہ شریعت کے مطابق کام کرنے پر نبی ناراض نہیں ہوتا۔ اور صرف طلاق دینے پر آپ ناراض نہیں ہوئے کیونکہ آپ نے خود ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا کہ وہ طلاق والے حیض کے بعد دوسرے طہر میں اگر چاہے تو دوسری طلاق دیدے اور اگر چاہے تو بیوی کو اپنے پاس روک لے۔
②..... حالت حیض میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے کیونکہ مذکورہ بالا احادیث میں صراحت ہے کہ اس طلاق کو تین طلاقوں میں شمار کیا گیا نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رجوع کرنے کا حکم دیا اور رجوع طلاق واقع ہونے کے بعد ہوتا ہے اگر طلاق واقع نہ ہوتی تو نہ رجوع کرنے کی ضرورت تھی اور نہ آپ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رجوع کرنے کا حکم دیتے۔
③..... اگر شوہر حالت حیض میں طلاق دیدے تو اس کو چاہیے کہ اس حیض کے بعد متصل والے طہر میں دوسری طلاق نہ دے تاکہ حیض والی طلاق اس طہر کی طرف منتقل ہو جائے اور چونکہ شوہر کا دو طلاقوں کا حق ابھی باقی ہے اس لیے اگر وہ دوسری طلاق دینا چاہے تو اس کے بعد والے طہر میں دے اسی طرح تیسری طلاق تیسرے طہر میں دے پس اس طور پر انجام کار تین طلاقیں تین طہروں میں ہو جاتی ہیں اور اس غیر شرعی فعل کا ایک حد تک تدارک ہو جاتا ہے۔

مؤیدات

☆..... نواب صدیق حسن خان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا روایات میں سے

حرام کاری سے بچنے 66
طلاق غیر شرعی کا وقوع
چند روایات نقل کر کے لکھتے ہیں ”واین روایات دال است بر وقوع طلاق بدعی و باین رفتہ اند جمہور“ یہ روایات غیر شرعی طلاق کے وقوع پر دلالت کرتی ہیں اور جمہور کا مذہب بھی یہی ہے (بدورالاہلہ ص 183 ج 1)

☆..... علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ لکھتے ہیں!

فَهَذِهِ الْأَثَرُ كُلُّهَا تَوْضِيحُ لَكَ مَا قُلْنَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَفِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهَا طَلَقٌ لِأَنَّهُ لَا يُؤْمَرُ بِالْمُرَاجَعَةِ إِلَّا لِمَنْ لَزِمَتْهُ الطَّلَاقُ وَلَوْ لَمْ تَلْزَمْهُ لَقَالَ دَعَاهُ فَلَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ أَوْ نَحْوِ هَذَا (فتح المالك بتويب التمهيد لابن عبدالبر على موطأ الامام مالك ج 7 ص 320)
ان آثار سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پیش آمدہ قصہ کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حکم دیجئے کہ وہ رجوع کر لے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک طلاق دی تھی اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پر لازم بھی ہو گئی تھی اگر طلاق لازم نہ ہوتی تو آپ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یوں فرماتے کہ اس طلاق کو چھوڑ دیجئے اور شمار نہ کیجئے کیونکہ یہ طلاق نہ ہونے جیسی ہے لیکن آپ نے اس طلاق کی نفی نہیں کی اور نہ اس کو کالعدم سمجھا

☆..... امام شافعی رحمہ اللہ کا قول!

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بَيِّنَ يَعْنِي فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الطَّلَاقَ يَقَعُ عَلَى الْحَائِضِ لِأَنَّهُ إِذَا يُؤْمَرُ بِالْمُرَاجَعَةِ مِنْ لَزِمَهُ الطَّلَاقُ قَامًا مَنْ لَمْ يَلْزَمْهُ الطَّلَاقُ فَهُوَ بِحَالِهِ قَبْلَ الطَّلَاقِ (سنن الكبرى للبيهقي ج 7 ص 532)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اس بات پر واضح دلیل ہے کہ حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے کیونکہ طلاق سے رجوع کرنے کا حکم اسی

حرام کاری سے بچنے 67 طلاق غیر شرعی کا وقوع
کو دیا جاتا ہے جس پر طلاق لازم ہو چکی ہو اور جس پر طلاق لازم نہ ہوئی ہو وہ طلاق سے پہلے والی حالت پر قائم ہے تو اس کو رجوع کا حکم دینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

☆..... علامہ قرطبی رحمہ اللہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں
وَفِيهِ دَلِيلٌ: عَلَى أَنَّ الطَّلَاقَ فِي الْحَيْضِ يَقَعُ، وَيَلْزَمُ وَهُوَ مَذْهَبُ الْجُمْهُورِ خِلَافًا لِمَنْ شَاءَ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقَعُ ثُمَّ إِذَا حَكَمْنَا بِوُقُوعِهَا اعْتَدَّ بِهَا لَهُ مِنْ عَدَدِ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ كَمَا قَالَ نَافِعٌ، وَابْنُ عُمَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ (المفہم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم ج 13 ص 68)

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ حالت حیض میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ جمہور کا مذہب یہی ہے البتہ سواد اعظم سے جدا ہو کر بعض نے یہ مذہب اختیار کیا ہے حیض والی طلاق واقع نہیں ہوتی پھر جب ہم نے اس طلاق کے وقوع کا حکم لگایا ہے تو اس طلاق کا تین طلاقوں کے شمار میں اعتبار کیا جائے گا جیسا کہ نافع رحمہ اللہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول اسی حدیث میں مذکور ہے۔

☆..... ملا علی قاری رحمہ اللہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں

وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى وَقُوعِ الطَّلَاقِ مَعَ كَوْنِهِ حَرَامًا
(مرقاۃ المفاتیح ج 6 ص 415 باب الخلع والطلاق فصل اول)

اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے لیکن اس کے باوجود واقع ہو جاتی ہے

☆..... مجلہ بحوث اسلامیہ ص ۳۴ میں لکھا ہے اَمَّا كَوْنُهُ عَاصِيًا فِي الطَّلَاقِ فَغَيْرُ مَانِعٍ صَحَّةِ وَقُوعِهِ لِمَا دَلَّلْنَا عَلَيْهِ فِي مَا سَلَفَ وَمَعَ ذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الظَّهَارَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَحُكْمَ مَعَ ذَلِكَ بِصَحَّةِ وَقُوعِهِ

حرام کاری سے بچنے 68 طلاق غیر شرعی کا وقوع
وَكَوْنُهُ عَاصِيًا لَا يَمْنَعُ لُزُومَ حُكْمِهِ وَالْإِنْسَانُ عَاصٍ لِلَّهِ فِي رَدِّهِ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَمْنَعِ عَصِيَانُهُ مِنْ لُزُومِ حُكْمِهِ وَفِرَاقِ امْرَأَتِهِ وَقَدْ نَهَاَهُ اللَّهُ مِنْ مُرَاجَعَتِهَا ضَرَارًا بِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضَرَارًا لِنَعْتَدُوا لَكُمْ رَاجِعَهَا وَهُوَ يُرِيدُ ضَرَارَهَا لَثَبَتْ حُكْمَهَا وَصَحَّتْ رَجْعَتُهُ

خلاف شرع طریقہ سے طلاق دینے والے کا نافرمان ہونا اور اس کا محصیت کے ساتھ مرتکب ہونا طلاق کے وقوع میں مانع نہیں اس کے دلائل پیچھے گزر چکے ہیں علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے ظہار کو بری بات اور جھوٹ قرار دیا ہے لیکن اس کے باوجود ظہار واقع ہو جاتا ہے پس آدمی کا نافرمان ہونا لزوم حکم میں مانع نہیں بنتا، اسلام سے مرتد ہونا سخت نافرمانی ہے لیکن اس کی یہ نافرمانی اس پر حکم کے لازم ہونے میں اور اس کی بیوی کے جدا ہونے میں مانع نہیں بنتی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے طلاق رجعی سے رجوع کرنے والے کو ضرر پہنچانے کے ارادہ سے رجوع کرنے سے منع فرمایا ہے فرمان الہی ہے ”اور نہ روکو تم ان بیویوں کو ضرر پہنچانے کیلئے تاکہ تم ان پر زیادتی کرو“ لیکن اس کے باوجود اگر رجوع کرنے والے کے نیت ضرر پہنچانے کی ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی ہے لیکن رجوع ہو جائے گا اور رجوع کا حکم اس پر مرتب ہو جائے گا۔ (پس اسی طرح غیر شرعی طریقہ طلاق میں اگرچہ نافرمانی ہے لیکن اس کے باوجود طلاق لازم ہو جاتی ہے)

☆..... امام بیہقی رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے ”بَابُ الطَّلَاقِ يَقَعُ عَلَى الْحَائِضِ وَإِنْ كَانَ بِدُعَايَا“ اس مسئلہ کا بیان کہ حالت حیض میں طلاق اگرچہ غیر شرعی ہے تاہم واقع ہو جاتی ہے (سنن کبریٰ للبیہقی ج 7 ص 532، معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ج 11 ص 27)

☆..... علامہ نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں باب قائم کیا ہے ”بَابُ تَحْرِيمِ طَلَاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا وَأَنَّهُ لَوْ خَالَفَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَيُؤْمَرُ بِرَجْعَتِهَا“ اس باب

میں اس مسئلہ کا بیان ہے کہ حالت حیض میں عورت کو بغیر اس کی رضا مندی کے طلاق دینا حرام ہے لیکن اگر کوئی آدمی اس کے خلاف کرے اور بیوی کو طلاق دیدے تو واقع ہو جائے گی اور اس آدمی کو رجوع کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ (شرح مسلم للنووی ج 1 ص 475)

..... امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے ”بَابُ إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُ بِذَلِكَ الطَّلَاقِ“ اس باب میں اس مسئلہ کا بیان ہے کہ جب کوئی آدمی عورت کو حالت حیض میں طلاق دیدے تو اس طلاق کا اعتبار کیا جائے گا (صحیح للبخاری ج 2 ص 790)

ہمارے دو سوال

سوال نمبر ۱..... حالت حیض میں دی گئی طلاق شرعی ہے یا غیر شرعی؟ اگر شرعی ہے تو اس پر صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں اور اگر غیر شرعی ہے تو اس کے واقع نہ ہونے پر کوئی ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں اور مذکورہ بالا ۱۸ احادیث کا جواب بھی قرآن و حدیث کے صریح دلائل سے پیش فرمائیں؟ یہ کہنا کہ چونکہ اکٹھی تین طلاقیں دینا غیر شرعی طریقہ ہے لہذا اس سے طلاق نہ ہوگی یہ نہ فرمان خدا ہے اور نہ فرمان رسول ہے بلکہ مذکورہ بالا اٹھارہ احادیث کے مقابلہ میں ابلیسی قیاس ہے ایسے ہی قیاس کے بارے میں کہا گیا ہے اول من قاس ابلیس۔

سوال نمبر ۲..... ایک مجلس کی تین طلاقیں سے ایک طلاق واقع کرنا یہ طریقہ شرعی ہے یا غیر شرعی اگر شرعی ہے تو اس کے شرعی ہونے پر صحیح صریح حدیث پیش کریں جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شرعی طریقہ ہونے کی صراحت فرمائی ہو اور اگر غیر شرعی طریقہ ہے تو غیر مقلدین کے نزدیک ایک بھی نہیں ہونی چاہیے؟

باب اول: اکٹھی تین طلاق کے وقوع پر دلائل

اکٹھی تین طلاق میں سنی موقف

اہل السنّت کا تین طلاق کے مسئلہ میں موقف یہ ہے کہ ایک مجلس میں اکٹھی تین طلاقیں دینا خلاف شرع ہونے کی وجہ سے حرام معصیت اور گناہ ہے مگر تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں غیر مقلدین کا موقف یہ ہے کہ اگر ایک مجلس میں اکٹھی تین طلاقیں دی جائیں تو اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اب ہر فریق پر لازم ہے کہ وہ پہلے مجلس واحد کی تعریف کرے پھر اپنے موقف پر دلائل پیش کرے اہل السنّت کے نزدیک مجلس واحد کی تعریف یہ ہے مجلس کا معنی بیٹھنے کی جگہ اور مجلس واحد سے مراد یہ ہے کہ خاص کام کیلئے لگا تار ایک نشست کرنا جو کبھی مختصر ہوتی ہے کبھی طویل پس اگر کوئی آدمی مجلس سے اٹھ کر چلا گیا اور واپس آیا تو یہ اس کی الگ مجلس شمار ہوگی اسی طرح جس کام کیلئے نشست ہوئی اگر اس کو چھوڑ کر دوسرا کام شروع کر دیا جائے تو یہ بھی مجلس واحد نہ رہے گی چنانچہ قواعد الفقہ میں ہے المجلس يتبدل باحد الامرین اما بالقيام او بعمل لایکون من جنس ما مضی مجلس دو چیزوں میں سے ایک کے ساتھ بدل جاتی ہے یا مجلس سے کھڑے ہو جانے کے ساتھ یا مجلس والے کام کے علاوہ دوسرے کام میں مشغول ہونے کے ساتھ۔ اہل السنّت کے نزدیک مجلس واحد یا متعدد مجالس میں دی گئی تین طلاقیں کا حکم ایک ہے یعنی تینوں واقع ہو جاتی ہیں اگرچہ یہ طلاقیں خلاف شرع ہیں جن میں گناہ ہے لیکن واقع ہو جاتی ہیں غیر مقلدین بھی پہلے مجلس واحد کی تعریف پر صحیح صریح حدیث پیش کریں پھر مجلس واحد کی تین طلاقیں کا اور مختلف مجالس کی تین طلاقیں کا حکم بیان کریں اس کے بعد اپنے موقف پر دلائل دیں۔

فیصلہ از قرآن

دلیل نمبر 1:

سورۃ الطلاق میں اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا (سورۃ الطلاق آیت نمبر 2 پ 28) اور جو کوئی (طلاق دینے میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (یعنی شرعی طریقے کے مطابق طلاق دیتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے راستہ نکال دیتا ہے۔ یعنی اگر کوئی آدمی اللہ سے ڈرے اور شرعی طریقہ کے مطابق تین طہروں میں متفرق طور پر طلاق دے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع کی گنجائش رکھی ہے۔ چونکہ اس آیت میں رجوع والی گنجائش کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے گنجائش رکھی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے اور خلاف شرع اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو اس کیلئے رجوع کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور نہ ڈرنے کی دونوں صورتوں میں رجوع کر سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی شرط بے معنی اور بے فائدہ بن جاتی ہے۔

مُؤیدات:

☆..... اس آیت سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اکٹھی تین طلاقیں کے وقوع پر استدلال کیا ہے ملاحظہ کیجئے صحابہ کے فیصلوں میں فیصلہ نمبر 6، 7، 8، 23-27، اور حدیث نمبر 13 یعنی حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ

☆..... سعودی عرب کی شرعی کونسل نے اپنے فیصلہ میں صاف لکھا ہے وَيَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَى فِي نَسَقِ الْخِطَابِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا (يَعْنِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ) اِنَّهُ

اِذَا وَقَعَ الطَّلَاقُ عَلَى مَا أَمَرَهُ اللَّهُ كَانَ لَهُ مَخْرَجًا مِمَّا أَوْفَعَ أَنْ لِحَقَّهُ نَدَمٌ وَهُوَ الرَّجْعَةُ وَعَلَى هَذَا الْمَعْنَى تَأَوَّلَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ حِينَ قَالَ لِلْسَّائِلِ الَّذِي سَأَلَهُ وَقَدْ طَلَّقْتَ ثَلَاثًا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللَّهَ فَلَمْ أَجِدْ لَكَ مَخْرَجًا عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَ مِنْكَ أَمْرُكَ وَلِذَلِكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ لَوْ أَنَّ النَّاسَ أَصَابُوا حَدَّ الطَّلَاقِ مَا نَدِمَ رَجُلٌ طَلَّقَ أَمْرَأَتَهُ۔

(مجلہ الحجۃ الاسلامیہ ج 1 شمارہ نمبر 3 سن 1397 ھ ص 34 بعنوان الطلاق الثلاث)

اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کیلئے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے مطلب یہ ہے کہ جب آدمی نے اللہ کے حکم کے مطابق طلاق دی تو اس کیلئے دوبارہ زوجین کے درمیان ازدواجی تعلق قائم رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے گنجائش رکھی ہے کہ اگر طلاق دہندہ طلاق دینے پر نادم ہو اور گھر آباد رکھنا چاہے تو وہ رجوع کر لے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سائل کے جواب میں یہی تفسیر فرمائی تھی سائل نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو کوئی (طلاق دینے میں) اللہ سے ڈرتا ہے (اور اللہ کے حکم کے مطابق طلاق دیتا ہے) اسی کیلئے اللہ تعالیٰ نے گنجائش رکھی ہے اور تو اللہ سے نہیں ڈرا (کہ تو نے اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں جو حکم الہی کے خلاف ہے) اس لئے میں تیرے لیے گنجائش نہیں پاتا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی اسی لیے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر لوگ شریعت کے مطابق طلاق دیتے تو اپنی بیوی کو طلاق دینے والا آدمی نادم نہ ہوتا۔

دلیل نمبر 2:

قرآن کریم میں سورۃ الطلاق میں اجمالاً اور حدیث میں تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ عورتوں کو طلاق دینے کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ خاوند ایک طہر میں ایک طلاق دے، دوسرے

طہر میں دوسری طلاق دے، تیسرے طہر میں تیسری طلاق دے۔ پھر فرمایا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ (پ ۲۸ سورۃ الطلاق آیت نمبر ۱) جس نے اللہ کی حدود سے تجاوز کیا (یعنی تین طلاقیں اکٹھی دیدیں) اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ حدود اللہ سے تجاوز اور اپنے نفس پر ظلم تب ہوگا جب تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں اور اگر اکٹھی تین طلاقوں سے ایک طلاق رجعی واقع ہو تو یہ نہ حدود اللہ سے تجاوز ہے اور نہ اپنے نفس پر ظلم ہے۔ حدود اللہ سے تجاوز اور اپنے اوپر ظلم اسی صورت میں ہوتا ہے جب تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں اور بلاشبہ حدود اللہ سے تجاوز اور ظلم علی النفس معصیت ہے۔

دلیل نمبر 3:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَعَلَّ اللَّهُ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا (پ ۲۸ سورۃ الطلاق آیت نمبر ۱) شاید اللہ تعالیٰ طلاق دینے کے بعد طلاق دہندہ کے دل میں ندامت پیدا کر دے پس اگر اس نے تین طہروں میں متفرق طلاقیں دی ہوں گی تو پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع کر سکتا ہے اس میں ندامت کی کوئی بات نہیں ندامت اس صورت میں ہوگی جب تین طلاقیں واقع ہو جائیں اور یہ رجوع نہ کر سکے۔

مؤیدات

{۱}..... امام قاضی عیاض رحمہ اللہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں وَالرَّوْدُ عَلَى هَؤُلَاءِ قَوْلُهُ تَعَالَى وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ الْخِ يَعْزِي أَنْ الْمُطْلَقَ قَدْ يَكُونُ لَهُ نَدَمٌ فَلَا يُمْكِنُ تَكْلَافِهِ لَوْ قُوعِ الْبَيْنُونَةِ (اکمال المعلم ج 5 ص 20)

تین طلاقوں کو ایک قرار دینے والوں پر اللہ تعالیٰ کے اس قول میں رد ہے یعنی

کبھی طلاق دینے والا نادم ہوتا ہے کیونکہ جدائی واقع ہونے کی وجہ سے اس کیلئے تدارک کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ (اور اگر تین طلاقوں سے ایک طلاق رجعی واقع ہو تو تدارک ہو سکتا ہے تو اس میں ندامت نہ ہوگی)

{۲}..... علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں يَعْزِي أَنْ الْمُطْلَقَ ثَلَاثًا قَدْ يَحْدِثُ لَهُ نَدَمٌ فَلَا يُمْكِنُ التَّادِرُكَ لَوْ قُوعِ الْبَيْنُونَةِ فَلَوْ كَانَتْ الثَّلَاثُ لَا تَقَعُ إِلَّا رَجْعِيًّا فَلَا يَتَوَجَّهُ هَذَا التَّهْدِيدُ (مرقاۃ المفاتیح ج 6 ص 293)

(جمہور نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرتا ہے اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا“ سے دلیل اس طرح پکڑی ہے) کہ تین طلاقیں دینے والے کے دل میں کبھی ندامت پیدا ہوتی ہے لیکن خاوند بیوی کے درمیان جدائی کی وجہ سے تدارک ممکن نہیں ہوتا پس اگر تین طلاقوں سے ایک طلاق رجعی واقع ہو تو یہ وعید بے موقع ہو جاتی ہے۔

{۳}..... امام محمد بن خلفہ الوشانی الابی المالکی رحمہ اللہ المتوفی 827ھ یا 828ھ صحیح مسلم کی شرح میں اکٹھی تین طلاق کے ایک طلاق رجعی ہونے کو خلاف قرآن ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَوْلُهُ تَعَالَى لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهُ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا لِأَنَّ الْمَعْنَى لَا تَدْرِي أَيُّهَا الْمُطْلَقُ ثَلَاثًا لَعَلَّ اللَّهُ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا أَيْ يُحْدِثُ لَكَ نَدَمًا فَلَا تَتَمَكَّنُ مِنَ الرَّجْعَةِ لَوْ قُوعِ الْبَيْنُونَةِ فَلَوْ كَانَ إِنَّمَا يَلْزَمُ الْوَاحِدَةُ لَمْ يَكُنْ لِلنَّدَمِ وَجْهٌ (اکمال اکمال المعلم ج 4 ص 109)

اکٹھی تین طلاقوں کو ایک طلاق رجعی قرار دینا قرآن کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے اکٹھی تین طلاقیں دینے والا تو نہیں جانتا شاید اللہ تعالیٰ تیرے دل میں ندامت پیدا کر دے اور جدائی واقع ہو جانے کی وجہ سے تیرے لیے رجوع کرنا ممکن

حرام کاری سے بچنے فیصلہ از قرآن 75
نہ ہوگا تو اے طلاق دینے والے تو ہمیشہ نادم رہے گا اور اگر ایک طلاق رجعی واقع ہو تو
ندامت کی کوئی وجہ نہیں۔

اسی لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”مَا طَلَّقَ رَجُلٌ طَلَّاقَ السَّنَةِ فَيَنْدَمَ أَبَدًا
(سنن بیہقی ج 7 ص 532) شرعی طریقہ کے مطابق طلاق دینے والا کبھی نادم نہیں ہوتا۔
{۴}..... علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَاحْتَجَّ الْجُمْهُورُ بِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ
نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا) قَالُوا مَعْنَاهُ أَنَّ الْمُطَلَّقَ قَدْ
يَحْدُثُ لَهُ نَدَمٌ فَلَا يُمَكِّنُهُ تَدَارُكُهُ لَوْ قُوعِ الْبَيْنُونَةِ ، فَلَوْ كَانَتِ الثَّلَاثُ لَا تَقَعُ
لَمْ يَنْعَقْ طَلَّاقُهُ هَذَا إِلَّا رَجْعِيًّا فَلَا يَنْدَمُ . (شرح النووی علی مسلم ج 1 ص 478)

جمہور فقہاء و مجتہدین نے تین طلاقیں کے واقع ہونے پر اللہ کے اس ارشاد سے
دلیل پکڑی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کیا تحقیق اس نے
اپنے اوپر ظلم کیا تو نہیں جانتا کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد اس کے دل میں ندامت پیدا
کر دے جمہور اس آیت سے حجت پکڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے
کہ (اگر کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں تو اس) طلاق دینے والے کو ندامت ہوگی
اور اس ندامت کا اس کیلئے تدارک کرنا ناممکن ہوگا کیونکہ تین طلاقیں سے بینونت کبریٰ واقع
ہو چکی ہے پس اگر تین طلاقیں واقع نہ ہوں تو یہ طلاق رجعی واقع ہوگی تو اس کو ندامت نہ
ہوگی (کیونکہ وہ رجوع کر سکتا ہے)

{۵}..... عَلَى أَنَّ فِي فَحْوَى الْآيَةِ الَّتِي فِيهَا ذُكِرَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ دَلَالَةٌ عَلَى
وُقُوعِهَا إِذَا طَلَّقَ لَغَيْرِ الْعِدَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ
حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ فَلَوْلَا أَنَّهُ إِذَا طَلَّقَ لَغَيْرِ الْعِدَّةِ وَقَعَ مَا كَانَ ظَالِمًا
لِنَفْسِهِ بِإِنْقَاعِهِ وَلَا كَانَ ظَالِمًا لِنَفْسِهِ بِطَلَّاقِهِ وَفِي هَذِهِ الْآيَةِ دَلَالَةٌ عَلَى

حرام کاری سے بچنے فیصلہ از قرآن 76
وُقُوعِهَا إِذَا طَلَّقَ لَغَيْرِ الْعِدَّةِ

(مجلہ الحجۃ الاسلامیہ ج 1 شمارہ نمبر 3 سن 1397 ھ ص 33 بعنوان الطلاق الثلاث)
علاوہ ازیں جس آیت میں عدت سے پہلے طہر میں طلاق دینے کا حکم ہے اس کے
بعد والے فرمان الہی سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی آدمی قرآن کے مذکورہ بالا طریقہ کے
خلاف طلاق دے تو وہ واقع ہو جاتی ہے وہ اللہ کا فرمان یہ ہے یہ اللہ کی حدود ہیں اور جو کوئی اللہ
کی حدود سے تجاوز کرتا ہے تو وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے پس اگر معصیت والے طریقہ سے
طلاق دینے سے طلاق واقع نہ ہو تو اس طلاق کے واقع کرنے سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والا نہ
ہوگا پس اس آیت میں دلیل ہے کہ خلاف شرع طریقہ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔
دلیل نمبر 4:

قرآن کریم میں ہے فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا
غَيْرَهُ الخ (پ 2 سورة البقرة آیت نمبر 230) پس اگر اس عورت کو تیسری طلاق دیدی تو
وہ پہلے شوہر کیلئے تب حلال ہوگی جب وہ عورت دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کرے (اور
وہ دوسرا خاوند بعد از صحبت اس کو طلاق دے پھر عدت کے بعد وہ عورت اپنے پہلے شوہر
کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے)۔

اس آیت سے ہمارا استدلال دو طریقہ سے ہے۔

(1)..... اس میں حرف ”فاء“ ہے اور عربی میں ”فاء“ کا معنی ہے تعقیب مع الوصل یعنی
ایک چیز کا دوسری چیز کے پیچھے فوراً اور متصل آنا۔ مثال کے طور پر اگر زید آیا اور اس کی آمد
کے فوراً بعد بغیر وقفہ کے خالد چلا گیا تو اس کو عربی میں یوں ادا کریں گے جَاءَ زَيْدٌ
فَذَهَبَ خَالِدٌ زَيْدٌ آیا تو فوراً خالد چلا گیا اور اگر زید کی آمد کے بعد کچھ وقفہ اور تاخیر کر کے
خالد گیا تو اس کو عربی میں یوں کہیں گے جَاءَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَهَبَ خَالِدٌ زَيْدٌ آیا اس کے کچھ دیر

اور وقفہ کے بعد خالد چلا گیا۔ لہذا فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ کا معنی یہ ہوگا کہ اگر دور جی طلاقوں کے بعد فوراً اور متصل تیسری طلاق دیدے تو وہ عورت اپنے پہلے شوہر کیلئے حلال نہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر دوسری اور تیسری طلاق خاوند بغیر وقفہ کے اکٹھی دیدے تو یہ دونوں واقع ہو جاتی ہیں حالانکہ یہ ایک مجلس میں اکٹھی دی گئی ہیں پس اسی طرح اگر تین طلاقیں اکٹھی دی جائیں تو وہ بھی واقع ہو جاتی ہیں۔

(2)..... اس آیت میں اصل مقصود ہے تین طلاقوں کا حکم بیان کرنا کہ تین طلاقوں کے بعد عورت کا پہلے خاوند کیلئے حلال ہونا حلالہ کی شرط کے ساتھ مشروط ہے اور قرآن وحدیث اور آثار صحابہ و تابعین سے ثابت ہے کہ تین طلاقیں شرعی طریقہ سے دی جائیں یا غیر شرعی طریقہ سے دی جائیں، وقوع کے بعد دونوں کا حکم ایک ہے اس لئے فان طلقها کا ظاہر تین طلاق کی ان دونوں قسموں کو شامل ہے رہا ان کا معصیت ہونا وہ قرآن وحدیث کے دوسرے دلائل سے ثابت ہے۔

مؤیدات

{1}..... علامہ احمد بن محمد الصاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

فَإِنْ طَلَّقَهَا أَيْ طَلَّقَهَا ثَلَاثَةً سَوَاءً وَقَعَ الْإِثْنَانِ فِي مَرَّةٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ ثَبَتَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فِي مَرَّةٍ أَوْ مَرَّاتٍ فَلَا تَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْكِحَ طَالَمَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَهَذَا هُوَ الْمُجْمَعُ عَلَيْهِ (تفسیر الصاوی ج 1 ص 172)

یعنی شوہر نے تیسری طلاق دی خواہ پہلی دو طلاقیں اکٹھی دیں ہوں یا دوبارہ دی ہوں اسی طرح اگر عورت کو تین طلاقیں اکٹھی دیں یا متفرق جیسے مرد کہے تجھے تین طلاقیں ہیں تو وہ عورت اس آدمی کیلئے حلال نہیں اس پر اجماع ہے۔

{2}..... شارح صحیح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں
قَالَ الْقُرْطُبِيُّ وَحُجَّةُ الْجُمْهُورِ فِي الْإِثْمِ مِنْ حَيْثُ النِّظَرُ ظَاهِرَةٌ جِدًّا وَهُوَ أَنَّ الْمُطَلَّقةَ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لِلْمُطَلِّقِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَلَا يَفْرُقَ بَيْنَ مَجْمُوعِهَا وَمُفْرَقِهَا لُغَةً وَشَرْعًا (فتح الباری ج 9 ص 456)

اکٹھی تین طلاقوں کے لازم ہونے پر جمہور کی دلیل یہ ہے جس عورت کو تین طلاقیں ہو جائیں وہ طلاق دہندہ کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے وہ عورت نکاح نہ کرے اور لغت و شرع اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ تین طلاقیں اکٹھی ہوں یا متفرق ہوں۔

{3}..... علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ الخ کے بارے میں لکھتے ہیں۔
فَهَذَا يَقَعُ عَلَى الثَّلَاثِ مَجْمُوعَةً وَمُفْرَقَةً وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُخَصَّصَ بِهَذِهِ الْآيَةِ بَعْضُ ثَلَاثٍ دُونَ بَعْضٍ بِغَيْرِ نَصٍّ (المحلی ص 1756 مسئلہ 1950)
یہ عام ہے تین طلاقیں اکٹھی ہوں یا متفرق دونوں کو شامل ہے اور اس آیت کو بغیر صریح دلیل کے بعض صورتوں کے ساتھ مختص کرنا جائز نہیں۔

فائدہ: (اکٹھی تین طلاقیں گناہ ہیں یا نہیں)

اس پر ائمہ اربعہ متفق ہیں کہ اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں مگر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک یہ طلاق غیر شرعی ہے اس لیے تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں مگر گناہ بھی ہے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ اور ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ کے نزدیک یہ بھی طلاق شرعی ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں اس اختلاف کے باوجود یہ سب ائمہ اکٹھی تین طلاقوں کے وقوع پر متفق ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے بِأَبْ مَآ جَاءَ فِي امْضَاءِ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ وَإِنْ كُنَّ مَجْمُوعَاتٍ (ان احادیث کا بیان جن سے اکٹھی تین طلاقوں کا نافرمان ہونا ثابت ہوتا ہے) اس باب کے شروع میں لکھتے ہیں اللہ عزوجل

حرام کاری سے بچئے 79 فیصلہ از قرآن
 نے فرمایا الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمَسَاكَ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٍ بِاِحْسَانٍ نِيزَ فَرَمَا اِنْ طَلَّقَهَا
 فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ يَكُفِّرُ كَرَّاهٍ لَكُمُ الْشَّافِعِيُّ (فی
 الام ص 183 ج 5) فَالْقُرْآنُ (والله اعلم) يَدُلُّ عَلَى اَنَّ مَنْ طَلَّقَ زَوْجَةً لَهٗ دَخَلَ
 بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (سنن بیہقی
 ص ۵۴۵ ج ۷) امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ جو آدمی اپنی بیوی
 کو تین طلاقیں (بیک کلمہ) دیدے خواہ اس سے صحبت ہوئی ہے یا نہیں۔ تو وہ اس کیلئے حلال
 نہیں جب تک وہ عورت دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے۔

دلیل نمبر 5:

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمَسَاكَ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٍ بِاِحْسَانٍ
 (پ 2 سورة البقرة آیت نمبر 229)

طلاق رجعی دومرتبہ ہے پھر دستور کے مطابق روکنا ہے یا خوش اسلوبی کے ساتھ چھوڑنا ہے۔
 زمانہ جاہلیت میں طلاقوں اور طلاقوں کے بعد رجوع کی کوئی حد متعین نہ تھی حتیٰ کہ ایک
 آدمی نے اپنی بیوی کو کہا کہ میں نہ تجھے آزاد کروں گا نہ بیوی بنا کر رکھوں گا بیوی نے پوچھا وہ
 کیسے؟ اس نے کہا میں تجھے طلاق دوں گا اور جب عدت ختم ہونے کے قریب ہوگی تو رجوع
 کر لوں گا اسی طرح میں طلاق دیتا رہوں گا اور رجوع کرتا رہوں گا پس نہ تو بیوی ہوگی اور نہ
 آزاد اس عورت نے پریشان ہو کر اس کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں
 حکم دیا گیا کہ جس طلاق کے بعد رجوع ہو سکتا ہے (یعنی طلاق رجعی) وہ صرف دو طلاقیں
 ہیں تین طلاقوں کے بعد رجوع نہیں ہو سکتا اس آیت میں اصل مقصود طلاق رجعی کی تحدید
 ہے جو دو طلاقیں ہیں اگر کوئی آدمی دو طلاقیں دو طہروں میں دے تب بھی یہی حکم ہے ایک

حرام کاری سے بچئے 80 فیصلہ از قرآن
 مجلس میں دومرتبہ دے یا دو مجلسوں میں یا دو دنوں میں یا دو راتوں میں یا ایک دن میں دے
 دوسری رات میں دے یا بیک کلمہ دو طلاقیں دے تب بھی یہی حکم ہے یعنی رجوع کر سکتا ہے
 پس ظاہری عموم کے لحاظ سے الطلاق مرتان شرعی وغیر شرعی دونوں طریقوں کو شامل ہے مگر
 غیر شرعی طریقہ کا حرام و معصیت ہونا دوسرے دلائل سے ثابت ہے اور جیسے دو طلاقیں غیر
 شرعی طریقہ سے واقع ہو جاتی ہیں اور ان پر رجوع والا حکم مرتب ہوتا ہے اسی طرح غیر شرعی
 طریقہ سے تین طلاقیں بھی واقع ہو جائیں گی اور ان پر حرمت رجوع والا حکم مرتب ہوگا۔

مؤیدات

{1}..... صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۱ پر امام بخاری رحمہ اللہ نے باب باندھا ہے بَابُ مَنْ اَجَازَ
 الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ اس کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک آیت اور تین حدیثوں سے اکٹھی تین
 طلاقوں کا وقوع اور نفاذ ثابت کیا ہے آیت وہی ہے الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ اس کی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے
 دو صورتیں لکھی ہیں وَهِيَ بِاَيِّقَاعِ الثَّلَاثِ اَعْمُ مِنْ اَنْ تَكُونَ مَجْمُوعَةً اَوْ مُفْرَقَةً طلاق
 مغلطہ تین طلاقوں سے واقع ہوتی ہے خواہ وہ تین طلاقیں اکٹھی ہوں یا متفرق
 (فتح الباری ج 5 ص 453، 457)

امام بخاری رحمہ اللہ کا استدلال اس آیت سے دو طرح پر ہے۔
 ایک..... یہ کہ رجعی طلاقیں دو ہیں، خواہ جدا جدا ہوں خواہ اکٹھی ہوں۔ اور اگر یہ معنی ہو کہ
 طلاق رجعی دومرتبہ ہے تو بھی عام ہے کہ دومرتبہ دو طہروں میں ہوں یا ایک ہی مجلس میں
 دومرتبہ ہوں مثلاً یوں کہے تجھے طلاق، تجھے طلاق تو یہ ایک مجلس میں دومرتبہ ہیں اور ایک
 مجلس میں اکٹھی بھی ہیں لہذا یہ واقع ہو جائیں گیں۔ اور جیسے دو اکٹھی واقع ہو جاتی ہیں اسی
 طرح تین بھی اکٹھی واقع ہو جاتی ہیں۔

دوسرا..... یہ کہ تَسْرِیحُ بِالْإِحْسَانِ (خوش اسلوبی سے چھوڑ دینا) یہ معنی عام ہے جو متفرق تین طلاقیں کو بھی شامل ہے اور اکٹھی تین طلاقیں کو بھی، پس دونوں صورتوں میں اکٹھی تین طلاقیں کا واقع ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس صورت میں فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهَا تَعَالٰی کے فرمان تَسْرِیحُ بِالْإِحْسَانِ کی تفسیر ہوگی۔

{۲۳}..... صحیح بخاری کے شارح علامہ عینی رحمہ اللہ اور علامہ کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

وَجْهٌ لِإِسْتِدْلَالٍ بِهِ أَنَّ قَوْلَهُ تَعَالٰی الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ مَعْنَاهُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَإِذَا جَازَ الْجَمْعُ بَيْنَ اثْنَتَيْنِ جَازَ بَيْنَ الثَّلَاثِ وَأَحْسَنُ مِنْهُ أَنْ يُقَالَ أَنَّ تَسْرِیحَ بِالْإِحْسَانِ عَامٌ مُتَنَاولٌ لِإِتِّفَاعِ الثَّلَاثِ دَفْعَةً وَاحِدَةً

(عمدة القاری ج 20 ص 332، فتح الباری ج 9 ص 457)

اس آیت سے وجہ استدلال یہ ہے کہ الطلاق مرتنان کا معنی ہے طلاق ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ ہے (جیسے تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے) پس جب دو طلاقیں کا جمع کرنا جائز ہے تو تین کو جمع کرنا بھی جائز ہے اور اس سے بہتر دوسرا طریقہ ہے وہ یہ کہ تَسْرِیحُ بِالْإِحْسَانِ عام ہے یہ تین طلاقیں اکٹھی واقع کرنے کو بھی شامل ہے۔

{۲۴}..... علامہ عصام الدین اسماعیل بن محمد رحمہ اللہ المتونی 1195 لکھتے ہیں

اَكْتَبَلْتُ بِطَرِيقِ اِثْنَانٍ مُطْلَقًا سَوَاءً وَقَعَا دَفْعَةً اَوْ مُتَفَرِّقًا لِمَا عَرَفْتُ اَنَّهُ يَقَعُ الطَّلَاقُ وَاِنْ كَانَتْ دَفْعَةً (حاشیہ القنوی علی التفسیر البیضاوی ج 5 ص 254)

طلاق رجعی دو ہیں خواہ اکٹھی ہوں یا جدا جدا ہوں کیونکہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ طلاقیں اکٹھی بھی واقع ہو جاتی ہیں رہا اکٹھی دو یا تین طلاقیں کا معصیت ہونا تو یہ وقوع کے منافی نہیں اور ان کا معصیت ہونا قرآن وحدیث کے متعدد دلائل سے ثابت ہے۔

{۲۵}..... اس آیت سے اکٹھی تین طلاقیں کے وقوع پر استدلال کرنے والے محققین علماء میں سے چند یہ ہیں امام بخاری رحمہ اللہ، الشیخ محمد الامین الشنقیطی رحمہ اللہ، امام قرطبی رحمہ اللہ، علامہ عینی رحمہ اللہ (مجلد الحجۃ الاسلامیہ ج 1 شماره نمبر 3 سن 1397 هـ ص 34، 35 بعنوان الطلاق الثلاث)

ہمارا سوال

قرآن کریم سے زیادہ سے زیادہ اکٹھی دو یا تین طلاقیں کا غیر شرعی (یعنی بدعی ہونا) ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن زیر بحث مسئلہ غیر شرعی طلاق کے وقوع اور عدم وقوع کا ہے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ اپنے عقیدہ اور اپنے اصول کے مطابق اکٹھی تین طلاقیں کے عدم وقوع پر قرآن کریم کی کوئی ایک صریح آیت پیش کریں جس میں اپنی یا کسی دوسرے امتی کے رائے شامل نہ ہو؟ نیز یہ فرمائیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ اکٹھی تین طلاقیں کو جائز اور شرعی طلاق مانتے ہیں اور ان کے وقوع کے قائل ہیں اس سے امام شافعی رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ قرآن کے منکر ہوئے ہیں یا نہیں؟ اور یہ اہل سنت ہیں یا اہل بدعت؟



فیصلہ از احادیث مرفوعہ (16)

فائدہ: (حدیث کے صحیح و ضعیف ہونے کے قواعد)

احادیث مرفوعہ، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور آثار تابعین رضی اللہ عنہم کی صحت و ضعف میں مندرجہ ذیل متفقہ قواعد کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

قاعدہ نمبر ۱..... اگر ایک مضمون کی متعدد احادیث و آثار ضعیف ہوں تو ایک دوسرے کیلئے مؤید ہونے کی وجہ سے ان کا ضعف دور ہو جاتا ہے

قاعدہ نمبر ۲..... اگر ضعیف احادیث کثیر تعداد میں ہوں تو ان کا قدر مشترک مضمون متواتر شمار ہوتا ہے اس کو اصطلاحی طور پر قدر مشترک یا تواتر معنوی کہا جاتا ہے جیسے احادیث معجزات اور احادیث وضوء وغیرہ۔

قاعدہ نمبر ۳..... اگر ضعیف حدیث کی قرآن کے ساتھ موافقت ہو یا اس پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم ہو یا اس پر اجماع امت ہو یا صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم کا اس پر فتویٰ ہو تو اس سے اس کا ضعف دور ہو جاتا ہے اور وہ حدیث صحیح شمار ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۴..... اگر کوئی حدیث سنداً صحیح ہو لیکن مضمون و معنی کے اعتبار سے قرآن یا سنت مشہورہ یا راوی حدیث صحابی کے فتویٰ کے خلاف ہو یا اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم یا اجماع امت کے خلاف ہو تو وہ حدیث ضعیف شمار ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۵..... اگر عہد صحابہ میں کوئی حدیث رد کردی گئی تو اس حدیث کو بعد میں حجت نہیں بنایا جاسکتا جیسا کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی حدیث کو صحابہ کرامؓ نے رد کر دیا تو اب اس کو

مسجد میں نماز جنازہ کے جواز کیلئے دلیل میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔
محدثین و فقہاء کے ان مذکورہ بالا قواعد کے مطابق باب اول میں مذکور کوئی حدیث اور کوئی اثر بھی ضعیف نہیں۔

حدیث نمبر 1:..... حدیث محمود بن لبید رضی اللہ عنہ

عن مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَتَلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقْتُلُهُ
(سنن النسائي ج 2 ص 82)

محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس آدمی کے متعلق خبر دی گئی جس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی تھیں (۱) رسول اللہ ﷺ غصہ کی وجہ سے کھڑے ہو گئے (۲) پھر فرمایا میرے ہوتے ہوئے کتاب اللہ کو کھیل بنایا جاتا ہے حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا اے رسول خدا میں اس کو قتل نہ کر دوں؟

اس حدیث پر امام نسائی رضی اللہ عنہ نے باب قائم کیا ہے اَلْفَلْتُ الْمَجْمُوعَةُ وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ تین اکٹھی طلاقیں دینے کے بارے میں سختی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں دینا حرام اور گناہ ہے لیکن واقع ہو جاتی ہیں ورنہ رسول اللہ ﷺ قولا، فعلا غصہ کا اظہار نہ فرماتے یعنی غصہ سے نہ کھڑے ہوتے اور نہ یہ ناراضگی والے کلمات ارشاد فرماتے بلکہ آپ فرماتے کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق ہوتی ہے لیکن یہ نہیں فرمایا۔

حدیث نمبر 2:..... حدیث عویر عجلانی رضی اللہ عنہ

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْرًا الْعَجَلَانِيَّ..... أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبِكَ فَادْهَبْ فَأَتَتْ بِهَا قَالَتْ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَّا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صحیح البخاری ج 2 ص 791)

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ عویمیر عجلانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس کہا اے اللہ کے رسول فرمائیے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے آدمی کو پائے تو کیا وہ اس کو قتل کر دے پھر تم اس کو (قصاص میں) قتل کرو گے یا وہ کیا کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں اللہ نے حکم نازل فرمادیا ہے پس جا اور اس کو لے آ، سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا کہ ان دونوں نے لعان کیا جب دونوں لعان سے فارغ ہو گئے تو حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! اب اگر میں اس کو اپنے پاس رکھوں تو مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے، یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم دینے سے پہلے انھوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں،

سنن ابی داود ج 2 ص 306 پر ہے فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ مَا صَنَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم سُنَّةً۔ یعنی حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تین طلاقیں دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تین طلاقیں کو نافذ کر دیا اور یہی طریقہ جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا بطور شرعی حکم کے جاری ہو گیا۔ اس کی وضاحت ایک دوسری حدیث میں ہے اَلْمُتَلَاعِنَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا (مسند ابی حنیفہ ج 1 ص 326) لعان کرنے والے مرد و عورت نکاح میں دوبارہ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے

اس حدیث سے استدلال سمجھنے کیلئے پہلے لعان کا مسئلہ سمجھ لیجئے اگر خاوند اپنی بیوی پر صراحتاً زنا کی تہمت لگا دے تو اس صورت میں خاوند بیوی دونوں لعان کرتے ہیں بشرطیکہ لعان کی شرطیں پوری پائی جائیں ان شرطوں کی مکمل تفصیل اور عدالتی کارروائی کا پورا طریقہ کار فقہ میں مذکور ہے لعان یہ ہے کہ پہلے مرد چار مرتبہ کہے میں اللہ کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی فلاں بنت فلاں پر جو زنا کی تہمت لگائی ہے میں اس میں سچا ہوں پانچویں مرتبہ اپنی مذکورہ قسم اور گواہی کے بعد یہ الفاظ بھی کہے اگر میں اپنی اس بیوی پر تہمت لگانے میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اس کے بعد بعد عورت چار مرتبہ کہے میں اللہ کی قسم کھا کر گواہی دیتی ہوں کہ میرا شوہر مجھ پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ مذکورہ قسم اور گواہی کے ساتھ یہ بھی کہے کہ اگر میرا یہ شوہر مجھ پر زنا کی تہمت لگانے میں سچا ہو تو میرے اوپر اللہ کا غضب ہو جب خاوند بیوی دونوں نے لعان کر لیا تو اس لعان میں نکاح ختم نہیں ہوتا لیکن مذکورہ بالا مرفوع حدیث کے مطابق لعان کرنے والے مرد و عورت نکاح میں دوبارہ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے اس لیے یا قاضی خاوند بیوی کے درمیان تفریق کر دے یعنی نکاح فسخ کر دے یا خاوند اپنی اس بیوی کو قاضی کے سامنے اکٹھی تین طلاقیں دیدے جیسا کہ عویمیر عجلانی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اکٹھی تین طلاقیں دیں۔

حدیث بالا میں ہے عویمیر عجلانی رضی اللہ عنہ اور اس کی بیوی نے دربار نبوت میں لعان کیا، لعان کرنے کے بعد عویمیر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر میں لعان کے بعد اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے زنا کی تہمت لگانے میں اس پر جھوٹ بولا ہے لہذا میری طرف سے اس کو تین طلاقیں ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سکوت سے دو چیزوں کی تصدیق کر دی۔

(۱)..... لعان سے نکاح ختم نہیں ہوتا کیونکہ اس پر اجماع ہے کہ طلاق نکاح والی عورت کو دی

جاتی ہے اگر لعان سے نکاح ختم ہو جاتا تو عموماً اپنی بیوی کو لعان کے بعد طلاق نہ دیتا اور اگر لعان سے نکاح ختم ہو جاتا ہے تو عموماً رسول اللہ ﷺ کے طلاق دینے سے بقاء نکاح کا شبہ ہوتا ہے نیز اس صورت میں طلاق دینا ہے بھی غلط، اس لیے اس صورت میں رسول اللہ ﷺ اپنے منصب نبوت کے مطابق ضرور اس غلطی پر عموماً کو تنبیہ فرماتے اور بقاء نکاح کے شبہ کو دور کرتے اور خاموش نہ رہتے پس آپ ﷺ کی خاموشی دلیل ہے لعان کے بعد بقاء نکاح پر اسی لیے لعان کے بعد ضروری ہے کہ یا قاضی خاوند بیوی کے درمیان فسخ نکاح کا فیصلہ کر کے ان کو جدا کر دے یا خود خاوند قاضی کے سامنے اکٹھی تین طلاقیں دے کر عورت کو جدا کر دے۔

(۲)..... تین طلاقیں اکٹھی واقع ہو جاتی ہیں اور اس کے ساتھ خاوند بیوی ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے اپنے سامنے پیش آمدہ امر پر سکوت کو علم حدیث کی اصطلاح میں حدیث تقریری کہا جاتا ہے پس اس حدیث تقریری سے اکٹھی تین طلاقیں کا وقوع ثابت ہوا اور اکٹھی تین طلاقیں کا معصیت ہونا اس محل میں ہے جہاں رجوع کی یا بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح کی گنجائش ہو پھر کوئی آدمی اکٹھی تین طلاقیں دے کر اپنے لیے رجوع یا دوبارہ نکاح کا راستہ بند کر لے اور چونکہ لعان کے بعد مرد و عورت کبھی بھی دوبارہ جمع نہیں ہو سکتے اس لیے لعان کے بعد اکٹھی تین طلاقیں دینا معصیت نہیں ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اکٹھی تین طلاقیں پر یہاں سکوت فرمایا جبکہ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آپ کے غضبناک ہونے کا ذکر ہے۔ کہ وہاں پر شرعی طریقہ طلاق کے بعد رجوع یا دوبارہ نکاح کرنے کی گنجائش باقی تھی مگر تین اکٹھی طلاقیں سے یہ گنجائش ختم ہو گئی اس لیے آپ نے اس پر غصہ کا اظہار فرمایا۔

حدیث نمبر 3:..... حدیث رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ

أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةً رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي

وَأَنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّيْبِرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تُرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ (صحیح بخاری ج 2 ص 791 سنن بیہقی ج 7 ص 545)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہا کی بیوی (تمیمہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول بے شک رفاعہ رضی اللہ عنہا نے مجھے طلاق دی ہے فَبَتَّ طَلَاقِي یعنی مجھے پکی طلاق دی ہے پھر میں نے عبدالرحمن بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا لیکن وہ شادی کے قابل نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید تو رفاعہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹنا چاہتی ہے۔ تو اس وقت تک نہیں لوٹ سکتی جب تک کہ تم دونوں ایک دوسرے کا تھوڑا سا شہد نہ چکھ لو (جس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عورت کی شرمگاہ میں سپاری چھپ جائے اس سے شرط پوری ہو جاتی ہے)۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک پکی طلاق سے مراد تین طلاقیں ہیں کیونکہ انھوں نے اکٹھی تین طلاقیں کے وقوع اور جواز پر دلیل کے طور پر اس حدیث کو ذکر کیا ہے اگر اکٹھی تین طلاقیں سے ایک طلاق واقع ہوتی اور تین طہروں میں متفرق تین طلاقیں سے تین طلاقیں واقع ہوتیں تو اس فرق کی وجہ سے نبی کریم ﷺ پوچھتے کہ رفاعہ رضی اللہ عنہا نے تین طلاقیں اکٹھی دی تھیں یا تین طہروں میں جدا جدا لیکن آپ نے یہ نہیں پوچھا جس سے معلوم ہوا کہ دونوں صورتوں میں تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں مگر اکٹھی تین طلاقیں دینا گناہ ہے اور تین طہروں میں جدا جدا طلاق دینا گناہ نہیں۔

حدیث نمبر 4:..... حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فُسَيْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ (صحیح البخاری ج 2 ص 791)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک آدمی (رفاعہ نصری) نے اپنی بیوی (عائشہ نصریہ) کو تین طلاقیں دیں پھر اس عورت نے دوسرے خاوند (عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ) سے نکاح کیا، دوسرے خاوند نے بھی طلاق دیدی نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا یہ پہلے خاوند کیلئے حلال ہوگئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا پہلے خاوند کیلئے تب حلال ہوگی جب دونوں ایک دوسرے کا شہد چکھ لیں۔

اگر اکٹھی تین طلاقوں سے ایک طلاق واقع ہوتی اور تین طہروں میں متفرق تین طلاقوں سے تین طلاقیں واقع ہوتیں تو اس فرق کی وجہ سے نبی کریم ﷺ پوچھتے کہ رفاعہؓ نے تین طلاقیں اکٹھی دی تھیں یا تین طہروں میں جدا جدا لیکن آپ نے یہ نہیں پوچھا جس سے معلوم ہوا کہ دونوں صورتوں میں تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں مگر اکٹھی تین طلاقیں دینا گناہ ہے اور تین طہروں میں جدا جدا طلاق دینا گناہ نہیں۔

حافظ عینی رحمہ اللہ عمدة القاری ج 20 ص 336 میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری ج 9 ص 459 میں فرماتے ہیں قَالَتْ مَسْكُ بَظَاهِرِ قَوْلِهِ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ ظَاهِرٌ فِي كَوْنِهَا مَجْمُوعَةً لِعَنِىِ إِمَامِ بَخَارِيٍّ كَمَا اسْتَدْلَالَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا كَالْفَاظِ مِنْهُ هُوَ كَيْونَكَ ظَاهِرٌ بِهٖ هُوَ كَيْهٖ تَيْنِ طَلَاقَيْنِ أَكْثَهٗي تَهِيْنَ۔ اور تینوں طلاقیں واقع ہو گئیں اسی لیے نبی کریم ﷺ نے بغیر حلالہ کے پہلے خاوند کے ساتھ نکاح کی اجازت نہ دی۔

حدیث نمبر 5:..... حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقَتْ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا فَإِنْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا حَرَمْتُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ

(صحیح البخاری ج 2 ص 792، ج 2 ص 803)

لیث رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھ سے نافع رحمہ اللہ نے بیان کیا اور نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب اس آدمی کے بارے میں مسئلہ پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہوں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جواب میں فرماتے اگر آپ نے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ طلاق دی ہے تو پھر رجوع کر سکتے ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اور اگر تو نے تین طلاقیں دی ہیں تو بیوی حرام ہوگئی یہاں تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔

اگر تین طہروں میں متفرق تین طلاقیں دینے اور اکٹھی تین طلاقیں دینے میں وقوع طلاق کے لحاظ سے فرق ہوتا جیسا کہ غیر مقلدین فرق کرتے ہیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سائل سے پوچھتے کہ ان تین طلاقوں کی کون سی صورت ہے اگر تین طہروں میں متفرق تین طلاقیں دی ہیں تو رجوع نہیں کر سکتا اور اگر اکٹھی ہیں تو رجوع کر سکتا ہے لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تفصیل پوچھے بغیر فرمایا تین طلاق کے بعد عورت حرام ہو جاتی ہے معلوم ہوا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

پس اس سے امام بخاری رحمہ اللہ ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ اکٹھی تین طلاقیں دینے کی صورت میں بیوی خاوند پر حرام ہو جاتی ہے۔

حدیث نمبر 6:..... حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا وَإِنْ كُنْتُ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ (صحیح مسلم ج 1 ص 476)

جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے طلاق رجعی کے متعلق پوچھا جاتا تو سائل کو

حرام کاری سے بچنے 93 فیصلہ از احادیث مرفوعہ
 فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فِي كَلِمَةٍ
 وَاحِدَةٍ فَأَبَانَهَا مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ (سنن دارقطنی ج 4 ص 12)

سلمہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دیں تو نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو حضرت حفص رضی اللہ عنہ سے جدا کر دیا۔

..... عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ أَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بِمَرَّةٍ مَكْرُوهٌ فَقَالَ طَلَّقَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْمُغِيرَةِ فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ ثَلَاثًا فَلَمْ يُلْغِنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَطَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَعْصِ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ (السنن الکبری للبیہقی ج 7 ص 329، سنن الدارقطنی ج 4 ص 10)

سلمہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس ذکر کیا گیا کہ اکٹھی تین طلاق دینا مکروہ ہے تو انھوں نے کہا حفص بن عمرو بن مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دی تھیں۔ پس ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ نبی ﷺ نے اس کی وجہ سے اس پر انکار فرمایا ہو اسی طرح عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو (ایک کلمہ کے ساتھ) تین طلاقیں دیں تو اس پر بھی کسی نے انکار نہ کیا۔

اس حدیث سے بیک کلمہ تین طلاقوں کا وقوع ثابت ہوا اور معصیت ہونا دوسرے دلائل اور دوسری احادیث سے ثابت ہے اس لیے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو نبی پاک ﷺ کے رد و قدح کا علم نہ ہونا اس کے غیر معصیت ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتا۔

..... عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ كَيْفَ كَانَ أَمْرُهَا قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا جَمِيعًا (المجم الکبیر ج 24 ص 383)

حرام کاری سے بچنے 94 فیصلہ از احادیث مرفوعہ
 عامر شعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ کا معاملہ کیسے تھا اس نے کہا مجھے میرے خاوند نے تین طلاقیں اکٹھی دی تھیں۔

..... حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاتَيْتُ فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ قَالَتْ فَقَالَ لِي أَخُوهُ أَخْرُجِي مِنَ الدَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخِي طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِيعًا (مسند احمد ج 6 ص 373، ج 6 ص 416)

عامر شعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو اس نے مجھ سے بیان کیا کہ اس کے شوہر نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں طلاق دی تھی پھر اس کو رسول اللہ ﷺ نے ایک جہادی لشکر میں بھیجا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے خاوند کے بھائی نے مجھے کہا کہ آپ اس گھر سے چلی جائیں (پھر یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے اس کے بھائی کو بلا کر اس سے پوچھا تو اس نے کہا) یا رسول اللہ بے شک میرے بھائی نے اس فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین اکٹھی طلاقیں دی ہیں۔

..... عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَفْصَ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَاطِمَةَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ (معرفۃ الصحابة لابن نعیم الاصبہانی ج 6 ص 497، معرفۃ الصحابة لابن منندہ ج 1 ص 446)

سلمہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دی تھیں۔

..... سنن ابن ماجہ ص 145 پر باب ہے بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ اس باب میں امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں نافذ ہو جاتی ہیں اس کے تحت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کرتے ہیں

قَالَتْ طَلَّقْنِي زَوْجِي ثَلَاثًا وَهُوَ خَارِجٌ إِلَى الْيَمَنِ فَأَجَارَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَمَاتِي هِيَ مِيرَ خَاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں جبکہ وہ یمن کی طرف گئے ہوئے تھے پس رسول اللہ ﷺ نے ان تین طلاقیں کو نافذ کر دیا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ تین طلاقیں ایک مجلس میں تھیں اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے ان کو نافذ کر دیا۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب الطلاق میں 23 اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ أَيْضًا بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ ثَلَاثًا (سنن بیہقی ج 7 ص 538) نیز امام شافعی رحمہ اللہ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ ابو عمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو پکی طلاق یعنی تین طلاقیں دیں۔ پھر امام بیہقی رحمہ اللہ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کرنے پر ایک واقعہ لکھا کہ ابوسلمہ رحمہ اللہ کے پاس تذکرہ ہوا کہ اکٹھی تین طلاقیں مکروہ ہیں تو ابوسلمہ رحمہ اللہ نے کہا کہ حفص بن عمرو بن المغیرہ رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو یوں کہہ کر طلاق دی تھے تین طلاقیں ہیں ابوسلمہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے اس واقعہ سے دو باتیں ثابت کی ہیں (۱) اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں (۲) اکٹھی تین طلاقیں واقع کرنا معصیت نہیں۔ اس دوسری بات پر اپنے عدم علم کو دلیل بنایا ہے حالانکہ کسی چیز کا عدم علم اس کے عدم کی دلیل نہیں ہوتا جبکہ دوسری احادیث میں اکٹھی تین طلاقیں کا معصیت و مکر ہونا اور اس پر آپ کا غضبناک ہو جانا صراحتاً مذکور ہے۔

فائدہ: (حدیث کی صحت)

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا حدیث میں دو قسم کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ (۱) وہ الفاظ جو تین طلاقیں کے اکٹھے ہونے میں صریح اور محکم ہیں یعنی طلق بکلمة واحدة ثلاثا۔ طلق ثلاثا تطليقات في كلمة واحدة، طلقني زوجي ثلاثا

جمیعا، ان اخی طلقها ثلاثا جمیعا (۲) وہ الفاظ جن میں اکٹھی تین طلاقیں کا بھی احتمال ہے اور متفرق ہونے کا بھی پھر متفرق ہو کر موافق شرع ہوں یا خلاف شرع ہوں جیسے فطلق آخر ثلاث تطليقات اس میں موافق شرع متفرق تین طلاقیں کا بھی احتمال ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں دیں حتیٰ کہ آخری تیسری طلاق بھی دیدی اور کوئی طلاق باقی نہ رکھی اسی طرح البتہ اور بائن میں بھی طلاق بائنہ اور تین طلاق کا احتمال ہے کیونکہ دونوں میں خاوند سے جدائی ہو جاتی ہے اسی طرح ثلاث تطليقات میں بھی دونوں احتمال ہیں کہ تین طلاقیں اکٹھی ہوں یا تین طلاقیں متفرق ہوں اور قاعدہ یہ ہے کہ محتمل کو محکم پر اور مبہم کو مفصل پر محمول کر کے محتمل و مبہم کا وہ مفہوم مراد لیا جاتا ہے جو محکم اور مفصل میں واضح اور تفصیلی طور پر مذکور ہوتا ہے چونکہ پہلی قسم کی احادیث فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے واقعہ میں تین طلاقیں کے اکٹھے ہونے میں صریح اور واضح ہیں اس لئے دوسری قسم کی محتمل احادیث میں بھی یہی معنی مراد ہوگا تا کہ ان سب حدیثوں میں توافق پیدا ہو جائے اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ امام ابن ماجہ نے اسی حدیث پر ایک مجلس میں تین طلاق دینے کا ترجمہ الباب قائم کیا ہے

حدیث نمبر 10: حدیث رکناہ رضی اللہ عنہ

عَنْ نَافِعِ بْنِ عَجْبَرٍ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ رُمَّانَةَ أَنَّ رُمَّانَةَ بِنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سَهِيمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُمَّانَةُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّلَاثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ (سنن ابی داؤد ج 1 ص 300 باب فی البتہ)

(رکانہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے) نافع سے روایت ہے کہ (ان کے چچا) حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق بتہ دی پھر اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی اور قسم اٹھا کر کہا اللہ کی قسم میں نے البتہ کے ساتھ ایک ہی طلاق کا ارادہ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تین مرتبہ) ان کو قسم دے کر پوچھا اللہ کی قسم تو نے ایک ہی طلاق کا ارادہ کیا تھا؟ رکانہ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ کہا اللہ کی قسم میں نے ایک ہی طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ اس کے بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رکانہ کی طرف لوٹا دیا (یعنی رجوع بالنکاح کی اجازت دے دی کہ رکانہ رضی اللہ عنہ دوبارہ نکاح کر لے) پھر حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دوسری طلاق دی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تیسری طلاق دی (نیز دیکھئے الاستاذ کار ج ۶ ص ۱۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ سے نیت کے بارے میں سوال کرنے اور پھر ایک طلاق کے ارادہ پر اللہ کی قسم اٹھوانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ تین طلاقیں کا ارادہ کرتے تو تین نافذ ہو جاتیں اور اس عورت کے ساتھ دوبارہ ڈائریکٹ نکاح کی گنجائش نہ رہتی ورنہ اگر ایک طلاق کے ارادے کی صورت میں بھی ایک طلاق ہو اور تین طلاق کا ارادہ ہو تب بھی ایک ہو تو پھر نیت کا پوچھنا اور اس پر قسم اٹھوانا بے فائدہ کام بن جاتا ہے جس سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پاک ہے۔

مؤیدات

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث سے اکٹھی تین طلاق کے وقوع پر استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں قَوْلًا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَوْ أَرَادَ الثَّلَاثَ لَوَقَعْنَ وَإِلَّا فَلَمْ يَكُنْ لَتَحْلِيفِهِ مَعْنًى (شرح مسلم للنووی ج ۱ ص ۴۷۸) پس یہ قسم دینا دلیل ہے کہ اگر حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے تین طلاقیں کا ارادہ کیا ہوتا تو تین واقع ہو جاتیں ورنہ قسم اٹھوانا بے فائدہ اور بے مقصد ہے

☆..... امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں!

قَالَ الشَّافِعِيُّ وَطَلَّقَ رُكَانَةُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ وَهِيَ تَحْتَمِلُ وَاحِدَةً وَتَحْتَمِلُ الثَّلَاثَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ نِيَّتِهِ وَأَحْلَفَهُ عَلَيْهَا وَلَمْ نَعْلَمَهُ نَهَى أَنْ يُطَلِّقَ الْبَتَّةَ بِرِيْدُ بِهَا ثَلَاثًا (سنن بیہقی ج 7 ص 539)

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو کہا تجھے طلاق البتہ ہے اور البتہ کے لفظ میں ایک طلاق کا بھی احتمال ہے اور تین کا بھی احتمال ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نیت پوچھی اور اس پر اس سے قسم اٹھوائی لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کے لفظ سے تین طلاق کی نیت کرنے سے منع کیا ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی البتہ کے لفظ سے تین طلاقیں کی نیت کرے تو وہ واقع ہو جاتی ہیں۔

☆..... امام محمد بن خلفہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں!

فَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ يَكُنْ لَتَحْلِيفِهِ فَائِدَةٌ (اکمال اکمال المعلم ج 4 ص 109)

یعنی اگر البتہ کے لفظ سے ایک طلاق کی نیت کرنے سے ایک طلاق واقع ہو اور تین طلاقیں کی نیت کرنے سے بھی ایک طلاق رجعی واقع ہو تو رکانہ سے قسم اٹھوانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

ہم نے حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو محدثین کے نزدیک راجح اور اصح ہے محدثین کے ترجیح دینے کے بعد اضطراب والا اعتراض ختم ہو جاتا ہے اور اگر کسی کو اضطراب پر اصرار ہو تو یہ حدیث دونوں فریقوں کی دلیل نہیں بن سکتی اس صورت میں رجوع ہوگا دوسرے دلائل کی طرف اس دلیل کے سقوط کے بعد ہمارے پاس متعدد احادیث مرفوعہ کے دلائل موجود ہیں جبکہ منکرین فقہ کے پاس صرف ایک حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ رہ جاتی ہے جو انتہائی کمزور ترین دلیل ہے جس پر ہمارے ۳۴ سوالات ہیں۔

حدیث نمبر 11:..... حدیث حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ الْخُثَعِمِيَّةُ عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ لَتَهْنُئِكَ الْخِلَافَةُ قَالَ بِقَتْلِ عَلِيٍّ تَطْهَرُ بَيْنَ الشَّمَاةِ أَذْهَبِي فَأَنْتِ طَالِقٌ يَعْنِي ثَلَاثًا قَالَ فَتَلَفَعْتُ بِثِيَابِهَا وَقَعَدْتُ حَتَّى قَضَيْتُ عِدَّتَهَا فَبَعَثْتُ إِلَيْهَا بِبَقِيَّةِ بَقِيَّتِ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا وَعَشْرَةَ آلَافٍ صَدَقَةً فَلَمَّا جَاءَهَا الرَّسُولُ قَالَتْ مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ فَلَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُهَا بَكَى ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ جَدِّي أَوْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ الْأَقْرَاءِ أَوْ ثَلَاثًا مَبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ لَرَأَجَعْتُهَا.

(السنن الكبرى للبيهقي ج 7 ص 336)

عائشہ خثعمیہ، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو عائشہ خثعمیہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کہا آپ کو خلافت مبارک ہو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہوا کہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قتل پر خوشی ظاہر کر رہی ہے جا تجھے تین طلاقیں ہیں عدت گزرنے کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کا بقیہ مہر اور دس ہزار ۱۰۰۰۰ عطیہ بھیجا جب قاصد اس عورت کے پاس مال لے کر پہنچا تو اس مطلقہ نے کہا یہ جدا کرنے والے محبوب کے عوض قلیل سامان ہے جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو عائشہ خثعمیہ کا یہ جملہ پہنچا تو رو پڑے اور فرمایا اگر میں نے اپنے نانا سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی یا نانا کی حدیث مجھ سے میرے باپ نے بیان نہ کی ہوتی تو میں طلاق سے رجوع کر لیتا (وہ حدیث یہ ہے) جو آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں تین طہروں میں دیدے یا اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا مذہب، فتویٰ اور فیصلہ یہ ہے اکٹھی تین طلاقیں نافذ ہو جاتی ہیں۔

حدیث نمبر 12:..... حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا

عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَذُوقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُسَيْلَةَ صَاحِبِهِ (سنن الدار قطنی ج 4 ص 32)

ام محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے (خواہ اکٹھی ہوں یا متفرق) تو وہ عورت اس آدمی کیلئے حلال نہیں جب تک وہ عورت دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے اور نکاح کے بعد ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے شہد کا تھوڑا سا ذائقہ نہ چکھ لے۔

حدیث نمبر 13:..... حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ طَلَّقَ بَعْضُ آبَائِي امْرَأَتَهُ أَلْفًا فَأَنْطَلَقَ بَنُوهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ آبَاءَنَا طَلَّقُوا أَمَّنَّا أَلْفًا فَهَلْ لَهُ مِنْ مَخْرَجٍ فَقَالَ إِنَّ آبَاءَكُمْ لَمْ يَتَّقِ اللَّهُ فَيَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ مَخْرَجًا بَأَنْتَ مِنْهُ ثَلَاثٌ عَلَى غَيْرِ السَّنَةِ وَتَسْعِمَائَةٍ وَتَسْعَةٌ وَتَسْعُونَ إِنْهُمْ فِي عُنُقِهِ

(سنن الدار قطنی ج 4 ص 20، المؤتلف والمختلف للدار قطنی ج 4 ص 29، تاریخ دمشق ج 6 ص 647، 303 جامع الأحادیث ج 7 ص 104، جمع الجوامع أو الجامع الكبير للسيوطی ج 1 ص 6893، كنز العمال ج 9 ص 647، الدر المنثور ج 10 ص 34، تاریخ بغداد ج 14 ص 227، الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج 4 ص 324) المطالب العالیة للحافظ ابن حجر العسقلانی ج 5 ص 252

ابراہیم بن عبد اللہ بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے اور عبید اللہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کے دادا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے آباء میں سے بعض نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی پھر اس کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انھوں نے کہا اے اللہ کے رسول بے

شک ہمارے باپ نے ہماری ماں کو ایک ہزار طلاق دی ہے پس اس کیلئے کوئی گنجائش ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارا باپ اللہ سے ڈرتا تو اللہ اس کیلئے گنجائش پیدا کر دیتا (لیکن وہ نہیں ڈرا اس لیے اس کیلئے کوئی گنجائش نہیں) اس سے بیوی خلاف شرع طریقے سے اکٹھی تین طلاقیں کی وجہ سے جدا ہوگئی اور باقی نو سو ستانوے طلاقیں اس کی گردن پر گناہ ہیں۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ طَلَّقَ جَدِّي امْرَأَةً لَهُ أَلْفَ تَطْلِيقَةٍ فَأَنْطَلَقَ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا اتَّقَى اللَّهَ جَدُّكَ أَمَا ثَلَاثٌ فَلَهُ وَأَمَّا تِسْعُ مِائَةٍ وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَعُدُّوْا وَظَلَمَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى عَذْبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ (مصنف عبد الرزاق ج 6 ص 393، مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح ج 10 ص 241، الدر المنثور ج 2 ص 76، مجمع الزوائد ج 4 ص 621، المحلی لابن حزم ص 1753 حدیث نمبر 1950)

ابراہیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں داود بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے داود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دادا نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی پھر میرے والد (اور میں) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا نبی ﷺ نے فرمایا کیا تیرا دادا اللہ سے ڈرا نہیں؟ بہر حال ان میں سے تین طلاقیں اس کیلئے ہیں اور نو سو ستانوے طلاقیں گناہ اور ظلم ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کی وجہ سے اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس کو بخش دے

حدیث نمبر 14:..... حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ لِلْبِدْعَةِ وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا لَزِمَتْهُ بِدْعَتُهُ (سنن الدارقطنی ج 4 ص 44)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! جو آدمی غیر شرعی طریقہ سے

ایک یا دو یا تین طلاقیں دے گا ہم اس پر یہ غیر شرعی طلاق لازم کر دیں گے۔

حدیث نمبر 15:..... حدیث سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ مرسل

عَنْ أَشْهَبَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ إِنَّ لَكَ عَلَيْهَا رَجْعَةً، فَأَنْطَلَقَتْ امْرَأَتُهُ حَتَّى وَقَفَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بُنْتُ مِنْهُ وَلَا مِيرَاثَ بَيْنَكُمَا "

اشہب رضی اللہ عنہ، قاسم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ، ابن شہاب رضی اللہ عنہ، سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت ہے کہ اسلم قبیلہ کے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اس کو اس کے بعض دوستوں (جن کو تین طلاقیں کے بعد کی حرمت کا علم نہ تھا) نے کہا کہ تجھے رجوع کرنے کا حق ہے اس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اس نے بتایا کہ میرے خاوند نے مجھے بیک کلمہ تین طلاقیں دی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اس سے جدا ہوگئی اور تم ایک دوسرے کے وارث بھی نہیں ہو سکتے۔

فائدہ..... (مرسل احادیث کا حکم)

مرسل احادیث کا حکم یہ ہے کہ جمہور کے نزدیک حجت ہیں اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس کی حجیت چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کی مرسل میں امام شافعی کی عائد کردہ شرطیں پائی جاتی ہیں اس لیے وہ حجت ہے۔

..... صاحب ظفر الامانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں فَإِذَا وَجِدَ هَذِهِ الشُّرُوطَ فَالْمُرْسَلُ حُجَّةٌ وَلِذَا نَصَّ الشَّافِعِيُّ عَلَى قَبُولِ مَرَاثِلِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لِأَنَّهَا وَجِدَتْ

حرام کاری سے بچنے 103 فیصلہ از احادیث مرفوعہ
مَسَانِيدُ مِنْ جِهَةِ أُخْرَى وَمِنْ الشَّافِعِيَّةِ قَالُوا مَرَّاسِيلُ التَّابِعِينَ لَيْسَتْ
بِحُجَّةٍ عِنْدَنَا إِلَّا مَرَّاسِيلُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ (ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی ص ۳۸۲)

پس جب یہ شرطیں پائی جائیں تو مرسل حجت ہے اسی لیے امام شافعی رحمہ اللہ نے
صراحت کی ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ کی مراسیل حجت ہیں کیونکہ سعید بن مسیب کی مراسیل
دوسری مرفوع متصل اسناد کے ساتھ ثابت ہوتی ہیں اور بعض شافعیہ نے کہا ہے کہ ہمارے
نزدیک مرسل تابعی حجت نہیں مگر سعید بن المسیب رحمہ اللہ کی مرسل احادیث حجت ہیں۔

..... یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں أَصَحُّ الْمَرَّاسِيلِ
مَرَّاسِيلُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مرسل احادیث میں سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی مرسل
احادیث سب سے زیادہ صحیح ہیں (کتاب الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب ص ۴۰۴) اور سعید بن
المسیب کی مرسل حدیثوں کی حیثیت کا کسی معتبر محدث نے صراحتاً انکار نہیں کیا۔

حدیث نمبر 16: حدیث صفوان رحمہ اللہ مرسل

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عِمْرَانَ الطَّائِيَّ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَائِمًا مَعَ امْرَأَتِهِ
فَقَامَتْ فَأَخَذَتْ سِكِّينًا فَجَلَسَتْ عَلَى صَدْرِهِ وَوَضَعَتْ السِّكِّينَ عَلَى حَلْقِهِ
وَقَالَتْ لَنُطَلِّقَنِي فَلَا نَأْتِيَنَّكَ إِلَّا دَبْحَتَكَ، فَنَاسَدَهَا اللَّهُ، فَأَبَتْ عَلَيْهِ فَطَلَّقَهَا
ثَلَاثًا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قِيلُولَةَ فِي الطَّلَاقِ
(سنن سعید بن منصور ج 1 ص 314)

صفوان بن عمران الطائی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے
ساتھ سویا ہوا تھا وہ کھڑی ہوئی اور اس نے چھری پکڑی اور اپنے شوہر کے سینہ پر بیٹھ کر
چھری اس کے حلق پر رکھ دی اور مطالبہ کیا کہ تو مجھے پختہ طور پر تین طلاقیں دے ورنہ میں
تجھے ذبح کر دوں گی اس نے عورت کو اللہ کی قسم دی لیکن عورت نے انکار کر دیا سو اس نے
تین طلاقیں دیدیں اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حرام کاری سے بچنے 104 فیصلہ از احادیث مرفوعہ
طلاق میں اقبالہ نہیں ہے۔ (یعنی اگرچہ یہ جبری طلاق ہے لیکن طلاق واقع ہونے کے
بعد باطل نہیں ہو سکتی)

اگرچہ یہ حدیث مرسل تابعی ہے اور جب حدیث مرسل کی احادیث صحیحہ مرفوعہ اور
موقوفہ کے ساتھ تائید و تقویت ہو جائے تو وہ باتفاق ائمہ اربعہ حجت ہوتی ہے پس دوسری
احادیث کی تائید کی وجہ سے مذکورہ بالا حدیث حجت ہے۔

اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوئے!

(۱) اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں (۲) جبری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔

ہمارے تین سوال

(۱)..... کسی ایک معروف محدث سے ثابت کریں جس نے اکٹھی تین طلاقیں کے وقوع پر
دلالت کرنے والی مذکورہ بالا احادیث کے جواب میں تین اکٹھی طلاقیں کے وقوع کی تردید
کر کے تین طلاقیں کے ایک ہونے کو ثابت کیا ہو۔

(۲)..... یہ فرمائیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے جن تین احادیث سے اکٹھی تین طلاقیں کے جواز اور
وقوع پر استدلال کیا ہے یہ احادیث غلط ہیں یا صحیح؟ بخاری رحمہ اللہ میں لکھا ہوا یہ مسئلہ صحیح ہے یا غلط؟

(۳)..... صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صحیح ہے یا غلط؟ اور اس حدیث
سے ثابت شدہ مسئلہ یعنی اکٹھی تین طلاقیں کا وقوع صحیح ہے یا غلط؟



خلفاء راشدین کے فیصلے (19)

(1) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلے (8)

نمبر 1 عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ: أَنَّ بَطْلًا كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَطَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَلْفًا فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّمَا كُنْتُ أَلْعَبُ فَعَلَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْدَّرَةِ وَقَالَ: إِنْ كَانَ لِي كُفَيْكَ ثَلَاثٌ.

(سنن بیہقی ج 7 ص 334 حدیث 14957، مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 393، مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 12 باب نمبر 12،)

زید بن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک مزاحیہ آدمی رہتا تھا اس نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دیدی اس کا معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو اس نے کہا میں تو دل لگی کر رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درہ اٹھایا اور فرمایا تجھے تین کافی تھیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاقیں نافذ ہو جاتی ہیں۔

نمبر 2 عَنْ شَقِيقِ سَمْعٍ أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: هِيَ ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَكَانَ إِذَا أُتِيَ بِهِ أَوْجَعَهُ.

(السنن الکبری للبیہقی ج 7 ص 334)

شقیق رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو اپنی بیوی کو ملاپ کرنے سے پہلے اکٹھی تین طلاقیں (بیک کلمہ) دیدے یہ تین طلاقیں ہو گئیں وہ عورت خاوند کیلئے حلال نہیں

جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھی تین طلاق دینے والا آدمی لایا جاتا تو آپ اس کو دردناک سزا دیتے۔

نمبر 3 عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ أَوْ جَعَهُ ضَرْبًا وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 11)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب ایسا آدمی لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی دردناک پٹائی کرتے اور خاوند بیوی کو جدا کر دیتے۔

نمبر 4 عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَعَلَ امْرَأَتَهُ بَيْدَهَا فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ مَا جَعَلْتُ امْرَأَتِي بَيْدِكَ إِلَّا فِي وَاحِدَةٍ فَتَرَفَعَا إِلَى عُمَرَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا جَعَلْتُ امْرَأَتَهَا بَيْدَهَا إِلَّا فِي وَاحِدَةٍ فَحَلَفَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 521)

عبدالکریم ابی امیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دیدیا اس نے اپنے نفس کو تین طلاقیں دیدیں (جن کے بعد رجوع نہیں ہو سکتا) اس کے بعد اس آدمی نے اپنی بیوی کو کہا کہ اللہ کی قسم میں نے تجھے صرف ایک طلاق کا اختیار دیا تھا (جس کے بعد رجوع ہو سکتا ہے) خاوند بیوی نے اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے یہ قسم اٹھوائی اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اپنی بیوی کو صرف ایک ہی طلاق کا اختیار دیا تھا اس نے قسم اٹھائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اس آدمی کی طرف لوٹا دیا

فائدہ واضح رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین الفاظ طلاق کے بارے میں نیت پر قسم نہیں لی بلکہ عورت کو طلاق کے اختیار دینے کے بارے میں نیت پر قسم لی ہے کہ اس نے اختیار دیتے وقت ایک طلاق کی نیت کی تھی یا تین کی۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر وہ اختیار دیتے وقت تین طلاقیں کے اختیار کی نیت کر لیتا اور عورت تین طلاقیں کو اختیار کر لیتی تو تین طلاقیں واقع ہو جاتیں۔

نمبر 5..... عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قَدَامَةَ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجُمَحِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا تَدَلَّى يَسْتَأْذِنُ عَسَلًا فَبَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَوَقَفَتْ عَلَى الْحَبْلِ لَتَقْطَعَهُ أَوْ لَتَطْلُقَنَّ ثَلَاثًا فَذَكَرَهَا اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ فَأَبَتْ إِلَّا ذَلِكَ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَبَانَهَا مِنْهُ (مسند الفاروق لابن كثير ج 1 ص 416)

قدامہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابراہیم جمحی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتا ہے کہ ایک آدمی (کنویں میں رسی کے ذریعے) لٹک کر شہداتا رہا تھا کہ اس کی بیوی آئی اور رسی کے پاس کھڑی ہو کر اس کو دھمکی دی کہ تو مجھے تین طلاقیں دے یا میں رسی کاٹتی ہوں خاوند نے اس کو اسلام اور اللہ کا واسطہ دیا لیکن اس نے انکار کر دیا اور طلاق پر اصرار کیا سو اس نے اسے تین طلاقیں دیدیں یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اس کے شوہر سے جدا کر دیا۔

نمبر 6..... عَنْ عُمَرَ بْنِ شَرَاهِيلَ الْمَعَاظِيِّ، قَالَ: كَانَتْ امْرَأَةٌ مَبْغُضَةً لَزَوْجِهَا فَأَرَادَتْهُ عَلَى الطَّلَاقِ فَأَبَى فَبَجَاءَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمَّا رَأَتْهُ نَائِمًا، قَامَتْ وَأَخَذَتْ سَيْفَهُ، فَوَضَعَتْهُ عَلَى بَطْنِهِ ثُمَّ حَرَّكَتْهُ بِرِجْلِهَا فَقَالَ: وَيْلَكَ مَا لَكَ؟ قَالَتْ وَاللَّهِ لَتَطْلُقَنِي وَإِلَّا أَنْفَذْتُكَ بِهِ، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَشَتَمَهَا، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَتْ بُغْضِي إِيَّاهُ فَأَمْضَى طَلَاقَهَا (سنن سعيد بن منصور ج 1 ص 313)

عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت جو اپنے خاوند کے ساتھ بغض رکھتی تھی اس نے طلاق کا مطالبہ کیا خاوند نے انکار کر دیا آخر اس نے ایک رات دیکھا کہ اس کا شوہر سو یا ہوا ہے وہ اس کے پاس کھڑی ہو گئی اور تلوار نکال کر اس کے پیٹ پر رکھ دی پھر اس کو اپنا پاؤں مار کر جگایا خاوند نے کہا تجھے کیا ہو گیا اس نے کہا اللہ کی قسم یا تو مجھے طلاق دے گا یا میں یہ تلوار تیرے آ رہا کر دوں گی سو اس نے اس کو تین طلاقیں دیدیں پھر یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلا بھیجا اور اس کو اس پر ڈانٹ ڈپٹ کی پھر پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا کہ میرے دل میں اس کے ساتھ بغض ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان اکٹھی تین طلاقیں کو نافذ کر دیا۔

نمبر 7..... عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَامْرَأَتِهِ زَمَنَ عُمَرَ حَبْلُكَ عَلَى غَارِبِكَ حَبْلُكَ عَلَى غَارِبِكَ حَبْلُكَ عَلَى غَارِبِكَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَقَالَ أَرَدْتُ الطَّلَاقَ ثَلَاثًا فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِ (مصنف عبد الرزاق ج 6 ص 369)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو تین مرتبہ کہا ”تیری رسی تیرے کندھے پر ہے، تیری رسی تیرے کندھے پر ہے، تیری رسی تیرے کندھے پر ہے“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے قسم اٹھوائی تو اس نے کہا کہ میں نے تین طلاقیں کا ارادہ کیا تھا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر ان تین طلاقیں کو نافذ کر دیا۔

نمبر 8..... عَنْ بِنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَصَابَهَا وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا فَشَهِدَ عَلَيْهِ بِطَلَقِهَا قَالَ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَبَلَّغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى بِذَلِكَ

(مصنف عبد الرزاق ج 7 ص 340)

ابن جریج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عطاء رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دیا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو

اکٹھی تین طلاقیں دیدے پھر اس کے ساتھ صحبت کرے ازاں بعد طلاق کا انکار کر دے لیکن طلاق پر شہادت مل جائے تو ان کے درمیان جدائی کر دی جائیگی ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ کیا تھا

(2) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فیصلہ (3)

نمبر 9/1 عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي بَحْشَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ: إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي مِائَةً قَالَ ثَلَاثٌ تَحَرَّمَ عَلَيْكَ وَسَبْعَةٌ وَتَسْعُونَ عُدْوَانٌ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 13)

معاویہ بن ابی بھحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین طلاقیں نے اس کو تجھ پر حرام کر دیا ہے اور باقی ستانوے طلاقیں گناہ ہیں۔

نمبر 10/2 عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي عَدَدَ الْعُرْفِ قَالَ تَأْخُذُ مِنَ الْعُرْفِ ثَلَاثًا وَتَدَعُ سَائِرَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الْحُوَيْرِثِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ مِثْلَ ذَلِكَ

(مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 394)

شریک بن ابی نمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو عرف درخت کی تعداد کے برابر طلاقیں دی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین عرف درخت تو پکڑ لے اور باقی چھوڑ دے ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو الحویرث رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی جیسا فیصلہ کیا تھا

نمبر 11/3 عَنْ السَّمِيطِ السَّدُوسِيِّ قَالَ: "خَطَبْتُ امْرَأَةً، فَقَالُوا لِي: لَا نُزَوِّجُكَ حَتَّى تُطَلِّقَ امْرَأَتَكَ ثَلَاثًا. فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ طَلَقْتُ ثَلَاثًا،

فَزَوَّجُونِي، ثُمَّ نَظَرُوا فَإِذَا امْرَأَتِي عِنْدِي، فَقَالُوا: أَلَيْسَ قَدْ طَلَقْتَ ثَلَاثًا؟ فَقُلْتُ: بَلَى، كَانَتْ عِنْدِي فَلَانَةُ بِنْتُ فَلَانٍ فَطَلَقْتُهَا، وَفَلَانَةُ بِنْتُ فَلَانٍ فَطَلَقْتُهَا، وَأَمَّا هَذِهِ فَلَمْ أُطَلِّقْهَا. فَأَتَيْتُ شَقِيقَ بَنٍ مَجْزَاةَ بَنٍ ثَوْرٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ وَافِدًا، فَقُلْتُ لَهُ: سَلْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ هَذِهِ.

فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: نِيَّتُهُ (سنن سعید بن منصور ج 1 ص 288، مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 32، المطالب العالیہ للحافظ ابن حجر العسقلانی ج 5 ص 232، جامع العلوم والحکم لابن رجب رحمہ اللہ ج 1 ص 14)

سمیط سدوسی کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو پیغام نکاح دیا اس کے متولیوں نے مجھے کہا کہ ہم اس عورت کا تیرے ساتھ تب نکاح کریں گے کہ تو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے میں نے اسی وقت کہا کہ میں نے تین طلاقیں دیں انھوں نے اس عورت کا مجھ سے نکاح کر دیا پھر انھوں نے دیکھا کہ میری بیوی میرے پاس ہے انھوں نے کہا کیا تو نے تین طلاقیں نہیں دی تھیں؟ میں نے کہا جی ہاں میرے پاس فلاں بنت فلاں تھی میں نے اس کو تین طلاقیں دی تھیں اور فلاں بنت فلاں بھی تھی اس کو بھی تین طلاقیں دیں لیکن اس بیوی کو میں نے طلاق نہیں دی تھی سمیط کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں شقیق بن مجزاة کے پاس آیا اور وہ اس وقت امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی طرف بطور قاصد کے جانے کا ارادہ رکھتے تھے میں نے اسے کہا کہ امیر المؤمنین سے میری اس بیوی کے متعلق مسئلہ پوچھنا شقیق نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وہ مسئلہ پوچھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا سمیط کی نیت کا اعتبار ہے (یعنی اس نے جس جس بیوی کو طلاق دی ہے اسی پر طلاق واقع ہوگی اور جس کو طلاق نہیں دی اس پر واقع نہ ہوگی) اس واقعہ میں سمیط نے اکٹھی تین طلاقیں دی تھیں جن کو اس واقعہ سے متعلقہ تمام افراد نے نیز شقیق اور امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو نافذ قرار دیا

(3) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فیصلے (8)

نمبر 12/1 عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : طَلَقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا قَالَ : ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 13، سنن بیہقی ج 7 ص 335، سنن دارقطنی ج 4 ص 21)

ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق دی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین طلاقیں نے اس کو تجھ پر حرام کر دیا ہے۔

نمبر 13/2 عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ بِالْكُوفَةِ شَيْخٌ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ يَرُدُّ إِلَى وَاحِدَةٍ وَالنَّاسُ عُنُقًا وَاحِدًا إِذْ ذَاكَ يَأْتُونَهُ وَيَسْمَعُونَ مِنْهُ قَالَ : فَأَتَيْتُهُ فَقَرَعْتُ عَلَيْهِ الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيَّ شَيْخٌ فَقُلْتُ لَهُ : كَيْفَ سَمِعْتَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : إِذَا طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ يَرُدُّ إِلَى وَاحِدَةٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ : أَتَيْنَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؟ قَالَ : أَخْرَجَ إِلَيْكَ كِتَابًا فَأَخْرَجَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَقَدْ بَانَ مِنْهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. قَالَ قُلْتُ : وَيُحِلُّكَ هَذَا غَيْرُ الَّذِي تَقُولُ. قَالَ : الصَّحِيحُ هُوَ هَذَا وَلَكِنْ هَؤُلَاءِ أَرَادُونِي عَلَى ذَلِكَ.

(سنن بیہقی ج 7 ص 339، تفسیر درمنثور ج 2 ص 669)

حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کوفہ میں ایک شیخ ظاہر ہوا جو اس طرح حدیث بیان کرتا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے انھوں نے فرمایا جب آدمی اپنی بیوی کو ایک

مجلس میں تین طلاقیں دے تو اس کو ایک قرار دیا جائے گا لوگ قطار در قطار اس کے پاس جاتے اور اس سے یہ حدیث سنتے، میں اس کے پاس آیا، دروازہ کھٹکھٹایا، شیخ موصوف باہر نکلے، میں نے اس سے کہا! حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ نے کیا سنا ہے، اس نے کہا! میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیدے تو ان تین کو ایک طلاق قرار دیا جائے گا، اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس سے پوچھا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کہاں سنی ہے تو اس نے کہا میں آپ کے پاس کتاب لے آتا ہوں چنانچہ وہ کتاب لے آیا اس میں یہ حدیث اس طرح تھی ”میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ سنا انھوں نے فرمایا جب آدمی اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ بیوی اس سے جدا ہوگئی وہ عورت جب تک دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح نہ کر لے اس کیلئے حلال نہیں۔“ میں نے کہا تیری خرابی، یہ حدیث تو اس سے مختلف ہے جو تو بیان کرتا ہے اس نے کہا صحیح یہی ہے لیکن یہ لوگ مجھ سے وہ دوسری حدیث سننا پسند کرتے ہیں۔

نمبر 14/3 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ : لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. (السنن الکبری للبیہقی ج 7 ص 334)

عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے (بیک کلمہ) تین طلاقیں دیدے تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

نمبر 15/4 عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. (السنن الکبری للبیہقی ج 7 ص 335)

امام جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ اپنے باپ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے (بیک کلمہ) تین طلاق

دیدے تو وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کر لے۔
نمبر 16/5..... عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الْبَكْرَ وَاحِدَةً فَقَدْ بَنَّهَا وَإِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.
(مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 18 باب نمبر 18)

جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے باپ محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب خاوند نے اپنی کنواری بیوی کو کہا تجھے ایک طلاق ہے تو اس نے بیوی کو اپنے سے جدا کر دیا (یعنی طلاق بائنہ ہو گئی) اور جب اس کو یوں کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے۔

نمبر 17/6..... عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالُوا إِذَا طَلَّقَ الْبَكْرَ ثَلَاثًا فَجَمَعَهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ فَرَّقَهَا بَانَتْ بِالْأُولَى وَلَمْ تَكُنِ الْآخِرِيَّانِ شَيْئًا (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 336)

حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اس نے غیر مدخولہ بیوی کو کہا تجھے تین طلاقیں ہیں تو جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے وہ پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہے اور اگر تین طلاقیں جدا جدا کر کے دیں (یعنی یوں کہا تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے) تو وہ پہلی کے ساتھ جدا ہو جائے گی اور آخری دو لغو ہیں۔

نمبر 18/7..... عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَدَدَ الْعَرْفُجِ قَالَ تَأْخُذُ مِنَ الْعَرْفُجِ ثَلَاثًا وَتَدْعُ سَائِرَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الْحُوَيْرِثِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ مِثْلَ ذَلِكَ

(مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 394)

شریک بن ابی نمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو عرفج درخت کی تعداد کے برابر طلاقیں دی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین عرفج درخت تو پکڑ لے اور باقی چھوڑ دے ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو الحویرث رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی جیسا فیصلہ کیا تھا

نمبر 19/8..... عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَمْلًا بَعِيرٍ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 60)

جعفر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس آدمی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھے اونٹ کے بار کے برابر طلاق ہے وہ عورت اس آدمی کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

ہمارا سوال

ہم نے خلفاء راشدین یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اکٹھی تین طلاقیں کے تین ہونے پر 19 فیصلے باحوالہ نقل کیے ہیں منکرین فقہ کسی خلیفہ راشد سے اکٹھی تین طلاقیں کے ایک ہونے پر کوئی ایک صریح فیصلہ کتب حدیث سے مع سند و متن باحوالہ نقل کریں۔



صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے (57)

(1)..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے فیصلے (۲۴)

نمبر 1..... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَّاسِ بْنِ الْبَكْرِ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَأَ أَنْ يَنْكِحَهَا فَبَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهُ فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي إِيَّاهَا وَاحِدَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ أُرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلِ (السنن الكبرى للبيهقي ج 7 ص 335)

محمد بن ایاس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے (بیک کلمہ) تین طلاقیں دیں پھر اس نے چاہا کہ دوبارہ نکاح کر لے وہ پوچھنے کیلئے گیا میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا انھوں نے فرمایا ہم تجھے نکاح کرنے کی اجازت نہیں دیتے جب تک وہ تیرے علاوہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔ وہ کہنے لگا میری مراد تو ایک ہی طلاق تھی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے اپنے ہاتھ سے ہی وہ زیادتی چھوڑ دی جو تیرے اختیار میں تھی۔ (تیرے اختیار میں تھا تو ایک طلاق دیتا زیادہ نہ دیتا اب تو تو نے زیادہ طلاقیں دے دی ہیں لہذا اب کچھ نہیں ہو سکتا وہ عورت تیرے لیے حلال نہیں)

نمبر 2..... عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ فَبَاءَ هُمَا مُحَمَّدُ بْنُ إِيَّاسِ بْنِ الْبَكْرِ فَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

فَمَاذَا تَرَيَانِ؟ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِنَّ هَذَا لِأَمْرٍ مَا لَنَا فِيهِ قَوْلٌ أَذْهَبَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبَى هُرَيْرَةَ فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَلُّهُمَا ثُمَّ اتَيْنَا فَأَخْبِرْنَا فَذَهَبَ فَسَأَلَهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَفَتَبِ بَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَدْ جَاءَتْ لَكَ مُعْضَلَةٌ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

(سنن بیہقی ج 7 ص 335 حدیث 14966، مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 18، شرح معانی الآثار للطحاوی ج 3 ص 57)

معاویہ بن ابی عیاش انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ محمد بن ایاس آیا اس نے کہا ایک دیہاتی نے اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے (بیک کلمہ) تین طلاقیں دے دی ہیں آپ دونوں کیا حکم دیتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں کہتے آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں، میں ان دونوں کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چھوڑ آیا ہوں ان دونوں سے جا کر مسئلہ پوچھئے پھر واپس آ کر ہمیں بھی بتا دیجئے، چنانچہ محمد بن ایاس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو ہریرہ آپ فتویٰ دیجئے! اور آپ کے پاس یہ پیچیدہ مسئلہ آیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک طلاق (غیر مدخولہ) عورت کو خاوند سے جدا کر دیتی ہے اور تین طلاقیں اس کو حرام کر دیتی ہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح فرمایا۔

نمبر 3..... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَّاسِ بْنِ الْبَكْرِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلُوا عَنِ الْبَكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجَهَا ثَلَاثًا فَكُلُّهُمْ قَالُوا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى

حرام کاری سے بچنے 117 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے
تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 333)

محمد بن ایاس بن بکیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی آدمی اپنی غیر مدخولہ بیوی کو (ایک کلمہ کے ساتھ اکٹھی) تین طلاقیں دیدے تو کیا حکم ہے تو تینوں حضرات نے جواب دیا کہ وہ عورت اس آدمی کیلئے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔

نمبر 4..... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَيَّاسٍ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالُوا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 19)

محمد بن ایاس رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو صحبت سے پہلے کہا تجھے تین طلاقیں ہیں انھوں نے فرمایا وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے۔

نمبر 5..... عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ امْرَأَتَهُ بَيْدَ أَبِيهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ أَبُوهُ هِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا كَيْفَ السُّنَّةُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَيَّاسٍ بْنِ بُكَيْرٍ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدًا بَدْرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قَالَ بَانَ عَنْهُ فَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَأَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِمَا رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ الْبُرْقَانِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمُخْرَجِ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ (المُنْثَقَى مِنْ أَخْبَارِ الْمُصْطَفَى ج 2 ص 602)

حرام کاری سے بچنے 118 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے
یونس بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے اس آدمی

کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے طلاق کا معاملہ اپنے باپ کے اختیار میں دیدیا اس کے باپ نے کہا کہ اس عورت کو تین طلاقیں ہیں اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھے محمد بن عبدالرحمن رحمہ اللہ نے بتایا کہ محمد بن ایاس رحمہ اللہ جس کے والد بدری صحابی ہیں اس نے محمد بن عبدالرحمن رحمہ اللہ کو خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسے آدمی کے بارے میں فرمایا کہ اس کی بیوی اس سے جدا ہو جاتی ہے اور جب تک دوسرے آدمی سے اس عورت کا نکاح نہ ہو پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں پھر محمد بن ایاس نے بالترتیب یہی مسئلہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے وہی جواب دیا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تھا اس حدیث کو ابو بکر البرقانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”المخرج علی الصحیحین“ میں روایت کیا ہے۔

نمبر 6..... عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ رَاذَاهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ (وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا) وَإِنَّكَ لَمِ تَتَّقِ اللَّهَ فَلَا أَجِدُ لَكَ مَخْرَجًا عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَ مِنْكَ امْرَأَتُكَ

(السنن الکبری للبیہقی ج 7 ص 331)

مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ اس کی بیوی کو اس کی طرف لوٹا دیں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

فرمایا تم میں سے ایک بے وقوفی کی پیٹھ پر سوار ہو جاتا ہے (یعنی اکٹھی تین طلاقیں دیدیتا ہے اور پریشان ہو کر) آوازیں دیتا ہے اے ابن عباس! اے ابن عباس (اور مسئلہ پوچھتا ہے) اور بے شک اللہ جل شانہ نے فرمایا جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کیلئے مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا پس میں تیرے لیے راستہ نہیں پاتا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی۔

نمبر 7..... عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحَرَمْتَ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ وَلَمْ تَتَّقِ اللَّهَ فَيَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا تُطَلِّقُ فَتَحَقِّقَ ثُمَّ تَقُولُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ فِي قُبُلِ عَدَّتِهِنَّ قَالَ وَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَجْلِسِ مَعَ بْنِ عَبَّاسٍ فَسَمِعَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ مُجَاهِدٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ (سنن الدارقطني ج 4 ص 59)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی نے آ کر کہا اے ابو عباس (یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) میں نے اپنی بیوی کو (اکٹھی) تین طلاقیں دی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی کیونکہ تو اللہ سے نہیں ڈرا اگر تو اللہ سے ڈرتا (اور شرعی طریقہ سے طلاق دیتا) تو اللہ تعالیٰ تیرے لیے گنجائش رکھتا اور چونکہ تو اللہ سے نہیں ڈرا اس لیے تیرے لیے گنجائش نہیں تو طلاق دینے میں حماقت کرتا ہے اور پھر آ کر کہتا ہے اے ابو عباس شرعی طریقہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے نبی اپنی امت کو کہہ دو کہ جب تمہارا اپنی عورتوں کو طلاق دینے کا ارادہ

ہو تو ان کو طلاق دو ان کی عدت کیلئے عدت سے پہلے (یعنی طہر میں) سعید بن مسلمہ کہتے ہیں کہ ہم سے اسماعیل بن امیہ نے عبید اللہ بن ابی یزید سے بیان کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے پس اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ سب کچھ سنا جس کو حضرت مجاہد نے اس حدیث میں بیان کیا ہے۔

نمبر 8..... عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً تَطْلِيقَةٍ قَالَ : عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَ مِنْكَ امْرَأَتُكَ لَمْ تَتَّقِ اللَّهَ فَيَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا (السنن الکبری للبیہقی ج 7 ص 331، 337 سنن دارقطنی ج 4 ص 13)

مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو سوطلاقیں دیدی ہوں تو فرمایا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی کیونکہ تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا (یعنی تو نے شرعی طریقہ کے برعکس اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں) پس تیرے لیے (رجوع کی) کوئی گنجائش نہیں۔

نمبر 9..... عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا وَأَنَا غَضَبَانٌ فَقَالَ إِنَّ أَبَا عَبَّاسٍ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحِلَّ لَكَ مَا حَرَّمَ عَلَيْكَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحَرَمْتَ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ إِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللَّهَ فَيَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا (سنن الدارقطني ج 4 ص 13)

مجاہد تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک قریشی آدمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا اے ابو عباس (یہ ابن عباس کی کنیت ہے) میں نے غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو (اکٹھی) تین طلاقیں دی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو چیز تیرے لیے حرام کر دی گئی ابو عباس اس کو حلال کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی کیونکہ اگر تو اللہ سے ڈرتا تو اللہ تیرے لیے راستہ بنا دیتا لیکن تو اللہ سے نہیں ڈرا۔

حرام کاری سے بچنے 121 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے
نمبر 10..... عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةً قَالَ
تَأْخُذُ ثَلَاثًا وَتَدْعُ سَبْعًا وَتُسْعِينَ. (السنن الکبریٰ للبیہقی ج 7 ص 337)

مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے
اپنی بیوی کو کہا ہے تجھے سوطلاق، آپ نے فرمایا تو ان میں سے تین پکڑ اور ستانوے چھوڑ
دے (یعنی تین مؤثر ہیں اور ستانوے لغو ہیں)

نمبر 11..... عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَجُلٍ
طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَلْفًا قَالَ أَمَّا ثَلَاثٌ فَتَحْرُمُ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ وَبَقِيَّتُهُنَّ عَلَيْكَ وَزُرُّ
اتَّخَذَتْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُؤًا.

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج 7 ص 332، مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 397)

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے
بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہوں تو فرمایا تین طلاقیں نے تیری بیوی
کو تجھ پر حرام کر دیا ہے اور باقی طلاقیں تیرے ذمہ گناہ ہیں کہ تو نے اللہ کی آیات کو مذاق بنایا ہے۔

نمبر 12..... أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ:
طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا فَقَالَ تَأْخُذُ ثَلَاثًا وَتَدْعُ تِسْعِمِائَةٍ وَسَبْعَةً وَتُسْعِينَ.
(السنن الکبریٰ للبیہقی ج 7 ص 337)

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا
اور کہا میں نے اپنی بیوی کو کہا ہے تجھے ایک ہزار طلاق، آپ نے فرمایا ان میں سے تین کو پکڑ
اور نو سو ستانوے چھوڑ دے (یعنی تین طلاقیں مؤثر ہیں باقی لغو ہیں)

نمبر 13..... عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي
طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا وَمِائَةً قَالَ بَانَ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَائِرُهُنَّ وَزُرُّ، اتَّخَذَتْ
آيَاتِ اللَّهِ هُزُؤًا. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 12)

حرام کاری سے بچنے 122 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا

اور کہا میں نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھے ایک ہزار ایک سوطلاق ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ وہ تین طلاقیں کی وجہ سے تجھ سے جدا ہوگئی اور باقی طلاقیں گناہ ہیں کہ تو نے اللہ
تعالیٰ کی آیات کو استہزاء بنایا ہے۔

نمبر 14..... عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ
طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ فَقَالَ أَخْطَأَ السُّنَّةَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ
(سنن الدارقطنی ج 4 ص 21)

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور مجاہد رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو کہا تجھے ستاروں کی تعداد کے برابر
طلاق، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے شرعی طریقہ کے خلاف کیا ہے اور اس
کی بیوی اس پر حرام ہوگئی ہے

نمبر 15..... عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةً قَالَ
تَأْخُذُ ثَلَاثًا وَتَدْعُ سَبْعًا وَتُسْعِينَ. (السنن الکبریٰ للبیہقی ج 7 ص 337)

عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے اپنی
بیوی کو کہا ہے تجھے سوطلاق، آپ نے فرمایا تو ان میں سے تین کو پکڑ اور ستانوے چھوڑ
دے (یعنی تین مؤثر ہیں اور ستانوے لغو ہیں)

نمبر 16..... عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا
لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَلَوْ قَالَهَا تَتْرَى بَانَتِ بِالْأُولَى.
(مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 21)

عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی غیر مدخولہ بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے اور اگر لگا تار جدا جدا تین طلاقیں دے تو وہ عورت فقط پہلی طلاق کے ساتھ خاوند سے جدا ہو جاتی ہے۔

نمبر 17..... عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ فَقَالَ: إِنَّمَا يَكْفِيكَ رَأْسُ الْجَوْزَاءِ. (السنن الکبری للبیہقی ج 7 ص 337).

عمر بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو کہا تجھے ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق، آپ نے فرمایا صرف تجھے جوزاء کا سر کافی ہے (یعنی بیوی کے جدا ہونے کیلئے تین طلاقیں کافی ہیں)

نمبر 18..... عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللَّهَ فَأَنْدَمَهُ اللَّهُ وَأَطَاعَ الشَّيْطَانَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا قَالَ أَفَلَا يُحْلِلُهَا لَهُ رَجُلٌ؟ فَقَالَ مَنْ يُخَادِعُ اللَّهَ يَخْدَعُهُ. (السنن الکبری للبیہقی ج 7 ص 337، سنن سعید بن منصور ج 1 ص 300، مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 10، مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 266)

مالک بن حارث رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں، آپ نے فرمایا بے شک تیرے چچا نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور شیطان کی فرماں برداری کی ہے پھر اللہ نے اس کو نادم کر دیا لیکن اس کیلئے (رجوع کی) گنجائش نہیں رکھی اس نے کہا کیا اس عورت کو اس کیلئے دوسرا آدمی حلال نہیں کر دے گا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو اللہ کے ساتھ دھوکے کا معاملہ (نافرمانی) کرتا ہے اللہ اس کو دھوکے کی سزا دیتا ہے (جس کی

صورت یہ ہے کہ اللہ نے حلالہ کا حکم دیا ہے اور باعزت، غیرت مند مرد کیلئے یہ بڑی سخت سزا ہے البتہ بے غیرتوں کے نزدیک یہ سزا صرف عورت کیلئے ہے مرد کیلئے کچھ نہیں)

نمبر 19..... عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنَتْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَإِنَّمَا قُلْتُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً فَتَبَيَّنُ مِنِّي ثَلَاثٌ أَمْ هِيَ وَاحِدَةٌ؟ فَقَالَ بَانَ ثَلَاثٌ وَعَلَيْكَ وَزُرْ سَبْعَةً وَتَسْعِينَ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 12)

عنترہ رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا اے ابن عباس میں نے اپنی بیوی کو کہا تجھے سو طلاقیں ہیں اور میں نے یہ کلمہ ایک مرتبہ کہا ہے تو کیا وہ مجھ سے تین طلاقیں کے ساتھ جدا ہو جائے گی یا یہ ایک طلاق ہوگی؟ آپ نے فرمایا وہ تجھ سے تین طلاقیں کی وجہ سے جدا ہوگی اور باقی ستانوے طلاقیں تجھ پر گناہ ہیں۔

نمبر 20..... عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَا فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 18)

حکم رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو صحبت سے پہلے کہا ہو تجھے تین طلاقیں انھوں نے فرمایا وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے۔

نمبر 21..... عَنْ عُبَيْدَةَ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا: إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 20)

عبیدہ رضی اللہ عنہ اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب آدمی نے صحبت کرنے سے پہلے اپنی بیوی کو (بیک کلمہ) تین طلاقیں دیدے تو وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے۔

نمبر 22..... عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عُقْدَةُ كَانَتْ فِي يَدِهِ أَرْسَلَهَا جَمِيعًا إِذَا كَانَتْ تَتْرَى فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ فَإِنَّهَا تَبِينُ بِالْأُولَى وَلَيْسَتْ الْفِتْنَانِ بِشَيْءٍ (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 333)

امام شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنی غیر مدخولہ بیوی کو (بیک کلمہ) تین طلاقیں دیدے اس نے تین طلاقیں اکٹھی دے کر وہ گرہ کھول دی جو اس کے ہاتھ میں تھی (یعنی تین طلاقیں نافذ ہو گئیں) اور اگر لگاتار جدا جدا تین طلاقیں دیں یعنی یوں کہا تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے تو وہ عورت پہلی طلاق کے ساتھ خاوند سے جدا ہو جائے گی اور دوسری دو طلاقیں لغو ہیں۔

نمبر 23..... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَاتَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ وَعِنْدَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِحْدَى الْمُعْضَلَاتِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاحِدَةً تَبِينُهَا وَثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ زَيْنَتُهَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَوْ قَالَ نَوْرَتُهَا أَوْ كَلِمَةً تُشَبِّهُهَا يَعْنِي أَصَابَ (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 334)

محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو (بیک کلمہ) تین طلاقیں دیدیں پھر اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر مسئلہ پوچھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ پیچیدہ مسائل میں سے یہ ایک مسئلہ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کہ ایک طلاق ایسی عورت کو خاوند سے جدا کر دیتی ہے (یعنی طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے) اور (بیک کلمہ) تین طلاقیں اس کو حرام کر دیتی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو ہریرہ آپ نے خوب صورت مسئلہ بیان فرمایا یوں فرمایا کہ آپ نے مسئلہ کو روشن کر دیا اس جیسا کوئی اور تعریفی کلمہ کہا مقصد یہ تھا کہ آپ نے مسئلہ درست بتایا ہے۔

نمبر 24..... عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ اتَّقَيْتَ اللَّهَ جَعَلَ لَكَ مَخْرَجًا (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 396)

طاووس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے متعلق مسئلہ پوچھا جاتا جو اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے کہ اگر تو اللہ سے ڈرتا (یعنی شرعی طریقہ کے مطابق طلاق دیتا) تو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے (رجوع کی) گنجائش رکھی ہے۔

فائدہ : امام ابو داود رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا اکٹھی تین طلاقیں کے تین ہونے کا فیصلہ آٹھ اسناد کے ساتھ نقل کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف تین اکٹھی طلاقیں کے ایک طلاق ہونے کا جوفتویٰ منسوب کیا گیا ہے اس کی تردید کی ہے کہ وہ شاذ اور مضطرب ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ امام ابو داود رضی اللہ عنہ نے پہلے آٹھ سندوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ نقل کیا کہ اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں وہ آٹھ سندیں یہ ہیں

(1)..... اسما عیال بن عبداللہ بن کثیر عن مجاہد عن ابن عباس۔

(2)..... حمید اعرج وغیرہ عن مجاہد عن ابن عباس۔

(3)..... شعبہ عن عمرو بن مرة عن سعید بن جبیر عن ابن عباس۔

(4)..... ایوب عن عکرمہ بن خالد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس۔

(6).....ابن جریج عن عبد الحمید بن رافع عن عطاء عن ابن عباس۔

(7).....اعمش عن مالک بن الحارث عن ابن عباس۔

(8).....ابن جریج عن عمرو بن دینار عن ابن عباس۔

پھر ایک سند سے نقل کیا ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک ہیں وہ سند یہ ہے ایوب عن عمر مہ عن ابن عباس۔ پس یہ فتویٰ شاذ ہے علاوہ ازیں ایوب کے دو شاگرد ہیں حماد بن زید اور اسماعیل بن ابراہیم ان میں سے حماد اس فتویٰ کو ابن عباس کا فتویٰ بتاتے ہیں جبکہ اسماعیل اس کو عمر مہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بتاتے ہیں لہذا یہ فتویٰ سنداً مضطرب ہے حاصل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول شاذ اور مضطرب ہے اور جب مرفوع حدیث شاذ ہو تو وہ احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں حجت نہیں ہو سکتی تو موقوف حدیث جو شاذ اور مضطرب ہو کیسے حجت بن سکتی ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب مذکورہ بالا فتویٰ کا شاذ

مضطرب ہونا بیان کر کے آگے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذہب بتانے کیلئے اجمالاً ایک واقعہ نقل کیا ہے فرمایا قَالَ أَبُو ذَاوَدَ وَصَّارَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا حَدَّثَنَا الخ یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذہب وہ ہے جو درج ذیل حدیث میں مذکور ہے محمد بن ایاس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک آدمی اپنی غیر مدخلہ بیوی کو (ایک کلمہ) اکٹھی تین طلاقیں دیتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے سب نے جواب دیا کہ وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہی واقعہ معاویہ بن ابی عیاش رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جو اس قصہ کا مشاہدہ کرنے والے ہیں معاویہ بن ابی عیاش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس وقت محمد بن ایاس رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو دونوں نے کہا کہ آپ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس

وہی جواب دیا جو پیچھے گزر چکا ہے۔

مذکورہ قصہ کی مزید تفصیل کیلئے صحابہ کرام کے فیصلوں میں فیصلہ نمبر 2 ملاحظہ کیجئے

امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب باطل مذہب (اکٹھی تین طلاق سے ایک طلاق رجعی ہوتی ہے) کی تردید کی ہے وہ بھی ملاحظہ کیجئے۔

امام موصوف نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اکٹھی تین طلاق کے تین ہونے کے سات فتویٰ نقل کیے ہیں اس کے بعد فرماتے ہیں کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ، مجاہد رضی اللہ عنہ، عکرمہ رضی اللہ عنہ، عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ، مالک بن حارث رضی اللہ عنہ اور محمد بن ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ نیز معاویہ بن ابی عیاش النصارى رضی اللہ عنہ سب حضرات ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ فتویٰ نقل کرتے ہیں اِنَّهٗ اَجَازَ الطَّلَاقِ الثَّلَاثَ وَاَمْضَاهُنَّ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اکٹھی تین طلاقوں کو جائز قرار دیا ہے اور ان کو نافذ کیا ہے۔ (سنن بیہقی ج 2 ص 552، 553)

(2)..... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ المتوفی 32ھ کا فیصلہ

نمبر 25 / 1..... عَنْ هِشَامٍ قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَقْعِدٍ وَاحِدٍ قَالَ لَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ بَأْسًا ، قَدْ طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَعْصِ عَلَيْهِ ذَلِكَ. (مصنف ابن أبي شيبة ج 4 ص 11)

ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیدے اس کا کیا حکم ہے محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو (ایک مجلس میں) تین طلاقیں دی تھیں تو ان پر کوئی اعتراض نہ کیا گیا (یعنی محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقیں واقع بھی ہو جاتی ہیں اور جائز بھی ہیں جیسا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ اور امام بخاری رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے)

(3)..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ المتوفی 33ھ کے فیصلے (۷)

نمبر 26/1..... عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَارِحَةَ مِائَةَ قَالَ قُلْتَهَا مَرَّةً وَاحِدَةً؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ تُرِيدُ أَنْ تَبَيِّنَ مِنْكَ امْرَأَتُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُوَ كَمَا قُلْتَ قَالَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَارِحَةَ عَدَدَ النُّجُومِ قَالَ قُلْتَهَا مَرَّةً وَاحِدَةً؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ تُرِيدُ أَنْ تَبَيِّنَ امْرَأَتُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُوَ كَمَا قُلْتَ .

(السنن الکبری للبیہقی ج 7 ص 335)

علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا کہ میں نے اپنی (غیر مدخولہ) بیوی کو گزشتہ رات سو طلاق دی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو نے یہ طلاقیں ایک ہی مرتبہ کہہ دی تھیں؟ اس نے کہا جی ہاں! ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرا ارادہ یہی تھا کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہو جائے اس آدمی نے کہا جی ہاں تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جیسے تو نے کہا وہ تجھ سے (تین طلاقیں کے ساتھ) جدا ہو گئی۔ علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دوسرا آدمی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک آدمی نے گزشتہ رات اپنی (غیر مدخولہ) بیوی کو ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے ایک ہی مرتبہ کہا تھا؟ اس نے کہا جی ہاں! ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرا ارادہ یہی تھا کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہو جائے اس نے کہا جی ہاں تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جیسے تو نے کہا وہ تجھ سے (تین طلاقیں کے ساتھ) جدا ہو گئی۔

نمبر 27/2..... عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي تِسْعَةً وَتِسْعِينَ مَرَّةً قَالَ فَمَا قَالُوا لَكَ؟ قَالَ قَالُوا قَدْ حَرَمْتَ عَلَيْكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ أَرَادُوا أَنْ يَبْقُوا عَلَيْكَ ، بَانَ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَائِرُهُنَّ عُدْوَانٌ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 12)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا میں نے اپنی بیوی کو کہا تجھے نانوے طلاقیں، آپ نے فرمایا دوسرے صحابہ نے تجھے کیا کہا ہے، اس نے کہا کہ انھوں نے بتایا ہے کہ وہ تجھ پر حرام ہو گئی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا انھوں نے تجھے نرمی کے ساتھ جواب دیا ہے، وہ تجھ سے تین طلاقیں کی وجہ سے جدا ہو گئی اور باقی طلاقیں حد سے تجاوز ہے۔

نمبر 28/3..... عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سِئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ قَالَ حَرَمْتُهَا ثَلَاثٌ وَسَبْعَةٌ وَتَسْعُونَ عُدْوَانٌ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 12)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہوں آپ نے فرمایا تین طلاقیں نے اس کو خاوند پر حرام کر دیا ہے باقی ستانوے طلاقیں حد سے تجاوز ہیں۔

نمبر 29/4..... عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ فَقَالَ بَانَ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَائِرُهُنَّ مَعْصِيَةٌ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 12)

علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھے سو طلاقیں آپ نے فرمایا! وہ تجھ سے تین طلاقیں کی وجہ سے جدا ہو گئی باقی طلاقیں معصیت ہیں۔

نمبر 30/5..... عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْتِي تَطْلُقُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 331)

ابو وائل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جس کو خاوند صحبت کرنے سے پہلے ایک کلمہ کے ساتھ اکٹھی تین طلاقیں دیدیتا ہے کہ وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

نمبر 31/6 عَنْ زُرٍّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا كَانَ يَرَاهَا بِمَنْزِلَةِ الْيَتَى قَدْ دَخَلَ بِهَا

(مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 331، مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 19)

زر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب شوہر اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے (ایک کلمہ کے ساتھ اکٹھی) تین طلاقیں دیدے تو وہ غیر مدخولہ بیوی اس عورت کی طرح ہے جو مدخولہ ہو۔ (یعنی مدخولہ کی طرح اس پر تین طلاقیں بیک کلمہ واقع ہو جاتی ہیں)

نمبر 32/7 عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ اخْتَارِي فَسَكَنْتُ ثُمَّ قَالَ اخْتَارِي فَسَكَنْتُ ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّالِثَةَ اخْتَارِي فَقَالَتْ قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي قَالَ هِيَ ثَلَاثٌ

(مصنف عبدالرزاق ج 7 ص 12، المعجم الکبیر ج 9 ص 334)

مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو (بہ نیت طلاق) کہا اختاری تو اختیار کر وہ عورت خاموش رہی پھر اس نے دوبارہ کہا تو اختیار کر عورت پھر خاموش رہی اس نے تیسری بار کہا تو اختیار کر عورت نے تین مرتبہ کے بعد کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اس عورت کو تین طلاقیں ہو گئیں۔

(4) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ المتوفی ۳۷ھ کا فیصلہ

نمبر 33/1 عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، ثُمَّ جَعَلَ يَغْشَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ ، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ عَمَّارٌ ، فَقَالَ عَمَّارٌ ، لَيْتُنْ قَدَرْتُ عَلَى هَذَا لَأَرْجُمَنَّهُ . عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَّاسٍ عَنْ عَمَّارٍ بَنَحْوِهِ .

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 6 ص 513)

حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا ہے اس کے بعد اس بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے بس میں ہو تو میں اس کو رجم کروں۔

(5) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ المتوفی ۴۵ھ کا فیصلہ

نمبر 34/1 عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالُوا إِذَا طَلَّقَ الْبِكْرَ ثَلَاثًا فَجَمَعَهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ فَرَّقَهَا بَانَتْ بِالْأُولَى وَلَمْ تَكُنِ الْآخِرَيَانِ شَيْئًا

(مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 336، سنن سعید بن منصور ج 1 ص 304)

حکم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب آدمی اپنی کنواری بیوی کو ایک کلمہ کے ساتھ اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے لیکن اگر تین طلاقیں متفرق کلمات کے ساتھ دے تو وہ عورت پہلی طلاق کے ساتھ خاوند سے جدا ہو جاتی ہے۔ اور دوسری تیسری طلاق (کے وقت وہ محل طلاق نہیں رہی اس لیے دو طلاقیں) لغو ہیں۔

(6)..... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ المتونی ۵۰ھ کا فیصلہ

نمبر 35/1..... عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً قَالَ ثَلَاثٌ تَحْرُمُ وَسَبْعٌ وَتَسْعُونَ فَضُلٌّ. (سنن بیہقی ج 7 ص 336 حدیث 14970، مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 13)

ایک آدمی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیتا ہے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین طلاقیں حرام کر دیتی ہیں اور ستانوے زائد ہیں

(7)..... حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ المتونی ۵۰ھ کا فیصلہ

نمبر 36/1..... عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ الْخُثْعَمِيَّةُ عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا قُبِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ لَتَهْنُكَ الْخِلَافَةُ قَالَ بِقَتْلِ عَلِيٍّ تَطْهَرُ مِنَ الشَّمَاتَةِ أَذْهَبِي فَأَنْتِ طَالِقٌ يَعْنِي ثَلَاثًا قَالَ فَتَلَفَعَتْ بِشِبَابِهَا وَقَعَدَتْ حَتَّى قَضَتْ عِدَّتَهَا فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِبَقِيَّةِ بَقِيَّتِ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا وَعَشْرَةَ آلَافٍ صَدَقَةً فَلَمَّا جَاءَهَا الرَّسُولُ قَالَتْ مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ فَلَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُهَا بَكَى ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ جَدِّي أَوْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ أَيَّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ الْأَقْرَاءِ أَوْ ثَلَاثًا مَبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ لَرَأَيْتُهَا.

(السنن الکبری للبیہقی ج 7 ص 336)

عائشہ خثعمیہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو عائشہ خثعمیہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کہا آپ کو خلافت مبارک ہو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہوا کہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قتل پر خوشی ظاہر کر رہی ہے جا تجھے تین طلاقیں ہیں عدت گزرنے کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کا بقیہ مہر اور دس

ہزار ۱۰۰۰۰ عطا دیے بھیجا جب قاصد اس عورت کے پاس مال لے کر پہنچا تو اس نے کہا یہ جدا کرنے والے محبوب کے عوض قلیل سامان ہے جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو عائشہ خثعمیہ کا یہ جملہ پہنچا تو رو پڑے اور فرمایا اگر میں نے اپنے ناناسے یہ حدیث نہ سنی ہوتی یا نانا کی حدیث مجھ سے میرے باپ نے بیان نہ کی ہوتی تو میں طلاق سے رجوع کر لیتا (وہ حدیث یہ ہے) جو آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں تین طہروں میں دیدے یا اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(8)..... حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ المتونی ۵۰ھ (9)..... حضرت عمران

بن حصین رضی اللہ عنہ المتونی ۵۲ھ کا فیصلہ

نمبر 37/38..... عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَاقِعٍ بْنِ سَحْبَانَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ قَالَ: أَيْمَ بَرِّهِ وَحَرَمْتَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ قَالَ: فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِأَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرِيدُ بِذَلِكَ عَيْبَهُ فَقَالَ أَلَا تَرَى أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ كَذًا وَكَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَكْثَرَ اللَّهُ فِينَا مِثْلَ أَبِي نُجَيْدٍ. (السنن الکبری للبیہقی ج 7 ص 332، مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 10)

حمید بن واقع بن سبحان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا وہ اپنے رب کے ہاں گناہ گار ہے اور اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔ حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ آدمی چلا گیا اور جا کر ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے سامنے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور ان پر اعتراض و طعن کے طور پر کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اکٹھی تین طلاقیں کے بارے میں یہ فتویٰ دیا ہے حضرت ابو موسیٰ

اشعری رضی اللہ عنہ نے (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے تصدیق و تصویب کرتے ہوئے فرمایا) اللہ تعالیٰ ہم میں ابو نجید (یہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) جیسے لوگ زیادہ کرے۔

(10)..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا المتوفاة ۵۷ھ کا فیصلہ

نمبر 39/1 عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَرْفَجَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً كَأَنَّهُ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 60)

اسید بن عرفجہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو کہے کہ تجھے ہزار جیسی ایک طلاق ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ عورت اس آدمی کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح نہ کرے

(11)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ المتوفی ۵۷ھ کے فیصلے (۵)

نمبر 40/1 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَيَّاسٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالُوا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 19)

محمد بن ایاس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو صحبت سے پہلے کہا تجھے تین طلاقیں انھوں نے فرمایا وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے۔

نمبر 41/2، 42/3، 43/4، 44/5،..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مزید فیصلے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے فیصلوں میں فیصلہ نمبر ۲، فیصلہ نمبر ۳، فیصلہ نمبر ۵، فیصلہ نمبر ۲۶ ملاحظہ فرمائیں

(12)..... حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ المتوفی ۵۷ھ کا فیصلہ

نمبر 45/1 عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ مَغْفَلٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 19)

امام شعبی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنی غیر مدخولہ بیوی کو (بیک کلمہ تین) طلاق دیدے تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

(13)..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا المتوفاة ۶۲ھ کا فیصلہ

نمبر 46/1 عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ سَأَلَتْ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَتْ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَطَّأَهَا زَوْجُهَا (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 19)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ جو آدمی اپنی غیر مدخولہ بیوی کو (بیک کلمہ) تین طلاقیں دیدے تو اس کا کیا حکم ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب دیا وہ میں نے خود سنا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک اس کا دوسرا خاوند اس کے ساتھ صحبت نہ کرے۔

(14)..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ المتوفی ۶۳ھ کا فیصلہ

نمبر 47/1 عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَقَالَ عَطَاءٌ فَقُلْتُ إِنَّمَا طَلَّاقُ الْبُكَرِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ الْوَاحِدَةُ تَبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(سنن کبریٰ بیہقی ج 7 ص 335، مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 18، سنن سعید بن منصور ج 1 ص 307، مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 334)

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس آدمی کے متعلق فتویٰ طلب کیا جس نے صحبت کرنے سے پہلے بیوی کو کہا تجھے تین طلاقیں ہیں، عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا کنواری عورت کی طلاق ایک ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا تو محض واعظ ہے (یعنی تو وعظ کر فتویٰ نہ دے) کنواری عورت کی ایک طلاق، طلاق بائنہ ہوتی ہے اور تین طلاقیں (بیک کلمہ) اس کو شوہر پر حرام کر دیتی ہیں جب تک وہ دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں۔

(15)..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما المتوفی ۷۳ھ کے فیصلے (۷)

نمبر 48/1..... عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَى رَبَّهُ وَبَاثَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 11 سنن دارقطنی ج 4 ص 32) نافع رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیں اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہوگئی

نمبر 49/2..... عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، قَالَ بَاثَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعَةٍ وَتَسْعُونَ يُحَاسِبُكَ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 13)

سعید مقبری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبدالرحمن (یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) میں نے اپنی بیوی کو کہا ہے تجھے سو طلاقیں آپ نے فرمایا وہ تجھ سے تین طلاقوں کی وجہ سے جدا ہوگئی اور قیامت کے دن ستانوے طلاقوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تیرا محاسبہ کرے گا۔

نمبر 50/3..... عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ..... إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَا أَنْتَ طَلَقْتَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ. فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِّلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حِيضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِّلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا وَأَمَا أَنْتَ طَلَقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ. وَبَاثَتْ مِنْكَ. (صحیح مسلم ج 4 ص 180، سنن دارقطنی ج 4 ص 28، السنن الکبریٰ للبیہقی ج 7 ص 367، مسند أحمد ج 2 ص 6، مستخرج ابی عولانہ ج 5 ص 219)

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دینے کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فتویٰ پوچھتا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے کہ اگر تو نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو (اسی صورت میں) حکم دیا تھا کہ وہ رجوع کرے پھر بیوی کو مہلت دے حتیٰ کہ جب دوسرا حیض گزر جائے اور اس سے پاک ہو جائے تو پھر اس کو جماع کرنے سے پہلے دوسری طلاق دے اور اگر تو نے تین طلاقیں دی ہیں تو رب تعالیٰ نے جس طریقہ سے تجھے طلاق دینے کا حکم دیا ہے اس میں تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔

نمبر 51/4..... عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثَلَاثًا فَسَأَلَ بَنَ عُمَرَ فَقَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَاثَتْ مِنْكَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تُنِكَحَ زَوْجًا غَيْرَكَ (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 311، سنن کبریٰ بیہقی ج 7 ص 336)

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں کہا ہے تجھے تین طلاقیں ہیں آپ نے فرمایا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو چکی ہے "وہ تیرے لیے اس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک وہ دوسرے آدمی سے نکاح نہ کر لے۔

حرام کاری سے بچنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے 139
نمبر 52/5..... عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا طَلَّقَتْ
وَعَصَى رَبَّهُ (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 395)

سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس آدمی
نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیں تو وہ عورت تین طلاقیں کے ساتھ مطلقہ ہوگئی اور اس
آدمی نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے۔

نمبر 53/6..... عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَجُلًا جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا فَسَأَلَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ مَا
اسْمُكَ قَالَ مَهْرٌ قَالَ مَهْرٌ أَحْمَقُ عَمَدَتٌ إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي يَدِكَ فَجَعَلْتَهُ فِي
يَدِهَا فَقَدْ بَانَتْ مِنْكَ (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 519)

عبدالرزاق رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، نافع رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے طلاق کا اختیار اپنی بیوی کو دیدیا پھر اس
عورت نے اپنے نفس کو تین طلاقیں دیں اس سلسلہ میں اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے مسئلہ پوچھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا تیرا نام کیا ہے اس نے کہا مہر
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مہر بڑا بیوقوف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز تیرے اختیار میں رکھی تھی تو
نے وہ چیز اپنی بیوی کے اختیار میں دیدی ہے پس وہ عورت تجھ سے جدا ہوگئی ہے۔

نمبر 54/7..... عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ إِذَا
نَكَحْتُ فَلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ فَهِيَ كَذَلِكَ إِذَا نَكَحَهَا وَإِنْ كَانَ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ
اِثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَهِيَ كَمَا قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
(موطا امام محمد ج 1 ص 258)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی یوں کہے کہ جب میں
فلاں عورت سے نکاح کروں تو اس کو ایک طلاق ہے یا یوں کہے کہ اس کو دو طلاقیں ہیں یا اس

حرام کاری سے بچنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے 140
طرح کہے کہ اس کو تین طلاقیں ہیں تو جب اس عورت کے ساتھ نکاح کرے گا تو جتنی
طلاقیں اس نے نکاح کے ساتھ معلق کی تھیں اتنی طلاقیں واقع ہو جائیں گی امام محمد رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

(16)..... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ المتوفی ۷۴ھ کا فیصلہ
نمبر 55/1..... عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ فِي الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ
يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 18)
حکم رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنی
غیر مدخولہ بیوی کو (بیک کلمہ تین) طلاق دیدے تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک وہ
دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

(17)..... حضرت انس رضی اللہ عنہ المتوفی ۹۳ھ کے فیصلے
نمبر 56/1..... عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ سُفْيَانٌ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا إِلَى مَجْلِسِهِ فَمَرَّ بَنَا فَلَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْنَا حَتَّى انْتَهَى
إِلَى مَجْلِسِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الرَّجُلِ
يُطَلِّقُ الْبُكَرَ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا
وَيُوجِعُهُ ضَرْبًا (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 332)

ابن عیینہ رضی اللہ عنہ اپنے شیخ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ ہم
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پس وہ ہماری خاطر اپنی نشست گاہ کی طرف نکلے اور ہمارے
پاس سے گذرے اور انھوں نے ہمیں سلام نہ کیا حتیٰ کہ اپنی نشست گاہ کی طرف پہنچے پھر ہماری
طرف رخ کر کے کہا السلام علیکم پس ہم نے اس سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو کنواری

حرام کاری سے بچنے 141 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے
بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے (بیک کلمہ) تین طلاقیں دیدیتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب

دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے خاوند بیوی کو جدا کر دیتے اور ایسے آدمی کو دردناک سزا دیتے۔
نمبر 57/2..... عَنْ شَقِيقٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ
امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: هِيَ ثَلَاثٌ، لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا
غَيْرَهُ. وَكَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِهِ أَوْجَعَهُ

(سنن سعید بن منصور ج 1 ص 302، مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 19)

شقیق رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ جو آدمی
اپنی غیر مدخولہ بیوی کو (بیک کلمہ) اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو وہ تین ہی ہوتی ہیں اور وہ
عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے اور جب ایسا
آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو سزا دیتے۔

ابن قیم کی غلط فہمی..... تین خلفاء راشدین کے ۱۱۹ اور سترہ دیگر صحابہ کرام کے ۵۷ فیصلوں
سے ثابت ہو گیا کہ ابن قیم رحمہ اللہ کا یہ دعوی غلط ہے کہ اکٹھی تین طلاقوں کا تین ہونا میں
صحابہ سے بھی ثابت نہیں۔

ہمارا سوال

ہم نے اکٹھی تین طلاقوں کے تین واقع ہونے پر صحابہ کرام کے ۵۷ صریح فیصلے
نقل کیے ہیں جن پر تمام صحابہ کا اتفاق ہے نہ ان کی کسی صحابی نے تردید کی ہے اور نہ کسی
معروف محدث یا فقیہ نے تردید کی ہے، ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ منکرین فقہ اکٹھی تین طلاقوں
کے ایک ہونے پر کسی ایک صحابی سے کوئی ایک صریح فیصلہ کتب حدیث سے نقل کریں جس
پر صحابہ کرام کا اتفاق ہو اور اس کی کسی محدث نے تردید نہ کی ہو؟

حرام کاری سے بچنے 142 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے

تابعین اور تبع تابعین کے فیصلے (75)

(1)..... مسروق رضی اللہ عنہ المتونی 62 کا فیصلہ

نمبر 1/1..... عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، وَلَمْ
يَدْخُلْ بِهَا قَالَ: "لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ،
أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، بَانَتِ بِالْأُولَى، وَلَمْ يَكُنِ الْآخِرَتَانِ بِشَيْءٍ"
(سنن سعید بن منصور ج 1 ص 304)

شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو آدمی اپنی غیر مدخولہ بیوی کو
(ایک کلمہ کے ساتھ) تین طلاقیں دیدے تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر
سے نکاح نہ کرے اور اگر اس نے کہا تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو پہلی
طلاق کے ساتھ خاوند سے جدا ہو جائے گی اور آخری دو طلاقیں لغو ہیں۔

(2)..... قاضی شریح رضی اللہ عنہ المتونی 80 کے فیصلے

نمبر 2/1..... عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ رَجُلٌ إِنِّي طَلَقْتُهَا مِائَةً قَالَ بَانَتِ مِنْكَ بِثَلَاثٍ
وَسَائِرُهُنَّ إِسْرَافٌ وَمَعْصِيَةٌ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 13)
ایک آدمی نے کہا میں نے اپنی بیوی کو کہا تجھے سو طلاقیں ہیں، قاضی شریح رضی اللہ عنہ نے
کہا وہ تجھ سے تین طلاقوں کی وجہ سے جدا ہو گئی اور باقی طلاقیں حد سے تجاوز اور نافرمانی ہے۔

نمبر 3/2..... عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ قَالَ خَرَجَ قَوْمٌ فِي سَفَرٍ، فَمَرُّوا بِرَجُلٍ
فَنَزَلُوا بِهِ، فَطَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَمَضَى الْقَوْمُ فِي سَفَرِهِمْ، ثُمَّ عَادُوا فَوَجَدُوهُ
مَعَهَا، فَقَدَّمُوهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَوَجَدْنَاهُ مَعَهَا،

حرام کاری سے بچنے 143 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
فَأَنْكَرَ، فَقَالَ: تَشْهَدُونَ أَنَّهُ زَانٍ، فَأَعَادُوا عَلَيْهِ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ يَحْدُثْهُمَا، وَأَجَازَ شَهَادَتَهُمْ. (مصنف ابن أبي شيبة ج 6 ص 514)

عیسیٰ بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ سفر میں نکلے وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو اس کے پاس مہمان بن کر ٹھہر گئے اس آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں وہ لوگ سفر میں چلے گئے پھر جب وہ واپس آئے تو اس آدمی کو اس کی بیوی کے پاس پایا چنانچہ وہ اسے لے کر قاضی شریعت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اور ہم نے اس کو اس کی بیوی کے پاس پایا ہے اس نے طلاق دینے کا انکار کر دیا قاضی شریعت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم اس پر زنا کی گواہی دیتے ہو انھوں نے اپنی بات کو دہرایا پس قاضی شریعت رضی اللہ عنہ نے اس خاوند بیوی کے درمیان جدائی کر دی اور ان کو حد نہ لگائی اور ان کی گواہی کو نافذ کر دیا۔

نمبر 4/3.....، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ تَخَاصِمُ زَوْجَهَا إِلَى شُرَيْحٍ فِي مَهْرِهَا، وَقَدْ كَانَتْ قَالَتْ لِرِزْوَجِهَا: طَلَّقْنِي، وَلَكَ مَا عَلَيْكَ، فَفَعَلَ، فَقَالَتْ: لَا حَتَّى تُطَلِّقَنِي ثَلَاثًا، فَفَعَلَ، فَقَالَ: جُلَسَاءُ شُرَيْحٍ: أَمَّا امْرَأَتُكَ فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْكَ حَتَّى تُنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَلَا تَرَى مَالَكَ إِلَّا قَدْ ذَهَبَ، فَقَالَ: شُرَيْحٌ: لِمَ تَرَوْنَ ذَلِكَ؟ وَاللَّهِ إِنَّ الْإِسْلَامَ إِذَا أَضْيَقَ مِنْ حَدِّ السَّيْفِ؛ أَمَّا امْرَأَتُكَ فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْكَ حَتَّى تُنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ، وَأَمَّا مَالُكَ فَلَكَ. (أخبار القضاة ج 2 ص 241، سنن سعيد بن منصور ج 1 ص 376، ج 1 ص 375)

شعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت اپنے خاوند کے ساتھ حق مہر کا جھگڑا قاضی شریعت رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئی اس عورت نے اپنے خاوند کو کہا تھا تو مجھے طلاق دیدے اور تیرے ذمہ جو میرا مہر ہے وہ تیرا ہے (یعنی حق مہر معاف ہے) چنانچہ خاوند نے ایک طلاق

حرام کاری سے بچنے 144 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
دیدیں اس عورت نے کہا نہیں تو تین طلاقیں دے چنانچہ اس نے تین طلاقیں دیدیں شعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قاضی شریعت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں نے اس آدمی کو کہا تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی ہے جب تک وہ تیرے علاوہ دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے تیرے لیے حلال نہیں اور تیرا مال ہماری رائے کے مطابق تجھ سے چلا گیا (یعنی تجھے مال دینا پڑے گا) تو قاضی شریعت رضی اللہ عنہ نے کہا تم یہ کیوں رائے دے رہے ہو؟ اللہ کی قسم اگر ایسا ہوتا تو اسلام تواریک دھار سے زیادہ تنگ ہوگا (پھر اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا) تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی جب تک کہ وہ تیرے علاوہ دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے لیکن تیرا مال وہ تیرا ہی ہے (یعنی تجھے حق مہر نہیں دینا پڑے گا)

نمبر 5/4..... عَنْ عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى شُرَيْحٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا أُمَيَّةَ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ؛ فَقَالَ ثَلَاثٌ فَلَكَ وَأَمَّا سَبْعٌ وَتَسْعُونَ فِإِسْرَافٍ وَمَعْصِيَةٍ. (أخبار القضاة ج 2 ص 261)

عامر شعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی قاضی شریعت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو امیہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں قاضی شریعت رضی اللہ عنہ نے کہا تین طلاقیں تیرے لیے ہیں اور ستانوے طلاقیں حد سے تجاوز اور اللہ کی نافرمانی ہیں۔

نمبر 6/5..... عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى شُرَيْحًا، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَدَدَ النُّجُومِ؛ قَالَ: قَدْ بَانَ مِنْكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَمَا تَرَى؟ فَإِنِّي لَمْ أُطْلِقْهَا الْعِدَّةَ، قَالَ: فَإِنِّي أَمْرُكَ أَنْ تُشَدَّ رَا حِلَّتْكَ، ثُمَّ تَرْكَبَ حَتَّى إِذَا أَتَيْتَ وَادَى النُّوْكَى فَحُلْ بِه. (أخبار القضاة ج 2 ص 281)

ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی قاضی شریعت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد کے برابر طلاقیں دی ہیں میرے لیے کیا حکم ہے؟ قاضی

شرع ﷺ نے کہا کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی اس آدمی نے (بطور اعتراض) کہا آپ کیا کہہ رہے ہو میں نے اس کو شرعی طریقے کے مطابق طلاق نہیں دی (یعنی یہ غیر شرعی طلاق ہے لہذا واقع نہیں ہونی چاہیے) قاضی شرع ﷺ نے کہا میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ تو اپنی سواری تیار کر اور اس پر سوار ہو جاتی کہ جب تو بیوقوفوں کی وادی میں آئے تو وہاں بسیرا کر (یعنی تو بیوقوف ہے کہ تو نے اکٹھی تین طلاقیں دیدی ہیں اب اپنی بیوقوفی کی سزا بھگت) نمبر 6/7 عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ شُرَيْحٍ، أَنَّهُ سِئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: لَا مَرَأَتَهُ أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ النُّجُومِ: يَكْفِيهِ رَأْسُ الْجَوْزَاءِ

(. أخبار القضاة ج 2 ص 389)

عبید اللہ بن عبد اللہ ﷺ نقل کرتے ہیں کہ قاضی شرع ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو کہا تجھے ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق ہے تو قاضی شرع ﷺ نے کہا اس کو جو زاء کا سر (یعنی تین طلاقیں) کافی ہیں۔

نمبر 7/8 عَنْ خَلَّاسِ بْنِ عَمْرٍو؛ قَالَ: كَتَبَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِلَى شُرَيْحٍ: إِنِّي اسْتَعْمِلْتُ عَلَى حَدَاثَةِ سِنِّي وَقَلَّةِ عِلْمِي، وَإِنِّي لَا بَدْلَ لِي إِذَا أَشْكَلَ عَلَيَّ أَمْرٌ أَنْ أَسْأَلَكَ، فَاسْأَلْتُكَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَةً ثَلَاثًا فِي صِحَّةٍ، أَوْ سَقَمٍ، قَالَ: فَقَالَ: شُرَيْحٌ فَقَدْ بَانَ مِنْهُ، (أخبار القضاة ج 1 ص 298)

خلّاس بن عمرو ﷺ کہتے ہیں کہ ہشام بن ہبیرہ ﷺ نے قاضی شرع ﷺ کی طرف خط لکھا کہ میری کم علمی اور کم عمری کے باوجود مجھے گورنر بنا دیا گیا ہے اور میرے لیے ضروری ہے کہ جب مجھے کوئی مشکل پیش آئے تو میں آپ سے سوال کروں پس میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ جو آدمی اپنی بیوی کو حالت صحت میں یا بیماری میں تین طلاقیں دیدے تو اس کا کیا حکم ہے۔ قاضی شرع ﷺ نے جواب لکھا کہ اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی۔

(3) عبد اللہ بن شداد ﷺ المتوفی 81ھ، (4) مصعب بن سعد ﷺ المتوفی 103ھ، (5) ابوما لک ﷺ کا فیصلہ

نمبر 9، 10، 11 / 1 عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَقَالٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَادٍ وَمُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ وَأَبَا مَالِكٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حُبْلَى فَقَالُوا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

(مصنف عبد الرزاق ج 6 ص 305، مصنف ابن أبي شيبة بحاشية محمد عوامه ج 9 ص 561)

ولید بن عقال ﷺ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن شداد ﷺ مصعب بن سعد ﷺ اور ابوما لک ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی حاملہ بیوی کو تین طلاقیں دیں تو انھوں نے کہا کہ یہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک (وضع حمل کے بعد) دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

(6) جابر بن زید ﷺ المتوفی 93ھ کا فیصلہ

نمبر 12 / 1 عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ أَنَّهُمَا قَالَا يَفْرَقُ بِشَهَادَةِ اثْنَيْنِ وَثَلَاثَةٍ، وَيُوجَمُ بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ

(. مصنف ابن أبي شيبة ج 6 ص 513)

(ایک آدمی دو یا تین گواہوں کے سامنے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے کر انکاری ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اپنی اسی بیوی کے ساتھ جماع کرتا ہے اس کے بارے میں) جابر بن زید ﷺ اور قتادہ ﷺ نے کہا کہ دو یا تین آدمیوں کی گواہی کی وجہ سے خاوند بیوی کے درمیان جدائی کر دی جائے گی لیکن اس نے اپنی مطلقہ بیوی کے ساتھ جو صحبت (زنا) کی ہے اس کی وجہ سے رجم تب کیا جائے گا جب اس زنا پر چار گواہ گواہی دیں

(7)..... سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ المتونی 94ھ کے فیصلے

نمبر 13/1..... عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْبُكَرَ ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (مصنف عبد الرزاق ج 6 ص 332)

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے کہا جب آدمی اپنی کنواری بیوی کو (بیک کلمہ) تین طلاقیں دیدے تو وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے۔

نمبر 14/2..... عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيدٍ فِي الْبَتَّةِ: إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَلَوَّاحِدَةً وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 51)

سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو یوں کہے کہ تجھے طلاق بتہ (یعنی پکی طلاق) ہے اگر اس نے ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق (بائتہ) ہوگی اور اگر تین طلاقیں کی نیت کی تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(8)..... سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ المتونی 95ھ کا فیصلہ

نمبر 15/1..... أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: "إِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

("سنن سعید بن منصور ج 1 ص 305)

ابو بشر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا جب آدمی اپنی غیر مدخولہ بیوی کو کہے تجھے تین طلاقیں ہیں تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح نہ کرے

(9)..... ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ المتونی 96ھ کے فیصلے

نمبر 16/1..... عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيُطَلِّقُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ إِنْ كَانَ قَالَ طَالِقٌ ثَلَاثًا كَلِمَةً وَاحِدَةً لَمْ تَحِلَّ لَهُ

حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 19 سنن سعید بن منصور ج 1 ص 304)

مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور صحبت سے پہلے اس کو کٹھی تین طلاقیں دیدیں آپ نے فرمایا اگر اس نے ایک ہی کلمہ سے یوں کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

نمبر 17/2..... عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ ثَلَاثًا وَلَمْ يَدْخُلْ فَقَدْ بَانَ مِنْهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَإِنْ قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ فَقَدْ بَانَ بِالْأُولَى وَلَيْسَتْ اثْنَتَانِ بِشَيْءٍ وَيَخْطُبُهَا إِنْ شَاءَ قَالَ سُفْيَانُ وَهُوَ الَّذِي نَأْخُذُ بِهِ (مصنف عبد الرزاق ج 6 ص 332)

حسن بصری رضی اللہ عنہ اور ابو معشر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب آدمی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے بیک کلمہ تین طلاقیں دیدے تو وہ عورت اس سے جدا ہو جاتی ہے اور دوسرے آدمی سے نکاح کے بغیر اس کیلئے حلال نہیں ہوتی اور اگر اس نے تین دفعہ کہا تجھے طلاق، تجھے طلاق، تجھے طلاق تو وہ عورت پہلی طلاق کے ساتھ خاوند سے جدا ہو گئی اور دوسری دو طلاقیں لغو ہیں اس لئے یہ آدمی اگر چاہے تو (بغیر حلالہ کے) اس عورت کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے سفیان ثوری نے کہا کہ ہمارا مذہب بھی یہی ہے۔

نمبر 18/3..... عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبُكَرَ ثَلَاثًا جَمِيعًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ فَقَدْ بَانَ بِالْأُولَى وَيَخْطُبُهَا

(مصنف عبد الرزاق ج 6 ص 336)

ابو معشر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے

متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی کنواری بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے بیک کلمہ تین طلاقیں دیدیں تو انھوں نے کہا وہ بیوی اس کیلئے تب حلال ہوگی جب وہ دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کرے اور اگر اس نے کہا تجھے طلاق، تجھے طلاق، تجھے طلاق تو صرف پہلی طلاق کے ساتھ جدا ہوگئی اس لیے یہ آدمی (بغیر حلالہ کے) اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

نمبر 19/4..... عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 19)

حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب آدمی اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے بیک کلمہ تین طلاقیں دیدے تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

نمبر 20/5..... عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِمَرْأَتِهِ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا: أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ قَالَ: بَانَتْ بِالْأُولَى، وَالثَّنَانِ لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بِقَمٍّ وَاحِدٍ لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (سنن سعید بن منصور ج 1 ص 303)

ابو ہاشم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے کہے تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے اس کی بیوی پہلی طلاق کے ساتھ جدا ہو جائے گی اور آخری دو طلاقیں لغو ہیں اور اگر ایک ہی کلمہ کے ساتھ اس کو تین طلاقیں دیدیں (یعنی یوں کہا تجھے تین طلاقیں ہیں) تو وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے۔

(10)..... عکرمہ رضی اللہ عنہ المتوفی 104ھ کا فیصلہ

نمبر 21/1..... عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ سِئِلَ عِكْرَمَةَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بِكُرٍّ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ إِنْ كَانَ جَمَعَهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ

زَوْجًا غَيْرَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَّقَهَا فَقَالَ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ فَقَدْ بَانَتْ بِالْأُولَى وَلَيْسَتْ الثَّنَانِ بِشَيْءٍ (مصنف عبد الرزاق ج 6 ص 336)

ابن طاووس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی کنواری بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے تین طلاقیں دیتا ہے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اگر اس نے اکٹھی تین طلاقیں ایک کلمہ کے ساتھ دی ہیں (مثلاً اس نے کہا تجھے تین طلاقیں ہیں) تو وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے اور اگر تین طلاقیں متفرق کلمات کے ساتھ دی ہیں جیسے اس نے کہا تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ عورت پہلی طلاق کے ساتھ خاوند سے جدا ہوگئی (اور وہ محل طلاق نہ رہی) اس لیے دوسری دو طلاقیں لغو ہیں۔

(11)..... شععی رضی اللہ عنہ المتوفی 104ھ کے فیصلے

نمبر 22/1..... عَنْ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 19)

شععی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو صحبت سے پہلے کہا تجھے تین طلاقیں ہیں شععی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

نمبر 23/2..... عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سِئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ خَيْرَ امْرَأَتِهِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ خَيْرَهَا الثَّانِيَةَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ خَيْرَهَا الثَّالِثَةَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (مصنف عبد الرزاق ج 7 ص 14)

اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شععی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا

گیا جس نے اپنی بیوی کو طلاق کا ایک مرتبہ اختیار دیا وہ خاموش رہی پھر اس نے دوسری مرتبہ طلاق کا اختیار دیا وہ خاموش رہی پھر اس نے تیسری مرتبہ طلاق کا اختیار دیا تین مرتبہ کے بعد اس نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا شعیب رضی اللہ عنہ نے کہا (اس کو تین طلاقیں ہو جائیں گی لہذا) وہ اس کیلئے حلال نہیں ہوگی جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کر لے۔

(12)..... جمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ المتونی 105 ھ کا فیصلہ

نمبر 24/1 عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ
(. مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 19)

قنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (غیر مدخولہ بیوی اکٹھی تین طلاقوں کے بعد) شوہر کیلئے تب حلال ہوگی جب دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح کرے۔

(13)..... طاؤس رضی اللہ عنہ المتونی 106 ھ کا فیصلہ

نمبر 25/1 عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَدَّثَكَ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يَرَوِي طَلَاقَ الْفُلْكِ وَاحِدَةً فَكَذِبُهُ

(براہین الکتاب والسنة ص 83 بحوالہ ادب القضا للکرامی)

طاؤس رضی اللہ عنہ کا بیٹا اپنے باپ طاؤس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتا ہے کہ طاؤس نے کہا جو آدمی یہ کہے کہ طاؤس رضی اللہ عنہ تین طلاقوں کے ایک ہونے کی حدیث بیان کرتا ہے تو اس کو کہو کہ یہ جھوٹ ہے۔

(14)..... حسن بصری رضی اللہ عنہ المتونی 110 ھ کے فیصلے

نمبر 26/1 حَزْمُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: "يَا أَبَا سَعِيدٍ، رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَارِحَةَ ثَلَاثًا وَهُوَ شَارِبٌ؟ فَقَالَ:

يُجْلَدُ ثَمَانِينَ، وَبَرَأْتُ مِنْهُ (سنن سعید بن منصور ج 1 ص 308)

حزم بن ابی حزم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سن رہا تھا کہ ایک آدمی نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اے ابوسعید ایک آدمی نے گزشتہ رات شراب پی کر اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور اس کی بیوی اس سے جدا ہوگئی ہے۔

نمبر 27/2 عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ قَالَ لِأَرْبَعِ نِسْوَةٍ: فَسَمْتُ بَيْنَكُنَّ تَطْلِيقَةً قَالَ: "يُطَلَّقُ كُلُّ وَاحِدَةٍ وَاحِدَةً فَإِنْ قَالَ: خَمْسَ تَطْلِيقَاتٍ، طَلَّقَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ فَنِثْنَيْنِ فَإِنْ قَالَ: تِسْعَ تَطْلِيقَاتٍ، طَلَّقَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثًا
(سنن سعید بن منصور ج 1 ص 322)

قنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو آدمی اپنی چار بیویوں کو یوں کہے کہ میں نے تمہارے درمیان ایک طلاق تقسیم کی تو چاروں بیویوں پر ایک ایک طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر یہ کہہ کہ تم چاروں کو پانچ طلاقیں ہیں تو ہر بیوی پر دو طلاقیں واقع ہو جائیں گے اور اگر کہہ کہ تم چاروں کو نو طلاقیں ہیں تو ہر ایک پر تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی

نمبر 28/3 عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهِمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْفَأْ قَالَ بَأْنَتْ مِنْكَ الْعَجُوزُ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 13)

فضل بن دلہم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں تو حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ بڑھیا تجھ سے جدا ہوگئی۔

نمبر 29/4 عَنْ أَبِي مُدَوُّودٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَفْقُلٌ رَاوِيَةُ الْفَرَزْدُقِ قَالَ طَلَّقَ

حرام کاری سے بچنے 153 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
 الْفَرْزُ دُقْ أَمْرَاتُهُ النَّوَارُ ثَلَاثًا وَقَالَ لِي يَا شَفَقْلُ امْضِ بِنَا إِلَى الْحَسَنِ حَتَّى
 نُشْهَدَهُ عَلَى طَلَاقِ النَّوَارِ قُلْتُ أَخْشَى أَنْ يَبْدُوَ لَكَ فِيهَا فَيُشْهَدُ عَلَيْكَ
 الْحَسَنُ فَتُجْلَدُ وَيُفَرَّقُ بَيْنَكُمَا فَقَالَ لَا بُدَّ مِنْهُ فَمَضَيْنَا إِلَى الْحَسَنِ فِي حُلْفَتِهِ
 فَقَالَ لَهُ الْفَرْزُ دُقْ يَا أَبَا سَعِيدٍ عَلِمْتُ أَنِّي قَدْ طَلَقْتُ النَّوَارَ ثَلَاثًا فَقَالَ قَدْ
 شَهِدْنَا عَلَيْكَ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ بَعْدُ فَأَعَادَهَا فَشَهِدَ عَلَيْهِ الْحَسَنُ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَأَنْشَأَ
 الْفَرْزُ دُقْ يَقُولُ

نَدِمْتُ نَدَامَةً الْكُسْعِيِّ لَمَّا مَضْتُ مِنِّي مُطْلَقَةً نَوَارًا
 وَكَانَتْ جَنَّتِي فَخَرَجْتُ مِنْهَا كَأَدَمَ حِينَ أَخْرَجَهُ الصِّرَارُ
 فَلَوْ أَنِّي مَلَكَتُ بِيَدِي وَقَلْبِي لَكَانَ عَلَىَّ لِلْقَدْرِ الْخِيَارُ
 (تاریخ الاسلام ج ۳ ص ۱۳۶)

ابو مودود کہتے ہیں کہ شفقل جو فرزدق سے بکثرت اشعار اور اس کی باتیں نقل
 کرتے ہیں اس نے ہم سے بیان کیا کہ فرزدق نے اپنی بیوی نوار کو (اکٹھی) تین طلاقیں
 دیں اور مجھے کہا اے شفقل ہمیں حسن بصری کی طرف لے چل تا کہ ہم اس کو نوار کی طلاق پر
 گواہ بنائیں میں نے کہا مجھے خطرہ ہے کہ آپ اس کے پیچھے پڑ جائیں گے (یعنی رجوع
 کر کے ازدواجی تعلق قائم کریں گے) پھر آپ کے خلاف حسن گواہی دیں گے نتیجہ آپ کو
 کوڑے مارے جائیں گے اور تمہارے درمیان جدائی کر دی جائے گی فرزدق نے کہا کہ حسن
 بصری کو ضرور گواہ بنانا ہے ہم حسن بصری کی طرف گئے اور وہ اس وقت اپنے شاگردوں کے
 حلقہ میں بیٹھے تھے فرزدق نے کہا اے ابوسعید (کنیت حسن بصری) آپ کو معلوم ہے کہ میں
 نے اپنی بیوی نوار کو تین طلاقیں دی ہیں حسن بصری نے کہا ہم آپ پر گواہ ہو گئے پھر بعد میں
 فرزدق نے نوار کو اپنے پاس واپس لانے کا ارادہ کر لیا چنانچہ وہ نوار کو اپنے پاس لے آیا اس

حرام کاری سے بچنے 154 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
 کے بعد حسن بصری نے فرزدق پر تین طلاق دینے کی گواہی دی اس لیے ان دونوں کو جدا کر دیا
 گیا جدا ہونے کے بعد فرزدق نے (درج ذیل اشعار) کہے
 جب مجھ سے نوار مطلقہ ہو کر چلی گئی تو مجھے کسی کی طرح ندامت ہوئی
 اور نوار میری جنت تھی میں اس سے اس طرح نکلا جس طرح آدم کو (امرا لہی کی) مخالفت نے جنت سے نکالا
 پس اگر تحقیق میں اپنے ہاتھ اور دل پر قابو رکھتا تو میرے لیے تین طلاقیں کو جدا جدا کرنے کا اختیار تھا
 اس سے معلوم ہوا کہ فرزدق نے اکٹھی تین طلاقیں دیں تھیں اور حسن بصری نے
 ان اکٹھی طلاقیں کو نافذ کیا اور ان کی وجہ سے فرزدق اور اس کی بیوی نوار کو جدا کر دیا۔

(15)..... محمد بن سیرین رحمہ اللہ المتونی 110 ھ کا فیصلہ

نمبر 30 / 1 عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

(. مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 19)

محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے (بیک کلمہ) تین
 طلاقیں دیدیں تو وہ اس کیلئے حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے

(16)..... مکحول رحمہ اللہ المتونی 113 ھ کا فیصلہ

نمبر 31 / 1 عَنْ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ مَكْحُولٍ فِيمَنْ طَلَّقَ أَمْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ
 يَدْخُلَ بِهَا إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

(. مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 19)

مکحول رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی غیر مدخولہ بیوی
 کو بیک کلمہ تین طلاقیں دیدیں تو مکحول رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ اس کیلئے حلال نہیں ہوگی جب
 تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔

(17)..... حکم ﷺ المتونی 113ھ کا فیصلہ

نمبر 32/1 مُطَرِّفٌ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا قَالَ " هِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَإِذَا قَالَ: أَنَّتِ طَالِقٌ، أَنَّتِ طَالِقٌ، أَنَّتِ طَالِقٌ، بَانَتْ بِالْأُولَى، وَلَمْ تَكُنِ الْأُخْرَيَانِ بِشَيْءٍ. فَقِيلَ لَهُ: عَمَّنْ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: عَنْ عَلِيٍّ، وَعَبْدِ اللَّهِ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

("سنن سعید بن منصور ج 1 ص 304)

مطرف ﷺ نقل کرتے ہیں کہ حکم ﷺ نے کہا کہ جب آدمی نے (اپنی غیر مدخولہ بیوی کے بارے میں) کہا اس کو تین طلاقیں ہیں تو وہ اس کیلئے حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے اور اگر کہا تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو اس کی بیوی پہلی طلاق سے جدا ہو جائے گی اور آخری دو طلاقیں لغو ہوں گی ان سے پوچھا گیا اے ابو عبد اللہ یہ کس کا فتویٰ ہے تو انھوں نے کہا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے۔

(18)..... حضرت عطاء ﷺ المتونی 114ھ کے فیصلے

نمبر 33/1 عَنِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَصَابَهَا وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا فَشَهِدَ عَلَيْهِ بِطَلْقِهَا قَالَ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَبَلَّغْنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى بِذَلِكَ

(مصنف عبد الرزاق ج 7 ص 340)

ابن جریج ﷺ کہتے ہیں کہ عطاء ﷺ نے فتویٰ دیا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیدے پھر اس کے ساتھ صحبت کرے ازاں بعد طلاق کا انکار کر دے لیکن طلاق پر شہادت مل جائے تو ان کے درمیان جدائی کر دی جائیگی ابن

جریج ﷺ کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ کیا تھا اگر اکٹھی تین طلاقیں کے حکم میں اور تین طہروں کی متفرق تین طلاقیں کے حکم میں فرق ہوتا تو عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ تفصیل پوچھتے لیکن انھوں نے تفصیل پوچھے بغیر فتویٰ دیا کہ تین طلاقیں کی وجہ سے ان کے درمیان جدائی کی جائے گی معلوم ہوا دونوں صورتوں میں تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

نمبر 34/2 عَنْ عَطَاءٍ، فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، ثُمَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو أَحْمَدَ وَأَنَا أَقُولُ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (معجم ابن الأعرابي 4 ص 412)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ تابعی فرماتے ہیں کہ جو آدمی کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے پھر اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے بیک کلمہ تین طلاقیں دیدے تو ان کے درمیان جدائی کر دی جائے گی اور امام ابو احمد رضی اللہ عنہ (محمد بن عبد اللہ بن الزبیر المتونی ۲۰۳ھ) نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ اس آدمی کیلئے اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے

نمبر 35/3 عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَوْ قَالَ اخْتَارِي فَقَالَتْ اخْتَرْتُ نَفْسِي ثُمَّ قَالَ اخْتَارِي فَقَالَتْ قَدْ اخْتَارِي فَقَالَتْ قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي كُلُّ ذَلِكَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ كُنْ ثَلَاثًا (مصنف عبد الرزاق ج 7 ص 13)

عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر خاوند نے کہا تجھے اختیار ہے اور عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا پھر خاوند نے کہا تجھے اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا پھر خاوند نے کہا تجھے اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور یہ سب کچھ ایک مجلس میں ہوا تو یہ تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

(19)..... حارث العکلی کا فیصلہ

نمبر 36/1 عَنْ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِأَرْبَعٍ

حرام کاری سے بچنے 157 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
نِسْوَةٌ لَهُ: بَيْنَكُنْ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ، قَالَ: تَبَيَّنَ كُلُّ وَاحِدَةٍ بَثْلًا، وَإِذَا قَالَ
لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ رُبْعًا، أَوْ ثَلَاثًا، أَوْ نِصْفًا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ تَامَّةٌ

(سنن سعید بن منصور ج 1 ص 323)

مغیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حارث عکلی رحمہ اللہ نے فتویٰ دیا کہ جو آدمی اپنی چار بیویوں کو مخاطب ہو کر کہے کہ تمہارے درمیان تین طلاقیں ہیں تو ہر بیوی تین طلاقوں کے ساتھ جدا ہو جائے گی (کیونکہ اس نے تین طلاقوں کی نسبت چار بیویوں کی طرف کی ہے لہذا یہ تین طلاقیں چار بیویوں کے درمیان بارہ حصوں پر تقسیم ہوں گی اور ہر ایک کے حصے میں ہر طلاق کے تین ربل آتے ہیں اور ہر ربل پوری طلاق شمار ہوگی) اور اگر اپنی ایک بیوی کو کہا کہ تجھے ایک طلاق کی چوتھائی یا تہائی یا نصف ہے تو یہ بھی پوری طلاق شمار ہوگی لہذا اس صورت میں اس عورت پر ایک طلاق واقع ہوگی۔

(20)..... امام قتادہ رحمہ اللہ المتوفی 117ھ کے فیصلے

نمبر 37/1..... عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلَيْنِ فَطَلَّقَ أَحَدَهُمَا ثَلَاثًا وَرَدَّ الْآخَرَ قَالَ هِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا (مصنف عبد الرزاق ج 7 ص 6)

ایک آدمی نے اپنی بیوی کی تین طلاقوں کا دو آدمیوں کو اختیار دیدیا ان میں سے ایک نے تین طلاقیں دیدیں دوسرے نے تین طلاقیں رد کر دیں حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے فتویٰ دیا کہ وہ عورت تین طلاقوں کے ساتھ مطلقہ ہوگئی ہے۔

نمبر 38/2..... عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ شَهِيدَيْنِ وَهُوَ غَائِبٌ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمَ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَأَصَابَهَا وَقَالَ الشَّاهِدَانِ شَهِدْنَا لَقَدْ طَلَّقَهَا فَلَا يُحَدُّ مِثْلَهُ وَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا إِذَا هُوَ جَحَدَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ شَهِدَ

حرام کاری سے بچنے 158 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
هَذَاذَا عَلَى بَيِّطٍ وَإِنْ اعْتَرَفَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ طَلَّقَهَا رُجْمًا

(مصنف عبد الرزاق ج 7 ص 339)

اور اگر ایک آدمی نے بیوی سے اوچھل ہو کر دو گواہوں کے سامنے اس کو اکٹھی تین طلاقیں دیدیں پھر گھر میں آ کر اپنی اسی بیوی کے ساتھ صحبت کی (اور بیوی کو علم نہ تھا) بعد میں ان دو گواہوں نے تین طلاقوں پر گواہی دی تو امام زہری رحمہ اللہ اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے یہ فتویٰ دیا کہ اگر اس آدمی نے طلاق دینے سے انکار کیا اور کہا کہ ان دونوں نے مجھ پر جھوٹی گواہی دی ہے تو اس کو سو کوڑے (بطور تعزیر) لگائے جائیں گے اور خاوند بیوی کو جدا کر دیا جائے گا اور اگر اس نے تین طلاقوں کا اقرار کر لیا تو (بوجہ اقرار حد شرعی میں) اس کو رجم کیا جائے گا۔

نمبر 39/3..... عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سُئِلَ سَعِيدٌ عَنْ رَجُلَيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لَطَائِرٌ: إِنْ لَمْ يَكُنْ غُرَابًا فَأَمْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلَاثًا، وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ لَمْ يَكُنْ حَمَامًا فَأَمْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلَاثًا فَحَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا طَارَ الطَّائِرُ وَلَا تَدْرِي مَا هُوَ فَلَا يَقْرُبُهَا هَذَا وَلَا يَقْرُبُهَا هَذَا.

(مصنف ابن أبي شيبة ج 4 ص 153، 154)

عبد الاعلیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں سعید رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ دو آدمیوں میں سے ایک نے کہا کہ اگر یہ پرندہ کوانہ ہو تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں اور دوسرے نے کہا اگر یہ پرندہ کبوتر نہ ہو تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں تو سعید رحمہ اللہ نے قتادہ رحمہ اللہ کے حوالہ سے ہمیں بتایا کہ جب پرندہ اڑا اور یہ پتہ نہ چلا کہ وہ کیا ہے تو نہ یہ بیوی کے قریب جائے اور نہ وہ۔ (یعنی دونوں آدمیوں کی بیویاں تین طلاقوں کی وجہ سے حرام ہو گئیں جب تک پرندے کی تحقیق نہ ہو جائے)

(21)..... قاضی ایاس رحمہ اللہ المتوفی 122ھ کا فیصلہ

نمبر 40/1..... وَكَانَ الْمُهْلَبُ بْنُ الْقَاسِمِ مَا جُنَا فُشِرَبَ يَوْمًا، وَامْرَأَتُهُ بَيْنَ

يَدِيهِ، فَنَآوَلَهَا الْقَدَحَ، فَأَبَتْ أَنْ تَشْرَبَهُ، وَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْهَا؛ فَقَالَ لَهَا: أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا إِنْ لَمْ تَشْرَبِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهَا نِسْوَةً؛ فَقُلْنَ أَشْرَبِيهِ، وَفِي الدَّارِ طَيْرٌ دَاجِنٌ، فَعَدَا، فَمَرَّ بِالْقَدَحِ فَكَسَرَهُ، فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَجَحَدَ الْمَهْلَبُ ذَلِكَ وَقَالَ: لَمْ أُطْلِقْكَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا شُهُودٌ إِلَّا نِسَاءٌ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِهَا فَحَوَّلُوها فَاسْتَعْدَى الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عِدِيَّ بْنَ أَرْطَاةٍ؛ وَقَالَ: عَظَبُوا ابْنِي عَلَى امْرَأَتِهِ، فَغَضِبَ لَهُ عِدِيٌّ، فَكَرَّهَا إِلَيْهِ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى إِيَّاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ قَاضٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَشَهِدَ لَهَا نِسَاءٌ؛ فَقَالَ: إِيَّاسُ: لَيْنُ قُرْبَتِهَا لَا رُجْمَتُكَ، (أخبار القضاة ج 1 ص 314)

مہلب بن قاسم بے حیاء آدمی تھا اس نے ایک دن شراب پی اور اس کی بیوی اس کے سامنے بیٹھی تھی اس نے شراب کا پیالہ بیوی کو پیش کیا بیوی نے پینے سے انکار کر دیا اور پیالہ لے کر اپنے سامنے رکھ دیا مہلب نے بیوی کو کہا اگر تو نے اس کو نہ پیا تو تجھے تین طلاقیں ہیں عورتیں اس کی بیوی کے پاس آئیں اور کہا کہ تو اس شراب کو پی لے اور گھر میں ایک پالتو پرندہ تھا وہ دوڑا اور پیالہ کے پاس سے گذرا اس نے پیالہ کو توڑ دیا پس عورت جانے کیلئے کھڑی ہو گئی ادھر مہلب نے طلاق سے انکار کر دیا اور کہا میں نے تجھے طلاق نہیں دی اور اس کی بیوی کے پاس سوائے عورتوں کے اور کوئی گواہ نہ تھے ازان بعد اس نے اپنے گھر والوں کے پاس پیغام بھیجا انھوں نے اس کو اپنے ہاں منتقل کر دیا پھر مہلب کے والد قاسم بن عبد الرحمن نے عدی بن ارقطہ سے مدد طلب کی اور کہا کہ لوگ میرے بیٹے پر اس کی بیوی کے معاملہ میں غالب آ گئے ہیں عدی اس کی بات سن کر غصہ میں آ گیا اور اس عورت کو مہلب کی طرف لوٹا دیا پھر وہ عورت اپنا جھگڑا ایاس بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئی جو عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی طرف سے قاضی تھے اس کے پاس عورتوں نے گواہی دی ان کی گواہی کے بعد قاضی ایاس رضی اللہ عنہ نے فیصلہ سنایا کہ اے مہلب اگر تو اس عورت کے قریب گیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔

(22)..... امام زہری رضی اللہ عنہ المتوفی 125ھ کے فیصلے
نمبر 41/1..... عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا جَمِيعًا قَالَ: إِنْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ عَصَى رَبَّهُ وَبَانَ مِنْهُ امْرَأَتُهُ.
(مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 11)

معمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زہری رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دی ہوں آپ نے فرمایا جس نے ایسا کیا اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اس سے اس کی بیوی جدا ہو گئی۔

نمبر 42/2..... عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْتَاهُ رَجُلٌ بِأَنْ يَرْاجِعَهَا فَذَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ يُنْكَلُ الَّذِي أَفْتَاهُ وَيُفَرِّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ وَيُعْرِمُ الصَّدَاقَ
(مصنف عبد الرزاق ج 7 ص 340)

معمر رضی اللہ عنہ امام زہری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جس آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیں پھر اس کو کسی مفتی نے فتویٰ دیا کہ وہ اس سے رجوع کر لے چنانچہ طلاق دہندہ نے رجوع کیا اور مطلقہ کے ساتھ صحبت کی تو ایسے مفتی کو سزا دی جائے گی اور عورت مرد کو جدا کر دیا جائے گا (چونکہ وطی بالشبہ ہے اس لیے) وہ آدمی اس عورت کو مہر مثلی (عرف میں اس جیسی عورت کا جتنا حق مہر ہوتا ہے) ادا کرے۔

نمبر 43/3..... عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَامْرَأَتِهِ اخْتَارِي فَقَالَتْ قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي ثُمَّ قَالَ اخْتَارِي فَقَالَتْ قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي فَقَالَتْ قَدْ اخْتَرْتُ نَفْسِي فَقَدْ ذَهَبَتْ مِنْهُ
(مصنف عبد الرزاق ج 7 ص 13)

امام زہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آدمی نے اپنی بیوی کو کہا تجھے اختیار ہے اس نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا پھر اس آدمی نے کہا تجھے اختیار ہے اس نے کہا میں نے

حرام کاری سے بچنے 161 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
اپنے نفس کو اختیار کیا پھر خاوند نے کہا تجھے اختیار ہے اس عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو
اختیار کیا تو وہ عورت اس خاوند سے (تین طلاقیں کی وجہ سے) جدا ہو جائے گی۔

(23) قاضی ابو حبیب حارث بن محمّر الشامی رحمہ اللہ المتوفی ۱۲۶ھ کا فیصلہ
نمبر 44 / 1 بَقِيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَبِيبٍ الْقَاضِي أَنَّ رَجُلًا
طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عِدَّةَ الْحَصَا فَقَالَ لَهُ أَبُو حَبِيبٍ: يَا أَخَذْتَ ثَلَاثًا وَسَاوَرْتُهُنَّ فِي كَذَا
وَكَذَا مِنَ الْأَبْعَدِ (أخبار القضاة ج 3 ص 212)

بقیہ بن صفوان بن عمرو رحمہ اللہ، قاضی ابو حبیب رحمہ اللہ کا فیصلہ نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی
نے اپنی بیوی کو کنکریوں کی تعداد کے برابر طلاقیں دیں اس کو قاضی ابو حبیب نے کہا کہ ان میں سے
تین طلاقیں پکڑ لے اور باقی طلاقیں بیوی سے دور ترین جگہ میں ہیں (یعنی وہ لغو ہیں)

(24) امام جعفر صادق المتوفی 148ھ کے فیصلے

نمبر 45 / 1 عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلَبَ قَالَ: سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ
طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ بَانَ مِنْهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ
أُفِي النَّاسِ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ (سنن دار قطنی ج 4 ص 45)

ابان بن تغلب رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر بن محمد الصادق رحمہ اللہ سے اس
آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں انھوں نے فرمایا
وہ عورت اس آدمی سے جدا ہو گئی ہے اور وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے آدمی
کے ساتھ نکاح نہ کرے۔ ابان رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے اس پر فتویٰ
دینے کی اجازت طلب کی انھوں نے کہا جی ہاں تو اس پر فتویٰ دے سکتا ہے۔

اگر اکٹھی تین طلاقیں اور تین طہروں کی متفرق تین طلاقیں کے حکم میں فرق ہوتا تو
امام جعفر صادق رحمہ اللہ تفصیل پوچھنے کے بعد جواب دیتے لیکن انھوں نے یہ نہیں پوچھا معلوم
ہوا کہ امام جعفر صادق رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

حرام کاری سے بچنے 162 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
نمبر 46 / 2 عَنْ مَسْلَمَةَ بِنْتِ جَعْفَرٍ الْأَحْمَسِيِّ قُلْتُ لَجَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ أَنَّ قَوْمًا يَزْعُمُونَ أَنَّ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا بِجَهَالَةٍ رُدَّ إِلَى السَّنَةِ،
تَجْعَلُونَهَا وَاحِدَةً، يَرَوْنَهَا عَنْكُمْ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ مَا هَذَا مِنْ قَوْلِنَا مَنْ طَلَّقَ
ثَلَاثًا فَهُوَ كَمَا قَالَ (سیر أعلام النبلاء ج 6 ص 260)

مسلمہ بن جعفر الاحمسی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے جعفر بن محمد صادق رحمہ اللہ سے
کہا کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو آدمی جہالت سے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو اس
کو سنت کی طرف لوٹایا جائے گا اور تم اس کو ایک شمار کرتے ہو وہ لوگ تم سے یہ مسئلہ نقل کرتے
ہیں امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ کی پناہ یہ ہمارا قول نہیں ہے جو تین طلاقیں دے گا وہ
ویسے ہی تین ہوں گی جیسے اس نے کہا۔

(25) عثمان بنی المتوفی 143ھ (26) عبید اللہ بن الحسن المتوفی 168ھ (27) حسن
بن جی المتوفی 169ھ اور (28) لیث بن سعد المتوفی 175ھ کا مذہب

نمبر 47، 48، 49، 50 / 1 وَمِمَّنْ قَالَ بِأَنَّ الثَّلَاثَةَ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ تُلْزَمُ
مَوْقِعَهَا وَلَا تَحِلُّ لَهُ امْرَأَتُهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ مَالِكٌ وَأَبُو حَنِيفَةَ
وَالشَّافِعِيُّ وَأَصْحَابُهُمُ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَالْأَوْزَاعِيُّ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ
وَعُثْمَانُ بْنُ النَّبِيِّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ وَالْحَسَنُ بْنُ حَمِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

(الاستدکار ج 6 ص 8)

جن لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ تین طلاقیں بیک کلمہ واقع کرنے والے پر لازم ہو جاتی ہیں
اور اس کی بیوی اس کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے ان میں سے
امام مالک رحمہ اللہ، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، اور ان کے تلامذہ سفیان ثوری رحمہ اللہ
قاضی ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ امام اوزاعی رحمہ اللہ لیث بن سعد رحمہ اللہ عثمان بنی عبید اللہ بن عبید اللہ بن
الحسن رحمہ اللہ اور حسن بن جی رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہیں۔

حرام کاری سے بچنے 163 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
(29) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ المتوفی 150ھ (30) امام محمد رحمہ اللہ المتوفی 189ھ

اور تمام فقہاء تابعین و تبع تابعین کا فیصلہ

نمبر 51، 52 / 1..... مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا قَالَ يَذْهَبُ أَحَدُكُمْ فَيَتَلَطَّحُ
بِالنِّسَاءِ ثُمَّ يَأْتِينَا إِذْهَبَ فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ
لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ وَقَوْلُ الْعَامَّةِ لَا اخْتِلَافَ فِيهِ (كتاب الآ ثار ص 120)

محمد رحمہ اللہ، ابوحنیفہ رحمہ اللہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین رحمہ اللہ، عمرو بن
دینار رحمہ اللہ، عطاء رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رحمہ اللہ کا فیصلہ منقول ہے ایک آدمی
نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو (اکٹھی) تین طلاقیں دی ہیں حضرت ابن عباس رحمہ اللہ نے
فرمایا کہ تم میں سے کوئی بد بودار بات کے ساتھ لٹ پٹ ہو جاتا ہے (جیسے اکٹھی تین طلاق
دینا) پھر ہمارے پاس آ جاتا ہے، دفع ہو جاتا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تیری
بیوی تجھ پر حرام ہو گئی ہے اب تیرے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ دوسرے
آدمی کے ساتھ نکاح نہیں کرتی۔ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی کو لیتے ہیں اور
ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سب تابعین و تبع تابعین کا یہی قول ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

نمبر 53، 54 / 2..... مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
فِي الَّذِي يُطَلِّقُ وَاحِدَةً وَهُوَ يَنْوِي ثَلَاثًا أَوْ يُطَلِّقُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَنْوِي وَاحِدَةً قَالَ
إِنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَلَيْسَتْ نِيَّتُهُ بِشَيْءٍ وَإِنْ تَكَلَّمَ بِثَلَاثٍ كَانَتْ

حرام کاری سے بچنے 164 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
ثَلَاثًا وَلَيْسَتْ نِيَّتُهُ بِشَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ بِهِذَا كَلِمَةٍ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
(كتاب الآ ثار ص 120)

امام محمد رحمہ اللہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے وہ حماد رحمہ اللہ سے اور حماد رحمہ اللہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ
سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے اور نیت کرے تین کی یا
طلاقیں دے تین اور نیت کرے ایک کی تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک طلاق کی
صورت میں ایک طلاق ہوگی اور تین طلاقیں کی صورت میں تین ہوں گی اور اس کی نیت کا
اعتبار نہیں امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی ابوحنیفہ کا قول ہے۔

نمبر 55، 56 / 3..... امام محمد رحمہ اللہ حضرت عمر رحمہ اللہ کا غیر مدخولہ بیوی کے بارے میں
اکٹھی تین طلاقیں کا فیصلہ نقل کر کے لکھتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لِأَنَّهُ
طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِيعًا فَوَقَعَ عَلَيْهَا جَمِيعًا مَعَ وَلَوْ فَرَّقَهُنَّ وَقَعَتِ الْأُولَى خَاصَّةً
لِأَنَّهُا بَانَتْ بِالْأُولَى قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالثَّانِيَةِ وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا

(موطا امام محمد ص 263)

ہم اسی کو لیتے ہیں اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ہمارے سب اہل کوفہ فقہاء کا مذہب یہی
ہے کیونکہ اس آدمی نے غیر مدخولہ بیوی کو بیک کلمہ تین طلاقیں دی ہیں پس یہ تین طلاقیں اس
پر اکٹھی واقع ہو جائیں گی اور اگر تین طلاقیں جدا جدا کر کے دے (تجھے طلاق ہے، تجھے
طلاق ہے، تجھے طلاق ہے) تو وہ فقط پہلی طلاق واقع ہوگی کیونکہ وہ عورت دوسری دو
طلاقیں کے تلفظ سے پہلے پہلی طلاق کے ساتھ جدا ہو جاتی ہے (اور دوسری تیسری طلاق
کے تلفظ کے وقت وہ محل طلاق نہیں) اور اس عورت پر عدت نہیں ہے۔

نمبر 57، 58 / 4..... مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ فِي الْبَتَّةِ إِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوَى وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ

حرام کاری سے بچنے 165 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
نَوَی وَاحِدَةً فَوَاحِدَةً بَائِنٌ وَإِنْ لَمْ يَنْوَ طَلَقًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ (کتاب الاثار ص 122)

امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے حماد رحمہ اللہ سے اور حماد رحمہ اللہ نے
ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کی کہ جو آدمی اپنی بیوی کو کہے کہ انت بتہ (یعنی تو مجھ سے
جدا ہے) اگر اس نے اس کے ساتھ طلاق کی نیت کی تو اس کی نیت کا اعتبار ہے یعنی اگر اس
نے تین طلاقیں کی نیت کی تو تین طلاقیں واقع ہوں گی اور اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک
طلاق بابتہ واقع ہوگی اور اگر طلاق کی نیت نہ کی تو کوئی طلاق بھی واقع نہیں ہوگی امام
محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہم اسی قول کو لیتے ہیں اور یہی ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔

نمبر 59، 60/5..... مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ
عُرْوَةَ بِنَ الْمُغِيرَةِ ابْتُلِيَ بِهَا وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَأَرْسَلَ إِلَى شُرَيْحٍ..... قَالَ
شُرَيْحٌ أَرَأَيْ قَوْلَهُ أَنْتَ طَالِقٌ طَلَقًا قَدْ خَرَجَ وَأَرَأَيْ قَوْلَهُ الْكَبْتَةُ بِدْعَةٌ قِفْ عِنْدَ
بِدْعَةٍ فَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَهُوَ خَاطِبٌ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ (کتاب الاثار ص 122)

امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ ہمیں ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی حماد رحمہ اللہ سے انھوں نے
ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کوفہ کا امیر عروہ بن مغیرہ رحمہ اللہ طلاق بتہ
کے مسئلہ میں مبتلا ہوا (یعنی اس نے اپنی بیوی کو کہا انت طالق البتہ یعنی تجھے طلاق بتہ ہے) سو
اس نے قاضی شریح رحمہ اللہ کی طرف قاصد بھیج کر مسئلہ دریافت کیا قاضی شریح رحمہ اللہ نے کہا کہ
اس کے انت طالق والے قول کی وجہ یہ طلاق ہے اور البتہ والے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس
نے طلاق بدعت (غیر شرعی طلاق) دی ہے لہذا اس پر یہ طلاق بدعت نافذ ہو جائے گی پس
اگر اس نے اس کے ساتھ تین طلاقیں کی نیت کی ہے تو تین واقع ہوں گی اور اگر ایک طلاق کی

حرام کاری سے بچنے 166 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
نیت کی ہے تو ایک طلاق بابتہ واقع ہوگی اور اس کو دو بارہ پیغام نکاح دینے کا حق ہے امام محمد
رحمہ اللہ نے فرمایا ہم اسی قول کو لیتے ہیں اور یہی ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔

(31) امام اوزاعی رحمہ اللہ المتوفی 157ھ کا مذہب

نمبر 61/1..... وَأَجْمَعَ كُلُّ مَنْ نَحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ مَنْ طَلَّقَ
زَوْجَةً أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ أَنْ ثَلَاثًا مِنْهَا تُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ رَوَى مَعْنَى هَذَا الْقَوْلِ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ
وَالثَّوْرِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَبُو عُبَيْدٍ

(الاشراف علی مذاہب العلماء لابن المنذر المتوفی 319ھ ج 5 ص 190)

سب اہل علم جن سے ہم علم محفوظ کرتے ہیں ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو آدمی بیوی کو تین سے
زیادہ طلاقیں دیدے تو ان میں سے تین اس کی بیوی کو اس پر حرام کر دیتی ہیں یہی فتویٰ حضرت عمر
بن خطاب رحمہ اللہ ابن مسعود رحمہ اللہ ابن عباس رحمہ اللہ ابن عمر رحمہ اللہ سے مروی ہے اور امام مالک رحمہ اللہ
سفیان ثوری رحمہ اللہ امام اوزاعی رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ اور ابوعبید رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں

(32) سفیان ثوری رحمہ اللہ المتوفی 161ھ کے فیصلے (3)

نمبر 62/1..... عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ ثَلَاثًا ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا
قَالَ يُدْرَأُ عَنْهَا الْحَدُّ وَيَكُونُ عَلَيْهَا الصَّدَاقُ

(مصنف عبدالرزاق ج 7 ص 339)

عبدالرزاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فتویٰ دیا کہ جو آدمی
اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے کر اس کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو اس سے حد زنا
ساقط ہوگی مگر اس پر حق مہر لازم ہوگا۔

نمبر 63/2.....عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ إِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلَاثًا وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَإِنْ خَيَّرَهَا وَاحِدَةً فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَيَخْطُبُهَا إِنْ شَاءَ

(مصنف عبدالرزاق ج 7 ص 14)

عبدالرزاق رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق کا اختیار دیا سفیان ثوری رحمہ اللہ نے کہا اگر اس عورت نے اپنے نفس کو تین مرتبہ اختیار کر لیا تو اس کو تین طلاقیں ہو جائیں گی اگر اس نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا تو کوئی طلاق نہ ہوگی اگر شوہر نے اپنی بیوی کو ایک مرتبہ طلاق کا اختیار دیا اس نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا تو ایک طلاق بائنہ ہوگی البتہ اگر خاوند چاہے تو اس عورت کو دوبارہ نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔

نمبر 64/3.....عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ ثَلَاثًا وَلَمْ يَدْخُلْ فَقَدْ بَانَ مِنْهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَإِنْ قَالَ أَنْتَ طَالِقٌ أَنْتَ طَالِقٌ فَقَدْ بَانَ بِالْأُولَى وَلَيْسَتْ ائْتِنَانِ بِشَيْءٍ وَيَخْطُبُهَا إِنْ شَاءَ قَالَ سَفِيَانُ وَهُوَ الَّذِي نَأْخُذُ بِهِ (مصنف عبدالرزاق ج 6 ص 332)

حسن بصری رحمہ اللہ اور ابو معشر رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا جب آدمی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے (بیک کلمہ) تین طلاقیں دیدے تو وہ عورت اس سے جدا ہو جاتی ہے اور دوسرے آدمی سے نکاح کے بغیر اس کیلئے حلال نہیں ہوتی اور اگر اس نے تین دفعہ کہا تجھے طلاق، تجھے طلاق، تجھے طلاق تو وہ عورت پہلی طلاق کے ساتھ خاوند سے جدا ہو گئی اور دوسری دو طلاقیں لغو ہیں اس

لئے یہ آدمی اگر چاہے تو (بغیر حلالہ کے) اس عورت کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے کہا کہ ہمارا مذہب بھی یہی ہے۔

(33) امام مالک رحمہ اللہ المتوفی 179 اور فقہاء مدینہ کا فیصلہ

نمبر 65/1.....عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْبَكْرِ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَاذَا تَرَيَانِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ مَا لَنَا فِيهِ قَوْلٌ فَادْهَبْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ فَسَلَّهُمَا ثُمَّ اتَيْنَا فَأَخْبَرْنَا فَدْهَبَ فَسَأَلَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَفْتِيهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَدْ جَاءَكَ مُعْضِلَةٌ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثَةُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ مَالِكٌ وَعَلَى ذَلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا (موطأ مالک ج 4 ص 821)

معاویہ بن ابی عیاش انصاری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ اور عاصم بن عمرو رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ محمد بن ایاس رحمہ اللہ آیا اس نے کہا ایک دیہاتی نے اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے تین طلاقیں دے دی ہیں آپ دونوں کیا حکم دیتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ نے فرمایا ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں کہتے آپ حضرت عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ اور حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ کے پاس جائیں، میں ان دونوں کو حضرت عائشہ رحمہ اللہ کے پاس چھوڑ آیا ہوں ان دونوں سے جا کر مسئلہ پوچھئے پھر واپس آ کر ہمیں بھی بتا دیجئے، چنانچہ محمد بن ایاس رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ اور حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ کے پاس گئے ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو حضرت ابن عباس رحمہ اللہ نے کہا اے ابو ہریرہ آپ فتویٰ دیجئے! اور آپ کے پاس یہ پیچیدہ مسئلہ آیا ہے حضرت

حرام کاری سے بچنے 169 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ایک طلاق (غیر مدخلہ) عورت کو خاوند سے جدا کر دیتی ہے اور
تین طلاقیں اس کو حرام کر دیتی ہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے اور ابن
عباسؓ نے بھی اسی طرح فرمایا۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں ہمارے (یعنی فقہاء مدینہ کے) نزدیک حکم یہی ہے

نمبر 66/2..... قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَهِيَ حَامِلٌ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ
أَوْ مَجَالِسَ شَتَّى أَيْلَزُمُهُ ذَلِكَ أَمْ لَا؟ قَالَ قَالَ مَالِكٌ: يَلْزَمُهُ ذَلِكَ وَكَرِهَ لَهُ
مَالِكٌ أَنْ يُطَلِّقَهَا هَذَا الطَّلَاقُ، (المدونة ج 2 ص 4)

سمعونؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اگر خاوند اپنی بیوی کو حمل کی حالت میں ایک مجلس یا
مختلف مجالس میں تین طلاقیں دیدے تو آپ کیا کہتے ہیں کیا یہ تین طلاقیں اس پر لازم ہو
جائیں گی یا نہیں؟ تو ابن القاسمؒ نے کہا امام مالکؒ فرماتے ہیں یہ تین طلاقیں اس
پر لازم ہو جائیں گی اور امام مالکؒ نے طلاق کے اس طریقہ کو مکروہ قرار دیا ہے

(34) قاضی حفص بن غیاثؒ المتوفی 195ھ کے فیصلے

نمبر 67/1..... سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْخٍ قَالَ: كَانَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَاضِي
الْكُوفَةِ إِذَا وَامَرُوهُ فِي بَيْتِمَةٍ زَوْجَهَا؛ قَالَ لِقِيَامِهِ: سَلْ عَنْهُ؛ فَإِنْ كَانَ رَافِضِيًّا
فَلَا تَزَوَّجْهُ، فَإِنَّهُ يُطَلِّقُ ثَلَاثًا وَيُقِيمُ عَلَيْهَا، وَإِنْ كَانَ يُعَاقِرُ النَّبِيذَ فَلَا تَزَوَّجْهُ،
فَإِنَّهُ يُسَكِّرُ وَيُطَلِّقُ وَيُقِيمُ عَلَيْهَا (أخبار القضاة ج 3 ص 185)

سلیمان بن ابی شیخؒ کہتے ہیں کہ جب لوگ یتیم لڑکی کے کسی آدمی کے ساتھ
نکاح کے بارے میں کوفہ کے قاضی حفص بن غیاثؒ سے مشورہ کرتے تو وہ اپنے منتظم کو
کہتے کہ اس آدمی کے متعلق تحقیق کرو اگر وہ رافضی ہے تو اس کے ساتھ نکاح مت کر کیونکہ وہ
اس لڑکی کو اکٹھی تین طلاقیں دے کر اس کے ساتھ ازدواجی زندگی برقرار رکھے گا اور اگر نشہ

حرام کاری سے بچنے 170 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
آور نبیذ پینے کا عادی ہے تو اس کے ساتھ بھی نکاح نہ کرنا کیونکہ وہ نشہ سے مدہوش ہو کر طلاق
دیدے گا اور زوجیت پر قائم رہے گا۔

نمبر 68/2..... عَنْ طَلْقِ بْنِ غَنَامٍ قَالَ خَرَجَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ يُرِيدُ الصَّلَاةَ
وَأَنَا خَلْفُهُ فَقَامَتُ امْرَأَةً حَسَنَاءُ فَقَالَتْ لَهُ أَصْلَحَ اللَّهُ الْقَاضِي زَوْجِي فَإِنِّي لِي
إِخْوَةٌ يَصْرُونَ بِي قَالَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا طَلْقُ إِذْهَبْ زَوْجَهَا إِنْ كَانَ الَّذِي
يَخْطُبُهَا كُفُفًا فَإِنْ كَانَ يَشْرَبُ النَّبِيذَ حَتَّى يُسَكِّرَ فَلَا تَزَوَّجْهُ وَإِنْ كَانَ
رَافِضِيًّا فَلَا تَزَوَّجْهُ قُلْتُ لِمَ أَصْلَحَ اللَّهُ الْقَاضِي قَالَ إِنَّهُ إِنْ كَانَ رَافِضِيًّا فَإِنَّ
الثَّلَاثَ عِنْدَهُ وَاحِدَةٌ وَإِنْ كَانَ يَشْرَبُ النَّبِيذَ حَتَّى يُسَكِّرَ فَهُوَ يُطَلِّقُ وَلَا
يَذَرِي (غريب الحديث للخطابي ج 3 ص 117)

طلق بن غنامؒ کہتے ہیں کہ قاضی حفص بن غیاثؒ نماز کے ارادہ سے
باہر تشریف لائے میں آپ کے پیچھے تھا ایک خوبصورت عورت کھڑی ہوئی اور قاضی
حفصؒ کو کہا اللہ تعالیٰ قاضی کے احوال درست رکھے میرا نکاح کر دیجئے کیونکہ میرے
بھائی مجھے تکلیف دیتے ہیں قاضی حفصؒ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے طلق جا اور
اس کا نکاح کر دے اگر پیغام نکاح دینے والا اس عورت کا کفو ہو (اور یہ بھی تحقیق کر لینا)
اگر وہ اتنا نبیذ پیتا ہے کہ اس کو نشہ آ جاتا ہے تو اس سے اس عورت کا نکاح نہ کرنا اور اگر وہ
رافضی ہو تو اس سے بھی اس عورت کا نکاح نہ کرنا میں نے کہا اللہ تعالیٰ قاضی کے احوال
درست رکھے اس کی کیا وجہ ہے؟ تو قاضی حفصؒ نے کہا کیونکہ اگر وہ رافضی ہے تو اس
کے نزدیک اکٹھی تین طلاق ایک ہوتی ہے اور اگر وہ نشہ آنے تک نبیذ پیتا رہتا ہے تو وہ
طلاق دیدے گا اور اس کو پتہ ہی نہ چلے گا۔

نمبر 69/3..... عَنْ طَلْقِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى حَفْصِ فَقَالَ لَهُ:
أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّهُ قَدْ جَرَى بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَقَالَتْ لِي: يَا نَذْلُ، فَقُلْتُ

حرام کاری سے بچنے 171 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
لَهَا: إِنْ كُنْتُ نَذْلًا فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا، وَقَدْ خِفْتُ أَنْ تَكُونِ قَدْ حَرُمْتُ عَلَى
فَأَشَى شَيْءٍ النَّذْلُ؟ قَالَ: أَتَشْتُمُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: لَا قَالَ:
فَلَسْتُ بِنَذْلٍ.
(أخبار القضاة ج 3 ص 187)

طلق بن عیاش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی کوفہ کے قاضی حفص بن غیاث رضی اللہ عنہ کے پاس
آیا اور کہا قاضی صاحب (اللہ آپ کے جملہ معاملات درست رکھے) قصہ یہ ہے کہ میرے
اور میری بیوی کے درمیان تلخ کلامی ہوگئی تو میری بیوی نے مجھے کہا اے نذل (یعنی اے بے
دین) میں نے اسے کہا کہ اگر میں نذل (بے دین) ہوں تو تجھے تین طلاقیں ہیں اب مجھے
ڈر ہے کہ وہ بیوی کہیں مجھ پر حرام تو نہیں ہوگئی مجھے یہ بتائیے کہ نذل کیا چیز ہے؟ قاضی نے
کہا کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا کہتا ہے اس نے کہا نہیں تو قاضی نے کہا کہ آپ نذل (یعنی
بے دین) نہیں ہیں (یعنی بیوی آپ پر حرام نہیں ہوئی کہ تین طلاقیں مشروط تھیں تیرے
نذل ہونے کے ساتھ جب تو نذل نہیں تو وہ طلاقیں واقع نہیں ہوں گی)

(35) امام شافعی رحمہ اللہ المتوفی 204ھ کے فیصلے

نمبر 70/1..... (قال الشافعي) إذا قال الرجل لامرأته التي لم يدخل بها
أنت طالق ثلاثاً فقد حرمت عليه حتى تنكح زوجاً غيره
(الأم ج 5 ص 183)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب آدمی اپنی غیر مدخولہ بیوی کو کہے تجھے تین
طلاقیں ہیں تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے جب تک دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے۔
نمبر 71/2..... وَأَوْ قَالَ لِلْمَرْأَةِ غَيْرِ الْمَدْخُولِ بِهَا أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا..... وَقَعْنَ مَعًا
حِينَ تَكَلَّمْنَ بِهِ..... وَهَكَذَا لَوْ كَانَتْ مَدْخُولًا بِهَا (الأم ج 5 ص 183)
جب شوہر اپنی غیر مدخولہ بیوی کو کہے تجھے تین طلاقیں ہیں تو یہ تین طلاقیں تلفظ
کرنے کے ساتھ ہی واقع ہو جاتی ہیں اور مدخولہ بیوی کا حکم بھی یہی ہے۔

حرام کاری سے بچنے 172 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
نوٹ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تابعی ہیں (الاسامی والکنی لابی احمد الحاكم ج 4 ص 55) المصنفی فی سرد
الکنی للذہبی ج 1 ص 204، تاریخ بغداد ج 13 ص 322، مغانی الاختیار ج 5 ص 136، تمییز الصحیفہ
ص 12، الانساب للسمعانی ج 3 ص 37، الخیرات الحسان 1، الفصل الثانی عشر انہ رای جماعۃ من
الصحابۃ (امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے اس لیے ان کا
یہاں ذکر باب کے مذکورہ عنوان 'تابعین اور تبع تابعین کے فیصلے' کے مطابق ہے لیکن
امام احمد رحمہ اللہ نہ تابعی ہیں نہ تبع تابعی ہیں (تقریب التہذیب ص 10) مگر چونکہ ان کا شمار
ائمہ اربعہ میں ہوتا ہے اس لیے ائمہ ثلاث کے ساتھ ضمناً و تبعاً طرد اللباب ان کا یہاں
ذکر کر دیا ہے اس لیے اب امام احمد رحمہ اللہ کے فیصلہ جات ملاحظہ کیجئے۔

(36) امام احمد رحمہ اللہ المتوفی 241ھ کے فیصلے

نمبر 72/1..... قَالَ سَمِعْتُ أَبِي سُئِلَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ
أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ قَالَ إِنْ كَانَتْ غَيْرَ مَدْخُولٍ بِهَا فَإِنَّهَا وَاحِدَةٌ
لَا نَهَا بَانَتْ بِالْأُولَى وَإِنْ كَانَتْ مَدْخُولًا بِهَا فَأَرَادَ أَنْ يُفْهِمَهَا وَيُعْلِمَهَا وَيُرِيدُ
الْأُولَى فَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَاحِدَةً وَإِلَّا فَثَلَاثٌ قِيلَ لَهُ فَإِنْ طَلَّقَ الَّتِي لَمْ يَدْخُلْ
بِهَا ثَلَاثًا قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

(مسائل أحمد بن حنبل رواية ابنه عبد الله ج 1 ص 360، مسائل الإمام
أحمد رواية ابنه أبي الفضل صالح ج 1 ص 441)

امام احمد رحمہ اللہ کا بیٹا عبد اللہ رحمہ اللہ کہتا ہے کہ میرے باپ (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) سے
اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو تین مرتبہ کہتا ہے تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق
ہے، تجھے طلاق ہے، تو میرے باپ نے جو جواب دیا وہ میں نے سنا انھوں نے فرمایا کہ اگر وہ
عورت غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق باندہ واقع ہوگی کیونکہ یہ عورت پہلے لفظ کے ساتھ خاوند سے

حرام کاری سے بچنے 173 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
جدا ہوگئی (اس لئے دوسرا تیسرا لفظ لغو ہے) اور اگر بیوی مدخولہ ہے اور شوہر نے تین دفعہ کہا
تا کہ بیوی سمجھ لے اور جان لے اور دوسری تیسری طلاق کے ساتھ اسی پہلی طلاق کا ارادہ کیا ہے
(یعنی اسی پہلی طلاق کو دہرایا ہے) تو امید ہے کہ یہ ایک طلاق ہوگی ورنہ تین ہوں گی پھر آپ
سے پوچھا گیا کہ اگر شوہر غیر مدخولہ بیوی کو کہے کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو فرمایا یہ بیوی اس کیلئے
حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

نمبر 73/2 وَقَالَ أَبِي وَإِذَا قَالَ قَدْ طَلَقْتُكَ ثَلَاثًا فَقَدْ وَقَعَ عَلَيْهِنَّ
كُلُّهُنَّ ثَلَاثًا (مسائل احمد بن حنبل روایت ابنہ عبد اللہ ج 1 ص 372)

امام احمد رحمہ اللہ کے بیٹے عبد اللہ نے کہا کہ میرے باپ نے فرمایا کہ جب ایک
آدمی اپنی چار بیویوں کو کہے کہ میں نے تم چاروں کو تین طلاقیں دیں تو ان میں سے ہر ایک
تین طلاقیں کے ساتھ مطلقہ ہو جائے گی۔

نمبر 74/3 قَالَ سَأَلْتُ أَبِي عَنْ رَجُلَيْنِ مَرَّ عَلَيْهِمَا طَبِيرٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا
أَمْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلَاثًا إِنْ لَمْ يَكُنْ طَبِيرًا (حَمَامًا) وَقَالَ الْآخَرُ أَمْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلَاثًا إِنْ
لَمْ يَكُنْ غُرَابًا فَقَارَ قَالَ أَبِي يَعْتَزِلَانِ نِسَاءَهُنَّ حَتَّى يَتَبَيَّنَ
(مسائل احمد بن حنبل روایت ابنہ عبد اللہ ج 1 ص 373)

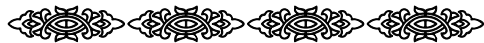
امام احمد رحمہ اللہ کے بیٹے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے ان دو آدمیوں کے
بارے میں پوچھا کہ جن پر پرندہ گذرا ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر یہ فلاں پرندہ (مثلاً
کبوتر) نہ ہوا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہیں اور دوسرے نے کہا اگر یہ کوانہ ہوا تو اس کی
بیوی کو تین طلاقیں ہیں اور وہ پرندہ اڑ گیا (اور معلوم نہ ہوا کہ وہ کون سا پرندہ تھا) میرے والد
(امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) نے فرمایا وہ دونوں اپنی بیویوں سے جدا رہیں جب تک کہ واضح
نہ ہو جائے کہ کون سا پرندہ ہے۔

حرام کاری سے بچنے 174 تابعین و تبع تابعین کے فیصلے
نمبر 75/4 امام ابو داؤد رحمہ اللہ کے مشہور استاذ مسدد بن مسدد رحمہ اللہ کے زمانہ میں
مختلف فرقے موجود تھے جن کے درمیان مختلف مسائل میں اختلاف تھا مسدد رحمہ اللہ نے ان
فتنوں کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا جس میں درخواست کی
اكتب الى بسنة رسول الله ﷺ جب یہ خط امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس پہنچا تو
وہ خط دیکھ کر رو دیے اور فرمایا انا لله وانا اليه راجعون اس بصری (مسدد بن مسدد رحمہ اللہ) کا
خیال یہ ہے کہ اس نے طلب علم میں عظیم مال خرچ کیا ہے مگر حالت یہ ہے کہ اس کو رسول
اللہ ﷺ کی سنتوں کا بھی علم نہیں ہے اس کے بعد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے جواب میں
مختلف مسائل لکھے اور طلاق کا مسئلہ یوں لکھا وَمَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا فِي لَفْظٍ وَاحِدٍ فَقَدْ جَهَلَ
وَحَرَمَتْ عَلَيْهِ زَوْجَتَهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ أَبَدًا حَتَّى تَنْكَحَ زَوْجًا غَيْرَهُ جس نے ایک لفظ
کے ساتھ تین طلاقیں دیں اس نے بے وقوفی کی لیکن اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی وہ جب
تک دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے پہلے خاوند کیلئے ہرگز حلال نہیں ہوگی

(طبقات الحنابلة ج 1 ص 340 تا 343)

ہمارا سوال

ہم نے تابعین اور تبع تابعین سے اکٹھی تین طلاقیں کے تین واقع ہونے پر
۷ صریح فیصلے بحوالہ کتب حدیث نقل کیے ہیں ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ مکررین فقہ اکٹھی تین
طلاقیں کے ایک ہونے پر تابعین و تبع تابعین کے کتب حدیث سے ۱۰ فیصلے مع سند متن
پیش کریں جن کو محدثین و فقہاء نے بھی تسلیم کیا ہو لیکن کسی غیر معتبر شخص کا شاذ قول پیش
کر کے من شذ شذ فی النار کا مصداق نہ بنیں؟



اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم

اجماع صحابہ کیلئے یہ اصول ذہن نشین کر لیجئے۔

(1)..... اگر خلفاء راشدین میں سے کسی خلیفہ راشد نے فیصلہ کیا اور کسی صحابی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی اور نہ اس کا انکار کیا تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع شمار ہوتا ہے اس کا نام اجماع سکوتی ہے چنانچہ امام ابو زید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اجماع کی دوسری قسم یہ ہے وَأَجْمَاعُهُمْ بِنَصِّ الْبَعْضِ وَسُكُوتِ الْبَاقِينَ (تقویم الادلہ ص 31) بعض مجتہدین کا حکم پر صراحت کرنا اور باقیوں کا خاموش رہنا جیسا کہ تراویح کے مسئلہ میں جب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیس تراویح اور تین وتر باجماعت شروع کیے تو کسی صحابی نے بھی انکار اور اعتراض نہ کیا چنانچہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں قَدْ ثَبَتَ أَنَّ أَبِي بَنَ كَعْبٍ كَانَ يَقُومُ بِالنَّاسِ عَشْرِينَ رَكْعَةً فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ فَرَأَى كَثِيرٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ ذَلِكَ هُوَ السُّنَّةُ لِأَنَّهُ أَقَامَهُ بَيْنَ الْمَهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَلَمْ يُنْكِرْهُ مِنْكُمْ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج 23 ص 112) تحقیق یہ بات ثابت ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس تراویح اور تین وتر پڑھائے اس لئے بہت سے علماء کی رائے یہ ہے کہ یہی سنت ہے کیونکہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین و انصار کی موجودگی میں یہ تراویح پڑھائی اور کسی نے بھی انکار نہ کیا۔

لہذا بیس تراویح پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع سکوتی ہو گیا اکٹھی تین طلاق کے تین ہونے پر بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع سکوتی ہے۔

(2)..... امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں!

وَالْمِائَةُ الْآلِفُ الَّذِينَ تَوَفَّى عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبْلُغُ عِدَّةُ الْمُجْتَهِدِينَ الْفُقَهَاءِ مِنْهُمْ أَكْثَرُ مِنْ عَشْرِينَ كَالْخُلَفَاءِ وَالْعَبَادِلَةِ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَآسِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَقَلِيلٍ وَالْبَاقُونَ يَرْجِعُونَ إِلَيْهِمْ

وَيَسْتَفْتُونَ مِنْهُمْ وَقَدْ اثْبَتْنَا النُّقْلَ عَنْ أَكْثَرِهِمْ صَرِيحًا بِإِيقَاعِ الثَّلَاثِ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ مُخَالَفٌ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ

(فتح القدیر لابن الہمام ج 7 ص 460، 461، مرقاة المفاتیح ج 10 ص 241، 242)

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی لیکن ان میں سے مجتہدین کی تعداد بیس سے زیادہ نہیں تھی جیسے چار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ اور غیر مجتہدین صحابہ مسائل میں ان کی طرف رجوع کرتے اور ان سے فتویٰ حاصل کرتے تھے اور اجماع صحابہ میں ان مجتہدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے اور فتویٰ کا اعتبار ہے غیر مجتہدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اعتبار نہیں اور جو مجتہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں ان کے تین طلاق کے تین ہونے کے فتویٰ ہم نقل کر چکے ہیں اور اس پر کسی ایک صحابی نے بھی اعتراض نہیں کیا۔ پس اس حق کے بعد محض گمراہی ہے۔

(3)..... اجماع میں غیر مجتہد علماء و عوام کا اعتبار نہیں ہوتا چنانچہ

☆..... امام ابو زید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں!

وَلَا عِبْرَةَ لِمُخَالَفَةِ الْعَامَّةِ الَّذِينَ لَا رَأْيَ لَهُمْ فِي الْبَابِ (تقویم الادلہ ص 28)
عوام کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں اور عوام وہ ہیں جنکی رائے کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔
(اور شرعی احکام میں صرف مجتہدین کی رائے کا اعتبار ہوتا ہے)

☆..... امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

الْعِبْرَةُ فِي نَقْلِ الْأَجْمَاعِ نَقْلٌ عَنِ الْمُجْتَهِدِينَ لَا الْعَوَامِ

(فتح القدیر ص 330 ج 3)

اجماع میں مجتہدین کی نقل کا اعتبار ہے عوام کا اعتبار نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدخلہ بیوی کو تین الفاظ طلاق کہنے کی صورت میں تاکید کی نیت کا اعتبار نہ کرتے ہوئے تین طلاق کے وقوع اور نفاذ کا فیصلہ کیا تو کسی ایک صحابی نے انکار یا اختلاف نہ کیا گویا سب نے اس فیصلہ کو تسلیم کر لیا لہذا اکٹھی تین طلاق کے وقوع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہو گیا اور کسی ایک صحابی کا بھی اس میں اختلاف نہیں دکھایا جاسکتا اس اجماع کی متعدد محققین علماء نے صراحت کی ہے۔ ذیل میں ملاحظہ کیجئے!

(1)..... علامہ طحاوی رحمہ اللہ المتونی 321 ھ لکھتے ہیں!

فَخَاطَبَ عُمَرُ بِذَلِكَ النَّاسَ جَمِيعًا وَفِيهِمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِينَ قَدْ عَلِمُوا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَلِكَ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكَرٌ وَلَمْ يَدْفَعْهُ دَافِعٌ فَكَانَ ذَلِكَ أَكْبَرَ الْحُجَّةِ فِي نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمَّا كَانَ فِعْلُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمِيعًا فِعْلًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا إِجْمَاعُهُمْ عَلَى الْقَوْلِ إِجْمَاعًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ وَكَأَنَّ كَانَ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى النَّقْلِ بَرِينًا مِنَ الْوُحْمِ وَالزَّلَلِ كَذَلِكَ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى الرَّأْيِ بَرِينًا مِنَ الْوُحْمِ وَالزَّلَلِ

(شرح معانی الآثار للطحاوی ج 2 ص 34)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اکٹھی تین طلاقیں کے واقع ہونے کے بارے میں لوگوں سے خطاب کیا جن میں اصحاب رسول ﷺ بھی موجود تھے جو نبی ﷺ کے زمانہ کے احوال و احکام سے واقف تھے لیکن ان میں سے کسی نے بھی نہ انکار کیا نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے کو رد کیا پس یہ بڑی مضبوط دلیل ہے اس سے پہلے والے حکم کے منسوخ ہونے پر کیونکہ جب تمام صحابہ کا اجماعی فعل حجت ہے تو اسی طرح ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان پر اجماع ایسا اجماع ہے جو یقیناً حجت ہے اور جیسا کہ کسی بات کے نقل کرنے پر ان کا اجماع وہم اور

غلطی سے پاک ہے ایسے ہی ان کا اجماع ایک رائے پر یہ بھی وہم اور خطا سے پاک ہے۔

(2)..... علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ المتونی 364 ھ لکھتے ہیں!

قَالَ أَبُو عُمَرَ فَهَلْ وَلَاءُ الصَّحَابَةِ كُلُّهُمْ قَائِلُونَ وَابْنُ عَبَّاسٍ مَعَهُمْ بِخِلَافٍ مَا رَوَاهُ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى ذَلِكَ جَمَاعَاتُ التَّابِعِينَ وَائِمَّةُ الْفُتُوَى فِي أَهْلِ الْمُسْلِمِينَ (الاستدکار ج 6 ص 8)

ابو عمر ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ تمام صحابہ بمع حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اکٹھی تین طلاقیں کے تین ہونے کے قائل ہیں صرف طاووس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت نقل کرتا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مذہب پر تابعین کی تمام جماعتوں کا اور عالم اسلام کے تمام ائمہ فتویٰ کا اتفاق ہے۔

(3) ابو الولید سلیمان بن خلف الباجی المالکی رحمہ اللہ المتونی 474 ھ لکھتے ہیں!

فَمَنْ أَوْقَعَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بِلَفْظَةٍ وَاحِدَةٍ لَزِمَهُ مَا أَوْقَعَهُ مِنَ الثَّلَاثِ وَبِهِ قَالَ جَمَاعَةُ الْفُقَهَاءِ وَحَكِي الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ فِي إِشْرَافِهِ عَنْ بَعْضِ الْمُبْتَدِعَةِ يُلْزِمُهُ طَلْقَةً وَاحِدَةً وَعَنْ بَعْضِ أَهْلِ الظَّاهِرِ لَا يُلْزِمُهُ شَيْءٌ إِنَّمَا يُرَوَى هَذَا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاقٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَالْذَّلِيلُ عَلَى مَا نَقُولُهُ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ لِأَنَّ هَذَا مَرْوِيٌّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعُمَرَانِ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَلَا مُخَالَفَ لَهُمْ

(المشتق شرح الموطأ ج 3 ص 238)

پس جس شخص نے ایک لفظ کے ساتھ تین طلاقیں واقع کیں (مثلاً تجھے تین طلاقیں ہیں) تو اس پر تین طلاقیں لازم ہو جائیں گی اور سب فقہاء کا یہی مذہب ہے اور قاضی ابو محمد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب اشراف میں نقل کیا ہے کہ بعض اہل بدعت کے نزدیک اکٹھی تین

طلاق سے ایک طلاق واقع ہوتی ہے اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک ایک طلاق بھی واقع نہیں ہوتی اور یہ قول صرف حجاج بن ارطاة اور محمد بن اسحاق سے مروی ہے اور فقہاء کے مذہب پر دلیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے کیونکہ یہ مذہب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور کسی صحابی نے ان کی مخالفت نہیں کی۔

(4)..... امام ابن العربی رحمہ اللہ المتوفی 543ھ لکھتے ہیں!

امام ابن العربی رحمہ اللہ حدیث ابی الصہباء کے جواب میں لکھتے ہیں۔

أَنَّهُ مُبْنِيكُمْ أَنَّ عُمَرَ رَدَّهٗ إِلَى الْإِمْضَاءِ وَمَاذَا تُرِيدُونَ مِنْ حَدِيثِ رَدَّهٗ عُمَرُ وَالصَّحَابَةُ مُتَوَافِرُونَ فَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ مَنْ رَدَّ عَلَيْهِ

(عارضۃ الاحوذی شرح الترمذی لابن العربی ج 1 ص 115)

طلاق ثلث والی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو رد کر دیا اور تین طلاقیں کو نافذ کیا اور تم اس حدیث کو کیوں لیتے ہو جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رد کر دیا حالانکہ صحابہ کافی تعداد میں موجود تھے ان میں سے کسی ایک نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تردید نہیں کی۔

معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اکٹھی تین طلاقیں کے واقع ہونے پر متفق تھے۔

(5)..... علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے جد امجد علامہ مجد الدین ابو البرکات عبد

السلام رحمہ اللہ المتوفی 653ھ اکٹھی تین طلاقیں کے واقع ہو جانے کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ نقل کر کے لکھتے ہیں۔

وَهَذَا كُلُّهُ يَدُلُّ عَلَى إِجْمَاعِهِمْ عَلَى صِحَّةِ وَقُوعِ الثَّلَاثِ بِالْكَلِمَةِ

الْوَاحِدَةِ (المشتق باخبار المصطفیٰ ص 2 ج 2 ص 602)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے یہ تمام فتاویٰ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اکٹھی تین طلاق کے وقوع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔

(6)..... علامہ زیلعی رحمہ اللہ المتوفی 762ھ لکھتے ہیں!

وَرَوَى أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي ثَمَانِي تَطْلِيقَاتٍ فَقَالَ مَاذَا قِيلَ لَكَ فَقَالَ قِيلَ لِي بَأَنْتَ مِنْكَ قَالَ صَدَقُوا هُوَ مِثْلُ مَا يَقُولُونَ ، ذَكَرَهُ فِي الْمُوطَأِ وَقَوْلُ الرَّجُلِ قِيلَ لِي بَأَنْتَ مِنْكَ وَقَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ صَدَقُوا دَلِيلٌ عَلَى إِجْمَاعِهِمْ عَلَى ذَلِكَ (تبيين الحقائق ج 3 ص 26)

(موطا امام مالک باب ما جاء في البتة میں) روایت کی گئی ہے کہ ایک آدمی نے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہا میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تجھے دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا بتایا ہے اس نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا انھوں نے سچ کہا یہ مسئلہ ایسا ہی ہے جیسا انھوں نے کہا ہے (یہ حدیث نقل کر کے علامہ زیلعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں) اس آدمی کا قول کہ ”مجھے بتایا گیا ہے کہ بیوی تجھ سے جدا ہو گئی“ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ”انھوں نے سچ کہا“ دلیل ہے کہ اس مسئلہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔

(7)..... عبدالرحمن بن احمد ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ المتوفی 795ھ لکھتے ہیں

إِعْلَمَ أَنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَلَا مِنَ التَّابِعِينَ وَلَا مِنْ أَيْمَةِ السَّلَفِ الْمُعْتَدِّ بِقَوْلِهِمْ فِي الْفُتَاوَى فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ شَيْءٌ صَرِيحٌ

حرام کاری سے بچنے 181 اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم
فِي أَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بَعْدَ الدُّخُولِ يُحْسَبُ وَاحِدَةً إِذَا سَبَقَ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ
(شرح علل الترمذی لابن رجب ج 1 ص 253)

جان لیجئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین رضی اللہ عنہم اور ائمہ سلف رضی اللہ عنہم کہ جن کا حلال و حرام میں قول معتبر ہے ان میں سے کسی ایک سے بھی اس بارے میں کوئی صریح قول منقول نہیں کہ تین طلاقیں ایک لفظ کے ساتھ مدخلہ بیوی کے حق میں ایک شمار ہوتی ہے۔

(8)..... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 852ھ لکھتے ہیں!

تَحْرِيمُ الْمُتَعَةِ وَإِقْبَاعُ الثَّلَاثِ لِلْإِجْمَاعِ الَّذِي انْعَقَدَ فِي عَهْدِ
عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ وَلَا يُحْفَظُ أَنَّ أَحَدًا فِي عَهْدِ عُمَرَ خَالَفَهُ فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا.....
فَالْمُخَالَفُ بَعْدَ هَذَا الْإِجْمَاعِ مُنَازِعٌ لَهُ وَالْجُمْهُورُ عَلَى عَدَمِ اعْتِبَارِ مَنْ أَحْدَثَ
الْإِخْتِلَافَ بَعْدَ الْإِتِّفَاقِ (فتح الباری ج 9 ص 457)

متعہ کی حرمت اور تین اکٹھی طلاقوں کا وقوع اس اجماع کی وجہ سے ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان دونوں مسئلوں پر منعقد ہوا اور عہد عمر رضی اللہ عنہ میں ان دونوں مسئلوں میں کسی ایک نے بھی مخالفت نہیں کی..... پس اس اجماع کے بعد اس کی مخالفت کرنے والا اجماع کا منکر ہے اور جمہور کے نزدیک اجماع و اتفاق کے بعد اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں۔

(9)..... ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 861ھ لکھتے ہیں!

وَذَهَبَ جُمْهُورُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَيْمَةِ
الْمُسْلِمِينَ إِلَى أَنَّهُ يَقَعُ ثَلَاثٌ..... فِي الْمَوْطِ أَيْضًا بَلَّغَهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ
مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي ثَمَانِي تَطْلِيقَاتٍ فَقَالَ مَا قِيلَ لَكَ فَقَالَ قِيلَ
لِي بَأْتَتْ مِنْكَ قَالَ صَدَقُوا هُوَ مِثْلُ مَا يَقُولُونَ وَظَاهِرُهُ الْإِجْمَاعُ عَلَى هَذَا
الْجَوَابِ (شرح فتح القدير ج 3 ص 469)

حرام کاری سے بچنے 182 اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم
جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم جمہور تابعین رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد کے ائمہ مسلمین رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تجھے کیا جواب دیا گیا اس نے کہا اس کا مجھے یہ جواب دیا گیا ہے کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سچ فرمایا جواب وہی ہے جو ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا ہے (امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کلام کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جواب پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔

(10)..... علامہ محمد امین ابن عابدین الشامی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 1253ھ لکھتے ہیں
وَذَهَبَ جُمْهُورُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَيْمَةِ
الْمُسْلِمِينَ إِلَى أَنَّهُ يَقَعُ ثَلَاثٌ (حاشیہ ابن عابدین ج 3 ص 233)

جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم جمہور تابعین رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد کے ائمہ مسلمین رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

(11)..... شافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 1393ھ لکھتے ہیں!

وَكَذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَبَتِ الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ عَنْهُ أَنَّهُ
جَاءَهُ رَجُلٌ وَقَالَ لَهُ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا فَقَالَ تَكْفِيكَ مِنْهَا ثَلَاثٌ تَحْرِمُ
زَوْجَتَكَ عَلَيْكَ وَعَلَى هَذَا مَضَى الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ وَمَذْهَبُ الْأَيْمَةِ
الْأَرْبَعَةِ وَالظَّاهِرِيَّةِ مَعَهُمْ فِي الْمَشْهُورِ مِنْ مَذْهَبِهِمْ وَأَصْبَحَ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَلَى إِمْضَاءِ الثَّلَاثِ يَقُولُ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
رَحِمَهُ اللَّهُ وَحَسْبُكَ أَنَّهُ قَضَاءُ الْمُحَدَّثِ الْمُتْلَهُمْ أَيْ حَتَّى لَوْ كَانَ إِجْتِهَادًا مِنْ
عُمَرَ فَحَسْبُكَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ مُحَدِّثًا مُلْهِمًا وَعَلَى هَذَا مَضَى

الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ أَنَّ الثَّلَاثَ ثَلَاثٌ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ أَنْ يَقُولَ الثَّلَاثَ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ فَيَمُضِيَ عَلَيْهِ الثَّلَاثُ وَيَبَيِّنَ أَنْ يَقُولَهَا مُتَفَرِّقَةً وَيُصِيبُ السُّنَّةَ بِالتَّفَرُّقِ دُونَ الْجَمْعِ فَإِنْ جَمَعَهَا فَإِنَّهُ مُبْتَدِعٌ وَآثِمٌ بِجَمْعِهِ وَلَكَمَا ابْتَدَعَ خَالَفَ شَرْعَ اللَّهِ فَإِلَّا نُسِبَ فِيهِ عُقُوبَتُهُ وَقَدْ قَدَّمْنَا هَذَا أَنَّ مَنْ ابْتَدَعَ وَخَالَفَ السُّنَّةَ فِي الطَّلَاقِ فَإِلَّا شَبَّهَ بِمَنْ لَمْ يَنْسَبْ أَنْ يُعَاقَبَ وَيُؤْخَذَ وَعَلَى هَذَا مَضَى قَضَاءُ الْأَئِمَّةِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ

(شرح زاد المستقنع للشنقيطي ج 8 ص 293)

جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اکٹھی تین طلاقوں کے تلفظ کو مدخلہ بیوی کے حق میں تین طلاقیں قرار دیا ہے اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اکٹھی تین طلاقوں کے نفاذ کا فتویٰ دیا ہے چنانچہ ان سے یہ روایت ثابت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان میں سے تجھے تین کافی ہیں ان تین طلاقوں کی وجہ سے بیوی تجھ پر حرام ہوگئی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم کا فتویٰ بھی یہی ہے اور ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کا مذہب بھی یہی ہے اور ظاہر یہ کامشہور قول بھی ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہے اور اہل علم کا عمل اکٹھی تین طلاقوں کے نافذ کرنے پر ہے شیخ محمد بن عبدالوہاب کہتے ہیں کہ اس مذہب کے حق ہونے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ یہ ایسی شخصیت کا فیصلہ ہے جو مُحَدَّث (جس کی زبان پر حق جاری کیا جائے) اور مُسْلِم (جس کے دل میں حق بات کا القاء کیا جائے) ہے یعنی اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اجتہاد فیصلہ ہو تب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے محدث اور ملہم ہونا اس کے حق ہونے کیلئے کافی ہے۔ شرعی طریقہ یہ ہے کہ تین طلاقیں متفرق طور پر دی جائیں اکٹھی نہ دی جائیں تاہم اگر کوئی آدمی تین اکٹھی طلاقیں دیدے تو وہ بدعتی اور گناہ گار ہے اور جب اس نے اس بدعت والے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اس نے اللہ کے حکم کے خلاف کیا ہے پس اس

کیلئے عقوبت زیادہ مناسب ہے اور ہم نے پہلے یہ لکھا ہے کہ جو آدمی طلاق دینے میں بدعت کا ارتکاب اور سنت کی مخالفت کرے پس اس جیسے آدمی کے لائق یہ ہے کہ اس پر گرفت کی جائے اور اسے سزا دی جائے اس سلسلے میں ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کا فیصلہ یہی ہے۔

(12)..... ابن جریر رحمہ اللہ المتوفی ۱۴۳۰ھ لکھتے ہیں!

طَلَاقُ الْبُدْعَةِ مِثْلُ: طَلَاقِ الْفَتَنِ، وَطَلَاقِ الثَّلَاثِ، فَجَمْعُ الثَّلَاثِ طَلَاقُ بُدْعَةٍ، وَاخْتَلَفَ هَلْ يَقَعُ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، كَمَا لَوْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ وَطَالِقٌ وَطَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ ثُمَّ طَالِقٌ ثُمَّ طَالِقٌ، أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا، أَوْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ مِائَةً أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ، وَالْجُمُهورُ عَلَى أَنَّهُ يَقَعُ؛ وَذَلِكَ لِأَنَّ هَذَا هُوَ الَّذِي اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ، وَالْأَئِمَّةُ الْأَرْبَعَةُ عَلَى أَنَّ مَنْ جَمَعَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ أَنَّهُ يُعَدُّ طَلَاقًا، وَأَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّا بَعْدَ زَوْجٍ،

(شرح أخصر المختصرات - لابن جریر ج 8 ص 66)

طلاق بدعت جیسے اکٹھی دو طلاقیں یا تین طلاقیں دینا پس اکٹھی تین طلاقیں غیر شرعی طلاق ہے جب کوئی آدمی اکٹھی تین طلاقیں دے مثلاً وہ کہے تجھے طلاق ہے اور طلاق ہے اور طلاق ہے، یا یوں کہے تجھے طلاق ہے پھر طلاق ہے پھر طلاق ہے، یا اس طرح کہے کہ تجھے تین طلاقیں ہیں یا تجھے سو طلاق یا اس جیسا کوئی اور کلمہ کہے تو اس طلاق کے وقوع اور عدم وقوع میں اختلاف کیا گیا ہے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ان سب صورتوں میں تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع ہے کہ جو آدمی اکٹھی تین طلاقیں ایک لفظ کے ساتھ دے تو اس کے ساتھ ایسی طلاق واقع ہوتی ہے کہ جس کے بعد وہ عورت پہلے خاوند کیلئے دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کے بغیر حلال نہیں ہوتی۔

ہمارا سوال

اکٹھی تین طلاقوں کے تین واقع ہونے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع رہا ہے ہم نے اس اجماع صحابہ پر محققین علماء کے ایک درجن (۱۲) صریح حوالے نقل کیے ہیں جن میں نو حوالے چوتھی صدی سے نوویں صدی تک کے علماء کے ہیں اور تین حوالے متاخرین علماء کے ہیں ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ منکرین فقہ اکٹھی تین طلاقوں کے ایک ہونے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع پر چوتھی، پانچویں، چھٹی صدی کے کسی ایک محقق معتبر عالم کا کوئی ایک حوالہ پیش فرمائیں



اجماع امت

اکٹھی تین طلاقوں کے تین ہونے پر اہل السنۃ والجماعۃ کے علماء کا ہمیشہ اجماع رہا ہے۔ تاریخی تسلسل کی روشنی میں اس اجماع کی تفصیل ملاحظہ کیجئے!

پہلی صدی

(1)..... حکم بن عتیہ رضی اللہ عنہ المتونی 113ھ

(1)..... عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيَةَ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُلْفِظَ بِذَلِكَ أَخَذَ رَجُلٌ عَلَى فِيهِ وَأَمْسَكَ بِالثَّلَاثِ، فَأَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّهُ ثَلَاثٌ. (مسائل الإمام أحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه ج 4 ص 1921)

حکم بن عتیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دینے کا ارادہ کیا جب اس نے تین طلاقوں کا تلفظ کرنا چاہا تو ایک آدمی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا لیکن وہ تین طلاقوں کے ساتھ چمٹا رہا (یعنی اسی حالت میں اس نے کہہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں یا ہاتھ کے ساتھ تین طلاقوں کا اشارہ کر دیا) تو اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہوں گی۔

دوسری صدی

(2)..... محمد بن الحسن الشیبانی رضی اللہ عنہ المحض المتونی 189ھ

(2)..... عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا

حرام کاری سے بچنے 187 اجماع امت
 قَالَ يَذْهَبُ أَحَدُكُمْ فَيَتَلَطَّحُ بِالنِّسْنِ ثُمَّ يَأْتِيَنَا - إِذْهَبْ فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَقَدْ
 حَرَمْتُ عَلَيْكَ أَمْرًا لَكَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تُنِكَحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
 نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَقَوْلُ الْعَامَّةِ لَا اخْتِلَافَ فِيهِ
 (كتاب الآثار محمد بن الحسن الشيباني ص 120)

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک
 آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو تین اکٹھی
 طلاقیں دی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی بدبو کے ساتھ خلط
 ملط ہو کر ہمارے پاس آ جاتا ہے۔ دفع ہو جاتا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تیری
 بیوی تجھ پر حرام ہو چکی ہے اور دوسرے آدمی سے نکاح کے بغیر تیرے لیے حلال نہیں امام
 محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور سب علماء (تابعین و تبع
 تابعین) کا مذہب یہی ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

تیسری صدی

(3)..... اصغ بن الفرغ الماکلی رحمہ اللہ المتونی 225ھ

(3)..... وَقَالَ أَصْبَغُ: مَنْ نَكَحَ مَبْنُوتَةً عَالِمًا لَمْ يَحْدَثْ لِلاخْتِلَافِ فِيهَا بِخِلَافِ
 الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا. (التاج والاکلیل ج 12 ص 100)

اصغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو آدمی لفظ البتہ کے ساتھ طلاق دیتا ہے اس کے بعد
 (بغیر حلالہ کے) اس مطلقہ عورت کے ساتھ دوبارہ نکاح کرتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ
 عورت اس پر حرام ہو چکی ہے اور اس کے ساتھ جماع کر لیتا ہے تو اس آدمی پر حد زنا
 جاری نہ ہوگی کیونکہ لفظ البتہ کے ساتھ طلاق کے بارے میں اختلاف ہے کہ اس کے

حرام کاری سے بچنے 188 اجماع امت
 ساتھ کون سی طلاق واقع ہوتی ہے اور کتنی طلاقیں واقع ہوتی ہیں (اور اختلاف موجب
 شبہ ہے اور شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے) اور اگر اکٹھی تین طلاق کے بعد اس آدمی نے
 نکاح اور جماع کیا تو اس پر حد زنا جاری ہوگی (کیونکہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین رحمہم اللہ تبع
 تابعین رحمہم اللہ اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا اجماع ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں لہذا
 اس وطی کے زنا ہونے میں کوئی شبہ نہیں)

(4)..... امام ترمذی رحمہ اللہ المتونی 279ھ حدیث رفاعہ رضی اللہ عنہ ذکر کرنے کے
 بعد لکھتے ہیں

(4)..... قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى
 هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ
 أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
 بِهَا أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ (سنن الترمذی ج 1 ص 213)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے
 اور سب اہل علم خواہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یا ان کے علاوہ ہوں ان سب کا عمل اس بات
 پر ہے کہ جو آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے (خواہ اکٹھی ہوں یا جدا جدا) پھر وہ عورت
 دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کرے یہ دوسرا شوہر اس عورت کو صحت کرنے سے پہلے طلاق
 دیدے تو وہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہوتی۔

(5)..... محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ الشافعی المتونی 294ھ

(5)..... وَلَا اخْتِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهَا إِذَا كَانَتْ مَدْخُولًا بِهَا فَقَالَ لَهَا
 أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ سَكَّتْ أَوْ لَمْ يَسْكُتْ فِيمَا
 بَيْنَهُمَا أَنَّهَا طَالِقٌ ثَلَاثًا (اختلاف العلماء ص 134)

اور اہل علم کے درمیان اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جس عورت سے صحبت ہو چکی ہو اگر اس کو خاوند طلاق کی تین لفظ کہے کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے ان تین لفظوں کے درمیان خواہ وقفہ کرے یا نہ کرے یہ تین طلاقیں شمار ہوتی ہیں۔

چوتھی صدی

(6)..... علامہ ابن منذر رحمہ اللہ المتوفی 319ھ لکھتے ہیں

(1/6)..... وَأَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَالَ لِرُؤُوسِهِ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا إِلَّا وَاحِدَةً أَنَّهَا تُطَلِّقُ تَطْلِيقَتَيْنِ وَأَجْمَعُوا عَلَى أَنَّهُ إِنْ قَالَ لَهَا أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا إِلَّا ثَلَاثًا أَنَّهَا تُطَلِّقُ ثَلَاثًا (الاجماع ج 1 ص 25)

فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے تجھے تین طلاقیں ہیں مگر ایک تو دو طلاقیں واقع ہو جائیں گی اسی طرح اس بات پر بھی اجماع ہے کہ اگر اپنی بیوی کو کہا تجھے تین طلاقیں ہیں مگر تین تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

(2/7)..... وَأَجْمَعَ كُلُّ مَنْ نَحْفِظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ مَنْ طَلَّقَ زَوْجَةً أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ أَنَّ ثَلَاثًا مِنْهَا تُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ رَوَى مَعْنَى هَذَا الْقَوْلِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ وَالثَّوْرِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَبُو عُبَيْدٍ

(الاشراف علی مذاہب العلماء لابن المنذر المتوفی 319ھ ج 5 ص 190)

جن اہل علم سے ہم علم محفوظ کرتے ہیں ان سب کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو تین سے زیادہ طلاقیں دیدے تو تین طلاقیں اس کو شوہر پر حرام کر دیتی ہیں اور اسی جیسا فتویٰ حضرت عمر بن خطاب رحمہ اللہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ، حضرت عبداللہ بن

عباس رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے منقول ہے اور امام مالک رحمہ اللہ، سفیان الثوری رحمہ اللہ، امام اوزاعی رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ اور امام ابو عبیدہ رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں

(7)..... علامہ ابوبکر الجصاص الرازی الحنفی رحمہ اللہ المتوفی 370ھ لکھتے ہیں:

(1/8)..... فَالْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَاجْتِمَاعُ السَّلَفِ نَوْجِبُ إِيقَاعِ الثَّلَاثِ مَعًا وَإِنْ كَانَتْ مَعْصِيَةً (احکام القرآن للجصاص المتوفی ج 2 ص 85)

پس کتاب وسنت اور سلف کا اجماع اکٹھی تین طلاقیں کے وقوع کو واجب کرتا ہے اگرچہ یہ گناہ ہے۔

(2/9)..... قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا وَقُوعُ الثَّلَاثِ مَعًا عَلَى الْمَذْخُولِ بِهَا فَهُوَ أَجْمَاعُ السَّلَفِ مِنَ الصَّدْرِ الْأَوَّلِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَفُقَهَاءِ الْأُمَصَارِ وَلَمْ يَجْعَلْ أَصْحَابُنَا قَوْلَ مَنْ نَفَى وَقُوعَ الثَّلَاثِ مَعًا خِلَافًا لَانَّهُمْ قَالُوا فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَعًا لَمْ يَطْهَرِ فِي الْعِدَّةِ أَنَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ وَلَمْ يَجْعَلُوا قَوْلَ مَنْ نَفَى وَقُوعَهُ بِشِبْهَةِ فِي سُقُوطِ الْحَدِّ عَنْهُ (شرح مختصر الطحاوی للجصاص الرازی ج 5 ص 61)

ابوبکر جصاص رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جس عورت کے ساتھ خاوند صحبت کر چکا ہے اگر اس کو خاوند اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو وہ واقع ہو جاتی ہیں ان تین طلاقیں کے وقوع پر سلف یعنی صدر اول (جماعت صحابہ) اور ان کے بعد تابعین اور عالم اسلام کے تمام فقہاء کا اجماع ہے اور جو بعض لوگ اکٹھی تین طلاقیں کے وقوع کی نفی کرتے ہیں ہمارے علماء نے ان کے اس قول کا اعتبار نہیں کیا (اس لیے اس سے اجماع میں فرق نہیں آتا) حتیٰ کہ فقہاء فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیں پھر عدت میں اس کے ساتھ جماع کیا تو اس پر حد زنا واجب ہے اور جن لوگوں نے اکٹھی تین طلاقیں کے وقوع کی نفی کی ہے ان کے اس قول کو سقوط حد میں موجب شبہ قرار نہیں دیا۔

(8)..... علامہ احمد بن نصر الداودی رحمہ اللہ المتوفی 402ھ کا فرمان:

(1/10)..... قِيلَ لِأَحْمَدَ بْنِ نَصْرِ الدَّائِدِيِّ هَلْ تَعْرِفُ مَنْ يَقُولُ إِنَّ الثَّلَاثَ وَاحِدَةٌ؟ فَقَالَ لَا، قِيلَ لَهُ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي يُرْوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَثْبُتْ۔ (المعيار للمعرب ج 4 ص 435)

امام احمد بن نصر داودی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کیا آپ کوئی ایسا عالم جانتے ہیں جو اس بات کا قائل ہو کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک ہوتی ہیں انھوں نے جواب دیا میں ایسا کوئی عالم نہیں جانتا، پھر ان سے پوچھا گیا کہ تین طلاقوں کے ایک ہونے کے متعلق جو حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی جاتی ہے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں تو انھوں نے کہا وہ حدیث ثابت نہیں۔

پانچویں صدی

(9)..... علامہ ابن بطال رحمہ اللہ المالکی المتوفی 449ھ لکھتے ہیں

(1/11)..... اتَّفَقَ اَئِمَّةُ الْفَتَوَى عَلَى لُزُومِ اِيقَاعِ طَلَاقِ الثَّلَاثِ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَإِنَّ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ مُخَالِفٌ لِلْسُّنَّةِ وَهُوَ قَوْلُ جُمْهُورِ السَّلَفِ وَالْخِلَافُ فِي ذَلِكَ شَدُودٌ وَأَنَّمَا تَعَلَّقَ بِهِ أَهْلُ الْبِدْعِ وَمَنْ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ لَشَدُودِهِ عَنِ الْجَمَاعَةِ الَّتِي لَا يَجُوزُ عَلَيْهَا التَّوَاتُؤُ عَلَى تَحْرِيفِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

(شرح صحیح البخاری لابن البطال ج 7 ص 390، 391)

اکٹھی تین طلاق کے وقوع کے لازم ہونے پر ائمہ فتویٰ کا اتفاق ہے اور جمہور سلف کے نزدیک یہ خلاف سنت ہے اور اس کی مخالفت کرنا جنتی جماعت سے جدا ہونا ہے اور اس شاذ قول کو صرف اہل بدعت نے اور ایسے لوگوں نے لیا ہے جو غیر معتبر ہیں کیونکہ انھوں نے ایسی جماعت سے الگ مذہب اختیار کیا ہے جن کا کتاب و سنت کی تحریف پر متفق ہونا محال ہے۔

(10)..... علامہ ابن عبدالبر المالکی رحمہ اللہ المتوفی 463ھ لکھتے ہیں

(1/12)..... وَمِمَّنْ قَالَ بِأَنَّ الثَّلَاثَةَ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ تَلْزِمُ مُوقِفَهَا وَلَا تَحِلُّ لَهُ امْرَأَتُهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ مَالِكٌ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَصْحَابُهُمُ وَالشُّوَرِيُّ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَالْأَوْزَاعِيُّ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعُمَانُ الْيَتِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ وَالْحَسَنُ بْنُ حَيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوِيَّةَ وَأَبُو ثَوْرٍ وَأَبُو عُبَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ وَمَا عَلِمَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ قَالَ بِغَيْرِ هَذَا إِلَّا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَكِلَاهُمَا لَيْسَ بِفَقِيهِ وَلَا حُجَّةَ فِيمَا قَالَهُ - قَالَ أَبُو عَمَرَ ادَّعَى دَاوُدُ الْإِجْمَاعَ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ وَقَالَ لَيْسَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ وَمَنْ قَالَ بِقَوْلِهِ مِنَ الرَّافِضَةِ مِمَّنْ يَعْتَرِضُ بِهِ عَلَى الْإِجْمَاعِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ (الاستدكار ج 6 ص 8)

امام مالک رحمہ اللہ، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے تمام شاگرد، سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن ابی لیلی رحمہ اللہ، امام اوزاعی رحمہ اللہ، لیث بن سعد رحمہ اللہ، عثمان بن قتی رحمہ اللہ، عبید اللہ بن حسن رحمہ اللہ، حسن بن حی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ، ابو ثور رحمہ اللہ، ابو عبید رحمہ اللہ، اور محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ اکٹھی تین طلاقیں محل وقوع میں لازم ہو جاتی ہیں اور اس آدمی کیلئے اس کی بیوی اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک وہ دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے اور میں حجاج بن ارطاة رحمہ اللہ اور محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کے علاوہ اہل السنۃ والجماعت میں سے کسی کو نہیں جانتا جو اس کے علاوہ کوئی اور مذہب رکھتا ہو اور یہ دونوں فقیہ نہیں اور ان کی بات حجت نہیں۔ ابو عمر ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ داود نے اس مسئلے میں اجماع کا دعویٰ کیا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن ارطاة اور جو رافضی اجماع کے خلاف مذہب رکھتے ہیں یہ ان لوگوں میں نہیں کہ

جن کی وجہ سے اجماع پر اعتراض کیا جاسکے کیونکہ یہ اہل فقہ میں سے نہیں ہیں۔

(13/2)..... امام ابو عمر ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے پہلے موطا امام مالک باب ماجاء فی البتہ کی دو حدیثیں لکھی ہیں ایک یہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فتویٰ دیا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو سوطلاقین دیدے تو اس کی بیوی تین طلاقوں کی وجہ سے جدا ہو جاتی ہے دوسری حدیث یہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آٹھ اکٹھی طلاقین دینے والے کو کہا کہ اس کی بیوی اس سے جدا ہو گئی یہ حدیثیں نقل کر کے اس کے بعد امام موصوف فرماتے ہیں قَالَ أَبُو عُمَرَ لَيْسَ فِي هَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ ذِكْرُ الْبَتَّةِ وَأَنَّمَا فِيهِمَا وَقُوعُ الثَّلَاثَةِ مُجْتَمِعَاتٍ غَيْرَ مُتَفَرِّقَاتٍ وَلَزُومُهَا وَهُوَ مَا لَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ أَيْمَةِ الْفُتَوَى بِالْأُمْصَارِ وَهُوَ الْمَأْثُورُ عَنْ جُمْهُورِ السَّلَفِ وَالْخِلَافُ فِيهِ شَدُوذٌ تَعَلَّقَ بِهِ أَهْلُ الْبِدْعِ وَمَنْ لَا يَلْتَفِتُ إِلَى قَوْلِهِ لَشَدُوذِهِ عَنْ جَمَاعَةٍ لَا يَجُوزُ عَلَى مِثْلِهَا التَّوَاتُؤُ عَلَى تَحْرِيفِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ (الاستدکار ج 6 ص 3) کہ ان دو حدیثوں میں لفظ البتہ کا ذکر نہیں ہے ان میں صرف اکٹھی طلاقوں کے وقوع اور لزوم کا ذکر ہے اور اس میں ائمہ فتویٰ کے درمیان کہیں پر بھی کوئی اختلاف نہیں اور جمہور سلف سے یہی مذہب منقول ہے اور اہل بدعت کا اس میں اختلاف کرنا شاذ ہے کیونکہ اہل بدعت نے ایسی جماعت سے جدا مذہب اختیار کیا ہے کہ ان کا کتاب و سنت کی تحریف پر متفق ہونا محال ہے۔

(14/3)..... وَرَوَايَةُ طَاوُسٍ وَهُمْ وَغَلَطُوا لَمْ يَعْزُجْ عَلَيْهَا أَحَدٌ مِّنْ فُقَهَاءِ الْأُمْصَارِ بِالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَالْمَغْرِبِ وَالْمَشْرِقِ وَالشَّامِ

(الاستدکار ج 6 ص 6)

اور طاووس کا یہ نقل کرنا کہ عہد نبوت، عہد صدیقی اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے شروع میں اکٹھی تین طلاقین ایک شمار کی جاتی تھیں سراسر وہم اور غلط ہے حجاز، عراق، شام اور مشرق و مغرب کا کوئی فقیہ بھی اس کا قائل نہیں۔

(15/4)..... وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَاعَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ خِلَافَ مَا رَوَى طَاوُسٌ فِي طَلَاقِ الثَّلَاثِ أَنَّهَا لَا زِمَةٌ فِي الْمَدْخُولِ بِهَا وَغَيْرِ الْمَدْخُولِ بِهَا أَنَّهَا ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَعَلَى هَذَا جَمَاعَةُ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَهَاءِ بِالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ وَهُمْ الْجَمَاعَةُ وَالْحُجَّةُ وَأَنَّمَا يَخَالَفُ فِي ذَلِكَ أَهْلُ الْبِدْعِ الْخَشَبِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْمُعْتَرِلَةِ وَالْخَوَارِجِ عَصَمَنَا اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ (التمہید لابن عبدالبر ج 23 ص 378)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں کی جماعت نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو مذہب نقل کیا ہے وہ طاووس کے خلاف ہے وہ یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقین لازم ہو جاتی ہیں خواہ عورت کے ساتھ صحبت ہو چکی ہو یا صحبت نہ ہوئی ہو اور وہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے حجاز، عراق، شام اور مشرق و مغرب کے تمام علماء، فقہاء اور محدثین کا مذہب یہی ہے اور یہ جماعت ہے اور حجت ہے (اور حدیث میں جماعت کے ساتھ لازم رہنے کا حکم ہے اور جماعت سے جدا ہونے پر نارہنہ کی وعید ہے) صرف اور صرف ان کی مخالفت اہل بدعت خشبیہ (فرقہ رافضیہ) معتزلہ اور خوارج نے کی ہے اللہ ہمیں اپنی رحمت سے اس برے مذہب سے محفوظ رکھے۔

(16/5)..... وَلَمْ يَخْتَلِفْ فُقَهَاءُ الْأُمْصَارِ وَأَيْمَةُ الْهَدْيِ فِيمَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا فِي طَهْرٍ مَسَّ فِيهِ أَوْ لَمْ يَمَسَّ فِيهِ أَوْ فِي حَيْضٍ أَنَّهُ يَلْزَمُهُ طَلَاقُهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ أَمْرًا أَنَّهُ إِلَّا بَعْدَ زَوْجٍ (الکافی فی فقہ اہل المدینہ ج 2 ص 571)

اس میں عالم اسلام کے فقہاء اور ائمہ ہدی (ائمہ مجتہدین) کا کوئی اختلاف نہیں کہ جو آدمی بیوی کو طہر میں جماع سے قبل یا جماع کے بعد تین طلاقین دے یا حالت حیض

حرام کاری سے بچنے 195 اجماع امت
میں تین طلاقیں دے تو یہ تین طلاقیں اس پر لازم ہو جاتی ہیں اور اس کیلئے اس کی مطلقہ بیوی تب حلال ہوگی جب وہ عورت دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کرے۔

(11)..... ابو الولید سلیمان بن خلف الباجی المالکی رحمہ اللہ المتونی 474ھ

(17/1)..... فَمَنْ أَوْقَعَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بِلَفْظَةٍ وَاحِدَةٍ لَزِمَهُ مَا أَوْقَعَهُ مِنَ الثَّلَاثِ وَبِهِ قَالَ جَمَاعَةُ الْفُقَهَاءِ وَحَكِي الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ فِي إِشْرَافِهِ عَنْ بَعْضِ الْمُتَبَدِّعَةِ يَلْزِمُهُ طَلْقُهُ وَاحِدَةً وَعَنْ بَعْضِ أَهْلِ الظَّاهِرِ لَا يَلْزِمُهُ شَيْءٌ إِنَّمَا يَرَوِي هَذَا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَالْذَّيْلُ عَلَى مَا نَقُولُهُ أَجْمَاعُ الصَّحَابَةِ لِأَنَّ هَذَا أَمْرٌ وَجَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَلَا مُخَالَفَ لَهُمْ (المشتق شرح الموطأ ج3 ص238)

پس جس شخص نے ایک لفظ کے ساتھ تین طلاقیں واقع کیں (مثلاً کہا تجھے تین طلاقیں ہیں) تو اس پر تین طلاقیں لازم ہو جائیں گی اور سب فقہاء کا یہی مذہب ہے اور قاضی ابو محمد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب اشراف میں نقل کیا ہے کہ بعض اہل بدعت کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں سے ایک طلاق واقع ہوتی ہے اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک ایک طلاق بھی واقع نہیں ہوتی اور یہ قول صرف حجاج بن ارطاة رحمہ اللہ اور محمد بن اسحاق رحمہ اللہ سے مروی ہے اور فقہاء کی مذہب پر دلیل صحابہ کرام کا اجماع ہے کیونکہ یہ مذہب حضرت ابن عمر رحمہ اللہ، عمران بن حصین رحمہ اللہ، عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ، ابن عباس رحمہ اللہ، ابو ہریرہ رحمہ اللہ اور عائشہ رحمہ اللہ سے مروی ہے اور کسی صحابی نے ان کی مخالفت نہیں کی۔

(12)..... محمد بن الفرغ القرطبی المتونی ۴۹۷ھ لکھتے ہیں

وَتَعْلَقُ بِهِذَا بَعْضُ أَصْحَابِ الظَّاهِرِ وَرَأَوْا أَنَّ الطَّلَاقَ فِي الْحَيْضِ

حرام کاری سے بچنے 196 اجماع امت
لَا يَلْزِمُ إِلَّا مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا أَوْ آخَرَ تَطْلِيقَةً فَإِنَّهُ يَلْزِمُ بِاجْتِمَاعِ مِنَ الْعُلَمَاءِ كُلِّهِمْ (اقتضیٰ رسول اللہ ﷺ ج1 ص2 محمد بن الفرغ القرطبی المتونی ۴۹۷ھ)

(18/1)..... اس کے ساتھ بعض اصحاب ظاہر نے اس بات پر دلیل پکڑی ہے کہ حالت حیض میں طلاق لازم نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ آدمی اکٹھی تین طلاقیں دے یا آخری تیسری طلاق دے تو سب علماء کا اجماع ہے کہ وہ لازم ہو جاتی ہیں۔

چھٹی صدی

(13)..... علامہ ابن رشد المالکی رحمہ اللہ المتونی 520ھ لکھتے ہیں۔

(19/1)..... لَا يَجُوزُ عِنْدَ مَالِكٍ أَنْ يُطَلِّقَهَا ثَلَاثًا فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَإِنْ فَعَلَ لَزِمَهُ ذَلِكَ وَهُوَ مَذْهَبُ جَمِيعِ الْفُقَهَاءِ وَعَامَّةِ الْعُلَمَاءِ لَا يَشُدُّ فِي ذَلِكَ عَنْهُمْ إِلَّا مَنْ لَا يُعْتَدُّ بِخِلَافِهِ مِنْهُمْ

(المقدمات الممهدات لابن رشد المالکی المتونی 520ھ ص501-502)

ایک کلمہ کے ساتھ اکٹھی تین طلاق دینا امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جائز نہیں تاہم اگر کوئی اس طرح تین طلاقیں اکٹھی دیدے تو وہ لازم ہو جاتی ہیں اور تمام فقہاء اور جمہور علماء کا مذہب یہی ہے اور جوان سے جدا مذہب اختیار کرے اس کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں۔

(20/2)..... کسی مفتی نے تین طلاق کے ایک ہونے کا فتویٰ دیا تو اس کے بارے میں وقت کے حاکم نے خط لکھ کر علامہ ابن رشد رحمہ اللہ سے مسئلہ پوچھا اس کے جواب میں علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے لکھا۔

وَالْقَوْلُ بِأَنَّ الْمُطَلَّاقَةَ ثَلَاثًا فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ لَا تَحِلُّ لِمُطَلِّقِهَا إِلَّا

بَعْدَ زَوْجٍ مِّمَّا أَجْمَعَ عَلَيْهِ فَقَهَاءُ الْأُمُصَارِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِيهِ فَالْكَاتِبُ الَّذِي ذَكَرْتَ عَنْهُ أَنَّهُ يَحْلُهَا قَبْلَ زَوْجٍ وَيَكْتُبُ فِي ذَلِكَ مُرَاجَعَةً رَجُلٌ جَاهِلٌ قَلِيلُ الْمَعْرِفَةِ ضَعِيفُ الدِّينِ فَعَلَ مَا لَا يَسُوغُ لَهُ بِاجْتِمَاعٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْاجْتِهَادِ فَتَسُوغُ لَهُ مُخَالَفَةُ مَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ فَقَهَاءُ الْأُمُصَارِ مَا لَكَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَأَصْحَابُهُمْ وَإِنَّمَا قَرَضَهُ تَقْلِيدُ عُلَمَاءٍ وَفِيهِ فَلَا يَصِحُّ لَهُ أَنْ يُخَالَفَهُمْ بِرَأْيِهِ قَالُوا جِبُّ أَنْ يُنْهَى عَنْ ذَلِكَ فَإِنْ لَمْ يَنْتَهُ عَنْهُ أَدَّبَ عَلَيْهِ وَكَانَتْ جَرْحَةً فِيهِ تَسْقِطُ إِمَامَتَهُ وَشَهَادَتَهُ -

وَأَجَابَ مَنْ يَنْقُلُ رَدَّ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ دُونَ زَوْجٍ لَيْسَ هُوَ بِجَرْحَةٍ إِلَّا أَنْ يُعْتَقَدَ هَذَا وَيَرَاهُ حَقًّا أَوْ ثَبَتَ عَلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَهُ فِي خَاصَّتِهِ أَوْ أَقْنَى غَيْرَهُ بِهِ فَهُوَ يُسْقِطُ شَهَادَتَهُ لِتَعَلُّقِهِ بِقَوْلٍ شَادٍّ عَنْ بَعْضِ الْمُتَبَدِّعَةِ وَبَعْضِ أَهْلِ الظَّاهِرِ وَتَرْكُ جُمُهورِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ وَالْمُتَأَخِّرِينَ فَإِنْ كَانَ إِنَّمَا عَنْهُ بِقَوْلِهِ أَنَّهُ رَأَى بِهَذَا الْقَوْلِ لِمَنْ قَالَهُ أَوْ سَمِعَهُ مِنْهُ فَلَيْسَ بِجَرْحَةٍ

(فتاویٰ ابن رشد المالکی المتوفی ص 1393، 1397)

یہ مذہب کہ اکٹھی تین طلاقوں کے بعد عورت طلاق دینے والے خاوند کیلئے حلال نہیں ہوتی مگر دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کے بعد ایسا مذہب ہے جس پر عالم اسلام کے فقہاء کا اجماع ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں پس جو شخص دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح سے پہلے محض رجوع کرنے کے ساتھ اس عورت کے پہلے خاوند کیلئے حلت کا فتویٰ دیتا ہے وہ جاہل اور قلیل العلم ہے اور دین کے اعتبار سے کمزور ہے اس نے ایسا کام کیا ہے کہ اہل علم یعنی عالم اسلام کے فقہاء امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان فقہاء کے تلامذہ کے اجماع کی وجہ سے اس کیلئے جائز نہیں، حکام پر واجب ہے کہ اکٹھی تین طلاق

کے بعد رجوع کے فتویٰ دینے والے مفتی کو اس سے روکا جائے اور اگر وہ اس سے نہ رکے تو اس پر تعزیر لگائی جائے اور اس کا اجماع کے خلاف عقیدہ و فتویٰ ایسی جرح ہے کہ جس کی وجہ سے اس کی امامت اور شہادت ساقط ہو جاتی ہے۔ جو آدمی اکٹھی تین طلاقوں کے بعد بغیر حلالہ کے پہلے خاوند کیلئے اس عورت کے حلال ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے اور اس کو حق سمجھتا ہے یا اپنے بارے میں اس پر عمل کرتا ہے یا دوسروں کو یہی فتویٰ دیتا ہے تو اس سے وہ مردود الشہادت ہے کیونکہ اس نے اجماع کو چھوڑ کر بعض اہل بدعت کے شاذ قول کو پکڑا ہے اور معتدین اور متاخرین جمہور علماء کے قول کو چھوڑ دیا ہے۔ البتہ اگر اس کا یہ عقیدہ نہ ہو اور اس پر فتویٰ بھی نہ دے اور اس پر عمل بھی نہ کرے اور محض دوسرے کا قول نقل کرے تو یہ جرح نہیں (جیسا کہ قرآن کریم میں یہود نصاریٰ کے اقوال بیان ہوئے ہیں یا جیسے اہل حق اپنی کتابوں میں اہل باطل کا باطل قول نقل کر دیتے ہیں)

(14)..... ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عمر المازری المالکی رحمہ اللہ المتوفی ۵۳۶ھ

نمبر 21/1..... قَالَ الْإِمَامُ طَلَّاقُ الثَّلَاثِ فِي مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ وَاقِعٌ لَا زِمَ عِنْدَ كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ..... وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الظَّاهِرِ إِلَى أَنَّ إِيْقَاعَ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ وَهُوَ مَذْهَبُ طَاوُسٍ وَقِيلَ هُوَ مَذْهَبُ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَى عَنْهُمَا أَنَّهُ لَا يَلْزِمُ مِنْهَا شَيْءٌ وَهَذَا قَوْلَانِ لَمْ يَقُلْ بِهِمَا أَحَدٌ مِنْ فَقَهَاءِ الْأُمُصَارِ وَائِمَّةِ الْفُتُوَايَ (اکمال المعلم ج 5 ص 10، 11)

امام مازری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں سب علماء کے نزدیک لازم اور واقع ہو جاتی ہیں اور بعض ظاہر یہ اس طرف گئے ہیں کہ تین طلاقیں ایک ہوتی ہیں اور طاووس، حجاج بن ارطاة اور محمد بن اسحاق کا مذہب یہی ہے، حجاج بن ارطاة اور محمد بن اسحاق سے یہ روایت بھی ہے کہ اکٹھی تین طلاقوں سے ایک طلاق بھی واقع نہیں ہوتی اور یہ دونوں قول ایسے ہیں کہ عالم اسلام کے فقہاء اور ائمہ فتویٰ میں سے کوئی بھی ان کا قائل نہیں۔

(15)..... علامہ ابن العربی المالکی رحمہ اللہ المتوفی ۵۴۳ھ لکھتے ہیں

نمبر 22/1..... فَأَمَّا مَنْ قَالَ إِنَّ مَعْنَاهُ الطَّلَاقُ الْمَشْرُوعُ فَصَحِيحٌ ؛ لَكِنَّ الشَّرْعَ يَتَضَمَّنُ الْفَرْضَ وَالسُّنَّةَ وَالْجَائِزَ وَالْحَرَامَ ، فَيَكُونُ الْمَعْنَى بِكُونِهِ مَشْرُوعًا أَحَدُ أَقْسَامِ الْمَشْرُوعِ الثَّلَاثَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ ، وَهُوَ الْمُسْنُونُ ؛ وَقَدْ كُنَّا نَقُولُ بِأَنَّ غَيْرَهُ لَيْسَ بِمَشْرُوعٍ ، لَوْلَا تَطَاهُرُ الْأَخْبَارِ وَالْأَثَارِ وَانْعِقَادُ الْإِجْمَاعِ مِنَ الْأُمَّةِ بِأَنَّ مَنْ طَلَّقَ طُلُقَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَنَّ ذَلِكَ لَا زِمَ لَهُ ، وَلَا احْتِفَالٌ بِالْحَجَّاجِ وَإِخْوَانِهِ مِنَ الرَّافِضَةِ ، فَالْحَقُّ كَائِنْ قَبْلَهُمْ . فَأَمَّا مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ فِي أَنَّهُ حَرَامٌ فَلَا مَعْنَى لِلْاِسْتِغَالِ بِهِ هَاهُنَا فَإِنَّهُ مُتَّفِقٌ مَعَنَا عَلَى لُزُومِهِ إِذَا وَقَعَ .

(أحكام القرآن لابن العربي ج 1 ص 377)

بہر حال جس نے کہا کہ الطلاق مرتنان سے مراد طلاق مشروع ہے اس کا یہ قول صحیح ہے لیکن شریعت چار حکموں کو شامل ہے فرض، سنت، جائز اور حرام، آیت کا معنی یہ ہے کہ طلاق مشروع کی مذکورہ تین قسموں میں سے ایک قسم طلاق مسنون ہے اگر اس بات پر احادیث اور آثار متواتر نہ ہوتے اور امت کا اجماع منعقد نہ ہوتا کہ جو آدمی دو یا تین طلاقیں دے وہ لازم ہو جاتی ہیں تو ہم بھی کہتے کہ اس مسنون طریقہ طلاق کے علاوہ مشروع نہیں ہیں (لیکن احادیث و آثار اور اجماع کی وجہ سے دو یا تین طلاق اکٹھی دینا بھی مشروع ہے) اور حجاج اور اس کے رافضی بھائیوں کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ حق وہ ہے جو ان سے پہلے موجود تھا، رہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب کہ دو اور تین اکٹھی طلاقیں دینا حرام ہیں تو اس مقام میں اس کے درپے ہونا بے معنی ہے کیونکہ وہ دو اور تین اکٹھی طلاقیں کے لازم ہونے پر ہمارے ساتھ متفق ہیں۔

نمبر 23/2..... قَالَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ الْمَالِكِيُّ زَلَّ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَقَالُوا إِنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ فِي كَلِمَةٍ لَا يُلْزَمُ وَجَعَلُوهُ وَاحِدَةً وَنَسَبُوهُ إِلَى السَّلَفِ

الْأَوَّلِ فَحَكَّوْهُ عَنْ عَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَعَزَّوْهُ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ الضَّعِيفِ الْمَنْزِلَةِ الْمَغْمُورِ الْمَرْتَبَةِ وَرَوَوْا فِي ذَلِكَ حَدِيثًا لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ وَغَوَى قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَسَائِلِ فَتَبِعُوا لِهَؤُلَاءِ الْمُبْتَدِعَةِ فِيهِ وَقَالُوا إِنَّ قَوْلَهُ أَنْتَ طَالِقٌ ثَلَاثًا كَذِبٌ لِأَنَّهُ لَمْ يُطْلَقْ ثَلَاثًا كَمَا لَوْ قَالَ طَلَّقْتُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُطْلَقْ إِلَّا وَاحِدَةً وَكَمَا لَوْ قَالَ أَحْلِفْ ثَلَاثًا كَانَتْ يَمِينًا وَاحِدَةً

(مُنْبِيهٌ) وَلَقَدْ طَوَّفْتُ فِي الْأَفَاقِ وَلَقِيتُ مِنْ عُلَمَاءِ الْإِسْلَامِ وَأَرْبَابِ الْمَذَاهِبِ كُلِّ صَفَاقٍ آفَاقٍ فَمَا سَمِعْتُ لِهَذِهِ الْمَقَالَةِ بِخَيْرٍ وَلَا أَحْسَسْتُ لَهَا بِأَثَرٍ إِلَّا الشَّيْعَةَ الَّذِينَ يَرَوْنَ نِكَاحَ الْمُتْعَةِ جَائِزًا وَلَا يَرَوْنَ الطَّلَاقَ وَاقِعًا وَلِذَلِكَ قَالَ فِيهِمْ ابْنُ سَكْرَةَ السُّنِّيُّ الْهَاشِمِيُّ ”يَأْمَنُ يَرَى الْمُتْعَةَ فِي دِينِهِ..... حَالًا وَلَا وَإِنْ كَانَتْ بِلَا مَهْرٍ..... وَلَا يَرَى سَبْعِينَ طَلَقَةً..... تَبَيَّنُ مِنْهُ رَبَّةُ الْخِذْرِ..... مِنْ هَاهُنَا طَابَتْ مَوَالِدُكُمْ..... فَأَعْتَبُوا هَآيَا بَنِي صَخْرٍ“ وَقَدْ اتَّفَقَ عُلَمَاءُ الْإِسْلَامِ وَأَرْبَابُ الْحِلِّ وَالْعَقْدِ فِي الْأَحْكَامِ عَلَى أَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ فِي كَلِمَةٍ وَإِنْ كَانَ حَرَامًا فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ وَبِدْعَةً فِي قَوْلِ آخَرِينَ لَا زِمَ وَإِنَّ هَؤُلَاءِ الْبُؤْسَاءِ مِنْ عَالِمِ الدِّينِ وَعَلِمِ الْإِسْلَامِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ وَقَدْ قَالَ فِي صَحِيحِهِ بَابُ جَوَازِ الطَّلَاقِ الثَّلَاثَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ وَذَكَرَ حَدِيثَ اللَّعَانِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يُغَيِّرْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا يُفَرِّقُ عَلَى الْبَاطِلِ وَلَا أَنَّهُ جَمَعَ مَا فُسِحَ لَهُ فِي تَفْرِيقِهِ فَالْزِمَتْهُ الشَّرِيعَةُ حُكْمَهُ وَمَا نَسَبُوهُ إِلَى الصَّحَابَةِ كَذِبٌ بَحْتٌ لَا أَصْلَ لَهُ فِي كِتَابٍ وَلَا رَوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَحَدٍ وَقَدْ أَدْخَلَ مَالِكٌ فِي مُوطِئِهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْحَرَامَ

ثَلَاثٌ لَا زِمَّةَ فِي كَلِمَةٍ فَهَذَا فِي مَعْنَاهُ فَكَيْفَ إِذَا صَرَّحَ بِهِ وَأَمَّا حَدِيثُ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَابَةَ فَعَبْرُ مَقْبُولٍ فِي الْمِلَّةِ وَلَا عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ الْأُئِمَّةِ فَإِنْ قِيلَ فَبِإِي صَحِيحٍ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي الصَّهْبَاءِ الْمَذْكُورُ فَلَنَّا هَذَا لَا مُتَعَلِّقٍ فِيهِ مِنْ خَمْسَةِ أَوْجُهٍ الْأَوَّلُ أَنَّهُ حَدِيثٌ مُخْتَلَفٌ فِي صَحِّهِ فَكَيْفَ يُقَدَّمُ عَلَى إجماعِ الْأُمَّةِ؟ وَلَمْ يُعْرَفْ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ خِلَافٌ إِلَّا عَنْ قَوْمٍ انْحَطُّوا عَنْ رُتْبَةِ التَّابِعِينَ وَقَدْ سَبَقَ الْعَصْرَانِ الْكُرَيْمَانِ وَالِاتِّفَاقُ عَلَى لُزُومِ الثَّلَاثِ فَإِنْ رَوَّاهُ عَنْ أَحَدٍ مَذْهَبُهُمْ فَلَا تَقْبَلُ مِنْهُمْ إِلَّا مَا يَقْبَلُونَ مِنْكُمْ نَقْلُ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ وَلَا تَجِدُ هَذِهِ الْمَسْئَلَةَ مَنْسُوبَةً إِلَى أَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ الْأَوَّلِ أَبَدًا الثَّانِي أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَرَوْهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَرَوْهُ عَنْهُ إِلَّا مِنْ طَرِيقِ طَاوُسٍ فَكَيْفَ يَقْبَلُ مَا لَمْ يَرَوْهُ مِنَ الصَّحَابَةِ إِلَّا وَاحِدٌ وَمَا لَمْ يَرَوْهُ عَنْ ذَلِكَ الصَّحَابِيِّ إِلَّا وَاحِدٌ؟ وَكَيْفَ خَفِيَ عَلَى أَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا طَاوُسٍ (النسخ والمسنوخ لابن العربي ج ٢ ص ٨٧ تا ٩٠، أضواء البيان ج ١ ص 130، تهذيب السنن لابن القيم ج ٣ ص ١٢٨)

ابن عربی مالکی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک قوم پھسل گئی پس انھوں نے کہا کہ تین طلاقیں بیک کلمہ لازم نہیں ہوتیں اور انھوں نے ان تین طلاقوں کو ایک قرار دیا ہے اور اس مذہب کو انھوں نے پہلے سلف کی طرف منسوب کیا ہے چنانچہ انھوں نے یہ مذہب حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور اس کو کمزور و بیچ مرتبہ حجاج بن ارطاة کی طرف منسوب کیا ہے اور انھوں نے اس بارے میں ایک ایسی حدیث نقل کی ہے جس کی

کوئی اصل نہیں ہے اور اہل مسائل کی ایک قوم گمراہ ہوئی پس انھوں نے اس مسئلہ میں ان اہل بدعت کی اتباع کی اور چونکہ ان کے نزدیک تین طلاقیں ایک ہیں اس لیے انھوں نے کہا کہ طلاق دہندہ کا بیوی کو یہ کہنا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں یا میں نے تجھے تین طلاقیں دیں جھوٹ ہے کیونکہ اس نے تین طلاقیں نہیں دیں بلکہ ایک طلاق دی ہے جیسا کہ اگر وہ یہ کہے کہ میں تین قسمیں اٹھاتا ہوں تو وہ ایک قسم ہوتی ہے۔

تنبیہ: تحقیق میں دنیا کے کونے کونے میں پھرا ہوں اور اسلام کے تمام علماء اور تمام مذاہب والے ماہرین سے ملا ہوں میں نے اس مسئلہ (کہ تین طلاق ایک ہے) کی (کسی کے پاس) خبر نہیں پائی اور نہ میں نے اس کا نشان کہیں پایا ہے سوائے شیعوں کے جو نکاح متعہ کو جائز سمجھتے ہیں اور (اکٹھی تین) طلاق کو واقع نہیں سمجھتے اسی لیے ان کے بارے میں ابن سکرہ سنی ہاشمی ان پر تعریض اور طعن کرتے ہوئے کہتے ہیں

شعر

اے وہ شخص جو اپنے دین میں متعہ کو جائز سمجھتا ہے اگرچہ بغیر مہر کے ہو

اور نہیں سمجھتا کہ ستر طلاقوں سے بھی پردہ نشین عورت جدا ہو جائے گی

اسی (متعہ اور تین طلاقوں کے بعد رجوع کی) وجہ سے تمھاری اولادیں بہترین ہیں

پس اے بنو صخر ان اولادوں کو غنیمت جانو

تمام علماء اسلام اور ماہرین شریعت اس بات پر متفق ہیں کہ تین طلاقیں ایک کلمہ کے ساتھ (دی جائیں تو) لازم ہو جاتی ہیں اگرچہ بعض علماء کے قول میں یہ حرام اور بعض علماء کے قول میں بدعت ہیں۔

کہاں یہ علمی یتیم اور کہاں عالم دین اور اسلام کے علم بردار امام محمد بن اسماعیل بخاری انھوں نے اپنی کتاب صحیح البخاری میں کہا ہے ”باب جواز الطلاق الثلاث لقولہ تعالیٰ الطلاق مرتان“ کہ یہ باب تین طلاقوں کے جائز ہونے کے بارے میں ہے اللہ تعالیٰ کے

اس ارشاد کی وجہ سے کہ رجعی طلاق دو ہیں (خواہ دوا کٹھی ہوں یا جدا جدا یہی حکم تین طلاق کا ہے) امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں حدیث لعان ذکر کی ہے کہ حضرت عویمر عجلانی رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم دینے سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی تبدیلی نہ کی حالانکہ آپ باطل کو برقرار نہیں رکھ سکتے نیز جس چیز کو جدا جدا کر کے دینے میں اس کیلئے وسعت تھی اس نے ان کو جمع کر دیا ہے پس شریعت نے اس کے حکم کو لازم کر دیا ہے اور انھوں نے جو (اکٹھی تین طلاق کا ایک ہونا) صحابہ کی طرف منسوب کیا ہے یہ خالص جھوٹ ہے اس کی کوئی اصل نہیں نہ کسی کتاب میں نہ کسی روایت میں، امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب موطا میں حضرت علی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ لفظ حرام کے ایک مرتبہ بولنے سے تین طلاقیں لازم ہو جاتی ہیں پس جب اس لفظ کے مفہوم سے تین اکٹھی طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں تو تین اکٹھی طلاقوں کیلئے صریح لفظ بولنے سے تین طلاقیں کیوں واقع نہ ہوں گی، رہی بات حجاج بن ارطاة کی تو وہ نہ امت محمدیہ میں مقبول ہے اور نہ ہی کسی امام کے نزدیک مقبول ہے، اگر یہ سوال کیا جائے کہ صحیح مسلم میں حدیث ابن عباس رحمہ اللہ ہے؟ ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اس حدیث سے استدلال پانچ وجوہ کی بناء پر نہیں کیا جاسکتا (۱) پہلی وجہ یہ ہے اس حدیث کی صحت میں اختلاف ہے تو یہ حدیث اجماع امت پر کیسے مقدم ہو سکتی ہے؟ (حالانکہ صحیح حدیث جو خبر واحد ہو وہ بھی اجماع امت پر مقدم نہیں ہوتی اور اس کا تو صحیح ہونا بھی مختلف فیہ ہے) اس مسئلہ میں کوئی اختلاف معروف نہیں ہے سوائے ان لوگوں کے جو تابعین کے رتبہ سے کم درجہ کے ہیں تحقیق صحابہ و تابعین کے دو مبارک زمانے اس طرح گزرے ہیں کہ تمام صحابہ اور تابعین کا اکٹھی تین طلاق کے لازم ہونے پر اتفاق رہا ہے اگر یہ لوگ اپنا مذہب کسی سے نقل کریں تو اس کو قبول نہ کرنا مگر اسی طریقے سے جس طریقے سے وہ تجھ سے قبول کرتے ہیں یعنی صحیح سند کے ساتھ کہ اس کے تمام راوی عادل ہوں اور صحیح سند کے ساتھ یہ مسئلہ اسلاف یعنی صحابہ میں سے کسی سے بھی

ثابت نہیں (۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کو صرف اور صرف حضرت ابن عباس رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں ان کے علاوہ دوسرا کوئی صحابی اس کو نقل نہیں کرتا پھر ابن عباس رحمہ اللہ سے صرف طاوس نقل کرتا ہے ان کا کوئی اور شاگرد اس حدیث کو نقل نہیں کرتا تو ایسی حدیث کیسے قبول کی جاسکتی ہے کہ جس کو تمام صحابہ میں سے صرف ایک صحابی نقل کرے پھر اس صحابی کے شاگردوں میں سے صرف اکیلا ایک ہی شاگرد نقل کرے؟ سوال یہ ہے کہ ایسا عام مسئلہ تمام صحابہ پر کیسے مخفی رہا اور سوائے ابن عباس رحمہ اللہ کے سب اس سے خاموش رہے اور سوائے طاوس کے ابن عباس رحمہ اللہ کے باقی سب شاگردوں پر یہ مسئلہ کیسے مخفی رہا؟

(16)..... قاضی عیاض الماکی رحمہ اللہ المتوفی ۵۴۴ھ لکھتے ہیں

نمبر 24 / 1..... وَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَا عَدَا مَا وَصَفَ فِيهِ طَلَاقٌ بِدْعَةٌ لَكِنْ أَجْمَعَ ائِمَّةُ الْفُتُوَى عَلَى لُزُومِهِ إِذَا وَقَعَ إِلَّا مَنْ لَا يَتَعَدُّ بِهِ مِنَ الْخَوَارِجِ وَالرَّوَافِضِ (اکمال المعلم للقاضی عیاض ج 5 ص 8)

جو کچھ حدیث میں ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حدیث میں بیان کردہ طریقہ طلاق کے ماسوا غیر شرعی طلاق ہے لیکن ائمہ فتویٰ کا اس کے لازم اور واقع ہونے پر اجماع ہے مگر خوارج اور روافض کا مذہب اس سے مختلف ہے لیکن ان کے قول کا کوئی اعتبار نہیں (17)..... علامہ ابوالمظفر یحییٰ بن محمد الشیبانی رحمہ اللہ المتوفی 560ھ لکھتے ہیں

نمبر 25 / 1..... وَاتَّفَقُوا عَلَى أَنَّ الطَّلَاقَ الْفَلَكُ بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ كَلِمَاتٍ فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ فِي طَهْرٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اخْتَلَفُوا بَعْدَ وَقُوعِهِ وَنَفُوذِهِ هَلْ هُوَ طَلَاقٌ سُنَّةٌ أَوْ بِدْعَةٌ؟ (اختلاف الأئمة العلماء ص 167 ج 2)

اور مجتہدین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تین طلاقیں ایک کلمہ کے ساتھ ہوں یا ایک مجلس میں مختلف کلمات کے ساتھ ہوں یا ایک طہر میں ہوں وہ نافذ اور واقع ہو جاتی ہیں پھر

حرام کاری سے بچنے 205 اجماع امت
اس میں مجتہدین کا اختلاف ہے کہ وقوع اور نفاذ کے بعد یہ شرعی طلاق ہے یا غیر شرعی۔

علامہ ابوالمظفر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ الشیبانی الحنفی رحمہ اللہ المتوفی ۵۶۰ھ حدیث
ابو الصہباء ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں

نمبر 26/2..... هَذَا الْحَدِيثُ قَدْ وَرَدَ هَكَذَا وَعَمِلَ الْأُمَّةُ عَلَى خِلَافِهِ وَمَا
عَمِلَهُ عُمَرُ قَدْ تَلَقَّيْتُهُ الْأُمَّةُ بِالْقَبُولِ فَاجْمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ إِلَّا مَنْ لَا يَتَعَدُّ بِخِلَافِهِ
(الانصاح عن معاني الصحاح ج 3 ص 224 حدیث نمبر 1189)

یہ حدیث اس طرح مروی ہے جبکہ امت کا عمل اس کے خلاف ہے اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے جو فیصلہ کیا اس کو امت کی تلقی بالقبول حاصل ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے
سوائے ان لوگوں کے جن کی مخالفت کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

(18)..... علامہ ابوبکر بن مسعود کا سانی الحنفی رحمہ اللہ المتوفی 587ھ لکھتے ہیں
نمبر 27/1..... وَأَمَّا حُكْمُ طَلَاقِ الْبِدْعَةِ فَهُوَ أَنَّهُ وَقَعَ عِنْدَ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَقَعُ وَهُوَ مَذْهَبُ الشَّيْعَةِ أَيْضًا
(بدائع الصنائع ج 7 ص 39)

طلاق بدعت کا حکم یہ ہے کہ وہ جمہور علماء کے نزدیک واقع ہو جاتی ہے اور بعض
لوگوں نے کہا ہے کہ واقع نہیں ہوتی اور شیعہ کا مذہب بھی یہی ہے۔

ساتویں صدی

(19)..... علامہ قرطبی المالکی رحمہ اللہ المتوفی 671ھ لکھتے ہیں

نمبر 28/1..... قَالَ عُلَمَاءُنَا وَاتَّفَقَ ائِمَّةُ الْفُتُوَى عَلَى لُزُومِ إِيقَاعِ الطَّلَاقِ
الثَّلَاثِ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ جُمُهورِ السَّلَفِ وَشَدَّ طَاوُسٌ وَبَعْضُ أَهْلِ
الظَّاهِرِ إِلَى أَنَّ طَلَاقَ الثَّلَاثِ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ يَقَعُ وَاحِدَةً..... وَجُمُهورُ

حرام کاری سے بچنے 206 اجماع امت
السَّلَفِ وَالْأُئِمَّةُ أَنَّهُ لَا زِمَ وَأَقَعَ ثَلَاثًا وَلَا فَرُقَ بَيْنَ أَنْ يُوقَعَ ثَلَاثًا مُجْتَمِعَةً فِي
كَلِمَةٍ أَوْ مُتَفَرِّقَةً فِي كَلِمَاتٍ (تفسير القرطبي ج 3 ص 129)

ہمارے علماء نے کہا ہے کہ ایک کلمہ کے ساتھ اکٹھی تین طلاقیں کے وقوع اور لزوم
پر ائمہ فتویٰ کا اتفاق ہے اور جمہور سلف کا قول یہی ہے البتہ طاووس اور بعض اہل ظاہر کا شاذ
قول یہ ہے کہ ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں واقع کی جائیں تو ایک طلاق واقع ہوتی ہے اور
جمہور سلف اور ائمہ مجتہدین کے نزدیک تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں خواہ یہ اکٹھی تین
طلاقیں ایک کلمہ کے ساتھ واقع کی جائیں یا متفرق کلمات کے ساتھ۔

نمبر 29/2..... وَقَوْلُهُ (وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَ ثَلَاثًا؛ فَقَدْ حَرُمْتَ عَلَيْكَ حَتَّى
تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ، وَعَصَيْتَ اللَّهَ؛ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ مِنْ كَلِمَةٍ
وَاحِدَةٍ مُحَرَّمٌ لَا زِمَ إِذَا وَقَعَ وَهُوَ مَذْهَبُ الْجُمُهورِ .
(المفہم لما أشكل من تلخیص کتاب مسلم ج 13 ص 72)

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ ”اگر تو نے اکٹھی تین طلاقیں دیں تو بیوی تجھ پر حرام
ہے جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے اور تو نے اللہ کی نافرمانی کی ہے“ دلیل ہے
اس بات پر کہ ایک کلمہ کے ساتھ اکٹھی تین طلاقیں دینا حرام ہے لیکن اس کے باوجود طلاق
لازم ہو جاتی ہے جمہور کا مذہب یہی ہے۔

نمبر 30/3..... (أَلَمْ يَكُنْ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً، فَقَالَ قَدْ كَانَ ذَلِكَ،
فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عُمَرُ عَلَيْهِمْ تَمَسَّكَ
بِظَاهِرِ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ شَدُّوا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَقَالُوا إِنَّ طَلَاقَ الثَّلَاثِ فِي
كَلِمَةٍ يَقَعُ وَاحِدَةً؛ وَهُمْ طَاوُوسٌ، وَبَعْضُ أَهْلِ الظَّاهِرِ وَقِيلَ هُوَ مَذْهَبُ
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَالْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاقَ، وَقِيلَ عَنْهُمَا لَا يُلْزَمُ مِنْهُ شَيْءٌ.

وَهُوَ مَذْهَبُ مُقَاتِلٍ ، وَالْمَشْهُورُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ وَجُمْهُورِ السَّلَفِ وَالْأَئِمَّةِ : أَنَّهُ لَا زِمَ وَاقِعَ ثَلَاثًا ، وَلَا فَرْقَ بَيْنَ أَنْ يُوقَعَ مُجْتَمِعًا فِي كَلِمَةٍ أَوْ مُفْرَقًا فِي كَلِمَاتٍ ، غَيْرَ أَنَّهُمْ اخْتَلَفُوا فِي جَوَازِ إِيْقَاعِهِ

(المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم ج 13 ص 76)

(کیا تین طلاقیں ایک نہیں تھیں؟ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ ایک تھیں پھر جب حضرت عمرؓ کے دور میں لوگوں نے لگاتار اکٹھی طلاقیں دینی شروع کر دیں تو حضرت عمرؓ نے ان کو نافذ کر دیا) ان روایتوں کے ظاہر سے سواد اعظم سے جدا ہونے والے بعض اہل علم نے دلیل پکڑی ہے انھوں نے کہا کہ ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاق دینے سے ایک طلاق واقع ہوتی ہے اس کے قائل طاووس اور بعض اہل ظاہر ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ محمد بن اسحاق اور حجاج بن ارطاة کا مذہب بھی یہی ہے اور ان دونوں کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے نزدیک اس طرح تین طلاق دینے سے ایک طلاق بھی واقع نہیں ہوتی جیسا کہ مقاتل کا یہی مذہب ہے اور حجاج بن ارطاة کا بھی مشہور مذہب یہی ہے۔ لیکن جمہور سلف و ائمہ کا مذہب یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاق دینے سے تین طلاقیں لازم اور واقع ہو جاتی ہیں اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ یہ تین طلاقیں اکٹھی ایک کلمہ کے ساتھ دی جائیں یا متفرق کلمات کے ساتھ دی جائیں البتہ جمہور کے درمیان اس میں اختلاف ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے یا حرام ہے۔

(20)..... علامہ ابن قدامہ الحنبلیؒ المتوفی 682ھ لکھتے ہیں

نمبر 31 / 1..... أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا فَهِيَ ثَلَاثٌ وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً لَا نَعْلَمُ فِيهِ خِلَافًا (المغنی لابن قدامہ المتوفی ج 16 ص 473)

اور جب کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے تجھے تین طلاقیں ہیں تو یہ تین طلاقیں ہوں گی اگرچہ ایک طلاق کی نیت کی ہو اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

آٹھویں صدی

(21)..... ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن الدمشقیؒ الشافعی من علماء القرن الثامن الهجري

نمبر 32 / 1..... اتَّفَقَ الْأَئِمَّةُ الْأَرْبَعَةُ عَلَى أَنَّ الطَّلَاقَ فِي الْحَيْضِ لِمَذْخُولٍ بِهَا أَوْ فِي طَهْرٍ جَامِعٍ فِيهِ مُحَرَّمٌ إِلَّا أَنَّهُ يَقَعُ وَكَذَلِكَ جَمْعُ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ مُحَرَّمٌ وَيَقَعُ وَاخْتَلَفُوا بَعْدَ وَقُوعِهِ هَلْ هُوَ الطَّلَاقُ سُنَّةٌ أَوْ بَدْعَةٌ؟ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمَالِكٌ هُوَ طَلَاقٌ بِدْعَةٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ هُوَ طَلَاقٌ سُنَّةٌ وَعَنْ أَحْمَدَ رَوَيْتَانِ كَالْمَذْهَبَيْنِ (رحمة الائمة في اختلاف الائمة ص 218)

ائمہ اربعہؒ اس پر متفق ہیں کہ جس عورت کے ساتھ صحبت ہو چکی ہو اس کو حالت حیض میں طلاق دینا یا طہر میں صحبت کرنے کے بعد طلاق دینا حرام ہے لیکن حرام ہونے کے باوجود طلاق واقع ہو جاتی ہے اسی طرح اکٹھی تین طلاق دینا بھی حرام ہے لیکن یہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ تین طلاقیں کے وقوع پر اتفاق کے بعد اس میں اختلاف ہے کہ یہ طلاق شرعی ہے یا غیر شرعی ہے امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیکی طلاق غیر شرعی ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ طلاق شرعی ہے اور امام احمدؒ سے دونوں قول منقول ہیں۔

(22)..... عبد الرحمن بن احمد بن رجب الحنبلیؒ المتوفی 795ھ

نمبر 33 / 1..... إِعْلَمَ أَنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَلَا مِنَ التَّابِعِينَ وَلَا مِنْ أَيْمَةِ السَّلَفِ الْمُعْتَدِّ بِقَوْلِهِمْ فِي الْفَتَاوَى فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ شَيْءٌ

صَرِيحٌ فِي أَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بَعْدَ الدُّخُولِ يُحْسَبُ وَاحِدَةً إِذَا سَبَقَ بِلَفْظِ
وَاحِدٍ (شرح علل الترمذی لابن رجب ج 1 ص 253، الاشفاق علی احکام الطلاق ص 41)

جان لیجئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم اور وہ ائمہ سلف کہ جن کا حلال و حرام
میں قول معتبر ہے ان میں سے کسی سے اس بارے میں کوئی صریح قول منقول نہیں کہ تین
طلاقیں ایک لفظ کے ساتھ مدخلہ بیوی کے حق میں ایک شمار ہوتی ہے۔

نمبر 34/2 وَقَالَ ابْنُ رَجَبٍ لَا نَعْلَمُ مِنَ الْأُمَّةِ أَحَدًا خَالَفَ فِي هَذِهِ
الْمَسْئَلَةِ مُخَالَفَةً ظَاهِرَةً وَلَا حُكْمًا وَلَا قَضَاءً وَلَا عِلْمًا وَلَا إِفْتَاءً وَلَكَمْ يَقَعُ
ذَلِكَ إِلَّا مِنْ نَفَرٍ يَسِيرٍ جَدًّا وَقَدْ أَنْكَرَهُ عَلَيْهِمْ مَنْ عَاصَرَهُمْ غَايَةَ الْإِنْكَارِ
وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ يَسْتَحْفِیْ بِذَلِكَ وَلَا يُظْهِرُهُ فَكَيْفَ يَكُونُ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ عَلَى
إِخْفَاءِ دُبْنِ اللَّهِ الَّذِي شَرَعَهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ وَاتِّبَاعِ اجْتِهَادِ مَنْ خَالَفَهُ بِرَأْيِهِ
فِي ذَلِكَ هَذَا لَا يَحِلُّ اعْتِقَادُهُ الْبَتَّةَ (الاشفاق ص 63، 64)

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں امت میں سے ہم کسی کو نہیں جانتے جس نے
اس مسئلہ میں قضاء، فیصلہ، علم اور فتویٰ دینے میں واضح مخالفت کی ہو اور ایسا بہت ہی قلیل
لوگوں سے ہوا ہے اور پھر ان کے ہم عصر علماء نے ان پر بہت زیادہ نکیر کی اور ان میں سے
اکثر اس کو چھپاتے تھے ظاہر نہیں کرتے تھے۔ امت کا کیسے اجماع ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے
اس دین کے چھپانے پر جس دین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبان سے جاری کیا
ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنی رائے سے اجماع کی مخالفت کی ہے ان
کے اجتہاد کی پیروی کرنے پر امت کا اجماع ہو جائے یہ ایسی بات ہے جس کا اعتقاد
رکھنا بالکل جائز نہیں (اگر ایک مجلس کی تین طلاقیں کو ایک قرار دیا جائے تو یہ ناجائز اور
باطل اعتقاد لازم آتا ہے)

نوویں صدی

(23) علامہ محمد بن ابی المالیکی رحمہ اللہ المتوفی 827 یا 828 ھ لکھتے ہیں

نمبر 35/1 مَذْهَبُ الْكَافَّةِ أَنَّ الْمُطْلَقَ ثَلَاثًا فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ تُلْزَمُهُ
الثَّلَاثُ وَقَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ وَأَبْنُ مُقَاتِلٍ إِنَّمَا تُلْزَمُهُ وَاحِدَةٌ وَقَالَ بِهِ
طَاوُسٌ وَبَعْضُ الظَّاهِرِيَّةِ وَعَنْ حَجَّاجٍ أَيْضًا وَأَبْنِ إِسْحَاقَ لَا يُلْزَمُهُ شَيْءٌ
وَهَذَانِ الْقَوْلَانِ لَمْ يَقُلْ بِهِمَا أَحَدٌ مِنْ أَيْمَةِ الْفُتَوَى

(اکمال اکمال المعلم ج 4 ص 109)

تمام مجتہدین اور محدثین کا مذہب یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں دینے والے پر
تینوں طلاقیں لازم ہو جاتی ہیں البتہ حجاج بن ارطاة اور ابن مقاتل کا قول ہے کہ اس پر
صرف ایک طلاق لازم ہوتی ہے طاووس اور بعض ظاہریہ بھی اسی کے قائل ہیں اور محمد بن
اسحاق کے نزدیک ایک طلاق بھی واقع نہیں ہوتی اور حجاج کا بھی دوسرا قول یہی ہے لیکن یہ
دونوں قول ایسے ہیں کہ ائمہ فتویٰ میں سے کوئی بھی ان کا قائل نہیں۔

(24) علامہ حافظ بدر الدین عینی رحمہ اللہ الحنفی المتوفی 855 ھ لکھتے ہیں:

نمبر 36/1 وَمَذْهَبُ جَمَاهِيرِ الْعُلَمَاءِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْهُمْ
الْأَوْزَاعِيُّ وَالنَّخَعِيُّ وَالْثَوْرِيُّ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَأَصْحَابُهُ وَمَالِكٌ وَأَصْحَابُهُ
وَالشَّافِعِيُّ وَأَصْحَابُهُ وَأَحْمَدُ وَأَصْحَابُهُ وَإِسْحَاقُ وَأَبُو ثَوْرٍ وَأَبُو عُبَيْدٍ
وَأَخْرَوْنَ كَثِيرُونَ عَلَى أَنَّ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَقَعَنَ وَلَكِنَّهُ يَأْتِمُ وَقَالُوا مَنْ
خَالَفَ فِيهِ فَهُوَ شَاذٌ مُخَالِفٌ لِأَهْلِ السُّنَّةِ وَإِنَّمَا تَعَلَّقَ بِهِ أَهْلُ الْبِدْعِ وَمَنْ
لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ لِيَشُدُّوْهُ عَنِ الْجَمَاعَةِ الَّتِي لَا يَجُوزُ عَلَيْهِمُ التَّوَاتُؤُ عَلَى

جمہور تابعین اور تبع تابعین جیسے امام اوزاعی رحمہ اللہ، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ، سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے تلامذہ، امام مالک رحمہ اللہ اور ان کے تلامذہ امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد امام احمد رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ ابو ثور رحمہ اللہ اور ابو عبیدہ رحمہ اللہ اور بہت سے دیگر فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ جو آدمی اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے وہ واقع ہو جاتی ہیں اور وہ آدمی گناہ گار ہے اور ان حضرات نے کہا ہے کہ جو شخص اس کی مخالفت کرتا ہے وہ اہل السنۃ (فرقہ ناجیہ) کی مخالفت کرتا ہے اور جنتی جماعت سے جدا ہونے والا ہے اور اس باطل مذہب کو اہل بدعت نے اور ایسے لوگوں نے اختیار کیا ہے کہ جن کی کوئی اہمیت اور اعتبار نہیں کیونکہ یہ ایسی جماعت حقہ سے جدا ہو گئے ہیں کہ جن کا کتاب و سنت کی تحریف پر متفق ہونا محال ہے۔

(25)..... علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ الحنفی المتونی 861ھ لکھتے ہیں

نمبر 37/1..... وَذَهَبَ جُمُھُورُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى أَنَّهُ يَقَعُ ثَلَاثٌ وَمِنْ الْأَدِلَّةِ فِي ذَلِكَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي ثَمَانِي تَطْلِيقَاتٍ فَقَالَ مَا قِيلَ لَكَ فَقَالَ قِيلَ لِي بَأْنْتُ مِنْكَ قَالَ صَدَقُوا هُوَ مِثْلُ مَا يَقُولُونَ وَظَاهِرُهُ الْإِجْمَاعُ عَلَى هَذَا الْجَوَابِ إِنَّهُ إِجْمَاعُ سُكُوتِي وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ مُخَالَفٌ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ وَعَنْ هَذَا قُلْنَا لَوْ حَكَمَ حَاكِمٌ بَأْنُ الثَّلَاثِ بِقَمٍّ وَاحِدٍ وَاحِدَةً لَمْ يَنْفُذْ حُكْمُهُ لِأَنَّهُ لَا يَسُوعُ الْإِجْتِهَادُ فِيهِ فَهُوَ خِلَافٌ لَا اخْتِلَافَ

(فتح القدیر ج 7 ص 459، 460)

جمہور صحابہ اور تابعین اور ان کے بعد کے ائمہ مسلمین کا مذہب یہ ہے کہ اکٹھی

آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کے پاس آیا اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ نے پوچھا کہ تجھے دوسرے اصحاب نے کیا بتایا ہے اس نے کہا کہ انھوں نے مجھے یہ مسئلہ بتایا ہے کہ بیوی تجھ سے جدا ہو گئی حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا رحمہ اللہ کہ انھوں نے سچ کہا ہے اس کا حکم وہی ہے جو انھوں نے بتایا ہے۔ (علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) ظاہر یہ ہے کہ اس جواب پر صحابہ کا اجماع ہے یعنی اجماع سکوتی ہے کیونکہ صحابہ کرام رحمہم اللہ میں سے کوئی بھی مخالفت کرنے والا ظاہر نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی حاکم یہ فیصلہ کرے کہ ایک کلمہ کے ساتھ دی گئی اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق ہے تو یہ فیصلہ نافذ نہ ہوگا پس یہی حق ہے اور حق کے بعد سوائے گمراہی کے کچھ نہیں۔ کیونکہ اس میں اجتہاد جائز نہیں لہذا تین طلاقوں کے ایک طلاق ہونے کا قول اختلاف نہیں بلکہ مخالفت ہے۔

(26)..... علاء الدین علی بن سلیمان المرادوی رحمہ اللہ الحنبلی المتونی 885ھ
نمبر 38/1..... وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا مَجْمُوعَةً قَبْلَ رَجْعَةٍ وَاحِدَةٍ طَلَّقَتْ ثَلَاثًا وَإِنْ لَمْ يَنْوِهَا عَلَى الصَّحِيحِ مِنَ الْمَذْهَبِ نَصَّ عَلَيْهِ مَرَارًا وَعَلَيْهِ الْأَصْحَابُ بَلِ الْأُئِمَّةُ الْأَرْبَعَةُ رَحِمَهُمُ اللَّهُ وَأَصْحَابُهُمْ فِي الْجُمْلَةِ

(الانصاف ج 8 ص 334)

اگر بیوی کو طلاق کے لفظ تین دفعہ کہے اور درمیان میں رجوع نہیں کیا تو عورت پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی اگرچہ خاوند نے تین طلاقوں کی نیت نہ کی ہو سب حنبلی علماء کا صحیح مذہب یہی ہے اور ائمہ اربعہ اور ان کے متبعین علماء کا مذہب یہی ہے۔

دسویں صدی

(27) ابن البردجمال الدین یوسف بن الحسن المقدسی رحمہ اللہ الحنبلی المتوفی 909ھ

نمبر 39/1 الْفَصْلُ التَّاسِعُ فِي ذِكْرِ الثَّلَاثِ إِذَا آتَتْ مُتَفَرِّقَةً هَذِهِ الْمَسْئَلَةُ لِاخْتِلَافِ فِيهَا إِنَّهَا يَقَعُ ثَلَاثًا لَا لِجَمَالِ الدِّينِ وَلَا لِلشَّيْخِ تَقِيِّ الدِّينِ وَلَا لِابْنِ الْقَيِّمِ وَلَا لِأَحَدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَلَا لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَلِ الْإِجْمَاعُ مُنْعَقِدٌ عَلَى أَنَّهُ يَقَعُ وَتَحْرُمُ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ بِالْكِتَابِ مِنْ قَوْلِهِ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (البقرة ۲۳۰) عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ وَفِي السُّنَّةِ أَشْيَاءٌ كَثِيرَةٌ وَالْإِجْمَاعُ مُنْعَقِدٌ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ (سيرالحاث الى علم الطلاق الثلاث ص 67)

جب کوئی آدمی تین کلمات کے ساتھ تین طلاقیں دے تو اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ تین واقع ہو جاتی ہیں اس میں جمال الدین شیخ تقی الدین اور ابن القیم یا ان کے علاوہ ائمہ میں سے کسی امام نے بلکہ مسلمانوں میں کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا بلکہ اس پر اجماع منعقد ہے کہ یہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور عورت خاوند پر حرام ہو جاتی ہے اور دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کے بغیر اس کیلئے حلال نہیں ہوتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اسی حکم کا بیان ہے فان طلقها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره اور سنت میں بھی اس پر بہت سارے دلائل ہیں اور اجماع اسی پر منعقد ہے۔

(28) ابوالعباس احمد بن یحییٰ النشیری المالکی رحمہ اللہ المتوفی 914ھ لکھتے ہیں

نمبر 40/1 وَأَجَابَ الْمَازِرِيُّ: مَذْهَبُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالْحَنَفِيِّ لَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّا بَعْدَ زَوْجٍ وَهُمْ فَقَهَاءُ الْأَقَالِيمِ وَعُلَمَاءُ الْأَمْصَارِ وَهُوَ الَّذِي اتَّحَقَّقَ

وَلَا شَكَّ فِيهِ وَقَالَ أَيُّضًا وَقَدْ شَدَّ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ وَابْنُ مِقَاتٍ وَقَالَ لَا تَقَعُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيَّاضٍ وَالْحَدِيثُ مَا رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ الْخ وَرَوَى ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ رُكَّانَةُ بْنُ يَزِيدٍ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا الْخ قَالَ الطَّحَاوِيُّ وَهَذَا حَدِيثَانِ مُنْكَرَانِ قَدْ خَالَفَهُمَا مَا هُوَ أَوْلَى مِنْهُمَا رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا أَنَّهُ عَصَى رَبَّهُ وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ وَلَا يَنْكِحُهَا إِلَّا بَعْدَ زَوْجٍ رَوَى عَنْهُ مِثْلَ هَذَا كَثِيرٌ رَوَاهُ عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٌ وَعَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَغَيْرُهُمْ وَرَوَى هَذَا أَيُّضًا عَنْ عَمْرٍو ابْنِهِ وَعَلِيٍّ وَعُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ الْمَشْهُورُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبِهَذَا أَقَالَ جَمِيعُ التَّابِعِينَ وَفُقَهَاءُ الْأَمْصَارِ قَالَ أَبُو عَمَرَ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَطَاءٍ وَأَبِي الشَّعْثَاءِ وَسَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَبُو عَمَرَ وَغَيْرُهُ مِنْ أَيْمَتِنَا الْقَوْلُ بِاللَّزُومِ مِمَّا لَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ أَيْمَةِ الْفُتَوَى بِالْأَمْصَارِ كَمَا لِلِكِ وَالشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَهُوَ الْمَأْثُورُ عَنْ جُمْهُورِ السَّلَفِ وَالْخِلَافَ فِيهِ شَذُوذٌ (المعيار العرب ج 4 ص 435، 436)

اکٹھی تین طلاق کے استفتاء کے جواب میں علامہ المازری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاق کے بعد عورت جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے پہلے شوہر کیلئے حلال نہ ہوگی اور عالم اسلام کے تمام ممالک اور شہروں میں ان ائمہ کی پیروی کی جاتی ہے اس مذہب کے حق ہونے میں کوئی شک نہیں اور میں بھی اسی کو حق سمجھتا ہوں البتہ حجاج بن ارطاة اور محمد بن

مقاتل نے جماعت حقہ سے جدا مذہب اختیار کر کے کہا ہے کہ تین اکٹھی طلاقوں سے طلاق ہی واقع نہیں ہوتی محمد بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ابو الصہباء والی حدیث اور رکانہ بن یزید رضی اللہ عنہ والی حدیث جن میں تین طلاقوں کے ایک ہونے کا ذکر ہے امام طحاوی رحمہ اللہ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ یہ دونوں حدیثیں احادیث صحیحہ کے خلاف ہیں ان دونوں کے مقابلہ میں صحیح روایت یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اکٹھی تین طلاقیں دینے والے شخص کے بارے میں فرمایا کہ اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہوگئی اور یہ بیوی اس کیلئے تب حلال ہوگی جب وہ دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کرے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کے کثیر فتوے مروی ہیں جن کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے یہ حضرات ہیں سعید بن جبیر رحمہ اللہ مجاہد رحمہ اللہ عطاء رحمہ اللہ عمرو بن دینار رحمہ اللہ وغیرہ نیز یہی فتویٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مشہور فتویٰ بھی یہی ہے اور تمام تابعین اور عالم اسلام کے فقہاء اسی کے قائل ہیں علامہ مازری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو عمر ابن عبد البر رحمہ اللہ وغیرہ سب ائمہ کا مذہب یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں لازم ہو جاتی ہیں اور عالم اسلام کے ائمہ فتویٰ (مالک رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ وغیرہ) کے درمیان اس میں کوئی اختلاف نہیں اور جمہور سلف سے بھی یہی منقول ہی اور اس کی مخالفت کرنا اہل السنّت سے جدا ہونا ہے۔

(29)..... علامہ قسطلانی الشافعی رحمہ اللہ المتوفی 923ھ لکھتے ہیں
نمبر 41 / 1..... وَ اخْتَلَفُوا مَعَ الْإِتِّفَاقِ عَلَى الْوُقُوعِ ثَلَاثًا هَلْ يَكْرَهُ أَوْ يَحْرُمُ أَوْ يَبَاحُ أَوْ يَكُونُ بِذَعِيٍّ أَوْ لَا (ارشاد الساری للقسطلانی المتوفی ج 8 ص 132، 133)
اکٹھی تین طلاقوں کے واقع ہونے پر اتفاق کے باوجود اس میں اختلاف ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں دینا مکروہ ہے یا حرام ہے یا مباح ہے یا غیر شرعی ہے یا نہیں۔

(30)..... علامہ ابن نجیم مصری رحمہ اللہ الحنفی المتوفی 970ھ لکھتے ہیں
نمبر 42 / 1..... وَلَا حَاجَةَ إِلَى الْإِشْتِغَالِ بِإِلَّا دَلَّةٍ عَلَى رَدِّ قَوْلٍ مَنْ أَنْكَرَ وَقُوعَ الثَّلَاثِ جُمْلَةً لِأَنَّهُ مُخَالِفٌ لِلْإِجْمَاعِ كَمَا حَكَاهُ فِي الْمَعْرَاجِ
(البحر الرائق ج 9 ص 114)

جو آدمی اکٹھی تین طلاقوں کے وقوع کا انکار کرتا ہے اس کے قول کو رد کرنے کیلئے دلائل میں مشغول ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ قول اجماع کے خلاف ہے جیسا کہ المعراج میں منقول ہے۔ (اور اس قول کے باطل ہونے کیلئے اجماع کے خلاف ہونا ہی کافی ہے)

(31)..... علامہ ابن حجر الہیتمی الشافعی رحمہ اللہ المتوفی 974ھ لکھتے ہیں
نمبر 43 / 1..... فِيمَا خَرَقَ فِيهِ الْإِجْمَاعُ قَوْلُهُ..... إِنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ يَرُدُّ إِلَى وَاحِدَةٍ وَكَانَ هُوَ قَبْلَ ادِّعَاءِهِ ذَلِكَ نَقْلَ إجماع الْمُسْلِمِينَ عَلَى خِلَافِهِ
(الفتاویٰ الحمیدیہ ج 1 ص ۸۵)

جن مسائل میں ابن تیمیہ نے اجماع کی مخالفت کی ہے ان میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقوں کو ایک طلاق کی طرف لوٹایا جائے گا حالانکہ خود اس نے اس دعویٰ کرنے سے پہلے اس کے خلاف (یعنی تین طلاق کے تین ہونے پر) مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے

گیارہویں صدی

(32)..... علامہ ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ الحنفی المتوفی 1014ھ لکھتے ہیں

نمبر 44 / 1..... وَذَهَبَ جُمْهُورُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى أَنَّهُ يَقَعُ ثَلَاثٌ وَمِنْ الْأَدِلَّةِ فِي ذَلِكَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي ثَمَانِي تَطْلِيقَاتٍ فَقَالَ مَا قِيلَ لَكَ فَقَالَ قِيلَ لِي بَأْنْتُ مِنْكَ قَالَ صَدَقُوا هُوَ مِثْلُ مَا يَقُولُونَ وَظَاهِرُهُ الْإِجْمَاعُ عَلَى هَذَا الْجَوَابِ إِنَّهُ إِجْمَاعٌ سَكُونِيٌّ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ مُخَالَفٌ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ وَعَنْ هَذَا قُلْنَا لَوْ حَكَمَ حَاكِمٌ بِأَنَّ الثَّلَاثَ بِقَمٍّ وَاحِدٍ وَاحِدَةٌ لَمْ يَنْفُذْ حُكْمُهُ لِأَنَّهُ لَا يَسُوعُ الْإِجْتِهَادُ فِيهِ فَهُوَ خِلَافٌ لَا اخْتِلَافَ

(مرقاۃ المفاتیح لملا علی القاری المتوفی ج 10 ص 241، 242)

جہور صحابہ اور تابعین اور ان کے بعد کے ائمہ مسلمین کا مذہب یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور اس مذہب کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تجھے دوسرے اصحاب نے کیا بتایا ہے اس نے کہا کہ انھوں نے مجھے یہ مسئلہ بتایا ہے کہ بیوی تجھ سے جدا ہو گئی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا رضی اللہ عنہ کہ انھوں نے سچ کہا ہے اس کا حکم وہی ہے جو انھوں نے بتایا ہے (ملا علی القاری فرماتے ہیں کہ) ظاہر یہ ہے کہ اس جواب پر صحابہ کا اجماع ہے یعنی اجماع سکوئی ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی مخالفت کرنے والا ظاہر نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی حاکم یہ فیصلہ کرے کہ ایک کلمہ کے ساتھ دی گئی اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق ہے تو یہ فیصلہ نافذ

نہ ہوگا پس یہی حق ہے اور حق کے بعد سوائے گمراہی کے کچھ نہیں۔ کیونکہ اس میں اجتہاد جائز نہیں لہذا تین طلاقیں کے ایک طلاق ہونے کا قول اختلاف نہیں بلکہ مخالفت ہے

(33) ابو عبد اللہ محمد بن احمد الفاسی المالکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 1072ھ لکھتے ہیں

نمبر 45 / 1..... نَقَلَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَغَيْرُهُ الْإِجْمَاعَ عَلَى لُزُومِ الثَّلَاثِ فِي حَقِّ مَنْ أَوْفَقَهَا وَعَنْ بَعْضِ الْمُبْتَدِعَةِ أَنَّهُ إِنَّمَا يَلْزَمُ مَوْفَعُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ لَا فَرْقَ بَيْنَ أَنْ يُطْلَقَهَا ثَلَاثًا فِي كَلِمَةٍ كَقَوْلِهِ أَنْتَ طَالِقٌ ثَلَاثًا أَوْ يُطْلَقَهَا ثُمَّ يُرَاجِعُهَا ثُمَّ يُطْلَقُهَا إِلَى الثَّلَاثِ الْحُكْمُ وَاحِدٌ إِلَّا أَنَّهُ فِي ثَلَاثِ مَرَّاتٍ مُجْمَعٍ عَلَيْهِ وَفِي كَلِمَةٍ فِيهِ خِلَافٌ ضَعِيفٌ

(الاتقان والاحکام فی شرح تحفۃ الحکام ج ۱ ص ۲۲۰، ۲۲۳)

اکٹھی تین طلاقیں کے لازم ہونے پر ابن عبد البر وغیرہ نے اجماع نقل کیا ہے خواہ تین طلاقیں بیک کلمہ دے جیسے تجھے تین طلاقیں ہیں یا عورت کو ایک طلاق دے پھر رجوع کرے پھر اس کو طلاق دے پھر رجوع کرے پھر تیسری طلاق دے دونوں صورتوں کا حکم ایک ہی ہے لیکن تین مرتبہ طلاق دینے اور رجوع کرنے والی صورت میں اجماع ہے اور ایک کلمہ کی صورت میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ وہ یہ ہے کہ بعض اہل بدعت کا قول یہ ہے کہ تین طلاقیں کے واقع کرنے سے ایک طلاق لازم ہوتی ہے (لیکن اہل بدعت کا اختلاف اجماع میں حارج نہیں ہوتا)

(34)..... خیر الدین الرملی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 1081ھ کے فتاویٰ میں ہے

نمبر 46 / 1..... سُئِلَ فِي شَخْصٍ طَلَّقَ زَوْجَتَهُ ثَلَاثًا مُجْتَمِعَةً فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَهَلْ يَقَعْنَ أَمْ لَا؟ أَجَابَ نَعَمْ يَقَعْنَ أَعْنَى الثَّلَاثِ فِي قَوْلِ عَامَةِ الْعُلَمَاءِ

حرام کاری سے بچتے 219 اجماع امت
الْمَشْهُورِينَ مِنْ فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ وَلَا عِبْرَةَ بِمَنْ خَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَوْ حَكَمَ
بِقَوْلِ مُخَالِفِهِمْ (الفتاویٰ الخیریہ ج 1 ص 48، 49)

علامہ خیر الدین رملی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک کلمہ کے ساتھ اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں کیا وہ واقع ہوں گی یا نہیں؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں وہ تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی عالم اسلام کے سب مشہور علماء، فقہاء کا مذہب یہی ہے اور جس نے اس مسئلہ میں ان کی مخالفت کی ہے یا جس نے اس مخالف کے قول کے مطابق فیصلہ کیا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

بارہویں صدی

(35)..... علامہ مرتضیٰ زبیدی الحنفی رحمہ اللہ المتوفی 1205ھ لکھتے ہیں

نمبر 47 / 1..... وَاخْتَلَفُوا مَعَ الْإِتِّفَاقِ عَلَى الْوُقُوعِ ثَلَاثًا هَلْ يَكْرَهُ أَوْ يَحْرُمُ أَوْ يَبَاحُ أَوْ يَكُونُ بَدْعِيًّا أَوْ لَا (اتحاف السادة المتقين للزبیدی المتوفی ج 5 ص 399)،
اکٹھی تین طلاقیں کے واقع ہونے پر اتفاق کے باوجود اس میں اختلاف ہے کہ
اکٹھی تین طلاقیں دینا مکروہ ہے یا حرام یا مباح، غیر شرعی ہے یا نہیں۔

(36)..... ابوالحسن نور الدین محمد بن عبد البہادی التتوی السندی الحنفی رحمہ اللہ
المتوفی 1138ھ لکھتے ہیں

نمبر 48 / 1..... كَانَ الْجُمْهُورُ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ عَلَى وَقُوعِ الثَّلَاثِ
دَفْعَةً (حاشیہ السندی علی النسائی ج 6 ص 145)

جمہور متقدمین اور متاخرین کا مذہب یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں

حرام کاری سے بچتے 220 اجماع امت

تیرہویں صدی

(37)..... محمد بن احمد الدسوقی المالکی رحمہ اللہ المتوفی 1230ھ

(38)..... احمد بن محمد الصاوی المالکی رحمہ اللہ المتوفی 1241ھ

نمبر 49، 50 / 1..... وَنَقَلَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَغَيْرُهُ الْإِجْمَاعَ عَلَى لُزُومِ الثَّلَاثِ
فِي حَقِّ مَنْ أَوْفَعَهَا وَحَكِيَ فِي الْإِرْتِشَافِ عَنْ بَعْضِ الْمُتَبَدِّعَةِ أَنَّهُ إِنَّمَا يَلْزَمُهُ
وَاحِدَةٌ وَنَقَلَ أَبُو الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَا ذَبَحْتُ بِيَدِي دِيكًا قَطُّ
وَلَوْ وَجَدْتُ مَنْ يَرُدُّ الْمُطْلَقَةَ ثَلَاثًا لَذَبَحْتُهُ بِيَدِي وَهَذَا مِنْهُ مُبَالَغَةٌ فِي الزَّجْرِ
عَنْهُ بَلْ وَقَدْ اشتهرَ هَذَا الْقَوْلُ عَنِ ابْنِ تَيْمِيَّةٍ قَالَ بَعْضُ أَئِمَّةِ الشَّافِعِيَّةِ ابْنُ
تَيْمِيَّةٍ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَأَنَّهُ خَرَقَ الْإِجْمَاعَ وَسَلَكَ مَسْلَكَ الْإِبْتِدَاعِ وَبَعْضُ
الْفُسَقَةِ نَسَبَهُ لِلْإِمَامِ أَشْهَبَ لِأَجْلِ أَنْ يُضِلَّ بِهِ النَّاسَ وَقَدْ كَذَبَ وَافْتَرَى
عَلَى هَذَا الْإِمَامِ لِمَا عَلِمْتُ مِنْ أَنَّ ابْنَ عَبْدِ الْبَرِّ وَهُوَ الْإِمَامُ الْمُحِيطُ قَدْ نَقَلَ
الْإِجْمَاعَ عَلَى لُزُومِ الثَّلَاثِ وَأَنَّ صَاحِبَ الْإِرْتِشَافِ نَقَلَ لُزُومَ الْوَاحِدَةِ عَنْ
بَعْضِ الْمُتَبَدِّعَةِ (حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر ج 9 ص 40، حاشیہ الصاوی علی الشرح
الصغیر ج 5 ص 284)

جو آدمی اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیدے ان تین طلاقیں کے لازم ہونے پر
ابن عبد البر وغیرہ نے اجماع نقل کیا ہے اور ارتشاف میں بعض اہل بدعت سے نقل کیا گیا ہے
کہ اس صورت میں صرف ایک طلاق لازم ہوگی اور ابوالحسن رحمہ اللہ ابن العربی رحمہ اللہ سے نقل
ہیں کہ ابن العربی رحمہ اللہ نے کہا میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ کبھی مرغ بھی ذبح نہیں کیا لیکن
وہ آدمی جو اکٹھی تین طلاقیں والی عورت کو واپس کرتا ہے اگر مجھے مل جائے تو میں اسے اپنے
ہاتھ کے ساتھ ذبح کر دوں گا اور یہ ابن العربی کی جانب سے اس بدعت سے روکنے میں

مبالغہ ہے اور یہ بدعی قول ابن تیمیہ سے مشہور ہوا ہے بعض ائمہ شافعیہ نے کہا کہ ابن تیمیہ خود گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے کیونکہ وہ اجماع کی مخالفت کر کے بدعت کے راستے پر چل نکلا ہے اور بعض فاسق لوگوں نے اس قول کو امام اشہب کی طرف اس لیے منسوب کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کریں حالانکہ یہ امام اشہب پر جھوٹ اور افتراء ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ابن عبد البر ایسا امام ہے جس نے اہل حق کے مذاہب پر احاطہ کیا ہے اس نے تین طلاقوں کے لازم ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اور صاحب ارتشاف نے ایک طلاق کا لازم ہونا بعض اہل بدعت سے نقل کیا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ اکٹھی تین طلاقوں کے نفاذ کے قائل اہل السنّت ہیں اور تین طلاقوں کے ایک ہونے کے قائل اہل بدعت ہیں)

علامہ احمد بن محمد الصاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

نمبر 51/2 فَإِنْ طَلَّقَهَا أَيْ طَلَقَهُ ثَلَاثَةً سَوَاءً وَقَعَ الْإِثْنَانِ فِي مَرَّةٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ بَسَتْ طَلَقَهَا ثَلَاثًا فِي مَرَّةٍ أَوْ مَرَّاتٍ فَلَا تَحِلُّ الْخُكْمَا إِذَا قَالَتْ لَهَا أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا وَهَذَا هُوَ الْمُجْمَعُ عَلَيْهِ (تفسیر الصاوی ج 1 ص 172)

یعنی شوہر نے تیسری طلاق دی خواہ پہلی دو طلاقیں اکٹھی دیں ہوں یا دو بار دی ہوں اسی طرح اگر عورت کو تین طلاقیں اکٹھی دیں یا متفرق جیسے مرد کہے تجھے تین طلاقیں ہیں تو وہ عورت اس آدمی کیلئے حلال نہیں اس پر اجماع ہے۔

(39) علامہ محمد امین ابن عابدین الشامی رحمہ اللہ الحنفی المتونی ۱۲۵۳ھ

لکھتے ہیں

نمبر 52/1 وَذَهَبَ جُمْهُورُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى أَنَّهُ يَقَعُ ثَلَاثٌ (حاشیہ ابن عابدین ج 3 ص 233)

جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم جمہور تابعین رحمہم اللہ اور ان کے بعد کے ائمہ مسلمین کا مذہب یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

(40) علامہ طحاوی الحنفی رحمہ اللہ المتونی 1231ھ لکھتے ہیں

نمبر 53/1 وَفِي الْبُحْرِ مَنْ أَنْكَرَ وَقُوْعَ الثَّلَاثِ فَقَدْ خَالَفَ الْإِجْمَاعَ

(حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار ج 2 ص 105)

بحر الرائق میں ہے کہ جس نے اکٹھی تین طلاقوں کے واقع ہونے کا انکار کیا اس نے تحقیق اجماع کی مخالفت کی۔

(41) ابی الحسن علی بن عبد السلام التسولی المالکی رحمہ اللہ المتونی 1258ھ

لکھتے ہیں

نمبر 54/1 إِنَّهَا (الثَّلَاثُ) فِي كَلِمَةٍ قَدْ جُمِعَتْ أَوْ طَلَقَتْ مِنْ بَعْدِ أُخْرَى وَقَعَتْ أَيْ الثَّلَاثُ هِيَ غَايَةُ طَلَاقِ الْحُرِّ فَالطَّلَاقُ الزَّائِدُ عَلَيْهِ غَيْرُ لَزِمٍ وَحُكْمُهَا الَّذِي هُوَ عَدَمُ حِلِّيَّتِهَا لِأَبْعَدِ زَوْجٍ وَمَا ذَكَرَهُ مِنْ لُزُومِ الثَّلَاثِ وَلَوْ فِي كَلِمَةٍ هُوَ الَّذِي بِهِ الْقَضَاءُ وَالْفَتْيَا كَمَا فِي الْمُتَيْطِيَةِ بَلْ حَكِيَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْإِتِّفَاقُ وَبَعْضُهُمْ الْإِجْمَاعُ أَنْظِرِ الْمَعْيَارَ فَقَدْ أَجَادَ فِيهِ وَأَنْظِرِ ابْنَ سَلْمُونَ وَالْمُتَيْطِيَةَ وَغَيْرَهُمَا وَمَا ذَكَرُوا فِيهِ مِنَ الْخِلَافِ دَاخِلَ الْمَذْهَبِ ضَعِيفٌ جِدًّا حَتَّى قَالَوْا أَنَّ حَكْمَ الْحَاكِمِ بِهِ يَنْقُضُ وَلَا يَكُونُ رَافِعًا لِلْخِلَافِ وَذَكَرَ الْبُرْذُلِيُّ فِي نَوَازِلِ الْأَيْمَانِ عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ وَالْمَازِرِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا لَمْ يَنْقُلِ الْقَوْلُ الشَّاذَّ إِلَّا ابْنُ مَعِيْنٍ لَأَخَاثَهُ اللَّهُ قَالَهَا ثَلَاثًا (المنهج في شرح التلخيص ج 1 ص 547)

تین طلاقیں ایک کلمہ کے ساتھ ہوں یا متفرق کلمات کے ساتھ ہوں واقع ہو جاتی ہیں آزاد آدمی کی طلاق کی انتہاء یہی ہے اس سے زائد طلاق لازم نہیں ہوتی اور ان

تین طلاؤں کا حکم یہ ہے کہ تین طلاؤں کے بعد عورت اپنے پہلے شوہر کیلئے تب حلال ہوگی جب وہ دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کرے اور تین طلاؤں کا لازم ہونا خواہ ایک کلمہ کے ساتھ ہوں فتویٰ اور عدالتی فیصلہ اسی کے مطابق ہے جیسا کہ متیطیہ میں ہے بلکہ بعض نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے اور بعض نے اجماع نقل کیا ہے دیکھیے کتاب المعیار اس میں عمدہ طریقے سے یہ مسئلہ لکھا ہے نیز دیکھیے ابن سلمون اور متیطیہ وغیرہ اور اس مسئلہ میں جو اجماع کے خلاف قول ذکر کیا گیا ہے وہ انتہائی ضعیف ہے حتیٰ کہ علماء نے کہا ہے کہ اگر حاکم نے اس خلاف اجماع قول کے ساتھ فیصلہ کیا تو اس فیصلہ کو توڑ دیا جائے گا اور حاکم کا فیصلہ خلاف اجماع والے اعتراض کو نہیں اٹھا سکتا برزی نے نوازل الایمان میں ذکر کیا ہے کہ ابن عربی رحمہ اللہ اور مازری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس شاذ قول کو صرف ابن مغیث نے نقل کیا ہے اللہ اس کی مدد نہ کرے یہ کلمہ تین دفعہ کہا ہے۔

(42)..... ابی الحسن علی بن سعید الرجراجی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

نمبر 55 / 1..... وَمَذَاهِبُ فُقَهَاءِ الْأُمُصَارِ أَنَّهُ يُلْزَمُهُ مَا أَوْقَعَهُ مِنَ الطَّلَاقِ وَأَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّا بَعْدَ زَوْجٍ وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الظَّاهِرِ إِلَى أَنَّهُ لَا يُلْزَمُهُ شَيْءٌ مِنْ أَعْدَادِ الطَّلَاقِ..... وَحَكَاهُ الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْوَهَّابِ فِي الْإِشْرَافِ عَنْ بَعْضِ الْمُتَبَدِّعَةِ أَنَّهُ يُلْزَمُهُ طَلْقَةٌ وَاحِدَةً (مناجی التحصیل شرح المدونہ ص 160 ج 4)

عالم اسلام کے فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ ایک کلمہ کے ساتھ دی گئی تین طلاقیں لازم ہو جاتی ہیں اور عورت پہلے خاوند کیلئے تب حلال ہوگی جب دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح ہو اور بعض اہل ظاہر یہ کہتے ہیں کہ کوئی طلاق بھی لازم نہیں ہوتی قاضی ابو محمد عبد الوہاب نے الاشراف میں بعض اہل بدعت کا قول نقل کیا ہے کہ ایک طلاق لازم ہوگی۔

(43)..... علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ المتونی 1225ھ لکھتے ہیں

نمبر 56 / 1..... أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّهُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ فَلَا تَبْقَعُ ثَلَاثًا بِالْإِجْمَاعِ (التفسير المظهر ج 1 ص 560)

اس بات پر اجماع ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو کہا تجھے تین طلاقیں ہیں تو بالاجماع تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

(44)..... علامہ محمد بن احمد بن علیش المالکی رحمہ اللہ المتونی 1299ھ لکھتے ہیں

نمبر 57 / 1..... وَنَقَلَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ الْإِجْمَاعَ عَلَى لُزُومِ الثَّلَاثِ لِمَنْ أَوْقَعَهَا (مخ الجلیل ج 7 ص 433)

ابن عبد البر رحمہ اللہ وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ اکٹھی تین طلاؤں کے لازم ہونے پر اجماع ہے۔

چودھویں صدی

(45)..... علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ المتونی 1304ھ لکھتے ہیں

نمبر 58 / 1..... وَقُوتُهَا مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ أَيْ جُمُهورِهِمْ وَلَا عِبْرَةَ بِمَنْ خَالَفَهُمْ..... أَكْثَرُ أَنَّ الثَّلَاثَ تَقَعُ بِإِقَاعِهِ سَوَاءً كَانَتْ الْمَرْأَةُ مَذْخُولَةً أَوْ غَيْرَ مَذْخُولَةٍ وَهُوَ قَوْلُ جُمُهورِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَالْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ وَاتَّبَاعِهِمْ (عمدة الرعاية حاشیہ شرح الوقایہ ج 2 ص 71)

ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاؤں کا واقع ہونا جمہور اہل السنّت کا مذہب ہے اور جو ان کے مخالفین ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں..... تیسرا مذہب یہ ہے کہ تین طلاقیں (ایک کلمہ) کے ساتھ واقع کرنے سے واقع ہو جاتی ہیں خواہ عورت مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ جمہور صحابہ تابعین ائمہ اربعہ اور ان کے علاوہ مجتہدین اور ان کے تبعین کا یہی مذہب ہے۔

(46)..... عبد الرحمن الجزیری الحنبلی رحمہ اللہ المتوفی 1360ھ لکھتے ہیں
نمبر 59/1..... وَيُحْسَبُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ الْبِدْعِيُّ سَوَاءٌ كَانَ وَاحِدًا أَوْ أَكْثَرَ
بِاتِّفَاقِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَخَالَفَهُمْ بَعْضُ السَّوَادِ الَّذِينَ لَا يَعُولُ عَلَى آرائِهِمْ
(الفقه على المذاهب الأربعة ج 4 ص 153)

ائمہ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی آدمی غیر شرعی طریقہ سے ایک طلاق
یا ایک سے زیادہ طلاقیں دیدے تو وہ واقع ہو جاتی ہیں البتہ بعض ایسے لوگ جن کی رائے کی
کوئی وقعت نہیں انھوں نے جدا مذہب اختیار کر کے ائمہ اربعہ کی مخالفت کی ہے (یہ لوگ من
شد شذنی النار کا مصداق ہیں)

(47)..... علامہ الشیخ خلیل احمد سہارنپوری الحنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

نمبر 60/1..... وَقَعَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَّصَاهُنَّ وَهَذَا
بِمَحْضَرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ فِي زَمَنِ تَوَفُّرِهِمْ وَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهَا أَحَدٌ فَأَوَّلًا لَا يُظَنُّ
بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ يُخَالِفَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَمْرِ الصَّرِيحِ الشَّائِعِ
ثُمَّ لَا يُظَنُّ بِالصَّحَابَةِ أَنْ لَا يُنْكَرُوا عَلَيْهِ فِيمَا يَخَالِفُ فِيهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَصَارَ الْإِجْمَاعُ عَلَى ذَلِكَ وَلَا يُمَكِّنُ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَهُ الْحَقُّ
الصَّرِيحُ أَنَّهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَجْمُوعًا أَوْ مُفْرَقًا يَكُونُ ثَلَاثًا لَا
وَاحِدًا وَهُوَ الَّذِي أَدْرَأَ اللَّهُ بِهِ (بذل المحمود ج 3 ص 280)

حدیث میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین طلاقیں کو نافذ کر دیا اور یہ
صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا اور اس زمانہ میں ہوا جب صحابہ رضی اللہ عنہم کافی تعداد میں موجود
تھے اور کسی نے بھی اس پر نکیر نہیں کی اس لیے اولاً تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گمان
نہیں کیا جاسکتا کہ انھوں نے ایک صریح اور مشہور حکم میں رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی۔ ثانیاً

دوسرے صحابہ کے متعلق یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اس چیز میں نکیر نہ
کریں جس میں انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی اور ثالثاً صحابہ کرام کا اکٹھی تین
طلاق کے وقوع پر اجماع ہو گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک باطل حکم پر اجماع کرنا ممکن نہیں
اس لیے صریح حق یہی ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دے یا جدا جدا کلمہ
کے ساتھ تو تین ہی ہوں گی نہ کہ ایک اور میں اسی کو دینی حکم سمجھتا ہوں۔

(48)..... علامہ شیخ محمد نجیب الحنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

نمبر 61/1..... إِعْلَمُ أَنَّهُمْ اخْتَلَفُوا فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ إِذَا وَقَعَ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ
أَوْ بِالْفَاطِ مُتَتَابِعَةٍ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ هَلْ يَقَعُ ثَلَاثًا وَهُوَ قَوْلُ جُمْهُورِ الصَّحَابَةِ
وَجَمِيعِ مُجْتَهِدِي أَهْلِ السُّنَّةِ مِنْ بَعْدِهِمْ (القول الجامع ص 36)

جان لیجئے کہ جب تین طلاقیں ایک لفظ کے ساتھ یا ایک مجلس میں متفرق لفظوں
کے ساتھ دی جائیں تو تین واقع ہوں گی یا ایک؟ جمہور صحابہ اور ان کے بعد اہل سنت
والجماعت کے تمام مجتہدین کا مذہب یہ ہے کہ تین طلاقیں واقع ہوں گی۔
شیخ محمد نجیب رحمہ اللہ اکٹھی تین طلاق کے تین ہونے پر اجماع کے بارے میں مذاہب اربعہ
کے علماء کے حوالے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں

نمبر 62/2..... وَبِالْجُمْلَةِ فَجَمِيعُ عُلَمَاءِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ قَدِ اتَّفَقُوا عَلَى

نَقْلِ هَذَا الْإِجْمَاعِ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يُخَالِفُهُ إِلَّا كُلُّ مُتَّبِعٍ شَاذٍ (القول الجامع ص 46)
خلاصہ یہ ہے کہ مذاہب اربعہ کے تمام علماء اکٹھی تین طلاق کے تین ہونے کے
بارے میں اجماع کے نقل کرنے پر متفق ہیں اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اس کا مخالف
صرف اور صرف وہی شخص ہے جو بدعتی اور سواد اعظم سے جدا ہے (یعنی وہ من شد شذنی النار
کا مصداق ہے اور اتبعوا السواد الاعظم کا مخالف ہے)۔

(49)..... علامہ وہبہ زحیلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

نمبر 63 / 1..... وَتَنْفُذُ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ بِالْإِتِّفَاقِ، سَوَاءً طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ، أَمْ جَمَعَ الثَّلَاثَ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ بِأَنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا، عِنْدَ الْجُمْهُورِ (الفقه الإسلامي وأدلته ج 9 ص 364)

جمہور کے نزدیک بالاتفاق تین طلاقیں نافذ ہو جاتی ہیں خواہ وہ آدمی عورت کو یکے بعد دیگرے تین طلاقیں دے (جیسے تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے) یا ایک ہی کلمہ سے تین طلاقیں دے جیسے اس نے کہا تجھے تین طلاقیں ہیں۔

(50)..... علامہ الشیخ محمد زاہد الکوثری رحمہ اللہ الحنفی المتونی 1371ھ اکٹھی تین طلاقوں کے واقع ہو جانے پر دلائل ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

نمبر 64 / 1..... وَبِهَذَا الْبَيَانِ الْوَاسِعِ اسْتَبَانَ قَوْلُ الْأُمَّةِ جَمْعَاءَ فِي الْمُسْتَلَةِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ وَالْأَحَادِيثُ الَّتِي سَقْنَاهَا لَا تَدْعُ قَوْلًا لِقَائِلِ بِوُقُوعِ الثَّلَاثِ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ (الاشفاق ص 44)

اس وسیع بیان سے زیر بحث مسئلہ میں صحابہ تابعین وغیرہ پوری امت کا مذہب ظاہر ہو گیا اور جو احادیث ہم نے ذکر کی ہیں ان کے بعد ایک لفظ کے ساتھ تین طلاق کے وقوع کے قائل کیلئے کسی اور قول کی گنجائش نہیں رہتی۔

(51)..... مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ الحنفی لکھتے ہیں

نمبر 65 / 1..... اور تین طلاق جو ایک ہی جلسہ میں دی جائیں وہ ائمہ اربعہ اور جماہیر علماء امت کے نزدیک تین ہی قرار پاتی ہیں اور راجح اور قوی دلیل کے لحاظ سے یہی صحیح ہے صورت مسئلہ میں ضرورت شدیدہ کی بھی کوئی وجہ نہیں بیان کی گئی سوائے اس کے کہ تحلیل (حلالہ) زید کو گوارا نہیں تو یہ بات ایک ایسے مسئلہ میں جو ائمہ اربعہ اور جماہیر امت کا متفق علیہ ہو وجہ عدول نہیں ہو سکتی محمد کفایت اللہ کان اللہ (کفایت المفتی ج ۶ ص ۳۴۰)

نمبر 66 / 2..... ایک مجلس کی تین طلاقیں یا ایک لفظ سے تین طلاقیں تمام صحابہ تابعین و ائمہ مجتہدین و جمہور علمائے اہل السنّت والجماعت کے نزدیک واقع ہو جاتی ہیں اور تین ہی سمجھی جاتی ہیں ائمہ اربعہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ امام مالک رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے اور اسی پر سلفا خلفا تمام مسلمانوں کا عمل ہے اور یہی قرآن مجید و احادیث نبویہ و فتاویٰ اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے پس جو اس کا خلاف کرے وہ اہل السنّت والجماعت کا مخالف ہے اور گروہ مبتدعین میں داخل ہے۔ (کفایت المفتی ج ۶ ص ۳۲۵)

نمبر 67 / 3..... ایک وقت میں اگر تین طلاقیں دی جائیں تو تینوں واقع ہوں گی یہی مذہب ہے جمہور صحابہ و تابعین اور ائمہ مسلمین کا البتہ فرقہ امامیہ کے نزدیک ایک طلاق شمار کی جاتی ہے لیکن یہ مذہب بالاتفاق مردود ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ محض صحابہ میں خود اس پر شاہد ہے پس مذہب اہل السنّت والجماعت کے موافق اس شخص کو قبل التحلیل رجوع حرام ہے (کفایت المفتی ج ۶ ص ۳۲۱)

(52)..... الشیخ سلامۃ القضاعی الشافعی رحمہ اللہ المتونی 1376ھ لکھتے ہیں

نمبر 68 / 1..... الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْإِجْمَاعِ وَهُوَ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلَى لُزُومِ الثَّلَاثِ لِمَنْ أَتَى بِهَا مَجْمُوعَةً مِنْ عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى ظُهُورِ الْمُبْتَدِعَةِ اِعْلَمْ فَقَهْرُكَ اللَّهُ أَنَّهُ لَمْ يُحْفَظْ عَنْ صَحَابِيٍّ وَاحِدٍ بَعْدَ اِعْلَانِ عُمَرَ لِحُكْمِ اللَّهِ فِي هَذِهِ الْمُسْتَلَةِ أَنَّهُ خَالَفَ عُمَرَ فَأَقْتَى بِأَنَّ الثَّلَاثَ وَاحِدَةٌ وَلَا اِحْتِجَّ عَلَيْهِ بِحَدِيثٍ وَلَا آيَةٍ وَإِنَّمَا الْمَحْفُوظُ عَنْ أَكْبَارِ الصَّحَابَةِ وَالْمُجْتَهِدِينَ مِنْهُمْ فِي عَهْدِ عُمَرَ وَبَعْدَهُ الْفُتَوَى بِلُزُومِ الثَّلَاثِ لِمَنْ جَمَعَهَا فِي كَلِمَةٍ صَرِيحَةٍ أَوْ مُحْتَمَلَةٍ لَهَا وَارَادَ الثَّلَاثَةَ فَقَدْ صَحَّ نَقْلُ هَذِهِ الْفُتَيَا عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَالْعَبَادَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَمْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَنَسِ بْنِ

حرام کاری سے بچنے 229 اجماع امت
 مَالِكٍ وَعَانِشَةَ وَغَيْرِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَلَيْسَ لَهُمْ مُخَالِفٌ وَلَا مِنْهُمْ مُنْكَرٌ
 عَلَى مَنْ أَفْتَى بِذَلِكَ وَلَمْ يَقُلِ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ حِينَ أَفْتَى أَنَّ ذَلِكَ هُوَ رَأْيُ عُمَرَ
 أَوْ أَفْتَيْتُ إِقْتِدَاءً بِعُمَرَ أَوْ جَرِيًّا عَلَى حُكْمِ عُمَرَ وَهَلِ الْإِجْمَاعُ إِلَّا ذَلِكَ ؟
 (براہین الکتاب والسنة الناطقة على وقوع الطلقات المجموعة بمنزلة او معلقة ص 73)

چوتھی فصل میں اس بات کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے اہل
 بدعت کے ظاہر ہونے تک صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد کے تمام مجتہدین کا اس پر اجماع رہا
 ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں لازم ہو جاتی ہیں جان لیجئے (اللہ آپ کو دین کی گہری سمجھ
 نصیب کرے) کہ تین طلاق کے مسئلہ میں یہ بات ثابت نہیں کی جاسکتی کہ جب حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے حکم الہی کا اعلان کیا تو اس کے بعد کسی ایک صحابی نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
 مخالفت کی ہو اور اس صحابی نے فتویٰ دیا ہو کہ تین طلاق ایک ہے اور نہ یہ بات ثابت کی جا
 سکتی ہے کہ اس صحابی نے تین طلاق کے ایک ہونے پر کسی حدیث یا کسی آیت کے ساتھ
 حجت پکڑی ہو عہد عمر رضی اللہ عنہ میں موجود اکابر صحابہ خصوصاً وہ صحابہ جو مجتہد تھے ان سے اور عہد
 عمر رضی اللہ عنہ کے بعد والے مجتہدین سے صرف اور صرف یہ فتویٰ ثابت ہے کہ جو آدمی اکٹھی تین
 طلاقیں ایسے ایک کلمہ کے ساتھ دے جو تین طلاق میں صریح ہو (مثلاً تجھے تین طلاقیں ہیں)
 یا ایسے کلمہ کے ساتھ دے جس میں تین طلاقوں کا احتمال ہو اور وہ آدمی تین طلاقوں کی نیت
 کرے (مثلاً تجھے پکی طلاق ہے) اس سے تین طلاقیں لازم ہو جاتی ہیں یہ فتویٰ صحیح اسناد
 کے ساتھ مندرجہ ذیل صحابہ سے ثابت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت
 علی رضی اللہ عنہ، عبادہ ابن ربیعہ یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو بن
 عاص رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبادہ بن
 صامت رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہ وغیرہ اور کوئی ایک صحابی بھی ایسا نہیں جو اس
 فتویٰ میں ان کا مخالف ہو اور ایک صحابی بھی ایسا نہیں جس نے مندرجہ بالا فتویٰ (اکٹھی تین

حرام کاری سے بچنے 230 اجماع امت
 طلاقیں تین ہیں) دینے والے صحابی پر اعتراض کیا ہو اور نہ ہی مندرجہ بالا فتویٰ دینے والے
 صحابہ کرام میں سے کسی نے فتویٰ دینے کے وقت یہ کہا ہو کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ہے
 یا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیروی میں یہ فتویٰ دیا ہے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے جاری
 ہونے کی وجہ سے میں نے یہ فتویٰ دیا ہے اور اجماع صحابہ اسی کا نام ہے۔

(53)..... علامہ حبیب احمد الکیمرانوی الحنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

نمبر 69 / 1..... الْحَقُّ هُوَ مَا قَالَ جَمَاهِيرُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَغَيْرِهِمْ
 أَنَّ الثَّلَاثَ وَاقِعَةٌ مُجْتَمِعَةٌ وَمُفَرَّقَةٌ فِي الْمَدْخُولِ بِهَا
 (الانفاذ من الشبهات مع اعلاء السنن ج 11 ص 179)

حق وہی ہے جو جمہور اہل اسلام صحابہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ تین طلاقیں مدخولہ
 بیوی پر واقع ہو جاتی ہیں اکٹھی ہوں یا جدا جدا۔

(54)..... محمد امین بن محمد مختار الشنقيطی رحمہ اللہ المتوفی 1393ھ

نمبر 70 / 1..... فَلَا يَخْفَى أَنَّ الْأَثْمَةَ الْأَرْبَعَةَ وَاتِّبَاعَهُمْ وَجُلَّ الصَّحَابَةِ
 وَأَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ عَلَى نَفْوِ الثَّلَاثِ دَفْعَةً بِلَفْظٍ وَاحِدٍ، وَأَذْطَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَلَى
 ذَلِكَ إجماع الصحابة وغيرهم (أضواء البيان ج 1 ص 139)

یہ بات مخفی نہیں کہ ائمہ اربعہ اور ان کے تبعین، اکابر صحابہ اور اکثر علماء کا مذہب
 یہ ہے کہ ایک لفظ کے ساتھ اکٹھی تین طلاقیں نافذ ہو جاتی ہیں اور متعدد علماء نے اس پر
 صحابہ وغیرہ کے اجماع کا دعویٰ کیا ہے

(55)..... غیر مقلد عالم ابوسعید شرف الدین دہلوی لکھتے ہیں

نمبر 71 / 1..... محدثین کی طرف مجلس واحد میں تین طلاق کو ایک شمار کرنے کی نسبت میں

بھی کلام ہے یہ سخت مغالطہ ہے اصل بات یہ ہے کہ صحابہ تابعین و تبع تابعین سے لے کر سات سو سال تک سلف صالحین صحابہ تابعین و محدثین سے تو تین طلاق کا ایک مجلس میں واحد شمار ہونا ثابت نہیں اصل بات یہ ہے کہ مجیب مرحوم نے جو لکھا ہے کہ تین طلاق مجلس واحد کی محدثین کے نزدیک ایک کے حکم میں ہیں یہ مسلک صحابہ تابعین و تبع تابعین وغیرہ ائمہ محدثین معتقدین کا نہیں ہے یہ مسلک سات سو سال کے بعد کے محدثین کا ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے فتویٰ کے پابند اور ان کے معتقد ہیں یہ فتویٰ شیخ الاسلام نے ساتویں صدی ہجری کے اخیر یا اوائل آٹھویں میں دیا تھا تو اس وقت کے علمائے اسلام نے ان کی سخت مخالفت کی تھی۔ نواب صدیق حسن خان مرحوم نے اتحاد النبلاء میں جہاں شیخ الاسلام کے متفردات مسائل لکھے ہیں اس فہرست میں طلاق ثلاثہ کا مسئلہ بھی لکھا ہے اور لکھا ہے کہ جب شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے تین طلاق کی ایک مجلس میں ایک طلاق ہونے کا فتویٰ دیا تو بہت شور ہوا شیخ الاسلام اور ان کے شاگرد ابن قیم پر مصائب برپا ہوئے ان کو اونٹ پر سوار کر کے درے مار مار کر شہر میں پھرا کر توہین کی گئی قید کئے گئے اس لئے کہ اس وقت یہ مسئلہ علامت روافض کی تھی ص ۳۱۸ اور سبل السلام شرح بلوغ المرام مطبع فاروقی دہلی ص ۹۸ ج ۲ اور التاج المکمل مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب ص ۲۸۶ میں ہے کہ امام شمس الدین ذہبی باوجود شیخ الاسلام کے شاگرد اور معتقد ہونے کے اس مسئلہ میں سخت مخالف ہیں التاج المکمل ص ۲۸۸، ۲۸۹۔ ہاں تو جب کہ متاخرین علماء اہل حدیث عموماً شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم کے معتقد ہیں اس لیے وہ بے شک اس مسئلہ میں شیخ الاسلام سے متفق ہیں اور وہ اسی کو محدثین کا مسلک بتاتے ہیں اور مشہور کر دیا گیا ہے کہ یہ مذہب محدثین کا ہے اور اس کے خلاف مذہب حنفیہ کا ہے اس لیے ہمارے اصحاب اس کو فوراً تسلیم کر لیتے ہیں اور اس کے خلاف کو رد کر دیتے ہیں حالانکہ یہ فتویٰ یا مذہب آٹھویں صدی ہجری میں وجود میں آیا اور ائمہ اربعہ کی تقلید چوتھی صدی ہجری میں رائج ہوئی اس کی مثال ایسے ہے جیسے بریلوی لوگوں نے قبضہ غاصبانہ کر کے اپنے آپ کو اہل السنۃ

والجماعت مشہور کر رکھا ہے اوروں کو خارج یا جیسے مولوی مودودی کی جماعت نے اپنے آپ کو جماعت اسلامی مشہور کر دیا ہے باوجودیکہ ان کا اسلام بھی خود ساختہ ہے جو چودھویں صدی ہجری میں بنایا گیا ہے ولعل فیہ کفایۃ لمن له درایۃ واللہ یمہدی من یشاء الی صراط مستقیم یستلونک احق ہو قل ای وربی انه لحق (ابوسعید شرف الدین دہلوی) (فتاویٰ ثنائین ج 2 ص 217، 220)

پندرھویں صدی

(56)..... ابن جریر بن عساکر المتونی 1430ھ

نمبر 1/72 ہذا هو الَّذِي اجتمع عليه الصحابة، والائمة الاربعة على أن من جمع الطلاق الثلاث بلفظ واحد أنه يعد طلاقاً، وأنها لا تحل له إلا بعد زوج، (شرح أخصر المختصرات لابن جریر ج 8 ص 66) یہ (یعنی اکٹھی تین طلاقیں کا وقوع) وہ چیز ہے جس پر صحابہ کرام اور ائمہ اربعہ کا اجماع ہے یعنی جو آدمی اکٹھی تین طلاقیں ایک لفظ کے ساتھ دے تو اس کے ساتھ ایسی طلاق واقع ہوتی ہے جس کے بعد وہ عورت پہلے خاوند کیلئے دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کے بغیر حلال نہیں ہوتی۔

(57)..... مفتی اعظم، مفتی عبدالستار صاحب اور مفتی انور

نمبر 1/73 بیک وقت دی جانے والی تین طلاقیں کے وقوع پر جمہور امت کا اجماع ہے اور اس کے خلاف قول شاذ و مردود ہے۔ بوقت ضرورت دوسرے کے مسلک پر عمل جائز ہے تو اس کا جواب روایت مذکورہ بالا سے واضح ہو گیا کہ عدم وقوع ثلاث کسی کا مسلک ہی نہیں لہذا یہ عمل بمسک الغیر نہیں یہ عمل بالشاذ و المرذوب ہے (خیر الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۱۲ تا ۲۱۳)

ضمیمہ اجماع امت

فقہاء مذاہب اربعہ اور محدثین وغیرہ کے فیصلے

اجماع امت کیلئے قاعدہ یہ ہے کہ جس مسئلہ پر ائمہ اربعہ متفق ہوں وہ مسئلہ اجماعی شمار ہوتا ہے اور جو قول اس کے خلاف ہو وہ شاذ ہوتا ہے۔

(1)..... شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اپنے رسالہ عقد الجید کے ص ۱۳ پر باب قائم کرتے ہیں
تَاكِيد اَعْلَمُ اَنَّ فِي الْاِخْذِ بِهَذِهِ الْمَذَاهِبِ الْارْبَعَةِ مَصْلِحَةٌ عَظِيمَةٌ
وَفِي الْاِعْرَاضِ عَنْهَا كُلِّهَا مَفْسَدَةٌ كَبِيرَةٌ
تاكيد:..... تو جان لے کہ مذاہب اربعہ کے اختیار کرنے میں عظیم مصلحت ہے اور ان
سب سے اعراض کرنے میں بڑا فساد ہے۔

نیز لکھتے ہیں..... قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ وَلَمَّا انْذَرَسَتْ
الْمَذَاهِبُ الْحَقَّةُ إِلَّا هَذِهِ الْارْبَعَةُ كَانَ اتِّبَاعُهَا اتِّبَاعًا لِلَّسَّوَادِ الْأَعْظَمِ
وَالْخُرُوجُ عَنْهَا خُرُوجًا عَنِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سواد اعظم کی اتباع کرو اور جب سوائے مذاہب
اربعة کے باقی مذاہب حقہ ناپید ہو گئے تو مذاہب اربعہ کی اتباع سواد اعظم کی اتباع ہے
اور ان سے خروج سواد اعظم سے خروج ہے

(2)..... علامہ ابن حجر المہتمی الشافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں!

لَا يَجُوزُ تَقْلِيدُ غَيْرِ الْأَئِمَّةِ الْارْبَعَةِ الشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ وَأَبِي حَنِيفَةَ
وَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ لِأَنَّ هَؤُلَاءِ قَدْ عُرِفَتْ قَوَاعِدُ مَذَاهِبِهِمْ وَاسْتَقَرَّتْ أَحْكَامُهَا
وَحَدَمَهَا تَابِعُوهُمْ وَحَرَّرُوهَا فَرَعًا فَرَعًا بِخِلَافِ غَيْرِهِمْ فَإِنَّ مَذَاهِبَهُمْ لَمْ

تُحَرَّرُ وَتُدَوَّنُ كَذَلِكَ فَلَا تُعْرَفُ لَهَا قَوَاعِدُ (فتح المبین شرح الاربعین للودی ص 221)

ائمہ اربعہ (امام شافعی رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام احمد بن
حنبل رحمہ اللہ) کے علاوہ کسی اور مذہب کی تقلید جائز نہیں کیونکہ ان ائمہ کے مذاہب کے
قواعد معلوم ہو چکے ہیں اور ان کے تحقیق کردہ احکام بھی محفوظ ہیں اور ان کے پیروکار علماء
نے ان مذاہب کی ایک ایک جزئی کو تحریر کر دیا ہے جبکہ دوسرے ائمہ کے مذاہب اور قواعد
معروف نہیں ہوئے۔

(3)..... قاضی ثناء اللہ پانی پتی الحنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں!

فَإِنَّ أَهْلَ السُّنَّةِ قَدْ افْتَرَقَ بَعْدَ الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ أَوِ الْارْبَعَةِ عَلَى اَرْبَعَةِ
مَذَاهِبٍ وَلَمْ يَبْقَ مَذْهَبٌ فِي فُرُوعِ الْمَسَائِلِ سِوَى هَذِهِ الْارْبَعَةِ فَقَدْ انْعَقَدَ
الْإِجْمَاعُ الْمُرْتَكَّبُ عَلَى بَطْلَانِ قَوْلٍ يُخَالِفُ كُلَّهُمْ (تفسیر مظہری ج 2 ص 94)

تین یا چار صدیوں کے بعد اہل السنۃ کے چار مذاہب بن گئے اور فروعی مسائل
میں ان کے علاوہ کوئی مذہب باقی نہ رہا نتیجہ اس پر اجماع مرکب منعقد ہو گیا کہ جو قول
مذاہب اربعہ کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

(4)..... علامہ سید احمد طحاوی الحنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں!

وَهَذِهِ الطَّائِفَةُ النَّاجِيَةُ قَدْ اجْتَمَعَتِ الْيَوْمَ فِي مَذَاهِبِ اَرْبَعَةٍ وَهُمْ
الْحَنْبَلِيُّونَ وَالْمَالِكِيُّونَ وَالشَّافِعِيُّونَ وَالْحَنَبَلِيُّونَ وَمَنْ كَانَ خَارِجًا مِنْ هَذِهِ
الْارْبَعَةِ فِي هَذَا الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ

(حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار ج 4 ص 153 کتاب الذبائح)

اس زمانہ میں ناجی جماعت مذاہب اربعہ حنفی شافعی مالکی حنبلی میں منحصر ہے اور جو
ان مذاہب اربعہ سے خارج ہے وہ اہل بدعت اور اہل نار سے ہے۔

حرام کاری سے بچنے 235 اجماع امت
(5)..... علامہ ابن نجیم المصری الحنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں!

مَا خَالَفَ الْأُئِمَّةَ الْأَرْبَعَةَ مُخَالَفٌ لِلْإِجْمَاعِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ خِلَافٌ
لِغَيْرِهِمْ فَقَدْ صَرَّحَ فِي التَّحْرِيرِ أَنَّ الْإِجْمَاعَ انْعَقَدَ عَلَى عَدَمِ الْعَمَلِ بِمَذْهَبِ
مُخَالَفٍ لِلْأَرْبَعَةِ (الاشباہ والنظائر ج ۱ ص ۴۳۳ من اول قاعدة اولی)

جو مذاہب اربعہ کے مخالف ہو وہ اجماع کا مخالف ہے اگرچہ اس میں کسی اور کا اختلاف ہو
کیونکہ التحریر میں صراحت ہے کہ جو قول مذاہب اربعہ کے خلاف ہو اس پر عمل کرنا جائز نہیں۔

(6)..... علامہ تقی الدین السبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں!
مَا خَالَفَ الْمَذَاهِبَ الْأَرْبَعَةَ فَهُوَ كَالْمُخَالَفِ لِلْإِجْمَاعِ
(الاشباہ والنظائر للسيوطی ج ۱ ص ۱۰۵)

جو مذاہب اربعہ کا مخالف ہو وہ ایسے ہے جیسے وہ اجماع کا مخالف ہو۔

مذکورہ بالا تصریحات کے بعد اب مذاہب اربعہ کے حوالے نقل کیے جاتے ہیں کہ
اکٹھی تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں اور چونکہ مذاہب اربعہ اکٹھی تین طلاقوں کے تین ہونے پر
متفق ہیں اس لئے مذاہب اربعہ کے حوالہ جات بھی اجماع امت کے حوالہ جات شمار ہوں گے

فیصلہ فقہاء حنفیہ (45 حوالہ جات)

(1)..... ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل المرغینانی رحمہ اللہ المتوفی 593ھ
وَطَلَّاقُ الْبِدْعَةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا ثَلَاثًا بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ ثَلَاثًا فِي طَهْرٍ
وَاحِدٍ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَكَانَ عَاصِيًا

(الہدایہ شرح البدایہ ج 1 ص 227)

غیر شرعی طلاق یہ ہے کہ عورت کو تین طلاقیں بیک کلمہ یا تین طلاقیں ایک طہر میں

حرام کاری سے بچنے 236 اجماع امت
دی جائیں لہذا جب اس طرح طلاق دی جائے تو طلاق دینے والا گناہ گار ہے مگر طلاق
واقع ہو جائے گی۔

بدایۃ المبتدی ج 1 ص 68

(2)..... ابو الحسن احمد بن محمد البغدادی القندوری رحمہ اللہ المتوفی 428ھ
وَطَلَّاقُ الْبِدْعَةِ: أَنْ يُطَلِّقَهَا ثَلَاثًا بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ ثَلَاثًا فِي طَهْرٍ
وَاحِدٍ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَبَانَ مِنْهُ وَكَانَ عَاصِيًا
(المختصر للقدوری ج 1 ص 87)

غیر شرعی طلاق یہ ہے کہ عورت کو تین طلاقیں بیک کلمہ یا تین طلاقیں ایک طہر میں
دی جائیں لہذا جب اس طرح طلاق دی جائے تو طلاق دینے والا گناہ گار ہے مگر طلاق
واقع ہو جائے گی اور بیوی اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی۔

(3)..... معلی بن منصور الرازی الحنفی رحمہ اللہ المتوفی 211ھ

کتاب النوادر ص 294

(4)..... ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ المتوفی 321ھ

شرح معانی الآثار ج 3 ص 443

مختصر اختلاف العلماء الطحاوی ج 2 ص 95

(5)..... ابو بکر احمد بن علی الجصاص الرازی رحمہ اللہ المتوفی 370ھ

شرح مختصر الطحاوی للجصاص ج 5 ص 61

(6)..... ابو الیث نصر بن محمد السمرقندی رحمہ اللہ المتوفی 375ھ

عیون المسائل ج 1 ص 96

(7)..... قاضی القضاۃ علی بن حسین السغدی رحمہ اللہ المتوفی 461ھ

الفتاویٰ ج 1 ص 340

حرام کاری سے بچنے	237	اجماع امت
(8).....علاء الدین السمرقندی رحمہ اللہ المتوفی 539ھ		
تحفۃ الفقہاء ج 2 ص 175		
(9).....علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی رحمہ اللہ المتوفی 587ھ		
بدائع الصنائع ج 7 ص 30		
(10).....فخر الدین حسن بن منصور القرغانی رحمہ اللہ المتوفی 592ھ		
(فتاویٰ قاضی خاں ج 1 ص ۲۵۲، ۲۵۳)		
(11).....محمد بن محمد السجاندی رحمہ اللہ کان حیا حوالی 596ھ		
فتاویٰ سراجیہ ص 92		
(12).....علی بن احمد المکی الرازی رحمہ اللہ المتوفی 598ھ		
(خلاصۃ الدلائل شرح القدوری ج 1 ص 14)		
(13).....برہان الدین محمود بن احمد التجاری المعروف ابن مازہ رحمہ اللہ المتوفی 616ھ		
الحیط البرہانی ج 3 ص 402		
(14).....یوسف بن احمد الخوارزمی رحمہ اللہ المتوفی 634ھ		
الفتاویٰ الصفری ج 1 ص 33		
(15).....عبداللہ بن محمود الموصلی الحنفی رحمہ اللہ المتوفی 683ھ		
(الاختیار لتعلیل المختار ج 3 ص 138)		
(16).....فخر الدین عثمان بن علی الزلیعی رحمہ اللہ المتوفی 743ھ		
تمییز الحقائق ج 6 ص 153، 154		
(17).....صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ المتوفی 747ھ		
شرح الوقایہ ج 2 ص 70، 73)		

حرام کاری سے بچنے	238	اجماع امت
(18).....محمد بن محمد الباہرئی رحمہ اللہ المتوفی 786ھ		
العنایۃ شرح الہدایۃ ج 5 ص 165		
(19).....علامہ عالم بن العلاء رحمہ اللہ المتوفی 786ھ		
الفتاویٰ التاتاریخانیہ ج 3 ص 346		
(20).....ابوبکر بن علی الیمینی الزبیدی رحمہ اللہ المتوفی 800ھ		
الجوہرۃ النیرۃ ج 4 ص 104		
(21).....بدر الدین محمود بن اسرائیل الشہیر بابن قاضی سمانہ رحمہ اللہ المتوفی 823ھ		
جامع الفصولین ج 1 ص 58)		
(22).....محمد بن محمد الکردری الخوارزمی المعروف بالبرہازی رحمہ اللہ المتوفی 827ھ		
فتاویٰ بزازیہ بہامش الفتاویٰ الہندیہ ج ۲ ص ۱۷۱)		
(23).....محمود بن اسرائیل الخیریتی رحمہ اللہ المتوفی 843ھ		
(الدرة الغراء فی نصیحة السلاطین والقضاة والامراء ص ۳۰۰)		
(24).....علاء الدین علی بن خلیل الطرابلسی رحمہ اللہ المتوفی 844ھ		
(معین الحکام فیما یتردد بین الخصمین من الاحکام ص ۲۹)		
(25).....محمود بن احمد بدر الدین العینی رحمہ اللہ المتوفی 855ھ		
البنایۃ شرح الہدایۃ ج 5 ص 284		
(26).....کمال الدین محمد بن عبدالواحد ابن الہمام رحمہ اللہ المتوفی 861ھ		
فتح القدیر ج 3 ص 468		
(27).....محمد بن فراموز ملاخسر رحمہ اللہ المتوفی 885ھ		
درر الحکام شرح غرر الاحکام ج 4 ص 211		

حرام کاری سے بچنے	239	اجماع امت
(28)..... ابراہیم بن محمد الحلی رحمہ اللہ المتوفی 956ھ		
ملتقى الأبحر ج 1 ص 7		
(29)..... زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم المصری رحمہ اللہ المتوفی 970ھ		
البحر الرائق ج 9 ص 113		
الفتاوی الزیعیہ ص 30		
(30)..... عبدالرحمن بن محمد شنی زادہ رحمہ اللہ المتوفی 1078ھ		
مجمع الأنهر ج 3 ص 206		
(31)..... علاء الدین محمد بن علی الحصفلی رحمہ اللہ المتوفی 1088ھ		
الدر المختار ج 3 ص 232		
(32)..... علی آفندی رحمہ اللہ المتوفی 1118ھ		
فتاوی علی آفندی ج 1 ص 89		
(33)..... گیارہویں بارہویں صدی کے فقہاء ہندوستان		
الفتاوی الہندیہ ج 1 ص 349		
(34)..... احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ المتوفی 1231ھ		
حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار ج 2 ص 105		
(35)..... شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ المتوفی 1239ھ		
فتاوی عزیزی ج 2 ص 40		
(36)..... محمد امین المعروف بابن عابدین رحمہ اللہ المتوفی 1253ھ		
حاشیہ ابن عابدین ج 3 ص 233		
(37)..... عبدالغنی الغنمی دمشقی رحمہ اللہ المتوفی 1298ھ		
اللباب فی شرح الکتاب ج 1 ص 265		

حرام کاری سے بچنے	240	اجماع امت
(38)..... عبدالحی اللکھنوی رحمہ اللہ المتوفی 1304ھ		
عمدة الرعایة ج 2 ص 71		
النافع الكبير ج 1 ص 191		
(39)..... محمد العباسی المہدی الازہری رحمہ اللہ المتوفی 1315ھ		
الفتاوی المہدیہ ج 1 ص 157		
(40)..... خلیل بن عبدالقادر الشیبانی النخلاوی رحمہ اللہ المتوفی 1350ھ		
(الدرر المباهة للنخلاوی ج 1 ص 65)		
(41)..... علی حیدر خواجہ امین آفندی رحمہ اللہ المتوفی 1353ھ		
(درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام ج 1 ص ۱۰۲)		
(42)..... مولوی فخر الدین الیاس رحمہ اللہ		
شرح مختصر الوقایہ بہامش شرح التقایہ للقاری ج 1 ص 610		
(43)..... الشیخ عثمان بن عبداللہ القلعی الحنفی رحمہ اللہ		
الفتاوی الازہریہ ص 14		
(44)..... الفتاوی الانقرویہ ج 1 ص 71		
(45)..... داود بن یوسف رحمہ اللہ		
الفتاوی الغیاثیہ ج 1 ص 72		

فیصلہ فقہاء مالکیہ (15 حوالہ جات)

- (1)..... احمد بن غنیم النفر اوی رحمہ اللہ المتوفی 1126ھ
وَطَلَّاقُ الثَّلَاثِ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ بَدْعٌ وَيَلْزَمُهُ إِنْ وَقَعَ
(الفواکہ الدوانی ج 1 ص 62)
تین طلاقیں ایک کلمہ کے ساتھ بدعت (غیر شرعی) ہیں لیکن واقع ہونے کی صورت میں طلاق بدعت لازم ہو جاتی ہے
- (2)..... محمد بن احمد الجزی الغرناطی رحمہ اللہ المتوفی 741ھ
وَتَنْفُذُ الثَّلَاثِ سَوَاءٌ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ أَوْ جَمَعَ الثَّلَاثَ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ
(القوانين الفقهية ج 1 ص 150)
تین طلاقیں نافذ ہو جاتی ہیں خواہ تین متفرق کلموں کے ساتھ دی جائیں یا تین طلاقیں ایک کلمہ کے ساتھ دی جائیں۔
- (3)..... عبد اللہ بن عبد الرحمن ابن ابی زید القیر وانی رحمہ اللہ المتوفی 386ھ
رسالة القير وانی ج 1 ص 93
- (4)..... ابو عمر یوسف بن عبد اللہ الشہیر با بن عبد البر القرطبی رحمہ اللہ المتوفی 463ھ
الکافی فی فقہ اہل المدیة ج 2 ص 571
- (5)..... خلیل بن اسحاق الجندی رحمہ اللہ المتوفی 776ھ
مختصر خلیل ج 1 ص 114
- (6)..... ابراہیم بن علی ابن فرحون رحمہ اللہ المتوفی 799ھ
(تبصرة الحکام فی اصول الاقضیة و مناجیح الاحکام ج 2 ص 299)
- (7)..... محمد بن محمد القیس الغرناطی رحمہ اللہ المتوفی 829ھ
(تحفة الحکام فی نکت العقود والاحکام ص 29)

- (8)..... ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الشہیر بالمواق رحمہ اللہ المتوفی 897ھ
التاج والاکلیل ج 6 ص 31
- (9)..... شمس الدین محمد بن محمد الخطاب الرعینی رحمہ اللہ المتوفی 954ھ
مواہب الجلیل لشرح مختصر الخلیل ج 5 ص 301
- (10)..... محمد بن احمد الفاسی رحمہ اللہ المتوفی 1072ھ
الاقان والاحکام فی شرح تحفة الحکام ج 1 ص 220، 223
- (11)..... محمد بن عبد اللہ الخرشی رحمہ اللہ المتوفی 1101ھ
شرح خلیل للخرشی ج 12 ص 154
- (12)..... علی بن احمد العدوی رحمہ اللہ المتوفی 1189ھ
حاشیة العدوی کفایة الطالب ج 5 ص 217
- (13)..... محمد بن احمد الدسوقی رحمہ اللہ المتوفی 1230ھ
حاشیة الدسوقی علی الشرح الکبیر ج 9 ص 40
- (14)..... احمد بن محمد الصاوی رحمہ اللہ المتوفی 1241ھ
حاشیة الصاوی علی الشرح الصغیر ج 5 ص 284
- (15)..... محمد بن احمد العلیش رحمہ اللہ المتوفی 1299ھ
مخ الجلیل ج 7 ص 433

فیصلہ فقہاء شافعیہ (12 حوالہ جات)

- (1)..... ابوالحسن علی بن محمد الماوردی رحمہ اللہ المتوفی 450ھ
فَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ وَقَعَتِ الثَّلَاثُ
(الحاوی فی فقہ الشافعی ج 10 ص 118)
- پس اگر شوہر نے اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دیں تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی
- الإقناع للماوردی ج 1 ص 148
- (2)..... ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ المتوفی 505ھ
الوسیط ج 5 ص 367
- (3)..... ابوشجاع محمد بن علی بن شعیب ابن الدہان رحمہ اللہ المتوفی 592ھ
(تقویم النظر فی مسائل خلا فیہ ذائعہ ج ۴ ص ۲۰۱)
- (4)..... محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ المتوفی 676ھ
المنہاج للنووی ج 1 ص 347
- (5)..... حافظ عبدالرحیم بن الحسین العراقي رحمہ اللہ المتوفی 806ھ
طرح التقریب ج 1 ص ۳۹۳
- (6)..... زکریا بن محمد الانصاری رحمہ اللہ المتوفی 926ھ
أسنى المطالب شرح روض الطالب ج 16 ص 133
- فتح الوہاب ج 2 ص 140
- منہج الطلاب ج 1 ص 93

- (7)..... ابن حجر اہمیتی المتوفی 974ھ
تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج ج 33 ص 216
- (8)..... محمد بن احمد الشربینی الخطیب رحمہ اللہ المتوفی 977ھ
الإقناع للشربینی ج 2 ص 444
معنی المحتاج ج 13 ص 412
- (9)..... سلیمان بن عمر الجمل رحمہ اللہ المتوفی 1204ھ
حاشیۃ الجمل ج 18 ص 264
- (10)..... عبدالحمید الشروانی رحمہ اللہ المتوفی 1301ھ
حواشی الشروانی ج 8 ص 82
- (11)..... ابوبکر الدمیاطی رحمہ اللہ المتوفی 1302ھ
إعانة الطالبین ج 4 ص 23
- (12)..... علامہ محمد زہری الغمر اوی رحمہ اللہ المتوفی 1337ھ
السراج الوہاج ج 1 ص 421

فیصلہ فقہاء حنبلیہ (19 حوالہ جات)

- (1)..... شرف الدین موسیٰ بن احمد الحجاوی رحمہ اللہ المتوفی 960ھ
وَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا وَأَسْتَفْنِي بِقَلْبِهِ إِلَّا وَاحِدَةً وَقَعَتِ الثَّلَاثُ
(الإقناع فی فقہ الإمام أحمد بن حنبل ج 4 ص 22)
- اگر شوہر نے کہا تجھے تین طلاقیں ہیں اور دل میں ایک طلاق کا استثناء کیا تو تینوں واقع ہو جائیں گی

(2)..... علاء الدین علی بن سلیمان المرادوی رحمہ اللہ المتوفی 885ھ

وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا مَجْمُوعَةً قَبْلَ رَجْعَةٍ وَاحِدَةٍ طَلَّقَتْ ثَلَاثًا وَإِنْ لَمْ يَنْوِهَا عَلَى الصَّحِيحِ مِنَ الْمَذْهَبِ نَصَّ عَلَيْهِ مَرَارًا وَعَلَيْهِ الْأَصْحَابُ بَلِ الْأَثْمَةُ الْأَرْبَعَةُ رَحِمَهُمُ اللَّهُ وَأَصْحَابُهُمْ فِي الْجُمْلَةِ. (الإصناف ج 8 ص 334)

اگر تین طلاقیں اکٹھی دیدیں اور درمیان میں رجوع نہیں کیا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں گی اگرچہ اس کی نیت نہ کی ہو صحیح مذہب یہی ہے امام احمد نے اس کی بار بار صراحت کی ہے اور امام احمد کے شاگردوں کا بھی یہی مذہب ہے بلکہ ائمہ اربعہ اور ان کے تمام شاگردوں کا مذہب یہی ہے۔

(3)..... منصور بن یونس البہوتی رحمہ اللہ المتوفی 1051ھ

فَمَنْ طَلَّقَ زَوْجَتَهُ ثَلَاثًا بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَعَ الثَّلَاثُ وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ قَبْلَ الدُّخُولِ كَانَ ذَلِكَ أَوْ بَعْدَهُ.

(الروض المربع شرح زاد المستقنع ج 1 ص 362)

جس نے اپنی بیوی کو ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دیں اس کی بیوی مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی جب تک کہ وہ دوسرے آدمی سے نکاح نہ کر لے۔

(شرح منہجی الإرادات ج 9 ص 230)

(کشاف القناع عن متن الإقناع ج 18 ص 47)

(4)..... عبد اللہ بن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ المتوفی 620ھ

وَمَتَى طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ بِكَلِمَاتٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (الکافی فی فقہ ابن حنبل ج 3 ص 106)

جب شوہر نے اپنی بیوی کو ایک یا متفرق کلمات کے ساتھ تین طلاقیں دیں تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی جب تک وہ دوسرے آدمی سے نکاح نہ کر لے

(العمدة ج 1 ص 409)

المغنی ج 16 ص 206)

(5)..... ابراہیم بن محمد ابن رحمہ اللہ المتوفی 884ھ

إِذَا أَوْقَعَ ثَلَاثًا فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَعَ الثَّلَاثُ (المبدع شرح المقنع ج 7 ص 242)

جب ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں واقع کیں تو تینوں واقع ہو جائیں گی

(6)..... ابوالقاسم عمر بن الحسین الخرقی رحمہ اللہ المتوفی 334ھ

(متن الخرقی ج 1 ص 112)

(7)..... ابویعلیٰ محمد بن الحسین الفراء رحمہ اللہ المتوفی 458ھ

المسائل الفقهیہ ج 1 ص 315)

(8)..... ابوالمظفر یحییٰ بن محمد بن ہبیرۃ الشیبانی رحمہ اللہ المتوفی 560ھ

(اختلاف الأئمة العلماء ج 2 ص 127)

(8)..... عبد الرحمن بن ابراہیم المقدسی رحمہ اللہ المتوفی 624ھ

العدة شرح العمدة ج 2 ص 55)

(9)..... ابوالبرکات عبد السلام بن عبد اللہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ المتوفی 652ھ

المحرر رنی الفقہ ج 2 ص 51)

(10)..... شمس الدین محمد بن احمد بن عبد الہادی رحمہ اللہ المتوفی 744ھ

(تنقیح التحقيق ج 4 ص 404)

(11)..... شمس الدین محمد بن عبد اللہ الزرکشی رحمہ اللہ المتوفی 772ھ

شرح الزرکشی ج 2 ص 459

(12).....مرعی بن یوسف الکرمی رحمہ اللہ المتوفی 1033ھ

(دلیل الطالب للیل الطالب ج 1 ص 260)

(13).....عبدالرحمن بن عبداللہ البعلی رحمہ اللہ المتوفی 1192ھ

کشف الخد رات ج 2 ص 640

(14).....محمد بن عبدالوہاب التیمی رحمہ اللہ المتوفی 1206ھ

(مختصر الإیضاف والشرح الکبیر ج 1 ص 689)

(15).....مصطفیٰ بن سعد الرحیبانی رحمہ اللہ المتوفی 1243ھ

(مطالب أولی النہی ج 16 ص 23)

(16).....ابراہیم بن محمد بن ضویان رحمہ اللہ المتوفی 1353ھ

(منار السبیل ج 2 ص 235)

(17).....عبدالرحمن بن محمد العاصمی رحمہ اللہ المتوفی 1392ھ

(حاشیہ الروض المربع ج 6 ص 495)

(18).....عبداللہ بن عبدالرحمن ابن جبرین رحمہ اللہ

(شرح أخصر المختصرات - لابن جبرین ج 8 ص 66)

(19).....صالح بن الفوزان رحمہ اللہ

الملخص الفقہی ج 2 ص 391

فیصلہ محدثین عظام (۳۷ حوالہ جات)

(۱).....امام بخاری رحمہ اللہ المتوفی 256ھ

باب من اجاز الطلاق الثلاث (صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۹۱)

(۲).....امام ابن ماجہ رحمہ اللہ المتوفی 273ھ

باب من طلق ثلاثا فی مجلس واحد (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۵)

(۳).....امام ابوداؤد رحمہ اللہ المتوفی 275ھ

باب نسخ المراجعة بعد التطلیق الثلاث (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۹۸)

(۴).....امام نسائی رحمہ اللہ المتوفی 303ھ

باب نسخ المراجعة بعد التطلیق الثلاث (سنن النسائی ج ۲ ص ۱۰۳)

(۵).....ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ المتوفی 224ھ

(الاشراف علی مذاہب العلماء لابن المنذر المتوفی 319ھ ج 5 ص 190)

(۶).....اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ المتوفی 238ھ

(الاستدکار ج 6 ص 8)

(۷).....ابو ثور رحمہ اللہ المتوفی 240ھ

(الاستدکار ج 6 ص 8)

(۸).....ابوداؤد اور ابن ماجہ کے استاذ حسن بن حماد الحضرمی البغدادی سجادہ رحمہ اللہ المتوفی

241ھ (تاریخ الاسلام ج ۵ ص ۱۱۱۳)

(۹).....محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ المتوفی 294ھ

(اختلاف العلماء ص 134)

(۱۰)..... محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ المتوفی 310ھ

(الاستاذ کارج 6 ص 8)

(۱۱)..... ابو عوانہ رحمہ اللہ المتوفی 316ھ

باب الخبر المبين ان طلاق الثلاث كانت ترد على عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

وابی بکر الى واحدة وبيان الاخبار المعارضة لها الدالة على ابطال

استعمال هذا الخبر وان المطلق ثلاثا لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره

(مستخرج ابی عوانہ ج ۵ ص ۲۳۱)

(۱۲)..... امام بغوی رحمہ اللہ المتوفی 317ھ

باب الجمع بين التطليقات الثلاث وطلاق البتة (شرح السنہ ج ۱ ص ۵۷۳)

(۱۳)..... ابن المنذر رحمہ اللہ المتوفی 319ھ

(الاشراف علی مذاہب العلماء لابن المنذر المتوفی 319ھ ج 5 ص 190)

(۱۴)..... امام طحاوی رحمہ اللہ المتوفی 321ھ

باب الرجل يطلق امراته ثلاثا معا (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۰۷)

(۱۵)..... ابن حبان رحمہ اللہ المتوفی 354ھ

ذكر الخبر الدال على ان طلاق المرأة امراته مالم يصرح بالثلاث في نيته

يحكم له بها آگے حدیث البتہ رکازہ والی ذکر کی ہے (صحیح ابن حبان ج ۱ ص ۹۷)

(۱۶)..... ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان المعروف بابن شاہین رحمہ اللہ المتوفی 385ھ

وَمَذْهَبُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَيْنِ وَالطَّلَاقُ ثَلَاثُ جَمْعَهَا أَوْ قَرَفَهَا فَهِيَ

عَلَيْهِ حَرَامٌ حَتَّى تَنْكَحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَإِنَّ الْمُتَعَةَ حَرَامٌ

(مستخرج الطوسی ج ۱ ص ۳۲۱، شرح مذاہب اہل السنۃ لابن شاہین ج ۱ ص ۳۲۲)

میرا مذہب یہ ہے (۱) مسح علی الخفین جائز ہے (۲) اور تین طلاقیں اکٹھی ہوں یا

متفرق بیوی کو خاوند پر حرام کر دیتی ہیں جب تک وہ عورت دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح نہ

کرے وہ پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہوتی (۳) اور متعہ حرام ہے

(۱۷)..... علامہ خطابی رحمہ اللہ المتوفی 388ھ

(معالم السنن ج ۳ ص ۲۳۶)

(۱۸)..... ابن بطل رحمہ اللہ المتوفی 449ھ

(شرح صحیح البخاری لابن البطل ج 7 ص 390، 391)

(۱۹)..... امام بیہقی رحمہ اللہ المتوفی 458ھ

باب ما جاء في امضاء الطلاق الثلاث وان كن مجموعات (سنن کبریٰ بیہقی

ج ۷ ص ۳۳۳)

(۲۰)..... ابن عبد البر رحمہ اللہ المتوفی 463ھ

(الاستاذ کارج 6 ص 8)

(۲۱)..... ابن العربی رحمہ اللہ المتوفی 543ھ

(أحكام القرآن لابن العربي ج 1 ص 377)

(۲۲)..... قاضی عیاض رحمہ اللہ المتوفی 544ھ

(اکمال المعلم للقاضی عیاض ج 5 ص 8)

(۲۳)..... امام قرطبی رحمہ اللہ المتوفی 671ھ

(المفہم لما أشكل من تلخیص کتاب مسلم ج 13 ص 72)

(۲۴)..... ابن الزمکانی رحمہ اللہ المتوفی 727ھ

(طبقات الشافعیہ لابن قاضی شہید ج ۲ ص ۲۹۲، الدرر الكامنة ج ۵ ص ۳۲۹)

(۲۵)..... علامہ ذہبی رحمہ اللہ المتوفی 748ھ

غیر مقلد عالم ابوسعید شرف الدین لکھتے ہیں

امام شمس الدین ذہبی باوجود شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے شاگرد اور معتقد ہونے کے اس مسئلہ

میں سخت مخالف ہیں (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۲۰)

(۲۶)..... تقی الدین السبکی رحمہ اللہ المتوفی 756ھ

(طبقات الشافعیہ ج ۱۰ ص ۳۰۸)

(۲۷)..... ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ المتوفی 795ھ

(شرح علل الترمذی لابن رجب ج 1 ص 253، الاشفاق علی احکام الطلاق ص 41)

(۲۸)..... حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ المتوفی 852ھ

باب امضاء الطلاق الثلاث بلفظ واحد اذا نوى (المطالب العالیہ ج ۵ ص ۲۳۸)

(۲۹)..... حافظ بدر الدین العینی رحمہ اللہ المتوفی 855ھ

عمدة القاری ج ۲ ص ۳۳۱)

(۳۰)..... علامہ کورانی رحمہ اللہ المتوفی 893ھ

(الکوش الجاری الی ریاض احادیث البخاری ج ۹ ص ۱۱)

(۳۱)..... ابن المبرد رحمہ اللہ المتوفی 909ھ

(السیر الباحث فی علم الطلاق الثلاث ص ۳)

(۳۲)..... علامہ سیوطی رحمہ اللہ المتوفی 911ھ

الحاوی للفتاویٰ ج ۱ ص ۲۳۲)

(۳۳)..... علامہ قسطلانی رحمہ اللہ المتوفی 923ھ

(ارشاد الساری للقسطلانی المتوفی ج 8 ص 132، 133)

(۳۴)..... علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ المتوفی 974ھ

(الفتاویٰ الحدیثیہ ج ۱ ص ۸۵)

(۳۵)..... ملا علی القاری رحمہ اللہ المتوفی 1014ھ

(مرقاۃ المفاتیح لملا علی القاری المتوفی ج 10 ص 241، 242)

(۳۶)..... سات سو سال تک کے محدثین کا مذہب

غیر مقلد عالم ابوسعید شرف الدین لکھتے ہیں

اصل بات یہ ہے کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے لے کر سات سو سال تک کے

سلف صالحین صحابہ و تابعین و محدثین سے تو تین طلاق کا ایک مجلس میں واحد شمار ہونا تو ثابت

نہیں (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۷)

ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں یہ حدیث بظاہر کتاب و سنت صحیحہ و اجماع صحابہ وغیرہ

ائمہ محدثین کے خلاف ہے لہذا یہ حجت نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ مجیب مرحوم نے جو لکھا

ہے کہ تین طلاق مجلس واحد کی محدثین کے نزدیک ایک کے حکم میں ہیں یہ مسلک صحابہ

تابعین و تبع تابعین وغیرہ ائمہ محدثین متقدمین کا نہیں ہے یہ مسلک سات سو سال کے بعد

کے محدثین (منکرین فقہ، غیر مقلد اہل حدیث یعنی نقلی اہل حدیث: ناقل) کا ہے جو شیخ

الاسلام ابن تیمیہ کے فتویٰ کے پابند اور ان کے معتقد ہیں یہ فتویٰ شیخ الاسلام نے ساتویں

صدی ہجری کے اخیر یا اوائل آٹھویں میں دیا تھا تو اس وقت کے علماء اسلام نے ان کی سخت

مخالفت کی تھی (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۹)

ہاں تو جب کہ متاخرین علماء اہل حدیث عموماً شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے

شاگرد ابن قیم کے معتقد ہیں اس لئے وہ بے شک اس مسئلہ میں شیخ الاسلام سے متفق ہیں اور

وہ اسی کو محدثین کا مسلک بتاتے ہیں اور مشہور کر دیا گیا ہے کہ یہ مذہب محدثین کا ہے اور اس

کے خلاف مذہب حنفیہ کا ہے اس لیے ہمارے اصحاب فوراً اس کو تسلیم کر لیتے ہیں اور اس کے

خلاف کو رد کر دیتے ہیں حالانکہ یہ فتویٰ یا مذہب آٹھویں صدی ہجری میں وجود میں آیا ہے اور ائمہ اربعہ کی تقلید چوتھی صدی ہجری میں رائج ہوئی اس کی مثال ایسی ہے جیسے بریلوی لوگوں نے قبضہ غاصبانہ کر کے اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت مشہور کر رکھا ہے اور وہ لوگ خارج یا جیسے مولوی مودودی کی جماعت نے اپنے آپ کو جماعت اسلامی مشہور کر دیا ہے باوجودیکہ ان کا اسلام بھی خود ساختہ ہے جو چودھویں صدی ہجری میں بنایا گیا

(فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۳۰)

(۳۷)..... حجاز، عراق، شام، مشرق و مغرب کے محدثین کا مسلک

..... وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ خِلَافَ مَا رَوَى طَاوُسٌ فِي طَلَاقِ الثَّلَاثِ أَنَّهَا لَا زِمَةٌ فِي الْمَدْخُولِ بِهَا وَغَيْرِ الْمَدْخُولِ بِهَا أَنَّهَا ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَعَلَى هَذَا جَمَاعَةُ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَهَاءِ بِالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ وَهُمْ الْجَمَاعَةُ وَالْحُجَّةُ وَأَنَّمَا يَخَالَفُ فِي ذَلِكَ أَهْلُ الْبِدْعِ الْخَشْيَةِ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْمُعْتَرِلَةِ وَالْخَوَارِجِ عَصَمَنَا اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ (التمہید لابن عبد البر ج ۲۳ ص ۳۷۸)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کی جماعت نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو مذہب نقل کیا ہے وہ طاووس کے خلاف ہے وہ یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں لازم ہو جاتی ہیں خواہ عورت کے ساتھ صحبت ہو چکی ہو یا صحبت نہ ہوئی ہو اور وہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے حجاز، عراق، شام اور مشرق و مغرب کے تمام علماء، فقہاء اور محدثین کا مذہب یہی ہے اور یہ جماعت ہے اور حجت ہے (اور حدیث میں جماعت کے ساتھ لازم رہنے کا حکم ہے اور جماعت سے جدا ہونے پر نارِ جہنم کی وعید ہے) صرف اور صرف ان کی مخالفت اہل بدعتِ خشبیہ (فرقہ رافضیہ) معتزلہ اور خوارج نے کی ہے اللہ ہمیں اپنی رحمت سے اس برے مذہب سے محفوظ رکھے۔

فیصلہ اصحاب طواہر

..... علامہ ابن حزم رحمہ اللہ المتوفی 456ھ کا مذہب

فَإِنْ طَلَّقَهَا فِي طَهْرٍ لَمْ يَطْأَهَا فِيهِ فَهُوَ طَلَاقٌ سُنَّةٌ لَا زِمَ كَيْفَمَا أَوْقَعَهُ إِنْ شَاءَ طَلِّقًا وَاحِدَةً وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَتَيْنِ مَجْمُوعَتَيْنِ وَإِنْ شَاءَ ثَلَاثًا مَجْمُوعَةً (الحلی لابن حزم ج ۹ ص ۶۴۳)

اگر بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دی جس میں اس کے ساتھ وطی نہیں کی تو یہ شرعی طلاق ہے اور وہ لازم ہو جاتی ہے جیسے بھی واقع کرے خواہ ایک طلاق دے یا دو یا تین اکٹھی طلاقیں دے۔

ابن حزم ایک اور جگہ لکھتے ہیں

وَمَنْ قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ وَتَوَلَّى اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَهُوَ كَمَا تَوَلَّى سَوَاءٌ قَالَ ذَلِكَ وَتَوَلَّى فِي مَوْطُوءَةٍ أَوْ فِي غَيْرِ مَوْطُوءَةٍ (الحلی لابن حزم ج ۹ ص ۴۰۵)

جس نے اپنی بیوی کو کہا تجھے طلاق ہے اور اس نے دو یا تین طلاقیں کی نیت کی تو نیت کے مطابق طلاق واقع ہوگی خواہ یہ قول اور اس سے دو یا تین طلاقیں کی نیت مدخولہ بیوی کے بارے میں ہو یا غیر مدخولہ بیوی کے بارے میں ہو دونوں کا حکم ایک ہے۔

..... داود ظاہری رحمہ اللہ کا مسلک

قَالَ أَبُو عَمَرَ إِذْ عَلِيَ دَاوُدُ الْإِجْمَاعَ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ وَقَالَ لَيْسَ الْحَاجُّ بِنُارِطٍ وَمَنْ قَالَ بِقَوْلِهِ مِنَ الرَّافِضَةِ مِمَّنْ يُعْتَرِضُ بِهِ عَلَى الْإِجْمَاعِ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ (الاستدکار ج ۶ ص ۸)

ابو عمر ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ داود ظاہری نے اس مسئلہ (یعنی اکٹھی تین

طلاق کے تین ہونے) میں اجماع کا دعویٰ کیا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن ارطاة اور روافض کے قول (اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق ہے) کیوجہ سے اجماع پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ لوگ اہل فقہ (ماہرین شریعت) میں سے نہیں ہیں

فیصلہ علماء نجد

..... فیصلہ محمد بن عبد الوہاب

سُئِلَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ طَلَاقِ الثَّلَاثِ؟ فَأَجَابَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِي ذَكَرْتَهَا مَرْوِيَّةً عَنِ الصَّحَابَةِ فِي مُسْلِمٍ وَيُكْفَى فِي ذَلِكَ مَا وَرَدَ فِيهَا عَنِ الْمُحَدَّثِ الْمُتْلِهِمُ الَّذِي أَمَرْنَا بِاتِّبَاعِ سُنَّتِهِ ثَانِي الْخُلَفَاءِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (الدرر السنية في الكتب النجدية ج ۸ ص ۲۸۱)

شیخ محمد بن عبد الوہاب سے اکٹھی تین طلاقیں کے متعلق پوچھا گیا شیخ نے جواب دیا کہ جس مسئلہ کا آپ نے ذکر کیا ہے یہ صحابہ کرام سے مسلم میں نقل کیا گیا ہے اور اس کی تحقیق میں وہ فیصلہ کافی ہے جو اس مسئلہ کے بارہ میں اس شخصیت سے صادر ہوا ہے جس کی زبان پر حق جاری کیا جاتا ہے اور دل میں حق کا الہام کیا جاتا ہے اور جن کی سنت پر چلنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے یعنی خلفاء راشدین میں سے دوسرے خلیفہ راشد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔

وَأَجَابَ أَيضًا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَأَمَّا طَلَاقُ الثَّلَاثِ بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَالَّذِي نَفَيْتُ بِهِ أَنَّهُ يَصِيرُ ثَلَاثَ طَلَقَاتٍ كَمَا أَلَزَمَ عُمَرُ وَتَابَعَهُ الصَّحَابَةُ عَلَى ذَلِكَ (الدرر السنية في الكتب النجدية ج ۸ ص ۲۸۳)

نیز شیخ محمد بن عبد الوہاب نے یہ جواب دیا بہر کیف تین طلاقیں بیک کلمہ کے بارے میں ہمارا فتویٰ یہ ہے کہ اس سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اکٹھی تین طلاقیں لازم کیں اور سب صحابہ کرامؓ نے اس میں ان کی تابعداری کی۔

..... فیصلہ شیخ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب

عِنْدَنَا أَنَّ الْإِمَامَ ابْنَ الْقَيْمِ وَشَيْخَهُ إِمَامًا حَقِّيًّا مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَكُتِبَهُمْ عِنْدَنَا مِنْ أَعَزِّ الْكُتُبِ إِلَّا أَنَا غَيْرُ مُقْلِدِينَ لَهُمْ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ فَإِنَّ كُلَّ أَحَدٍ يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ وَيُتْرَكُ إِلَّا نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَمَعْلُومٌ مُخَالَفَتُنَا لَهُمَا فِي عِدَّةِ مَسَائِلٍ مِنْهَا طَلَاقُ الثَّلَاثِ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ مِنْ مَجْلِسٍ فَإِنَّا نَقُولُ بِهِ تَبَعًا لِلْإِمَامَةِ الْأَرْبَعَةِ (حقیقہ دعوتہ الامام محمد بن عبد الوہاب السلفیہ ص ۱۰۲، الدرر السنية فی الاجوبۃ النجدیۃ ج ۸ ص ۲۴۰)

ہمارے نزدیک امام ابن قیم رضی اللہ عنہ اور ان کے شیخ (ابن تیمیہ) امام برحق ہیں اور اہل السنۃ سے ہیں اور ان کی کتابیں ہمارے نزدیک قیمتی کتب میں سے ہیں لیکن ہم (علماء نجد) ہر مسئلہ میں ان کے مقلد نہیں ہیں کیونکہ ہر ایک کے کچھ اقوال لیے جاتے ہیں اور کچھ چھوڑے جاتے ہیں مگر ہمارے نبی محمد ﷺ کی ہر بات لی جاتی ہے اور متعدد مسائل میں ابن قیم اور ابن تیمیہ کے ساتھ ہماری مخالفت معلوم ہے ان مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ تین طلاق بیک کلمہ ایک مجلس میں کیونکہ ہم ائمہ اربعہ کی اتباع میں اس چیز کے قائل ہیں کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

شیخ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں۔

وَأَمَّا قَوْلُكُمْ أَنَّهُ يُحْكِي لَنَا أَنَّكُمْ أَحْلَلْتُمُ الْمَرْأَةَ بَعْدَ طَلَاقِ الثَّلَاثِ فَنَقُولُ هَذَا كَذِبٌ وَزُورٌ وَبُهْتَانٌ عَلَيْنَا بَلْ نَقُولُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا زَوْجَهَا ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (الدرر السنية في الاجوبۃ النجدیۃ ج ۸ ص ۲۴۰)

بہر کیف تمہارا ہم پر یہ الزام جو ہمارے سامنے نقل کیا جاتا ہے کہ تم نے تین طلاقیں کے بعد بیوی کو اس کے شوہر کیلئے (بغیر حلالہ کے) حلال کیا ہے پس ہم کہتے ہیں

یہ خالص جھوٹ ہے اور ہم پر بہتان ہے اس مسئلہ میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ جب عورت کو اس کے خاوند نے اکٹھی تین طلاقیں دیدیں تو وہ اس کیلئے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

☆..... فیصلہ شیخ محمد بن ناصر

سُئِلَ الشَّيْخُ حَمْدُ بْنُ نَاصِرٍ عَمَّنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ ؟

فَاجَابَ إِنْ كَانَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَحِلَّ لَهُ إِلَّا بَعْدَ الزَّوْجِ الثَّانِي بَعْدَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَلَا تَحِلَّ لِلأَوَّلِ قَبْلَ جَمَاعِ الزَّوْجِ الثَّانِي وَأَمَّا إِنْ كَانَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ فَإِنَّهَا تَبِينُ بِالْأَوَّلَى وَلَا يَلْحَقُهَا بَقِيَّةُ الطَّلَاقِ (الدرر السنيہ فی الکتب النجدیہ ج ۸ ص ۱۸۰)

شیخ محمد بن ناصر سے سوال کیا گیا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے تین طلاقیں دیدے اس کا حکم کیا ہے؟ شیخ نے اس کا جواب یہ دیا کہ اگر اس نے تین طلاقیں ایک کلمہ کے ساتھ دی ہیں (جیسے تجھے تین طلاقیں ہیں) تو وہ بیوی اس پر حرام ہوگی اور وہ اس شوہر کیلئے تب حلال ہوگی جب دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح ہو اور وہ اس کے ساتھ جماع کرے اور دوسرے خاوند کے جماع کرنے کے بغیر محض نکاح کرنے سے وہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال نہ ہوگی اور اگر اس نے تین طلاقیں جدا جدا دی ہیں (جیسے وہ کہے تجھے طلاق، تجھے طلاق، تجھے طلاق) تو وہ پہلی طلاق کے ساتھ جدا ہو جائیگی اور باقی دو طلاقیں واقع نہ ہوں گی۔

سُئِلَ حَمْدُ بْنُ نَاصِرٍ عَمَّنْ طَلَّقَ زَوْجَتَهُ وَاخْتَلَّ عَقْلُهُ؟ فَاجَابَ إِنْ كَانَ حَالُ الطَّلَاقِ نَابِتَ الْعَقْلِ وَطَلَّقَ مُخْتَارًا فَالطَّلَاقُ وَاقِعٌ فَإِنْ كَانَتْ آخِرُ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ لَمْ تَحِلَّ لَهُ إِلَّا بَعْدَ زَوْجٍ وَاصَابَةٍ وَلَوْ اخْتَلَّ عَقْلُهُ بَعْدَ

ذَلِكَ وَلَوْ آلَ بِهِ الْأَمْرُ إِلَى الْجُنُونِ وَإِنْ كَانَ الطَّلَاقُ الَّذِي وَقَعَ بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ جَمَعَ فِيهَا الطَّلَاقَ ثَلَاثًا فَكَذَلِكَ عِنْدَ الْأَثَمَةِ الْأَرْبَعَةِ وَهُوَ الَّذِي يُقْتَى بِهِ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الشَّيْخِ تَقِيٍّ الدِّينِ وَابْنِ الْقَيْمِ أَنَّ طَلَاقَ الثَّلَاثِ بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ تُحْسَبُ طَلَقَةً وَاحِدَةً وَحِينَئِذٍ فَلَهُ رَجْعُهَا وَالْعَمَلُ عَلَى كَلَامِ الْجُمْهُورِ

(الدرر السنيہ فی الکتب النجدیہ ج ۸ ص ۲۷۴)

محمد بن ناصر سے پوچھا گیا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کی عقل میں خرابی ہو تو اس کا کیا حکم ہے شیخ نے جواب دیا کہ اگر طلاق کے وقت اس کی عقل ٹھیک تھی اور طلاق اپنے اختیار سے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی پس اگر اس نے اکٹھی تین طلاقیں دیں تو یہ عورت پہلے خاوند کیلئے تب حلال ہوگی جب دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح کرے اور دوسرا خاوند اس سے جماع کرے اور اگر اس کے بعد اس کی عقل میں جنون کی حد تک فساد آجائے تو حکم تبدیل نہیں ہوگا اور اگر اس نے تین طلاقیں ایک کلمہ کے ساتھ دیں تو ائمہ اربعہ کے نزدیک یہی حکم ہے (یعنی تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی) اور ہمارے نزدیک فتویٰ اسی قول پر ہے اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ اور ابن قیم کے نزدیک تین طلاقیں بیک کلمہ ایک طلاق شمار ہوتی ہے اس کے مطابق اس آدمی کیلئے رجوع کرنا جائز ہے لیکن ہمارا عمل جمہور کے قول پر ہے۔

☆..... فیصلہ شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الباطین

قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ بَطِينٍ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ ثَلَاثًا فَإِنَّهَا تَقَعُ الثَّلَاثُ وَلَوْ كَانَ عَلَى عَوَضٍ

(الدرر السنيہ فی الکتب النجدیہ ج ۸ ص ۲۶۶)

شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الباطین نے کہا ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو وہ واقع ہو جاتی ہیں اگرچہ وہ تین طلاقیں عوض لے کر دے۔

..... فیصلہ شیخ صالح الفوزان

الَّذِي عَلَيْهِ الْجُمُهورُ وَهُوَ الصَّحِيحُ أَنَّ الثَّلَاثَ تَقَعُ وَلَوْ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ
(مجموعہ فتاویٰ الشیخ صالح بن الفوزان ج ۲ ص ۶۶۷)

وہ مذہب جس پر جمہور ہیں اور صحیح بھی یہی ہے، یہ ہے کہ تین طلاقیں اگرچہ ایک لفظ کے ساتھ ہوں واقع ہو جاتی ہیں۔

..... فیصلہ شیخ عبدالرحمن بن حسن

قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَنِ وَأَمَّا طَلَاقُ الثَّلَاثِ فَإِنَّهُ يَقَعُ عِنْدَ الْجُمُهورِ مُفْرَقًا أَوْ مَجْمُوعًا وَهُوَ الَّذِي عَلَيْهِ الْعَمَلُ سَلَفًا وَخَلْفًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَمَنْ بَعْدَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَهُوَ الْأَصَحُّ فِي مَذَاهِبِهِمْ عِنْدَ أَصْحَابِهِمْ (الدرر السنية في الكتب النجدية ج ۸ ص ۲۹۳)

شیخ عبدالرحمن بن حسن فرماتے ہیں تین طلاقیں جدا جدا ہوں یا اکٹھی جمہور کے نزدیک واقع ہو جاتی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے بعد کے خلفاء کے وقت سے سلف و خلف کا عمل اسی پر ہے اور ائمہ اربعہ کا مذہب بھی یہی ہے اور ائمہ اربعہ کے متبعین علماء کے نزدیک صحیح مذہب یہی ہے

..... فیصلہ شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز العتقی

قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَتَقِيُّ الَّذِي طَلَّقَ زَوْجَتَهُ ثَلَاثًا بِلَفْظَةٍ وَاحِدَةٍ قَوْلُ الْجُمُهورِ أَنَّهَا تَقَعُ ثَلَاثًا وَتَمُضِي عَلَيْهِ وَهَذَا هُوَ الْمُفْتَى بِهِ عِنْدَ مَسَائِدِ خَنَاوَلَا يَنْبَغِي الْعُدُولُ عَنْهُ (الدرر السنية في الكتب النجدية ج ۸ ص ۲۹۴)

شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز العتقی فرماتے ہیں کہ جو آدمی اپنی بیوی کو ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دیدے تو جمہور کے نزدیک تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں ہمارے مشائخ کا فتویٰ اسی پر ہے اور اس سے انحراف مناسب نہیں۔

..... فیصلہ شیخ ومبہ الرحیلی

اتَّفَقَ فَهَاءُ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَالظَّاهِرِيَّةُ عَلَى أَنَّهُ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِغَيْرِ الْمَذْخُولِ بِهَا أَنْتَ طَالِقٌ ثَلَاثًا وَقَعَ الثَّلَاثُ

(الفقه الاسلامي وادلته ج ۹ ص ۳۶۹)

مذہب اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے فقہاء اور ظاہریہ کا مذہب یہ ہے کہ جب آدمی اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں (بیک کلمہ) دے تو تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

سعودی علماء کرام کی سپریم کونسل کا فیصلہ

حکومت سعودیہ نے اپنے ایک شاہی فرمان کے ذریعے حرمین شریفین اور ملک کے دوسرے نامور ترین علماء کرام پر مشتمل ایک تحقیقاتی مجلس قائم کر رکھی ہے جس کا فیصلہ تمام ملکی عدالتوں میں نافذ ہے بلکہ خود بادشاہ بھی اس کا پابند ہے اس مجلس میں طلاق خلاشہ کا مسئلہ پیش ہوا مجلس نے اس مسئلہ سے متعلق قرآن و حدیث کی نصوص کے علاوہ تفسیر و حدیث کی ۴۷ کتابیں کھنگالنے اور سیر حاصل بحث کے بعد صاف اور واضح الفاظ میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ ایک مجلس میں ایک لفظ سے دی گئی تین طلاقیں بھی تین ہی ہیں یہ بحث ربیع الثانی سن ۱۳۹۳ھ میں ہوئی تھی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا اس مجلس میں جو اکابر علماء موجود تھے ان کے نام یہ ہیں

(۱) الشیخ عبدالعزیز بن باز (۲) الشیخ عبداللہ بن حمید

(۳) الشیخ محمد الامین الشنقیطی (۴) الشیخ سلیمان بن عبید

(۵) الشیخ عبداللہ الخياط (۶) الشیخ محمد الحرکان

(۷) الشیخ ابراہیم بن محمد آل الشیخ (۸) الشیخ عبدالرزاق عقیفی

(۹) الشیخ عبدالعزیز بن صالح (۱۰) الشیخ صالح بن غصوان

- (۱۱) الشیخ محمد بن جبر (۲) الشیخ عبد المجید حسن
(۱۳) الشیخ راشد بن حنین (۱۴) الشیخ صالح بن الحمید ان
(۱۵) الشیخ محصار عقیل (۱۶) الشیخ عبد اللہ بن غدیان
(۱۷) الشیخ عبد اللہ بن سلیمان بن منیع

و دیگر علماء کرام اس میں شریک تھے

ان حضرات نے قرآن وحدیث اور اجماع امت کی روشنی میں اپنے اکثریتی فیصلے میں یہ قرار دیا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہی واقع ہوتی ہیں قرآن کریم کی تین آیات تقریباً ساٹھ احادیث مرفوعہ وموقوفہ اور اتفاق جمہور سلف صالحین کی تیس تصریحات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مدخول بہا پر ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہی واقع ہوتی ہیں سلف صالحین میں کوئی بھی قابل اقتداء ایسی شخصیت نہیں ہے جو اس کے خلاف کی قائل ہو (مجلۃ

الجموۃ الاسلامیہ ص ۴۲ ملحقہ خیر الفتاوی ج ۱۵ از ص ۴۳۹ تا ص ۶۶۰)

سعودی علماء کرام کی سپریم کونسل نے بحث ومباحثہ کے بعد جو فیصلہ کیا وہ یہ تھا

وَبَعْدَ دِرَاسَةِ الْمَسْئَلَةِ وَقَدْ أَوَّلَ الرَّأْيِ وَاسْتِعْرَاضِ الْأَقْوَالِ الَّتِي قِيلَتْ فِيهَا وَمُنَاقَشَةِ مَا عَلَى كُلِّ مِنْ إِبْرَادٍ تَوَصَّلَ الْمَجْلِسُ بِأَكْثَرِيَّتِهِ إِلَى اخْتِيَارِ الْقَوْلِ بِوُقُوعِ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ ثَلَاثًا

(مجلۃ الجموۃ الاسلامیہ ج ۳ ص ۱۶۵)

مجلس میں مسئلہ کی خواندگی اور باہمی تبادلہ خیال اور اس مسئلہ کے بارے میں جو اقوال ہیں ان کو پیش کر کے ان پر مناقشہ وتحقیق کے بعد مجلس کی اکثریت نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ تین طلاقیں بیک کلمہ تین ہی ہوتی ہیں۔

ہمارا سوال

اکٹھی تین طلاقوں کے تین ہونے پر ہمیشہ امت کا اجماع رہا ہے اس اجماع امت پر ہم نے پہلی صدی سے پندرھویں صدی تک تہتر حوالے محدثین اور فقہاء سے نقل کیے ہیں جن میں اجماع امت کی صراحت ہے اور مذاہب اربعہ (فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی، فقہ حنبلی) کے تقریباً یک صد حوالے نقل کیے ہیں جن میں صراحت ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں تین ہوتی ہیں اور مذاہب اربعہ کا کسی مسئلہ پر متفق ہونا اجماع امت شمار ہوتا ہے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ منکرین فقہ اکٹھی تین طلاقوں کے ایک ہونے پر اجماع امت کے صرف پچیس صریح حوالہ جات معتبر محدثین وفقہاء سے پیش فرمائیں۔



شاذ اقوال کا فتنہ

اہل باطل جہاں اپنے باطل نظریات کی بنیاد کتاب و سنت اور بعض معتبر ہستیوں کے اقوال میں تحریف پر رکھتے ہیں وہاں وہ ماضی کی بعض عجوبہ روزگار شخصیتوں کے بے وقعت اور غیر معتبر شاذ اقوال کا سہارا بھی لیتے ہیں حالانکہ نماز میں شاذ قراءت کی تلاوت جائز نہیں شاذ حدیث کو کسی مسئلہ میں دلیل بنانا جائز نہیں تو بعض شخصیات کے شاذ اقوال مذہب کی بنیاد کیسے بن سکتے ہیں لہذا غیر مقلدین کو چاہیے کہ وہ قرآن و حدیث، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین و تبع تابعین، اجماع صحابہ و اجماع امت سے ثابت مسئلہ کو تسلیم کر کے اس پر چلیں اور اگر شاذ اقوال کو لے کر اس کو مذہب کی بنیاد بنانا شروع کر دیا جائے تو دین کے بہت سے اجماعی مسائل شاذ اقوال کی نظر ہو جائیں گے اور اسلام شاذ اقوال کا مجموعہ بن کر رہ جائے گا اور دین کے بے شمار اجماعی اور متفق علیہ مسائل متروک ہو جائیں گے کتنے ہی ایسے اجماعی مسائل ہیں جن میں معتبر یا غیر معتبر کسی نہ کسی آدمی کا سچا یا جھوٹا قول مل ہی جاتا ہے جس سے اجماع میں فرق نہیں آتا بلکہ خلاف اجماع ہونے کی وجہ سے وہ قول باطل شمار ہوتا ہے۔ اسی طرح شاذ قول پر کسی مفتی کا فتویٰ بھی شاذ قول کا حکم رکھتا ہے اس لیے شاذ فتویٰ پر عمل کرنا اور اس کو اپنے مذہب و عمل کی بنیاد بنانا جائز نہیں۔

قادیانیوں نے بھی اکٹھی تین طلاق کے ایک ہونے پر بعض شاذ حدیثوں اور شاذ اقوال کا سہارا لیا ہے مگر مکررین فقہ کو چاہیے کہ وہ اللہ رسول خلفاء راشدین صحابہ تابعین و تبع تابعین اجماع صحابہ اور اجماع امت کی پیروی کریں اور اس کے مقابلہ میں قادیانیوں کی طرح شاذ حدیثوں اور شاذ اقوال کو اپنا مذہب بنا کر جہنم کا ایندھن بننے سے بچیں۔

تین طلاق کا ایک ہونا شاذ، مردود اور اہل بدعت کا قول ہے

اکٹھی تین طلاق کے تین ہونے پر قرآن سے پانچ دلیلیں، 16 احادیث مرفوعہ، 19 آثار خلفاء راشدین، 57 آثار صحابہ، 75 آثار تابعین و تبع تابعین، اجماع صحابہ کے 12 حوالے، اجماع امت کے 73 حوالے اور فقہاء مذاہب اربعہ و محدثین کے 128 حوالے ہم نے ماقبل میں ذکر کیے ہیں لہذا اکٹھی تین طلاق کے ایک ہونے کا قول مذکورہ تمام امور کے خلاف ہونے کی وجہ سے غیر معتبر، غلط، مردود، باطل، شاذ اور بدعی قول ہے جو جہالت، قلت علم، خواہش نفس پر مبنی ہے اس لیے یہ قابل قبول نہیں۔ اس کی مؤیدات درج ذیل فقہاء، محدثین اور مفسرین کے اقوال سے ملاحظہ کیجئے

شمار	نام محدث و فقیہ	التوفی	تین طلاق کے ایک ہونے کے قول اور قائل کا حکم	صفحہ کتاب ہذا
1	ابن شہاب زہری	125ھ	لائیق تعزیر	449
2	ابوبکر رازی حنفی	370ھ	غیر معتبر	463
3	ابن بطل مالکی	449ھ	غیر معتبر، شاذ، اہل بدعت	191
4	ابن عبدالبر مالکی	463ھ	غیر معتبر، شاذ، اہل بدعت، معتزلہ، خوارج، روافض، خلاف اجماع	191 تا 193
5	ابوالولید باجی مالکی	474ھ	اہل بدعت، مخالف اجماع	194-195
6	فقیہ ابوالبراہیم مالکی		اہل بدعت، غیر معتبر	452
7	علامہ سرخسی حنفی	483ھ	غیر معتبر	425

شاذ اقوال کا فتنہ	266	حرام کاری سے بچتے
465	ضعیف الماخذ، غیر معتبر	22 منصور بن یونس حنبلی 1051ھ
429	غیر معتبر، گمراہ، شیعہ غیر طاہر القلب	23 علامہ رملی حنفی 1081ھ
219	اہل بدعت، ضال، مضل	24 احمد صاوی مالکی 1241ھ
219	اہل بدعت، ضال، مضل	25 محمد دسوقی مالکی 1230ھ
221	مخالف اجماع	26 طحاوی حنفی 1231ھ
221	خلاف اجماع، شاذ	27 ابوالحسن تسولی مالکی 1258ھ
222	اہل بدعت	28 الرجراجی المالکی
223	غیر معتبر	29 عبدالحی لکھنوی حنفی 1304ھ
224	شاذ، غیر معتبر	30 جزیری حنبلی 1360ھ
225	شاذ، اہل بدعت	31 شیخ بخیت حنفی
227	مخالف اہل السنّت، مبتدع، مردود، امامیہ	32 مفتی کفایت اللہ
231	شاذ و مردود	33 مفتی عبدالستار مفتی انور صاحب
435	قابل قبول نہیں، خلاف اجماع	34 مفتی عاشق الہی
436	غلط، قابل قبول نہیں، خلاف اجماع،	35 مفتی تقی عثمانی

ہمارا سوال

کوئی ایک حوالہ پیش کریں کہ پوری امت کے علماء میں سے کسی زمانہ میں کسی عالم نے کہا ہو کہ اکٹھی تین طلاؤں کا تین ہونا شاذ قول ہے اور اس کے قائلین اہل بدعت اور مبتدعہ ہیں

شاذ اقوال کا فتنہ	265	حرام کاری سے بچتے
196 197	غیر معتبر، جاہل، قلیل العلم، ضعیف الدین، مخالف اجماع، شاذ، اہل بدعت، قابل تعزیر، مردود الشہادۃ	8 ابن رشد مالکی 520ھ
457، 198 تا 203	لائق ذبح، شاذ، گمراہ، علمی یتیم، رافضی شیعہ، گمراہ، اہل بدعت	9 ابن العربی مالکی 543ھ
204	غیر معتبر، خارجی، رافضی	10 قاضی عیاض مالکی 544ھ
204	غیر معتبر	11 ابوالمظفر حنبلی 560ھ
205	شیعہ	12 کاسانی حنفی 587ھ
205 341	شاذ، گمراہ، مفتری علی اللہ، مفتری علی الرسول، جاہل، دھوکہ باز، سیدھے راستہ سے ہٹا ہوا	13 قرطبی مالکی 671ھ
208	شاذ	14 ابن رجب حنبلی 795ھ
181	مخالف اجماع، غیر معتبر	15 ابن حجر 852ھ
210	شاذ، غیر معتبر، اہل بدعت، مخالف سنت	16 حافظ عینی حنفی 855ھ
211	غیر معتبر	17 علامہ ابن ہمام حنفی 861ھ
357	گمراہ	18 علامہ کورانی 893ھ
213	شاذ	19 احمد بن یحیی مالکی 914ھ
215	غیر معتبر، خلاف اجماع	20 ابن نجیم حنفی 970ھ
216	غیر معتبر	21 ملا علی قاری حنفی 1014ھ

تین طلاق کا ایک ہونا کن کا مذہب ہے؟

موجودہ فرق باطلہ میں سے تین طلاق کا ایک ہونا تین باطل فرقوں کا عقیدہ ہے
(۱) رافضی فرقہ (۲) قادیانی فرقہ (۳) فرقہ غیر مقلدین،

اصل یہ مذہب رافضیوں کا تھا ان کا خیال یہ تھا کہ متعہ کو حرام قرار دینا اور تین طلاق کو تین قرار دینا یہ دونوں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ذاتی فیصلے ہیں اس لیے انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ضد و عدوات کی وجہ سے ان کو ماننے سے انکار کر دیا اور متعہ کے جواز بلکہ متعہ کے عبادت ہونے کا اور تین طلاق کے ایک طلاق رجعی ہونے کا عقیدہ اختیار کر لیا پھر ان کے بعد قادیانیوں نے رافضیوں سے یہ عقیدہ لے لیا اور رافضیوں اور قادیانیوں کی طرح ان کے ہم ذوق فرقہ غیر مقلدین نے دونوں فرقوں کے اس مشترکہ عقیدہ کو اختیار کر کے تین طلاقوں کے ایک ہونے کی طرح یہ تینوں فرقے بھی اس مسئلہ میں ایک ہو گئے غیر مقلدین کا اس مسئلہ میں عقیدہ مذہب سب کو معلوم ہے اور ان کے مذہب کے چند حوالہ جات گذر چکے ہیں البتہ رافضیوں اور قادیانیوں کا مذہب باحوالہ کتب ملاحظہ کیجئے۔

رافضی مذہب، اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق

(۱)..... شیخ طوسی شرعی اور غیر شرعی طریقہ طلاق کی وضاحت تحریر کرنے کے بعد لکھتے ہیں
فَالْمُحَرَّمُ عِنْدَنَا غَيْرُ وَاَقِيعُ وَعِنْدَ الْمُخَالِفِ يَقَعُ وَالطَّلَاقُ الثَّلَاثُ
بِلَفْظَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ فِی طَهْرٍ وَاحِدٍ مُتَّفَقًا لَا يَقَعُ عِنْدَنَا إِلَّا وَاحِدَةً وَعِنْدَهُمْ يَقَعُ
الْجَمِيعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ بَدْعٌ وَقَالَ آخَرُونَ لَيْسَ بِبَدْعٍ
(المبسوط ج ۵ ص ۴۲ مؤلفہ شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ)

ہمارے (یعنی روافض کے) نزدیک حرام طریقہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور

ہمارے مخالف (اہل السنّت والجماعت) کے نزدیک طلاق واقع ہو جاتی ہے پس ہمارے (یعنی روافض) نزدیک تین طلاقیں ایک لفظ کے ساتھ ہوں یا ایک طہر میں متفرق تین طلاقیں ہوں تو اس کے ساتھ صرف ایک طلاق واقع ہوتی ہے۔ اور اہل السنّت کے نزدیک تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں پھر ان میں سے بعض (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد) کے نزدیک یہ طریقہ طلاق غیر شرعی ہے اور بعض (امام شافعی، امام بخاری وغیرہ) کے نزدیک یہ طریقہ طلاق غیر شرعی نہیں ہے۔

(۲)..... ابو القاسم الخوئی طلاق کی مختلف صورتیں لکھتے ہوئے اکٹھی تین طلاقوں کا مسئلہ لکھ کر آگے ان سب صورتوں کا حکم لکھتے ہیں کہ باقی صورتوں میں طلاق باطل ہے لیکن اکٹھی تین طلاقوں کی صورت میں ایک طلاق واقع ہوگی چنانچہ لکھتے ہیں وَطَّلَاقُ الثَّلَاثِ امَّا مُرْسَلًا بِأَنْ يَقُولَ هِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا وَامَّا وَلَاءُ بِأَنْ يَقُولَ هِيَ طَالِقٌ هِيَ طَالِقٌ هِيَ طَالِقٌ وَالْكُلُّ بَاطِلٌ عَدَا طَّلَاقِ الثَّلَاثِ فَإِنَّ فِيهِ تَصَحُّ وَاحِدَةً وَيَبْطُلُ الزَّائِدُ
(منہاج الصالحین ج ۲ ص ۲۸۷ فتاویٰ ابی القاسم الموسوی الخوئی)

تین طلاقیں اکٹھی چھوڑ دے مثلاً یوں کہے کہ اس کو تین طلاقیں ہیں یا لگا تار طلاق کے تین لفظ کہے مثلاً اس کو طلاق ہے، اس کو طلاق ہے، اس کو طلاق ہے تو باقی صورتوں میں طلاق باطل ہے لیکن اکٹھی تین طلاقیں کی صورت میں ایک طلاق صحیح ہوگی اس سے زائد طلاقیں باطل ہیں۔

(۳)..... علامہ حسن بن یوسف بن علی بن المطہر الحلّی المتوفی ۷۲۶ھ نے اپنی شرح میں طلاق کی دو قسمیں لکھی ہیں طلاق بدعت اور طلاق سنت پھر طلاق بدعت کی تین قسمیں لکھیں
(۱) حائضہ غیر حاملہ عورت کو حالت حیض میں یا حالت نفاس میں طلاق دینا (۲) جس عورت کو حیض نہیں آتا اس کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد تین ماہ گزرنے سے پہلے طلاق دینا

(۳)..... اکٹھی تین طلاقیں دینا۔ یہ لکھ کر ان تینوں کا حکم یوں لکھتے ہیں وَالْكُلُّ مِنْ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ بَاطِلٌ لَا يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ إِلَّا فِي الثَّلَاثِ مُرْسَلًا فَإِنَّهُ يَقَعُ بِهِ طَلَاقٌ وَاحِدٌ یعنی طلاق کی یہ تینوں قسمیں باطل ہیں ان کے ساتھ طلاق واقع نہیں ہوتی لیکن اکٹھی تین طلاقیں کی صورت میں ایک طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

(شرح تبصرة المستعملین فی احکام الدین ج 2 ص 175)
(4)..... وَرَوَى جَمِيلُ بْنُ ذَرَّاجٍ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الَّذِي يُطْلَقُ فِي حَالِ طَهْرٍ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ ثَلَاثًا قَالَ هِيَ وَاحِدَةٌ (عوالی المناہی العزیز فی الاحادیث الدینیہ ج 3 ص 378 مؤلفہ شیخ المحقق محمد بن علی بن ابراہیم الاحصائی المعروف ابن ابی جمہور بحوالہ فروع کافی ج 6 کتاب الطلاق باب من طلق ثلاثا على طهر بشهود في مجلس او اكثر انها واحدة)

جمیل بن دراج سے صحیح روایت ہے جس کو وہ امام جعفر صادق اور امام باقر علیہما السلام میں سے ایک سے روایت کرتا ہے کہ میں نے امام سے پوچھا کہ جو آدمی حالت طہر میں بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیتا ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے امام نے کہا یہ تین طلاقیں ایک ہے۔

(5)..... وَلَوْ قَيَّدَ الْوَاحِدَةَ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ أَنْتِ طَالِقٌ بِالثَّلَاثِ لَعَتِ الثَّلَاثُ وَوَقَعَتْ وَاحِدَةٌ عِنْدَنَا وَتَقَعُ ثَلَاثَةٌ عِنْدَ الْقَوْمِ فَتَحْتَاجُ إِلَى مُحْلِلٍ (تحریر الجملہ مؤلفہ امام المسلمین آیت اللہ محمد الحسین آل کاشف الغطاء ج 5 ص 40)

اور اگر طلاق کو تین کی ساتھ مقید کر کے کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو ہمارے نزدیک تین طلاقیں لغو ہیں اور ایک طلاق واقع ہو جائے گی البتہ ایک قوم (اہل السنۃ والجماعت) کے نزدیک تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور پہلے خاوند کے ساتھ دوبارہ نکاح کیلئے وہ حلالہ کے محتاج ہو جاتے ہیں۔

(6)..... آیت اللہ الحاج سید احمد خوانساری نے اپنا مذہب لکھا کہ اکٹھی دو یا تین طلاقیں واقع نہیں ہوتیں اس پر اپنے اس مذہب پر بطور دلیل فروع کافی کے حوالے سے مختلف روایات نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وَيَدُلُّ عَلَيْهِ الْأَخْبَارُ مِنْهَا مَا رَوَاهُ فِي الْكَافِي عَنْ زُرَّارَةَ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ وَهِيَ طَاهِرَةٌ قَالَ هِيَ وَاحِدَةٌ وَفِي الصَّحِيحِ أَوْ الْحَسَنِ عَنْ أَحَدِهِمَا قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الَّذِي يُطْلَقُ فِي حَالِ طَهْرٍ فِي مَجْلِسٍ ثَلَاثًا قَالَ هِيَ وَاحِدَةٌ وَفِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ الْأَسَدِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلْبِيِّ وَعُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الطَّلَاقُ ثَلَاثًا فِي غَيْرِ عِدَّةٍ إِنْ كَانَتْ عَلَى طَهْرٍ فَوَاحِدَةٌ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ عَلَى طَهْرٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِلَى غَيْرِ مَا ذَكَرَ مِنَ الْأَخْبَارِ..... وَمَا رَوَاهُ الْكَلِينِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ شَهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثٍ قَالَ قُلْتُ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا فِي مَقْعَدٍ قَالَ تَرُدُّ إِلَى السَّنَةِ فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثَةٌ أَشْهُرٍ أَوْ ثَلَاثَةُ فُرُوجٍ فَقَدْ بَانَ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ وَالْأَخْبَارُ الْمُخَالَفَةُ لِلْأَخْبَارِ الْمَذْكُورَةِ مَحْمُولَةٌ عَلَى التَّقْيِيهِ وَالْمَعْرُوفِ وَقَوْلُ الْوَاحِدَةِ مَعَ تَكْرِيرِ الصِّيغَةِ ثَلَاثًا (جامع المدارك ج 4 ص 509)

اور مذکورہ بالا مذہب مختلف روایات سے ثابت ہے ان میں سے ایک صحیح روایت وہ ہے جو فروع کافی میں زرارہ سے نقل کی گئی ہے زرارہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام باقر علیہ السلام میں سے ایک سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ میں نے امام سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو اپنی بیوی کو بحالت طہر ایک مجلس میں تین طلاقیں دیتا ہے امام نے کہا کہ یہ تین طلاقیں ایک ہے اور صحیح یا حسن روایت ہے امام جعفر صادق اور امام باقر علیہما السلام میں سے

ایک سے راوی کہتا ہے کہ میں نے امام سے پوچھا کہ جو آدمی حالت طہر میں ایک مجلس میں تین طلاقیں دیتا ہے امام نے کہا کہ وہ تین طلاقیں ایک ہے۔ اور صحیح روایت ہے جس کو ابو بصیر اسدی محمد بن علی حلبی اور عمر بن حنظلہ سب ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے نقل کرتے ہیں کہ اکٹھی تین طلاقیں عدت میں رجوع کرنے اور جماع کرنے کے بغیر اگر طہر کی حالت میں ہوں تو ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر طہر میں نہ ہوں تو ایک بھی واقع نہیں ہوگی اور ایک صحیح روایت وہ ہے جس کو کلینی نے شہاب بن عبد ربہ سے نقل کیا ہے اور شہاب نے امام ابی عبد اللہ جعفر صادق سے نقل کیا ہے شہاب کہتا ہے میں نے کہا کہ ایک آدمی نے ایک مجلس میں عورت کو تین طلاقیں دی ہیں امام نے فرمایا کہ ان تین طلاقوں کو سنت (ایک طلاق) کی طرف لوٹایا جائے گا پھر جب تین مہینے یا تین حیض گزر جائیں تو وہ عورت اس شوہر سے ایک طلاق کے ساتھ جدا ہو جائے گی اور وہ روایات جو ان مذکورہ بالا روایات کے خلاف ہیں وہ تفتیہ پر محمول ہیں اور ہمارا معروف مذہب یہ ہے کہ تین اکٹھی طلاقوں سے ایک طلاق واقع ہوتی ہے۔

(7)..... محمد حسین آل کاشف الغطاء لکھتے ہیں۔

وَقَدْ اتَّفَقَتِ الْإِمَامِيَّةُ أَيُّضًا عَلَى أَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ وَاحِدَةٌ فَلَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ وَيَجُوزُ لَهُ مُرَاجَعَتُهَا وَلَا تَحْتَاجُ إِلَى مُحْلَلٍ..... وَقَدْ خَالَفَ فِي طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْأَكْثَرُ مِنْ عُلَمَاءِ السُّنَّةِ فَجَعَلُوا قَوْلَ الزَّوْجِ لَزَوْجَتِهِ أَنْتَ طَالِقٌ ثَلَاثًا يُوجِبُ تَحْرِيمَهَا وَلَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّا بِمُحْلَلٍ (اصل الشیخہ و اصولہا ص ۲۲۰)

امامیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک ہے پس اگر عورت کو اکٹھی تین طلاقیں دیں تو وہ مرد پر حرام نہیں ہوتی اور اس کیلئے رجوع کرنا جائز ہے اور حلالے کی ضرورت نہیں اور اس تین طلاق کے مسئلہ میں جمہور علماء اہل السنۃ نے امامیہ کی مخالفت کی ہے پس انھوں نے کہا ہے کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو کہے تجھے تین طلاقیں ہیں تو اس سے بیوی

اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے اور بغیر حلالہ کے پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہوتی۔ اس کے بعد شیخہ مصنف نے ابوالصہباء والی حدیث مسلم کو اپنی دلیل کے طور پر ذکر کیا ہے۔

قادیانی مذہب، اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق

قادیانیوں کی تدوین فقہ کمیٹی کے نوار اکین کی مدون کردہ کتاب فقہ احمدیہ کے ص نمبر 80 پر لکھا ہے!

(1) ”احمدیہ کے نزدیک اگر تین طلاقیں ایک دفعہ ہی دیدی جائیں تو ایک رجعی طلاق متصور ہوگی“ آگے دلیل کے طور پر قادیانیوں نے وہی دو حدیثیں لکھی ہیں جو غیر مقلدین اپنے فتویٰ میں لکھا کرتے ہیں۔ یعنی حدیث رکانہ اور حدیث ابی الصہباء جن کے راوی حضرت عبد اللہ بن عباسؓ ہیں۔

(2) ”حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اگر تین طلاق ایک ہی وقت میں دی گئی ہوں تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے کہ وہ عدت کے گزرنے کے بعد بھی اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے“ یہ لکھ کر آگے الطلاق مرتان والی دلیل لکھی ہے۔ جو غیر مقلدین پیش کیا کرتے ہیں۔

افاضات ملفوظات مرتبہ امت الشکور امجد بیگ ص ۱۴۵ پر لکھا ہے!

(3) ”حضرت اقدس آپ پر سلامتی ہونے فرمایا کہ..... اگر تین طلاق ایک ہی وقت میں دی گئی ہوں تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے کہ وہ عدت گزرنے کے بعد بھی اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ یہ طلاق ناجائز طلاق تھی“

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج ۲ ص ۳۳

(4) سوال: تین طلاق کے بعد پہلا خاوند نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

باب دوم: مغالطوں کے جوابات

غیر مقلدین کے فتویٰ و کتب میں دیے گئے مغالطوں کے جواب سے قبل حدیثوں کے صحت وضعف اور فہم حدیث کے متعلق چند مسئلہ اور متفقہ اصولوں کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے

اصل نمبر 1..... اگر کسی مسئلہ کے بارے میں مختلف قسم کی حدیثیں ہوں تو ان میں سے وہ حدیثیں صحیح اور قابل عمل ہوں گی جن کی کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ یا سنت خلفاء راشدین یا اجماع صحابہ یا اجماع امت یا جمہور صحابہ یا جمہور تابعین و تبع تابعین کے آثار کے ساتھ موافقت ہوگی یا جو قیاس شرعی کے موافق ہوں گی۔ صحت حدیث اور درجہ عمل میں حدیث کے مقبول و معمول بہ ہونے کے لیے تو مذکورہ بالا آٹھ امور میں سے کسی ایک کے ساتھ موافقت کافی ہے لیکن جس حدیث کی ان سب امور کے ساتھ موافقت ثابت ہو جائے تو وہ نہایت اعلیٰ درجے کی صحیح اور قابل عمل حدیث قرار پائے گی۔ یہ بھی واضح رہے کہ ائمہ اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ مالک رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ) جس مسئلے پر متفق ہوں وہ مسئلہ اجماعی شمار ہوتا ہے۔

اصل نمبر 2..... اگر کسی حدیث میں مفہوم کے لحاظ سے مختلف احتمال ہوں ایک احتمال وہ ہے جو قاعدہ اول میں مذکور امور کے ساتھ موافقت رکھتا ہو اور دوسرا مفہوم موافقت نہ رکھتا ہو تو موافقت والے احتمال کو ترجیح ہوگی اور وہی مفہوم قابل عمل اور صحیح قرار پائے گا اور جو مفہوم ان کے خلاف ہوگا وہ غلط اور ناقابل عمل ہوگا۔

اصل نمبر 3..... اگر کسی مسئلہ میں ایک صحابی سے مختلف قسم کی حدیثیں مروی ہوں یا اس کی بیان کردہ حدیث میں مفہوم کے لحاظ سے مختلف احتمال ہوں اور اسی مسئلہ کے بارے میں اس صحابی کا فتویٰ بھی موجود ہو تو وہ حدیث اور حدیث کا وہ مفہوم رائج اور صحیح ہوگا

جواب..... حضرت مسیح موعود، فقہاء نے ایک مرتبہ تین طلاق دینے کو جائز رکھا ہے لیکن اس میں یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو وہ عورت اس خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔

(5) صفحہ نمبر ۳۴ پر لکھا ہے اگر ایک ہی مرتبہ تین طلاق دی جائے اور پھر عدت گزرنے کے بعد وہی خاوند نکاح کرنا چاہے تو وہ نکاح کر سکتا ہے۔

(6) صفحہ نمبر ۳۵ فتویٰ یہ ہے کہ جب کوئی ایک ہی جلسہ (مجلس) میں (تین) طلاق دی تو یہ طلاق ناجائز ہے اور قرآن کے برخلاف ہے اس لیے رجوع ہو سکتا ہے صرف دوبارہ نکاح ہو جانا چاہیے اسی طرح ہم ہمیشہ فتویٰ دیتے ہیں اور یہی حق ہے۔

(7) صفحہ نمبر ۴۰

سوال یک دفعہ تین طلاق دینے سے ایک طلاق واقع ہوتی ہے یا تین طلاقیں؟
جواب حکیم الامت (حکیم نور الدین خلیفہ اول مرزا قادیانی) ایک بار تین طلاق دینے سے ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے۔



جس کے مطابق اس صحابی کا فتویٰ ہے اور جس حدیث اور جس مفہوم حدیث پر خود راوی حدیث صحابی نے فتویٰ نہیں دیا تو وہ خود اس صحابی کے نزدیک ناقابل عمل ہے تو دوسروں کیلئے کیسے حجت اور قابل عمل ہو سکتی ہے۔

اصل نمبر 4..... حدیث میں مفہوم کے لحاظ سے دو احتمال ہوں، ایک مفہوم کے مطابق، حدیثوں میں تضاد پیدا ہو جاتا ہے اور دوسرے مفہوم کے مطابق توافق۔ تو حدیث کا وہ مفہوم صحیح اور رائج ہوگا جس کے مطابق حدیثوں میں توافق پیدا ہو جائے۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ کی احادیث میں تضاد نہیں ہو سکتا۔

مغالطہ نمبر 1:

ایک مجلس میں اکٹھی تین طلاقیں دینا خلاف شرع ہے اس لئے واقع نہ ہوں گی۔

جواب:

اگر کوئی شخص بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دے تو وہ تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں یا نہیں۔ اہل بدعت (غیر مقلدین) کہتے ہیں کہ چونکہ یہ تین طلاقیں خلاف شرع ہیں اس لیے تین واقع نہیں ہوں گی بلکہ ایک طلاق رجعی ہوگی اور سب اہل السنۃ والجماعت علماء کے نزدیک تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی البتہ امام شافعی رحمہ اللہ ابن حزم رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ وغیرہ کے نزدیک یہ خلاف شریعت بھی نہیں اور یہ آدمی گناہ گار بھی نہیں لیکن جمہور اہل السنۃ علماء کے نزدیک اکٹھی تین طلاقیں دینا حرام ہے اور ایسا آدمی خلاف شرع طریقہ اختیار کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہے۔

اس سلسلے میں چند امور اور چند سوال عرض خدمت ہیں۔

امراول..... غیر مقلدین کا اختیار کردہ موقف (۱) قرآن، (۲) حدیث، (۳) خلفاء راشدین رحمہم اللہ کے فیصلے، (۴) اجماع صحابہ رحمہم اللہ (۵)، آثار صحابہ رحمہم اللہ (۶) آثار تابعین رحمہم اللہ و تبع تابعین رحمہم اللہ اور (۷) اجماع امت کے خلاف ہے جیسا کہ باب اول میں آپ معلوم کر چکے ہیں اس لیے یہ موقف غلط ہے۔

ہمارا سوال..... غیر مقلدین سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ بھی اپنے موقف (غیر شرعی طلاق واقع نہیں ہوتی) پر اپنے دعوے کے مطابق قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ رحمہم اللہ، آثار تابعین رحمہم اللہ و تبع تابعین رحمہم اللہ، اجماع صحابہ رحمہم اللہ، اور اجماع امت سے صریح دلائل پیش کریں؟ اور اگر یہ ان کی اپنی یا کسی امتی کی رائے ہے تو ان کے نزدیک پیغمبر کی رائے بغیر وحی کے حجت نہیں تو ان کی یا ان کے معتمد علیہ امتیوں کی رائے کیسے حجت ہو سکتی ہے۔

امردوم..... صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رحمہم اللہ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی، یہ غیر شرعی طلاق تھی اس کے باوجود طلاق واقع ہو گئی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عمر رحمہم اللہ کو رجوع کرنے کا حکم دیا اور رجوع وقوع طلاق کے بعد ہوتا ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمہم اللہ صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۰ پر باب قائم کیا ہے ”بَابُ إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ يُعْتَدُ بِذَلِكَ الطَّلَاقُ“ (جب حیض والی عورت کو طلاق دی جائے تو اس طلاق کا اعتبار کیا جائے گا) اسی طرح سنن بیہقی ص ۵۲۸ پر امام بیہقی رحمہم اللہ نے باب قائم کیا ہے ”باب ما جاء في طلاق السنة و طلاق البدعة“ (یعنی طلاق شرعی اور طلاق غیر شرعی کا بیان) اس باب میں امام بیہقی رحمہم اللہ نے بارہ حدیثوں سے ثابت کیا ہے کہ حیض کی حالت میں دی گئی طلاق غیر شرعی ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رحمہم اللہ نے حالت حیض میں بیوی کو طلاق دی تھی جس پر رسول اللہ ﷺ نے ناراضگی ظاہر فرمائی اور

رجوع کا حکم دیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ طلاق کی چار قسمیں ہیں دو حلال ہیں اور دو حرام ہیں حلال یہ ہیں کہ عورت کو حالت طہر میں صحبت کیے بغیر طلاق دے یا حاملہ کے حمل ظاہر ہونے کے بعد طلاق دے اور دو حرام طلاقیں یہ ہیں حالت حیض میں طلاق دینا یا حالت طہر میں صحبت کرنے کے بعد طلاق دینا۔ اس کے بعد امام بیہقی رحمہ اللہ نے ایک اور باب قائم کیا بَابُ الطَّلَاقِ يَقَعُ عَلَى الْحَائِضِ وَإِنْ كَانَ بِدَعِيًّا قَالَ الشَّافِعِيُّ الخ (یعنی حالت حیض میں طلاق اگرچہ غیر شرعی ہے تاہم واقع ہو جاتی ہے امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رجوع کرنے کا حکم دیا اور رجوع طلاق واقع ہونے کے بعد ہوتا ہے اور اگر طلاق واقع نہ ہو تو پھر طلاق سے قبل والی حالت قائم رہتی ہے پس اس صورت میں رجوع کا حکم دینا بے فائدہ ہے۔ پھر امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس باب میں حالت حیض میں دی گئی طلاق کے وقوع اور معتبر ہونے پر گیارہ صریح حدیثیں پیش کی ہیں۔ اور ایک ایسی صریح مرفوع حدیث پیش کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کی غیر شرعی طلاق واقع ہو جاتی ہے وہ یہ ہے عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ طَلَّقَ لِلْبُدْعَةِ الزَّوْنَةَ بِدَعْتِهِ جَوَّادِيٍّ غَيْرِ شَرْعِيٍّ طَلَّاقٌ دَعَا هُمْ اس پر وہ غیر شرعی طلاق لازم کر دیں گے (سنن بیہقی از ص 532 تا 536)

ہمارا سوال غیر مقلدین کو چاہئے کہ وہ اپنی رائے پیش کرنے کی بجائے قرآن وحدیث سے صریح دلیل پیش کریں کہ اگر غیر شرعی طریقہ سے آدمی طلاق دے تو وہ طلاق واقع نہیں ہوتی لیکن غیر مقلدین نے اپنے موقف پر اب تک ایسی کوئی صریح ضعیف حدیث بھی پیش نہیں کی اور نہ کر سکتے ہیں یہ محض ان کی رائے اور قیاس ہے حالانکہ ان کے نزدیک دین میں رائے شامل کرنا بے دینی ہے اور قیاس کرنا شیطان کا کام ہے۔

امر سوم امام شافعی رحمہ اللہ، امام ابن حزم رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ تو دو یا تین اکٹھی طلاقیں کو غیر شرعی مانتے ہی نہیں بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ اکٹھی تین طلاقیں دینا جائز ہے اس میں نہ گناہ ہے نہ یہ خلاف شریعت ہے چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۱ پر باب قائم کیا ہے بَابُ مَنْ أَجَارَ الطَّلَاقِ الثَّلَاثَ ان لوگوں کے مذہب کا بیان جنہوں نے اکٹھی تین طلاقیں کو جائز قرار دیا ہے اس باب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے قرآن کی ایک آیت اور تین مرفوع حدیثوں سے ثابت کیا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں جائز ہیں اس کے ناجائز و غیر شرعی ہونے پر ایک حدیث بھی پیش نہیں کی۔ ایک مجلس کی تین طلاقیں شرعی ہیں یا غیر شرعی؟ یہ ایک الگ بحث ہے تاہم اتنی بات صحیح بخاری سے بلاشبہ ثابت ہو جاتی ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ غیر مقلدین کو چاہئے کہ وہ حنفیوں پر غصہ نکالنے کی بجائے اللہ عزوجل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رضی اللہ عنہم، ائمہ محدثین رضی اللہ عنہم، ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم، امام بخاری رحمہ اللہ اور سعودی حکومت سمیت سب پر نکالیں کیونکہ ان سب کے نزدیک اکٹھی تین طلاقیں تین ہیں بلکہ امام بخاری رحمہ اللہ پر تو ڈبل غصہ نکالیں کہ حنفی ایسے آدمی کو گناہ گار مانتے ہیں اور اس کو غیر شرعی طریقہ قرار دیتے ہیں مگر امام بخاری رحمہ اللہ تو اس کو غیر شرعی طریقہ بھی نہیں سمجھتے اور اس آدمی کو گناہ گار بھی نہیں کہتے۔

ہمارے دو سوال

(۱) اکٹھی تین طلاق کو تین قرار دینے کی وجہ سے غیر مقلدین احناف پر قرآن وحدیث کے منکر ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں جب کہ وہ اس کو حرام ومعصیت مانتے ہیں اور امام بخاری رحمہ اللہ اس کو معصیت نہیں مانتے غیر مقلدین کے اس فتویٰ کے مطابق امام بخاری قرآن وحدیث کے منکر بلکہ ڈبل منکر بنے ہیں یا نہیں؟

(۲)..... یہ بھی بتائیں جو شریعت کے حرام کو حلال اور شریعت کے ناجائز کو جائز بتائے وہ بدعتی ہے یا نہیں؟ اس سے امام بخاری بدعتی ہوئے یا نہیں؟

امر چہارم..... پھر ہم پوچھتے ہیں کہ اکٹھی تین طلاقیں دے کر ایک طلاق رجعی واقع کرنا۔ بیوی کو ایک طلاق رجعی دینے کا یہ طریقہ شرعی ہے یا غیر شرعی؟ اگر شرعی طریقہ ہے تو قرآن وحدیث سے اس بات کا ثبوت پیش کریں کہ یہ بھی شرعی طریقہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ طریقہ ہے اور اگر غیر شرعی طریقہ ہے تو غیر مقلدین کے موقف کے مطابق ایک طلاق بھی نہ ہونی چاہئے اور نہ حالت حیض میں دی گئی طلاق واقع ہونی چاہئے کہ وہ بھی غیر شرعی طریقہ ہے۔

معلوم ہوا کہ غیر شرعی طریقہ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ ﴿..... بیوی کو یہ کہنا کہ تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے اس کو قرآن نے جھوٹ اور بری بات کہا ہے﴾ (مَنْكُورًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُورًا) اس کے باوجود اس کلمہ سے ظہار ہو جاتا ہے۔ (یعنی کفارہ ظہار ادا کرنے تک بیوی اپنے خاوند پر حرام ہو جاتی ہے)

﴿..... روزہ کی حالت میں غیبت کرنا، جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے اس کے باوجود روزہ ہو جاتا ہے۔﴾

﴿..... محرم کو حکم ہے کہ حالت احرام میں بیوی کے ساتھ بے حجابی والی باتیں نہ کرے نہ کسی کو گالی دے نہ جھگڑا کرے﴾ (فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ) تاہم اگر کوئی شخص حالت احرام میں ان امور کا مرتکب ہو جائے تو وہ گناہ گار ہے مگر حج ہو جاتا ہے۔

﴿..... اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جائے حتیٰ کہ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے والوں کے گھروں کو رسول اللہ ﷺ نے جلا دینے کی وعید سنائی ہے لیکن اس کے باوجود بغیر جماعت کے نماز ہو جاتی ہے لیکن جماعت چھوڑنے کا گناہ بھی ہے۔﴾

﴿..... قرآن کریم میں حکم ہے وَلَا تَمْسُكُوْهُنَّ ضُرًا﴾ (طلاق رجعی کے بعد عورتوں کو نہ روکو نقصان پہنچانے کیلئے) لیکن اس کے باوجود اگر کوئی آدمی عدت کے اندر رجوع کرے

اور نہایت ہو عورت کو نقصان پہنچانے اور پریشان کرنے کی تو اس فاسد نہایت کی وجہ سے گناہ گار ہے لیکن رجوع ہو جاتا ہے۔ پس اسی طرح تین طلاقیں ایک مجلس میں دینا گناہ ہے مگر تین طلاقیں ہو جاتی ہیں۔

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے اکٹھی تین طلاق کے تین ہونے پر اجماع صحابہ اور اجماع امت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔

وَأَنَّمَا تَعْلَقُ بِرِوَايَةِ طَاوُسٍ أَهْلُ الْبَيْتِ فَلَمْ يَرَوْا الطَّلَاقَ لَا زِمًا إِلَّا عَلَى سُنَّتِهِ فَجَعَلُوا مُخَالَفَ السُّنَّةِ أَخَفَّ حَالًا فَلَمْ يَلْزِمُوهُ طَلَاقًا وَهَذَا جَهْلٌ وَاضِحٌ لِأَنَّ الطَّلَاقَ لَيْسَ مِنَ الْقُرْبِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَلَا يَقَعُ إِلَّا عَلَى سُنَّتِهِ إِلَى خِلَافِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ الَّذِينَ لَا يَجُوزُ عَلَيْهِمْ تَحْرِيفُ السُّنَّةِ وَالْكِتَابِ (الاستدکار ج 6 ص 8)

اس کے خلاف جو طواؤس کی روایت ہے اس کو صرف اور صرف اہل بدعت نے لیا ہے اور ان کا بدعتی عقیدہ یہ ہے کہ طلاق تب واقع ہوگی جب شرعی طریقے کے مطابق ہو تو گویا انھوں نے شریعت کے خلاف کرنے والے کے ساتھ رعایت کا معاملہ کیا ہے کہ اس پر تین طلاقیں کو لازم نہیں کیا اور ایسا کرنا کھلی جہالت ہے کیونکہ طلاق اللہ تعالیٰ کی عبادات میں سے تو نہیں کہ بغیر شرعی طریقے کے واقع نہ ہو سکے (یعنی شرعی طریقے کے مطابق ہونا عبادات کے وقوع کیلئے شرط ہے جبکہ طلاق عبادت نہیں) اور اس میں ایسے سلف اور خلف کی مخالفت ہے کہ جن کا کتاب وسنت کی تحریف پر متفق ہو جانا محال ہے۔

ہمارا سوال..... جو آدمی خلاف شرع تین طلاقیں دے اس پر نبی رحمت غضبناک ہو جائیں ابن عباس رضی اللہ عنہ غصے ہو جائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ درے لگائیں اور خاوند بیوی کو جدا کر دیں اب ہمارا سوال یہ ہے کہ ایسا آدمی اس رعایت کا مستحق ہے جو غیر مقلدین کرتے ہیں یا اس سزا کا حق دار ہے جو رسول اللہ ﷺ اور متبعین رسول نے سزا دی ہے یعنی خاوند بیوی کو جدا کر دینا؟

مغالطہ نمبر 2:

قرآن کریم میں ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ طلاق دومرتبہ ہے لہذا ایک ہی مرتبہ اکٹھی طلاقیں دینا قرآن کے خلاف ہے اس لئے واقع نہ ہوں گی۔ اور جب دو اکٹھی طلاقیں قرآن کے خلاف ہیں تو تین طلاقیں اکٹھی دینا بھی قرآن کے خلاف ہے۔

جواب:

غیر مقلدین اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ایک مجلس کی اکٹھی دو طلاقیں واقع نہیں ہوتیں حالانکہ اسی آیت سے امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری ص ۹۱ ج ۲ پر ثابت کیا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں نافذ ہو جاتی ہیں اور جائز بھی ہیں۔ اس کی وضاحت یہ ہے الطلاق مرتنان کی دو تفسیریں کی جاتی ہیں

الطلاق مرتنان کی پہلی تفسیر طلاق رجعی (یعنی جس طلاق کے بعد رجوع ہو سکتا ہے) دو طلاقیں ہیں اور عام ہے کہ وہ دو طلاقیں اکٹھی ہوں یا جدا جدا ہوں اس آیت میں جدا جدا ہونے کی شرط نہیں لگائی گئی شافعیہ نے اسی تفسیر کو ترجیح دی ہے اور رجوع دونوں صورتوں میں ہو سکتا ہے عدت کے اندر رجوع قول و فعل کے ذریعے ہوتا ہے اور عدت کے بعد رجوع تجدید نکاح کی صورت میں ہوتا ہے شان نزول سے اسی معنی اور اسی تفسیر کی تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں طلاقیں کی اور ان سے رجوع کرنے کی کوئی حد نہ تھی۔ چنانچہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دھمکی لگائی کہ میں تجھے طلاق دوں گا پھر عدت ختم ہونے سے کچھ پہلے رجوع کر لوں گا پھر دوبارہ طلاق دوں گا اور عدت کے اخیر میں رجوع کر لوں گا ساری زندگی تیرے ساتھ یہی

معاملہ رکھوں گا۔ اس عورت نے اپنی پریشانی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ رجعی طلاق یعنی جس طلاق کے بعد رجوع ہو سکتا ہے وہ صرف دو ہیں پس شان نزول کے اعتبار سے اس کا معنی و مطلب یہی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ ان دو طلاقیں میں یہ پابندی نہیں کہ وہ علیحدہ علیحدہ دی جائیں بلکہ وہ دو طلاقیں اکٹھی دینا بھی جائز ہے اور جدا جدا دینا بھی جائز ہے اور جیسے دو طلاقیں اکٹھی جائز ہیں اسی طرح تین طلاقیں اکٹھی بھی جائز ہیں۔

ہمارا سوال جب امام بخاری رحمہ اللہ نے اس آیت سے اکٹھی تین طلاقیں کے جائز ہونے پر استدلال کیا ہے تو غیر مقلدین کو چاہئے کہ وہ امام بخاری رحمہ اللہ پر قرآن کے محرف یا منکر ہونے کا فتویٰ لگا کر اپنی حق گوئی کا ثبوت دیں۔

الطلاق مرتنان کی دوسری تفسیر دوسرا معنی یہ ہے کہ طلاق رجعی دومرتبہ ہے احناف نے اسی تفسیر کو ترجیح دی ہے اس تفسیر کے مطابق آیت میں اصالت یہ بتانا مقصود ہے کہ رجعی طلاقیں دو ہیں لیکن اس کیلئے قرآن میں الفاظ ایسے اختیار کیے گئے ہیں کہ جس سے جمعا اس بات کی طرف بھی اشارہ ہو جاتا ہے کہ وہ دو طلاقیں اکٹھی نہ دی جائیں بلکہ جدا جدا دی جائیں اس سے معلوم ہوا کہ دو طلاقیں دینے کی دو صورتیں ہیں ایک شرعی وہ یہ کہ ایک طہر میں ایک طلاق دوسرے طہر میں دوسری طلاق ہو دوسری صورت غیر شرعی مثلاً ایک مجلس میں بیوی کو ایک مرتبہ کہا تجھے طلاق ہے پھر دوسری مرتبہ اسی مجلس میں کہا تجھے طلاق ہے یا ایک طلاق ایک دن میں اور دوسری طلاق دوسرے دن میں دی یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں اور ان دونوں صورتوں میں دونوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اسی طرح تین مرتبہ طلاق دینے کا بھی یہی حکم ہے۔ ہر دو ترجمہ کے مطابق امام بخاری رحمہ اللہ کا دعویٰ اور مذاہب اربعہ کا مسئلہ اس

حرام کاری سے بچنے 283 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
آیت سے ثابت ہو جاتا ہے۔ آپ ذرا باب اول دلیل نمبر ۵ دوبارہ ملاحظہ کر لیجئے۔

عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ غیر مقلدین اپنے نظریہ کے مطابق اس مسئلہ میں صحیح بخاری کو غلط مان لیں اور لوگوں کو بتادیں کہ صحیح بخاری میں غلط مسئلے اور غلط دلائل بھی ہیں۔ جہاں تک ہماری بات ہے ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ غیر شرعی طریقہ سے طلاق دینے والا گناہ گار ہوتا ہے مگر اس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے جیسے حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے اور یہ صحیح بخاری میں موجود ہے۔

ہمارا سوال امام بخاری رحمہ اللہ وغیرہ علماء اہل السنۃ کے نزدیک الطلاق مرتان کا معنی خواہ یہ ہو کہ رجعی طلاقیں دو ہیں یا یہ معنی ہو کہ رجعی طلاقیں دو مرتبہ ہیں اس سے زیادہ سے زیادہ اکٹھی تین طلاق کا خلاف شرع ہونے کی وجہ سے حرام و معصیت ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن اکٹھی تین طلاقوں کا وقوع یا عدم وقوع اس سے ثابت نہیں ہوتا اس کیلئے دوسرے دلائل کی طرف رجوع ہوگا، اس کے وقوع پر ہم نے باب اول میں قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین رحمہم اللہ، آثار صحابہ رحمہم اللہ، آثار تابعین رحمہم اللہ، اجماع صحابہ رحمہم اللہ اور اجماع امت سے دلائل پیش کیے ہیں۔ اس لیے ہم نے اس آیت کی وجہ سے اکٹھی تین طلاق کو حرام اور معصیت کہا ہے اور دوسرے دلائل کی وجہ سے اکٹھی تین طلاق کے معصیت ہونے کے باوجود وقوع اور لزوم کا قول کیا ہے۔ غیر مقلدین کا موقف یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقوں کا تین ہونا اس آیت کے خلاف ہے وہ بھی اپنے موقف کی تائید میں قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین رحمہم اللہ، آثار صحابہ رحمہم اللہ، آثار تابعین رحمہم اللہ و اجماع صحابہ رحمہم اللہ اور اجماع امت پیش کریں۔

حرام کاری سے بچنے 284 باب دوم: مغالطوں کے جوابات

مغالطہ نمبر 3:

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رجوع کرنے کا حکم دیا۔

جواب

مفسرین فقہ کی یہ دلیل انتہائی کمزور ہے کہ اس پر ہمارے بانیس (۲۲) سوالات ہیں جب تک وہ سوالات کے جوابات نہ دیے جائیں یہ حدیث دلیل بن ہی نہیں سکتی اور نہ یہ دعوے کو ثابت کر سکتی ہے۔

سوالات کی تفصیل سے پہلے ہم مغالطہ میں مذکور طلاق ثلاث والی حدیث رکانہ کی تین سندیں ذکر کرتے ہیں اس کے بعد سوالات پیش کریں گے۔

سند نمبر 1..... ابن جریج عن بعض بنی ابی رافع عن عکرمۃ عن ابن عباس (سنن ابی داود ج ۱ ص ۲۹۸، سنن کبریٰ بیہقی ج ۷ ص ۳۳۹، مصنف عبدالرزاق ج ۶ ص ۳۹۰)
سند نمبر 2..... ابن جریج عن محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع عن عکرمۃ عن ابن عباس (مستدرک حاکم ج ۲ ص ۴۹۱)

سند نمبر 3..... محمد بن اسحاق عن داود بن الحصین عن عکرمۃ عن ابن عباس (سنن کبریٰ بیہقی ج ۷ ص ۳۳۹، مسند ابی یعلیٰ ج ۳ ص ۳۷۹، مسند احمد ج ۱ ص ۲۶۸)
سوال نمبر 1

سند نمبر 1 میں بعض بنی ابی رافع مجہول ہے اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے چنانچہ

✽..... علامہ خطابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں!

فِي إِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ مَقَالٌ لِأَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اِنْمَارَوَاهُ عَنْ بَعْضِ

حرام کاری سے بچنے 285 باب دوم: مغالطوں کے جوابات

بْنِي أَبِي رَافِعٍ وَلَمْ يُسَمِّهِ وَالْمَجْهُولُ لَا تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ (معالم السنن ج ۲ ص ۲۸۹)

اس حدیث کی سند میں جرح ہے کیونکہ ابن جریج نے اس کو بعض بنی ابی رافع سے روایت کیا ہے اور اس کا نام ذکر نہیں کیا لہذا یہ مجہول ہے اور مجہول کے ساتھ حجت قائم نہیں ہو سکتی۔

☆..... علامہ نووی رحمہ اللہ المتوفی 676ھ لکھتے ہیں۔

وَأَمَّا الرِّوَايَةُ الَّتِي رَوَاهَا الْمُخَالِفُونَ ، أَنَّ رُكَّانَةَ طَلَّقَتْ ثَلَاثًا فَجَعَلَهَا وَاحِدَةً ، فَرِوَايَةٌ ضَعِيفَةٌ عَنْ قَوْمٍ مَجْهُولِينَ (شرح النووی ج 5 ص 221)

جس روایت کو مخالفین نے نقل کیا ہے کہ رکانہ رضی اللہ عنہا نے تین طلاقیں دی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان تین کو ایک قرار دیا یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی مجہول ہیں۔

☆..... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وَشَيْخُ ابْنِ جُرَيْجٍ الذِّي وَصَفَهُ بِأَنَّهُ بَعْضُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ لَا أَعْرِفُ مَنْ هُوَ (الاصابة ج ۲ ص ۳۸۵)

ابن جریج کا استاذ جس کو سند میں ان لفظوں کی ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ ”بعض بنی ابی رافع“ میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہے؟ یعنی یہ مجہول ہے۔

☆..... غیر مقلد محمد رئیس ندوی نے بھی اس حدیث کے ضعف کو تسلیم کیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں..... ”اس حدیث کو بہر حال مختلف فیہ قرار دیے بغیر چارہ نہیں لیکن اس حدیث کے ضعیف ہونے سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ اس سے مستفاد ہونے والا یہ حکم بھی غیر ثابت وغیر صحیح ہے کہ مجلس واحد کی طلاق ثلاثہ شرعاً ایک رجعی طلاق ہے“

(تنویر الآفاق فی مسئلۃ الطلاق ص ۴۱۲)

اگرچہ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے احتمال ہے کہ اس کا مصداق فضل بن عبید اللہ بن ابی رافع ہو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ محض بے دلیل احتمال سے

حرام کاری سے بچنے 286 باب دوم: مغالطوں کے جوابات

مصدق متعین کرنا درست نہیں اور نہ ہی اس بے دلیل احتمال کی وجہ سے یہ جہالت دور ہو سکتی ہے پھر ابن حجر کی یہ بات مستدرک حاکم کی سند کے ساتھ ٹکراتی ہے کہ اس میں بعض بنی ابی رافع کی جگہ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع کا ذکر ہے جو مجروح راوی ہے۔ آگے سند نمبر ۲ میں اس محمد بن عبید اللہ پر جرح ملاحظہ کیجئے۔

سوال نمبر 2

سند نمبر ۲ ضعیف ہے کیونکہ اس سند میں محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع ہے جس کو جمہور محدثین نے ضعیف اور منکر الحدیث کہا ہے اس کے بارے میں محدثین کے اقوال ملاحظہ کیجئے۔

☆..... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں مُنْكَرُ الْحَدِيثِ (الضعفاء الصغیر ج ۱ ص ۱۰۸) ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ (العلل للترمذی ج ۱ ص ۳۹۵) منکر الحدیث ہے نیز ضعیف اور باب حدیث میں گیا گذرا ہے۔

☆..... یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں لَيْسَ بِشَيْءٍ قَوِيٍّ نَحْنُ نَحْنُ (الکامل لابن عدی ج ۶ ص ۱۱۳) لَيْسَ بِثِقَةٍ ثَقِيَّةٍ (سوالات ابی اسحاق ابراہیم ج ۱ ص ۶۹)

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ محمد بن عبید اللہ اور اس کے بیٹے معمر کے بارے میں فرماتے ہیں لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَاهُوَ وَلَا أَبُوهُ (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۲۵۹) معمر اور اس کا باپ محمد بن عبید اللہ دونوں محدث نہیں ہیں۔

☆..... ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مُنْكَرُ الْحَدِيثِ جَدًّا ذَاهِبُ الْإِتِّهَانِ (منکر الحدیث اور باب حدیث میں کمزور ہے) (میزان الاعتدال ج ۳ ص ۶۳۵، تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۲۸۶)

☆..... امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مُتْرُوكٌ لَهُ مُعْضَلَاتٌ مَتْرُوكٌ ہے اور اس کی حدیثوں کی سندوں میں ایک یا کئی راوی گرے ہوئے ہوتے ہیں (تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۲۸۶، سوالات البرقانی ج ۱ ص ۱۳۲) مَعْمَرٌ وَأَبُوهُ ضَعِيفَانِ معمر اور اس کا باپ دونوں

حرام کاری سے بچنے 287 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
ضعیف ہیں (سنن دارطنی ج ۱ ص ۸۳)

☆..... علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ضَعْفُوہُ محدثین نے محمد بن عبید اللہ کو ضعیف قرار دیا ہے (الکاشف ج ۲ ص ۱۹۷ المغنی ج ۲ ص ۶۱۰، میزان الاعتدال ج ۳ ص ۶۳۵)
☆..... ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں وَهُوَ فِي عِدَادِ شِيعَةِ الْكُوفَةِ (الکامل ج ۶ ص ۱۱۴) کوفہ کے شیعوں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔

☆..... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ضعیف محمد بن عبید اللہ ضعیف ہے

(تقریب التہذیب ج ۱ ص ۴۹۴)

اس حدیث کو اگرچہ امام حاکم نے مستدرک میں صحیح کہا ہے مگر علامہ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں اس کی تردید کی ہے فرماتے ہیں قلت محمد واہ والخبر خطا میں کہتا ہوں کہ محمد بن عبید اللہ ضعیف راوی ہے اور یہ حدیث غلط ہے

(التلخیص للذہبی مع المستدرک ج ۲ ص ۴۹۱)

☆..... غیر مقلدین کے امام، علامہ ابن القیم اور علامہ البانی نے بھی محمد بن عبید اللہ کو ضعیف لکھا ہے چنانچہ علامہ ابن القیم لکھتے ہیں مَعْمَرٌ وَأَبُوهُ ضَعِيفَانِ معمر اور اس کا باپ دونوں ضعیف ہیں (زاد المعاد ج ۱ ص ۱۹۸) علامہ البانی لکھتے ہیں قُلْتُ وَهَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ جَدًّا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُوهُ كِلَاهُمَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ كَمَا قَالَ الْبُخَارِيُّ (سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة ج ۴ ص ۲۳۹)

میں کہتا ہوں کہ یہ سند انتہائی ضعیف ہے کیونکہ معمر اور اس کا باپ محمد بن عبید اللہ دونوں منکر الحدیث ہیں جیسا کہ امام بخاری کا قول یہی ہے۔

☆..... غیر مقلد محمد رئیس ندوی لکھتے ہیں۔

متعدد ائمہ جرح و تعدیل نے محمد بن عبید اللہ کی تہرج کی ہے اور ابھی تک ہم کو

حرام کاری سے بچنے 288 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
موصوف کی متابعت کرنے والا کوئی دوسرا راوی نہیں مل سکا ہے (تنویر الآفاق ص ۴۱۱)

نیز..... اس حدیث میں طلاق مبہم ہے یعنی صرف اتنا ہے کہ ابورکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی لیکن اس حدیث میں یہ صراحت نہیں کہ ابورکانہ نے تین طلاقیں دی تھیں۔

سوال نمبر 3

سند نمبر ۳ میں محمد بن اسحاق مجروح راوی ہے۔

☆..... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بلوغ المرام میں یہ حدیث نقل کر کے لکھتے ہیں فِي سَنَدِهِ ابْنُ إِسْحَاقَ وَفِيهِ مَقَالٌ اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے اور اس کے بارے میں محدثین کی جرح ہے۔

☆..... وَقَالَ مَالِكٌ دَجَالٌ مِنَ الدَّجَائِلَةِ امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ محمد بن اسحاق دجالوں میں سے ایک دجال ہے (یعنی بہت بڑا فریب کار اور دھوکہ باز ہے)

(تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۴۱، تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۳۰)

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں محمد بن اسحاق کذاب ہے (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۹)

☆..... علی بن المدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں قُلْتُ لِيَسْحَبِي بِنِ سَعِيدِ الْقَطَّانِ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِالْكُوفَةِ وَأَنْتَ بِهَا؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ تَرَكْتُهُ مُتَعَمِّدًا؟ قَالَ نَعَمْ تَرَكْتُهُ مُتَعَمِّدًا وَلَمْ أَكْتُبْ عَنْهُ حَدِيثًا قَطُّ (الجرح والتعديل ج ۷ ص ۱۹۳)

میں نے یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ سے پوچھا کہ محمد بن اسحاق اور آپ کوفہ میں رہتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں ہم دونوں کوفہ میں ہوتے ہیں میں نے کہا آپ نے اس کو جان بوجھ کر چھوڑ رکھا ہے یحییٰ بن سعید نے کہا جی ہاں میں نے اس کو قصداً چھوڑا ہوا ہے اور میں نے اس سے کبھی بھی حدیث نہیں لکھی۔

☆..... ابو حفص فلاس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم وہب بن جریر رحمہ اللہ کے پاس تھے اور جب لوٹے تو یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کے پاس سے گذرے یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے پوچھا تم کہاں تھے قُلْنَا كُنَّا عِنْدَ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ يَغْنِي يَقْرَأُ عَلَيْنَا كِتَابَ الْمَغَازِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ تَنْصَرِفُونَ مِنْ عِنْدِهِ بِكَذِبٍ كَثِيرٍ (الجرح والتعديل ج ۷ ص ۱۹۳) ہم وہب بن جریر رحمہ اللہ کے پاس تھے اور وہ ہمارے سامنے محمد بن اسحاق کی مغازی کتاب پڑھ رہے تھے یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے کہا کہ تم اس سے بہت سا جھوٹ لے کر لوٹے ہو۔

☆..... یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں لَمْ يَزَلِ النَّاسُ يَتَّقُونَ حَدِيثَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ (الجرح والتعديل ج ۷ ص ۱۹۴) لوگ ہمیشہ محمد بن اسحاق کی حدیث سے بچتے رہے ہیں۔ اور کبھی یوں فرمایا لَيْسَ بِذَلِكَ هُوَ ضَعِيفٌ محمد بن اسحاق قوی نہیں بلکہ ضعیف ہے ☆..... عبد الرحمن بن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اپنے باپ ابو حاتم رحمہ اللہ سے سنا انھوں نے فرمایا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ لَيْسَ عِنْدِي فِي الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ محمد بن اسحاق میرے نزدیک باب حدیث میں قوی نہیں بلکہ ضعیف الحدیث ہے۔ (الجرح والتعديل ج ۷ ص ۱۹۴)

☆..... امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں لَيْسَ بِالْقَوِيِّ محمد بن اسحاق قوی نہیں۔ ☆..... امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لَا يُحْتَجُّ بِهِ اس کی حدیث کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاسکتی (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۳۰)

☆..... سلیمان تمیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں محمد بن اسحاق کذاب ہے

(میزان الاعتدال ج ۳ ص ۴۶۹)

☆..... ہشام بن عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں محمد بن اسحاق کذاب ہے (میزان الاعتدال ج ۳ ص ۴۶۹)

☆..... یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ کہتے ہیں أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ كَذَّابٌ (میزان الاعتدال ج ۳ ص ۴۷۱) میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن اسحاق بہت بڑا جھوٹا ہے۔ ☆..... علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں وَإِذَا قَالُوا مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ أَوْ ذَاهِبُهُ أَوْ كَذَّابٌ فَهُوَ سَاقِطٌ لَا يُمْكِنُ حَدِيثُهُ (التقریب والتیسیر للنووی ج ۱ ص ۵۳)

قاعدہ یہ ہے کہ جب محدثین کسی راوی کے متعلق یہ الفاظ کہہ دیں کہ وہ متروک الحدیث ہے یا باب حدیث میں گیا گذرا ہے یا جمہور اس کو کذاب کہہ دیں تو ایسا راوی ساقط الاعتبار ہوتا ہے اور اس کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں ہوتی۔

اور یہ بات واضح رہے کہ محدثین کے نزدیک کذب اور تہمت کذب ایسی جرح ہے کہ جس کا تدارک نہیں ہو سکتا اس لیے محمد بن اسحاق جس کو دجال کذاب مکار کہا گیا ہے اس کی وجہ سے یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے اس لیے یہ حدیث حجت نہیں بن سکتی۔

محمد بن اسحاق شرعی احکام میں حجت نہیں

البتہ جن بعض محدثین نے اس کو ثقہ کہا ہے اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ محمد بن اسحاق ان کے نزدیک مغازی اور تاریخ میں معتبر ہے لیکن شرعی احکام میں اور حلال و حرام میں حجت نہیں چنانچہ

☆..... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ الدراری فی تخریج احادیث الہدایہ ص ۹۳ مطبوعہ ہند میں فرماتے ہیں ابْنُ إِسْحَاقَ لَا يُحْتَجُّ بِمَا يُنفَرِدُ بِهِ مِنَ الْأَحْكَامِ اس کی روایت احکام میں حجت نہیں خصوصاً جب یہ روایت کرنے میں منفرد ہو اور زیر بحث حدیث میں یہ منفرد ہے کوئی بھی ثقہ یا ضعیف راوی اس کا متابع نہیں۔

☆..... علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں وَالَّذِي تَقَرَّرَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ أَنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ إِلَيْهِ الْمَرْجِعُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَيَّامِ النَّبَوِيَّةِ مَعَ أَنَّهُ يَشُدُّ بِأَشْيَاءَ وَأَنَّهُ لَيْسَ بِحُجَّةٍ فِي

الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ اور عملاً جو چیز پختہ طور پر ثابت ہے وہ یہ ہے کہ محمد بن اسحاق کی طرف مغازی اور سیرت نبویہ میں رجوع کیا جاتا ہے لیکن اس میں بھی وہ شاذ چیزیں بیان کرتا ہے لیکن حلال و حرام میں حجت نہیں (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۶۳)

☆..... أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَقُولُ أَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ فَيُكْتَبُ عَنْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ يَعْينِي الْمَغَازِي وَنَحْوَهَا فَإِذَا جَاءَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ أَرَدْنَا قَوْماً هَلَكاً قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِيَدِهِ وَصَمَّ يَدَيْهِ وَأَقَامَ أَصَابِعَهُ الْإِبْهَامَيْنِ (تاریخ ابن معین بروایۃ الدوری ج ۳ ص ۲۴۷، الجرح والتعديل ج ۷ ص ۱۹۳، طبقات الحنابلہ ج ۱ ص ۲۳۷، المقصد الارشد ج ۲ ص ۲۷۹، التلک علی مقدمۃ ابن الصلاح ج ۲ ص ۳۰۹، فتح المغیث ج ۱ ص ۳۵۰)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحاق سے مغازی وغیرہ کی احادیث لکھی جاتی ہیں لیکن جب حلال حرام کے مسائل آتے ہیں تو ہم محمد بن اسحاق سے اعراض کر کے ثقہ لوگوں کا ارادہ کرتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس مفہوم کو اس طرح ادا کیا کہ دونوں ہاتھوں کی مٹھی بند کی اور دونوں انگوٹھے کھڑے رکھے۔

☆..... محمد بن ہارون فلاں رحمہ اللہ کہتے ہیں سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَقَالَ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَحْتَجَّ بِهِ فِي الْفُرَائِضِ (الجرح والتعديل ج ۷ ص ۱۹۴) میں نے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے محمد بن اسحاق کے متعلق پوچھا تو یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں فرائض میں اس کی حدیث سے حجت پکڑنا پسند نہیں کرتا۔

☆..... غیر مقلد علامہ البانی لکھتے ہیں وَأَبْنُ إِسْحَاقَ حُجَّةٌ فِي الْمَغَازِي لَا فِي الْأَحْكَامِ إِذَا خَالَفَ (ضعیف ابی داود ج ۲ ص ۱۶۵) محمد بن اسحاق مغازی میں حجت ہے احکام میں حجت نہیں خصوصاً جب وہ دوسرے ثقات کی مخالفت کرے۔

☆..... غیر مقلد نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں در سندش نیز ہماں محمد بن اسحاق است و محمد بن اسحاق حجت نیست (دلیل الطالب ص ۲۳۹) نیز اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے اور محمد بن اسحاق حجت نہیں ہے۔

سوال نمبر 4

محمد بن اسحاق مدلس راوی ہے اور جب مدلس راوی عن کے ساتھ روایت کرے تو اس کی حدیث حجت نہیں ہوتی۔ تدلیس کا مطلب یہ ہے کہ راوی کا اپنا استاذ ضعیف ہوتا ہے وہ اس کو حذف کر کے استاذ الاستاذ سے عن کے ساتھ روایت کر دیتا ہے اور دوسری صورت تدلیس کی یہ ہے کہ بعض دفعہ استاذ کا استاذ ضعیف ہوتا ہے وہ اس کو حذف کر کے اوپر والے راوی سے صیغہ عن کے ساتھ روایت نقل کرتا ہے اس دوسری تدلیس کو تدلیس التسویہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً ایک سند ہے زید بن خالد عن بکر بن عمر اس میں زید کا شیخ خالد ثقہ ہے اور خالد کا شیخ بکر ضعیف ہے پھر بکر کا شیخ عمر ثقہ ہے زید سند بیان کرتے وقت خالد اور عمر کے درمیان ضعیف راوی بکر کو حذف کر کے سند یوں بنا دے زید بن خالد عن عمر اور یہ محدثین کے نزدیک تدلیس کی بدترین قسم ہے۔

☆..... علامہ ابن رجب رحمہ اللہ لکھتے ہیں!

وَأَمَّا مَنْ رَوَى عَنْ ضَعِيفٍ فَاسْقَطَهُ مِنَ الْإِسْنَادِ بِالْكُلِّيَّةِ فَهُوَ نَوْعٌ تَدْلِيسٍ وَمِنْهُ مَا يُسَمَّى التَّسْوِيَةِ وَهُوَ أَنْ يَرَوِيَ عَنْ شَيْخٍ لَهُ ثِقَّةٌ عَنْ رَجُلٍ ضَعِيفٍ عَنْ ثِقَةٍ فَيُسْقِطُ الضَّعِيفَ مِنَ الْوَسْطِ

(شرح علل الترمذی (لابن رجب) ج ۲ ص ۸۲۵)

جو راوی ضعیف سے روایت کرتا ہو اور وہ سند سے ضعیف راوی کو گرا دے تو یہ تدلیس ہے اس کی ایک قسم کا نام تدلیس التسویہ ہے وہ یہ کہ راوی کا شیخ ثقہ ہو لیکن شیخ اشبح

حرام کاری سے بچنے 293 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
ضعیف ہو اور شیخ الشیخ ثقہ راوی سے روایت کرے پس یہ ضعیف دو ثقہ راویوں کے درمیان
میں ہے جس کو راوی حدیث حذف کر دیتا ہے۔

محدثین حضرات نے محمد بن اسحاق کو مدلس لکھا ہے اس پر محدثین کی شہادت ملاحظہ کیجئے!
..... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کان ابن اسحاق یدلس محمد بن اسحاق
تدلیس کرتا ہے (تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۴۳) اثرم کہتے ہیں میں نے امام احمد بن
حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا مَا تَقُولُ فِي مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ؟ قَالَ هُوَ كَثِيرُ التَّدْلِيلِ
جلدًا آپ محمد بن اسحاق کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ وہ بہت زیادہ
تدلیس کرتا ہے (الجرح والتعديل ج ۷ ص ۱۹۳)

وَقَالَ أَحْمَدُ هُوَ كَثِيرُ التَّدْلِيلِ جَدًّا قِيلَ لَهُ فَإِذَا قَالَ أَخْبَرَنِي وَحَدَّثَنِي
فَهُوَ ثِقَّةٌ؟ قَالَ هُوَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي وَيُخَالِفُ نِزَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ
بہت زیادہ تدلیس کرتا ہے ان سے پوچھا گیا کہ جب وہ خبری اور حدیثی کے ساتھ روایت
کرے تو اس کی روایت معتبر ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ خبری کہتا ہے پھر
اس کے خلاف بھی کہہ دیتا ہے (میزان الاعتدال ج ۳ ص ۴۷۰)

..... علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں قَابْنُ إِسْحَاقَ مُدْلِسٌ مَشْهُورٌ بِذَلِكَ وَالْمُدْلِسُ
إِذَا قَالَ عَنْ لَا يُحْتَجُّ بِهِ بِاتِّفَاقٍ (خلاصۃ الاحکام ج ۲ ص ۷۱۶)
محمد بن اسحاق تدلیس کرنے میں مشہور ہے اور جب مدلس عن کے ساتھ روایت
کرے تو اس کی حدیث بالاتفاق حجت نہیں ہوتی۔

..... علامہ بوسیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں وَفِي سَنَدِهِ ابْنُ إِسْحَاقَ وَهُوَ مُدْلِسٌ (مصباح
الرجاجۃ ج ۳ ص ۸۲) اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے اور وہ مدلس ہے۔
..... علامہ ابن رجب رحمہ اللہ لکھتے ہیں وَابْنُ إِسْحَاقَ مُدْلِسٌ (فتح الباری لابن رجب
ج ۹ ص ۴۹۳) محمد بن اسحاق مدلس ہے۔

حرام کاری سے بچنے 294 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
..... علامہ عراقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں وَفِي إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَاهُ
بِالْعُنْعَنَةِ وَهُوَ مُدْلِسٌ (طرح التثريب ج ۲ ص ۷۰) اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے
اور وہ مدلس ہے اور عن کے ساتھ روایت کی ہے۔

..... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ إِمَامٌ الْمُعَازِي
صَدُوقٌ يُدْلِسُ (تقريب التہذيب ص ۲۹۰) محمد بن اسحاق بن یسار غزوات کے نقل
کرنے میں امام ہے سچا ہے لیکن تدلیس کرتا ہے
..... علامہ نور الدین النیشی رحمہ اللہ ایک حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ
فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا ابْنَ إِسْحَاقَ مُدْلِسٌ

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۵۵)

اس حدیث کو امام طبرانی رحمہ اللہ نے معجم اوسط میں روایت کیا ہے اس کے راوی ثقہ
ہیں لیکن محمد بن اسحاق مدلس ہے۔

..... غیر مقلد علامہ البانی لکھتے ہیں وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ مُدْلِسٌ
(سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ج ۶ ص ۱۰۸) اس کے راوی ثقہ ہیں مگر محمد بن اسحاق مدلس ہے
..... غیر مقلد علامہ شوکانی لکھتے ہیں وَفِي إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَهُوَ مُدْلِسٌ
وَقَدْ عَنَعَنَ (نیل الاوطار ج ۳ ص ۲۹۷) اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے اور وہ مدلس ہے
اور اس نے عن کے ساتھ روایت کی ہے۔

..... غیر مقلد محدث عبدالرحمن مبارکپوری ایک سند کا ضعف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں
فَإِنَّ فِي سَنَدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَهُوَ مُدْلِسٌ وَرَوَاهُ عَنْ فَاطِمَةَ
بِنْتِ الْمُنْذِرِ بِالْعُنْعَنَةِ وَمَعَ هَذَا قَدْ تَفَرَّدَ هُوَ بِهَذَا اللَّفْظِ وَلَمْ يَقُلْهُ غَيْرُهُ
(ابکار المنن ص ۵۳)

اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے جو مدلس ہے اور اس حدیث کو فاطمہ بنت منذر سے عن کے ساتھ روایت کرتا ہے اور وہ حدیث کے ان لفظوں کے نقل کرنے میں متفرد ہے یہ لفظ کسی اور نے نقل نہیں کیے اس لیے یہ سند ضعیف ہے۔

.....مَنْ اتَّفَقُوا عَلَى أَنَّهُ لَا يُحْتَجُّ بِشَيْءٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ إِلَّا بِمَا صَرَّحُوا فِيهِ بِالسَّمَاعِ لِعَلْبَةِ تَدْلِيْسِهِمْ وَكَفَرَتْهُ عَنِ الضُّعْفَاءِ وَالْمَجَاهِيلِ وَذَلِكَ كَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَبَقِيَّةٍ وَحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَأَضْرَابِهِمْ مِمَّنْ يَأْتِي ذِكْرُهُ أَنْشَاءَ اللَّهِ فَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُحْكَمُ عَلَى مَا رَوَوْهُ بِالْفُظْ عَنْ بِحْكَمِ الْمُرْسَلِ

(التدليس والمدلسون ج ۲ ص ۹۵)

محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جن راویوں کی غالب عادت ہے تدلیس کرنے کی اور ضعیف اور مجہول راویوں سے حدیث نقل کرنے کی جیسا کہ محمد بن اسحاق، بقیہ اور حجاج بن ارطاة اور ان جیسے راوی جن کا آگے ذکر آئے گا انشاء اللہ جب یہ مدلس راوی عن کے ساتھ روایت کرے تو ان کی حدیث پر منقطع ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔

چونکہ زیر بحث حدیث کی سند یوں ہے محمد بن اسحاق حدیثی داود بن الحصین عن عکرمۃ مولیٰ ابن عباس عن ابن عباس (مسند احمد ج ۳ ص ۲۱۵) اس میں محمد بن اسحاق راوی ہے جس کی غالب عادت تدلیس کی ہے اور وہ اپنے شیخ الشیخ (عکرمۃ) سے عن کے ساتھ روایت کر رہا ہے تو ممکن ہے کہ اس نے شیخ الشیخ یعنی عن عکرمۃ سے پہلے راوی کو حذف کر کے تدلیس تسویہ کی ہو پھر محمد بن اسحاق اس روایت کرنے میں متفرد بھی ہے اور محدثین کا قاعدہ ہے کہ جس مدلس کی غالب عادت تدلیس کرنے کی اور ضعیف اور مجہول راویوں سے روایت کرنے کی ہو اور وہ صیغہ عن کے ساتھ روایت کرے اور اس روایت میں وہ متفرد ہو تو وہ روایت حجت نہیں ہوتی کیونکہ وہ حدیث منقطع اور ضعیف شمار ہوتی ہے۔

سوال نمبر 5:

بدعتی کی حدیث کے بارے میں رائج مذہب یہ ہے کہ جس حدیث سے اس کی بدعت کی تقویت و تائید ہوتی ہو اس کی وہ حدیث قبول نہیں کی جاتی (شرح مسلم للنووی ص ۶، شرح نخبۃ الفکر ص ۱۱۸) محمد بن اسحاق شیعہ مذہب کے ساتھ متہم تھا لہذا یہ اہل بدعت میں سے ہے اور شیعہ مذہب میں اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق رجعی شمار ہوتی ہے اور تین طلاق والی حدیث رکانہ رضی اللہ عنہ سے اس بدعتی مذہب کی تائید ہوتی ہے اس لیے محمد بن اسحاق کی یہ حدیث محدثین کے اصول کے مطابق مردود ہے محمد بن اسحاق کے متہم بالتشیع کا ثبوت ملاحظہ فرمائیے

.....حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ رُئِيَ بِالتَّشْيِيعِ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ شَيْعَةَ مَذْهَبٍ كَاسَاتِهِمْ هِيَ (تقریب التہذیب ص ۲۹۰)

.....علامہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وَقَدْ أَمْسَكَ عَنِ الْإِحْتِجَاجِ بِرَوَايَاتِ بْنِ إِسْحَاقَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ لَا سَبَابَ مِنْهَا أَنَّهُ كَانَ يَتَشْيِعُ (تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۲۲)

محمد بن اسحاق کی روایات کے ساتھ دلیل پکڑنے سے بہت سے علماء مختلف اسباب کی وجہ سے رک گئے ان میں سے ایک سبب یہ ہے کہ وہ شیعہ مذہب رکھتا تھا۔

.....علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَسَلْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ يَتَشْيِعَانِ (تاریخ ابن عساکر ج ۵ ص ۲۰۵) محمد بن اسحاق اور سلمہ بن فضل دونوں شیعہ مذہب رکھتے تھے۔

.....علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وَقَدْ أَمْسَكَ عَنِ الْإِحْتِجَاجِ بِرَوَايَاتِ ابْنِ إِسْحَاقَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ لَا شَيْءَ مِنْهَا تَشْيِيعُهُ (سیر اعلام النبلاء ج ۷ ص ۳۹)

حرام کاری سے بچنے 297 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
محمد بن اسحاق کی روایات کے ساتھ دلیل پکڑنے سے بہت سے علماء مختلف

اسباب کی وجہ سے رک گئے ان میں سے ایک سبب یہ ہے کہ وہ شیعہ مذہب رکھتا تھا۔

☆..... علامہ ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وَلَا رَيْبَ أَنَّهُ كَانَ يَتَّبِعُهُمُ بِأَنْوَاعٍ مِنَ الْبِدْعِ مِنَ التَّشْيِيعِ وَالْقَدَرِ
وغيرِهما (شرح علل الترمذی لابن رجب ج ۱ ص ۲۱۹)

اس میں کوئی شک نہیں کہ محمد بن اسحاق مختلف قسم کی بدعات کے ساتھ متہم تھا جیسے
شیعہ اور قدری مذہب وغیرہ۔

سوال نمبر 6

سند نمبر ۳ میں داود بن الحصین ضعیف راوی ہے، منکر الحدیث ہے یعنی ضعیف ہونے کے
باوجود ثقہ راویوں کے خلاف روایت بیان کرتا ہے اس کی عادت ہے کہ وہ ثقہ راویوں کی
طرف نسبت کر کے ایسی حدیث بیان کرتا ہے جو ثقہ راویوں کی حدیث کے خلاف ہوتی ہے
چنانچہ اس کے بارے میں ائمہ حدیث کی آراء ملاحظہ کیجئے

☆..... علامہ ساجی رحمہ اللہ کہتے ہیں مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَتَّبِعُهُمُ بِرَأْيِ الْخَوَارِجِ (تہذیب
التہذیب ج ۳ ص ۱۵۷) یہ منکر الحدیث ہے اور خوارج کی رائے کے ساتھ متہم ہے۔

☆..... ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں حَدَّثَ عَنِ الثَّقَّاتِ بِمَا لَا يُشَبِّهُ حَدِيثَ الْأَنْبَاءِ
فَيَجِبُ مُجَابَبَةُ رِوَايَتِهِ (العلل الممتا ہیہ ج ۲ ص ۶۴۰) كَانَ يَذْهَبُ مَذْهَبَ الشُّرَاةِ
(الثقات لابن حبان ج ۶ ص ۲۸۴) یہ ثقہ راویوں کی طرف نسبت کر کے ایسی حدیث بیان
کرتا ہے جو ثقہ راویوں کی حدیث کے خلاف ہوتی ہے لہذا اس کی حدیث سے بچنا واجب
ہے۔ یہ خارجی مذہب رکھتا تھا۔

☆..... علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ
ابْنُ إِسْحَاقَ مَجْرُوحٌ وَدَاوُدُ أَشَدُّ مِنْهُ ضَعْفًا قَالَ ابْنُ حَبَّانَ حَدَّثَ عَنِ الثَّقَّاتِ

حرام کاری سے بچنے 298 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
بِمَا لَا يُشَبِّهُ حَدِيثَ الْأَنْبَاءِ فَيَجِبُ مُجَابَبَةُ رِوَايَتِهِ (العلل الممتا ہیہ ج ۲ ص ۶۴۰)

یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ محمد بن اسحاق مجروح ہے اور داود اس سے بھی زیادہ
ضعیف ہے ابن حبان فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ راویوں کی طرف نسبت کر کے ایسی حدیث بیان
کرتا ہے جو ثقہ راویوں کی حدیث کے خلاف ہوتی ہے۔

☆..... ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں لَيْسَ بِالْقَوِيَّ (التعديل والتجريح ج ۲ ص ۵۸۳) داود بن
الحصین قوی نہیں۔

☆..... ابو زرہ رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ لَيْسَ (التعديل والتجريح ج ۲
ص ۵۸۳) داود بن الحصین کمزور راوی ہے۔

☆..... ابن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں كُنَّا نَتَّقِي حَدِيثَ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ (الجرح
والتعديل ج ۱ ص ۴۰) ہم داود بن الحصین کی حدیث سے بچتے تھے۔

سوال نمبر 7

سند نمبر ۳ داود بن الحصین عکرمہ سے روایت کر رہا ہے اور داود بن الحصین جو
روایت عکرمہ سے نقل کرے وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہوتی ہے چنانچہ
☆..... امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ اور صحیح بخاری کے راوی علی بن المدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں
مَا رَوَى عَنْ عِكْرِمَةَ فَمُنْكَرُ الْحَدِيثِ داود بن الحصین عکرمہ سے جو حدیث نقل کرے
وہ منکر ہے (التعديل والتجريح ج ۲ ص ۳۸۳) علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مُرْسَلُ
الشَّعْبِيِّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (الضعفاء للعلی
ج ۲ ص ۳۶) داود عن عکرمہ عن ابن عباس کی روایت کے مقابلہ میں مجھے شعبی کی مرسل
روایت زیادہ پسند ہے۔

☆..... ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں أَحَادِيثُهُ عَنْ عِكْرِمَةَ مَنَّا كَثِيرٌ (تہذیب التہذیب ج ۳
ص ۱۵۷) داود بن الحصین کی حدیثیں جو عکرمہ سے ہیں وہ سب کی سب منکر ہیں۔

حرام کاری سے بچنے باب دوم: مغالطوں کے جوابات 299
 علامہ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ الْأَمَوِيُّ ثِقَّةٌ إِلَّا فِي عِكْرَمَةَ (تقریب التہذیب ص ۹۵)

داود بن الحصین ثقہ ہے مگر عکرمہ سے روایت کرنے میں معتبر نہیں۔
 علامہ زرقانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ثِقَّةٌ إِلَّا فِي عِكْرَمَةَ (شرح الزرقانی ج ۲ ص ۱۲) داود بن الحصین ثقہ ہے مگر عکرمہ سے روایت کرنے میں معتبر نہیں
 غیر مقلدین کے علامہ البانی لکھتے ہیں دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي عِكْرَمَةَ خَاصَّةً (ارواء الغلیل ج ۱ ص ۱۱۹) داود بن الحصین خاص طور پر عکرمہ سے روایت کرنے میں ضعیف ہے۔
 چونکہ منکرین فقہ کی پیش کردہ مذکورہ بالا حدیث رکاتہ داود بن الحصین عن عکرمہ کی سند سے ہے اس لیے یہ منکر ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سوال نمبر 8

بدعتی کی حدیث کے بارے میں رائج مذہب یہ ہے کہ جس حدیث سے اس کی بدعت کی تقویت و تائید ہوتی ہو اس کی وہ حدیث قبول نہیں کی جاتی (شرح مسلم للنووی ص ۶، شرح نخبة الفكر ص ۱۱۸) داود بن الحصین خارجی مذہب کے ساتھ متہم تھا لہذا یہ اہل بدعت میں سے ہے اور خارجی مذہب میں اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق رجعی شمار ہوتی ہے اور چونکہ تین طلاق والی حدیث رکاتہ سے اس بدعتی مذہب کی تائید ہوتی ہے اس لیے داود بن الحصین کی یہ حدیث محدثین کے اصول کے مطابق مردود ہے داود بن الحصین کے خارجی مذہب کے ساتھ متہم ہونے کا اور خارجی مذہب میں اکٹھی تین طلاق کے ایک ہونے کا ثبوت ملاحظہ فرمائیے

..... علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وَأَمَّا يَخَالِفُ فِي ذَلِكَ أَهْلُ الْبُذْعِ الْخَشَبِيَّةِ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْخَوَارِجِ عَصَمَنَا اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ (اتمہید لابن عبد البر ج ۲ ص ۳۷۸)

حرام کاری سے بچنے باب دوم: مغالطوں کے جوابات 300
 اور اکٹھی تین طلاقیں کے وقوع میں صرف اور صرف اہل بدعت خشبیہ وغیرہ یعنی معتزلہ اور خوارج نے مخالفت کی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت کے ساتھ ان سے بچائے

..... علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ يَذُلُّ عَلَى أَنَّ مَا عَدَا مَا وَصَفَ فِيهِ طَلَاقٌ بِدْعَةٍ لَكِنْ أَجْمَعَ ائِمَّةُ الْفُتُوَى عَلَى لُزُومِهِ إِذَا وَقَعَ إِلَّا مَنْ لَا يُعْتَدُّ بِهِ مِنَ الْخَوَارِجِ وَالرَّوَافِضِ (اکمال المعلم للفاضل عیاض ج ۵ ص ۸)

جو کچھ حدیث میں وارد ہوا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حدیث میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے ماسوا غیر شرعی طلاق ہے لیکن ائمہ فتویٰ کا غیر شرعی طلاق کے لازم ہونے پر اجماع ہے مگر خوارج اور روافض کے نزدیک لازم نہیں لیکن ان کا قول معتبر نہیں۔

..... علامہ ساجی رحمہ اللہ کہتے ہیں يَتَّهِمُ بِرَأْيِ الْخَوَارِجِ (تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۱۵۷) داود بن الحصین خوارج کی رائے کے ساتھ متہم ہے۔

..... ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں كَانَ يَذْهَبُ مَذْهَبُ الشُّوَابَةِ (الثقات لابن حبان ج ۶ ص ۲۸۳) رُمِيَ بِرَأْيِ الْخَوَارِجِ (شرح الزرقانی ج ۱ ص ۲۷۷) داود بن الحصین خارجی مذہب رکھتا تھا۔

..... مصعب رحمہ اللہ کہتے ہیں كَانَ يَتَّهِمُ بِرَأْيِ الْخَوَارِجِ (التمہید ج ۲ ص ۳۱۰)

داود بن الحصین خوارج کی رائے کے ساتھ متہم ہے۔

..... علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ داود بن الحصین اور ثور بن یزید کے بارے میں لکھتے ہیں

كَانَا جَمِيعًا يُنْسَبَانِ إِلَى الْقَدَرِ وَالْإِلَى مَذْهَبِ الْخَوَارِجِ (التمہید ج ۲ ص ۳۱۰)

داود بن الحصین اور ثور بن یزید کی قدری اور خارجی مذہب کی طرف نسبت کی جاتی تھی

..... علامہ زرقانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں رُمِيَ بِرَأْيِ الْخَوَارِجِ (شرح الزرقانی ج ۲ ص ۱۲)

داود بن الحصین خوارج کی رائے کے ساتھ متہم ہے۔

سوال نمبر 9

طلاق دہندہ کی تعیین میں اضطراب ہے کہ رکنا ہے یا ان کے والد عبد یزید بعض حدیثوں میں ہے کہ رکنا کے والد عبد یزید نے اپنی بیوی یعنی رکنا کے والدہ کو طلاق دی تھی (مسند رک ح ۲ ص ۴۹۱، بیہقی ج ۷ ص ۳۳۹، سنن ابی داود ج ۱ ص ۲۹۸) اور بعض حدیثوں میں ہے کہ خود رکنا نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی (سنن ابی داود ج ۱ ص ۳۰۰، مسند رک ح ۲ ص ۱۹۹، بیہقی ج ۷ ص ۳۳۹، مسند احمد ج ۱ ص ۲۶۵)۔

سوال نمبر 10

اگر طلاق دہندہ رکنا ہے تو بعض حدیثوں میں ہے کہ رکنا نے تین طلاقیں دی تھیں اور آپ ﷺ نے رجوع کا حکم دیا (سنن کبریٰ بیہقی ج ۷ ص ۳۳۹، مسند ابی یعلیٰ ج ۴ ص ۳۷۹، مسند احمد ج ۱ ص ۲۶۸، سنن ابی داود ج ۱ ص ۳۳۹، مصنف عبد الرزاق ج ۶ ص ۳۹۰) اور بعض حدیثوں میں ہے کہ طلاق البتہ دی تھی (اس حدیث کے حوالے تفصیلاً آگے آ رہے ہیں) اور رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ قسم دے کر پوچھا تھا کہ تیری نیت کیا تھی انھوں نے قسم کھا کر کہا ایک طلاق کی نیت تھی۔

مؤیدات

☆..... امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت رکنا رضی اللہ عنہ کی طلاق البتہ والی حدیث لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَيُرْوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رُكَّانَةَ طَلَّقَتْ أُمَّرَأَةً فَلَا تَأْتِي الْحَدِيثَ

(علل الترمذی الکبیر ج ۱ ص ۱۷۱)

میں نے اپنے استاذ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ اس حدیث میں اضطراب ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طرح بھی نقل کی گئی ہے کہ رکنا رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں۔

☆..... امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں وَأَمَّا حَدِيثُ أَبِي رُكَّانَةَ فَحَدِيثٌ مُضْطَرَبٌ آگے اضطراب سند کی تفصیل لکھ کر فرماتے ہیں فَهَذَا اضْطِرَابٌ فِي الْأِسْمِ وَالْفِعْلِ وَلَا يُحْتَاجُ بِشَيْءٍ مِنْ مِثْلِ هَذَا لِعَيْنِ اس حدیث کے اندر طلاق دہندہ کے نام میں اضطراب ہے اور اس کے فعل میں بھی اضطراب ہے کہ اس نے طلاقیں تین دی تھیں یا لفظ البتہ کے ساتھ طلاق دی تھی؟ اور ایسی مضطرب حدیث کے ساتھ دلیل نہیں پکڑی جاسکتی۔

☆..... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں يُضْطَرَبُ (المجموع شرح المہذب ج ۱۷ ص ۱۲۲، البدرا لمیر ج ۸ ص ۱۰۵)

سوال:..... ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ تین طلاقیں کا اور طلاق البتہ کا واقعہ علیحدہ علیحدہ ہے لہذا ان میں کوئی اضطراب نہیں؟

جواب: اولاً..... عرض یہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کے لکھنے سے پہلے فرمایا ہے إِنَّ كَانَ خَبَرُ ابْنِ جُرَيْجٍ مَحْفُوظًا کہ اگر بالفرض ابن جریج کی حدیث محفوظ ہو تو پھر یوں تطبیق ہو سکتی ہے گویا ابن حجر رحمہ اللہ نے واضح طور پر بتا دیا کہ ابن جریج کی حدیث غیر محفوظ ہے اس لیے اس کے مقابلہ میں طلاق البتہ والی حدیث کو ترجیح ہوگی جیسا کہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ وغیرہ نے اسی حدیث کو ترجیح دی ہے۔

ثانیاً..... اس ایک وجہ اضطراب کے ختم ہونے سے حدیث حجت نہیں بن سکتی کیونکہ اسناد کے وجہ ضعف جوں کے توں باقی ہیں چنانچہ حافظ ابن حجر نے اس تطبیق کے بعد صاف لکھا کہ اس میں بعض بنی ابی رافع مجہول ہے میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہے۔

ثالثاً..... تعدد واقعہ پر محمول کرنے کے باوجود طلاق دہندہ کی تعیین والا اضطراب پھر بھی باقی رہ جاتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ رکنا نے تین طلاقیں دیں دوسری میں ہے کہ رکنا کے والد نے تین طلاقیں دیں۔

رابعا..... ان دونوں قسم کی حدیثوں میں معنوی اضطراب پھر بھی باقی رہ جاتا ہے کیونکہ تین طلاق والی حدیث کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک طلاق ہوتی ہے جبکہ طلاق بتہ والی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں تین ہوتی ہیں اس کی تفصیل باب اول کی احادیث مرفوعہ میں حدیث نمبر ۱۰ کے تحت ملاحظہ کیجئے۔

سوال نمبر 11

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کی تین طلاق والی حدیث جس کو منکرین فقہ دلیل بناتے ہیں اس میں معنی کے لحاظ سے ایک احتمال یہ ہے کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں طلاق بتہ تھی یعنی پکی طلاق لیکن بعض راویوں نے اس پکی طلاق سے اپنے فہم کے مطابق تین طلاقیں سمجھ کر طلاق بتہ کو طلاق ثلاث کے ساتھ تعبیر کر دیا حالانکہ اس سے مراد تین طلاقیں نہ تھیں بلکہ ایک طلاق بابتہ تھی جس میں حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اسی ایک طلاق کی نیت کی تھی اس احتمال کے مطابق یہ حدیث منکرین فقہ کی دلیل نہیں بن سکتی۔

مؤیدات

☆..... امام نووی رحمۃ اللہ علیہ المتونی 676ھ اور امام ابن الملقن رحمۃ اللہ علیہ المتونی 408ھ لکھتے ہیں

وَأَصْحَاهَا أَنَّهَا طَلَّقَتْهُ الْبَتَّةَ وَأَنَّ الثَّلَاثَ ذِكْرَتْ فِيهِ عَلَى الْمَعْنَى

(المجموع شرح المہذب ج 17 ص 122، البدر المیر ج 8 ص 105)

اور صحیح یہ ہے کہ یہ قصہ طلاق بتہ کا تھا اور اس میں تین طلاق کا ذکر روایت بالمعنی کے طور پر ہے

☆..... علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ المتونی 388ھ حدیث رکانہ رضی اللہ عنہ ثلاثا والی ذکر کرنے کے بعد

لکھتے ہیں قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ إِتِمَارًا وَاهُ الرَّاَوِي عَلَى

الْمَعْنَى دُونَ اللَّفْظِ وَذَلِكَ أَنَّ النَّاسَ قَدْ اخْتَلَفُوا فِي الْبَتَّةِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ

ثَلَاثَةٌ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ وَاحِدَةٌ وَكَأَنَّ الرَّاَوِي لَهُ مِمَّنْ يَذْهَبُ مَذْهَبَ

الثَّلَاثِ فَحَكَى أَنَّهُ قَالَ إِنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا يُرِيدُ الْبَتَّةَ الَّتِي حُكْمُهَا عِنْدَهُ حُكْمُ

الثَّلَاثِ وَاللَّهِ أَعْلَمُ (معالم السنن للخطابی ج 2 ص 289، 290)

یہ بھی احتمال ہے کہ ابن جریر کی حدیث میں روایت باللفظ نہ ہو بلکہ روایت

بالمعنی ہو کیونکہ ممکن ہے کہ راوی کا مذہب یہ ہو کہ لفظ البتہ سے تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں تو

اس نے (اپنے مذہب اور اپنے فہم کے مطابق) لفظ البتہ کی بجائے ثلاثا کا لفظ ذکر کر دیا۔

کیونکہ اس کے نزدیک لفظ البتہ اور ثلاثا کا حکم ایک ہے۔

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ رکانہ رضی اللہ عنہ کا اصل واقعہ طلاق بتہ کا ہے لیکن

راوی نے اپنے فہم کے مطابق لفظ البتہ کی جگہ ثلاثا کا لفظ بول دیا ہے جس سے تین طلاق

ہونے کی غلط فہمی پیدا ہو گئی لہذا رکانہ رضی اللہ عنہ کی حدیث البتہ، حدیث ہے..... جبکہ ثلاثا والا

مضمون راوی کی رائے ہے حدیث نہیں۔

☆..... قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ المتونی 544ھ لکھتے ہیں!

وَلَعَلَّهُمْ سَمِعُوا أَنَّهُ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُمْ يَعْتَقِدُونَ أَنَّ الْبَتَّةَ هِيَ الثَّلَاثُ ،

كَرَّائِي مَالِكٍ فِيهَا ، فَعَبَّرُوا عَنْ ذَلِكَ بِالْمَعْنَى ، وَقَالُوا : طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ،

لَا عَقْدَ لَهُمْ أَنَّ الْبَتَّةَ هِيَ الثَّلَاثُ . (اکمال المعلم شرح المسلم ج 5 ص 11)

ممکن ہے کہ انھوں نے طلاق بتہ کا سماع کیا لیکن ان کا عقیدہ یہ ہو کہ لفظ البتہ

کے ساتھ تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے پھر انھوں

نے اپنے اس مذہب کے مطابق روایت بالمعنی کی اور کہا طلقها ثلاثا کیونکہ ان کے عقیدہ

کے مطابق البتہ کے لفظ کے ساتھ تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں

سوال نمبر 12

اور یہ بھی ممکن ہے کہ رکانہ کی مراد تین طلاقوں سے تین الفاظ طلاق ہوں یعنی

رکانہ نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ کہا انت طالق، انت طالق، انت طالق لیکن نیت ایک طلاق

کی ہواور تین لفظ بطور تاکید کے بولے گئے اور ان کو حضور علیہ السلام نے رکائے اور ان کی ایک طلاق کی نیت کی وجہ سے رجوع کا حکم دیا ہوا اس صورت میں اس حدیث سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ جب طلاق دہندہ کی نیت ایک طلاق دینے کی ہو لیکن ایک طلاق کو پکا کرنے کیلئے طلاق کے الفاظ تین دفعہ کہہ دے تو ایسے تین الفاظ طلاق جو نیت تاکید کہے گئے تھے ان کو رسول اللہ ﷺ نے ایک طلاق رجعی قرار دیکر رجوع کا حکم دیا لیکن تین طلاقتوں کو ایک طلاق رجعی قرار دیا ہو یہ ثابت نہیں ہوتا۔

سوال نمبر 13

اگر اس حدیث سے منکرین فقہ والا معنی مراد ہو تو یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ پہلے تین طلاقتوں کے بعد بھی اس طرح رجوع جائز تھا جیسے ایک طلاق کے بعد رجوع جائز ہے گویا کہ اس زمانہ میں تین طلاق اور ایک طلاق میں رجوع کے اعتبار سے کوئی فرق نہ تھا اسی لیے حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان تین طلاقتوں کا حکم ایک طلاق جیسا ہے اس لیے تو رجوع کر لے ممکن ہے یہ واقعہ اسی زمانے کا ہو لیکن بعد میں حد مقرر کر دی گئی کہ صرف دو طلاقتوں کے بعد رجوع ہو سکتا ہے تیسری طلاق کے بعد رجوع نہیں ہو سکتا جیسا کہ امام ابو داؤد نے اس کے نسخ پر دو باب قائم کیے ہیں باب فی نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۹۷) اور باب بقیة نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۹۸) اور پھر اس کی تائید میں تیسرا باب قائم کیا باب فی البتہ جس میں حضرت رکائے کا طلاق البتہ والا قصہ نقل کیا ہے۔

سوال نمبر 14

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور منسوخ بھی نہ ہو تو یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے اور جو حدیث قرآن کے خلاف ہو وہ حجت نہیں ہوتی (ملاحظہ کیجئے باب اول فیصلہ از قرآن)

سوال نمبر 15

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور منسوخ بھی نہ ہو تو یہ حدیث ۱۱۶ احادیث مرفوعہ جن کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور معنی مشہور ہیں کے خلاف ہے اس لیے سنت مشہورہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے حجت نہیں (ملاحظہ کیجئے باب اول فیصلہ از احادیث مرفوعہ)

سوال نمبر 16

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور منسوخ بھی نہ ہو تو یہ حدیث ۱۹ آثار خلفاء راشدین کے خلاف ہے پس خلفاء راشدین کے نزدیک جو حدیث حجت نہیں وہ یقیناً مردود ہے۔ (ملاحظہ کیجئے باب اول فیصلہ از آثار خلفاء راشدین)

سوال نمبر 17

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور منسوخ بھی نہ ہو تو یہ حدیث ۵۷ آثار صحابہ اور ۵۷ آثار تابعین و تبع تابعین کے خلاف اور معارض ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ تابعین اور تبع تابعین نے اس حدیث کا اعتبار نہیں کیا بلکہ اس کے برعکس فیصلے کیے ہیں تو بعد میں یہ کیسے حجت ہو سکتی ہے؟ (ملاحظہ کیجئے باب اول فیصلہ از آثار صحابہ و تابعین و تبع تابعین)

سوال نمبر 18

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور منسوخ بھی نہ ہو تو یہ حدیث اجماع صحابہ اور اجماع امت کے خلاف اور معارض ہے اور جو حدیث اجماع صحابہ اور اجماع امت کے خلاف ہو وہ محدثین اور فقہاء کے نزدیک حجت نہیں ہوتی۔ (ملاحظہ کیجئے باب اول اجماع صحابہ اور اجماع امت)

سوال نمبر 19

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور منسوخ بھی نہ ہو تو یہ حدیث، راوی حدیث صحابی رسول ﷺ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے 24 فتاویٰ کے خلاف ہے نیز راوی حدیث تابعی حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کے بھی خلاف ہے ان کا فتویٰ تابعین و تبع تابعین کے فیصلوں میں گزر چکا ہے۔ لہذا خود رواۃ حدیث کے نزدیک یہ حدیث ناقابل عمل ہے اور اس کا روایت کرنا ایسے ہے جیسے ہم قرآن میں منسوخ آیات پڑھتے پڑھاتے ہیں۔

مؤیدات

..... علامہ مرتضیٰ زبیدی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں

وَأُجِيبَ بِأَنَّ مُعَارَضَتَهُ بِفَتْوَى ابْنِ عَبَّاسٍ بِوُقُوعِ الثَّلَاثِ وَبِأَنَّهُ مَذْهَبُ شَاذٍ فَلَا يَعْمَلُ بِهِ إِذْ هُوَ مُنْكَرٌ (اتحاف السادة ج 5 ص 398)

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث راوی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تین طلاق والے فتویٰ کے خلاف ہے اور تین طلاق کے ایک ہونے والا مذہب شاذ اور منکر ہے لہذا یہ قابل عمل نہیں ہے

..... علامہ قسطلانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں

أُجِيبَ بِأَنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ وَشَيْخَهُ مُخْتَلَفٌ فِيهِمَا مَعَ مُعَارَضَتِهِ بِفَتْوَى ابْنِ عَبَّاسٍ بِوُقُوعِ الثَّلَاثِ (ارشاد الساری للقسطلانی ج 8 ص 133)

حدیث رکانہ رضی اللہ عنہ طلاق ثلاث والی کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ محمد بن اسحاق اور اس کا شیخ مختلف فیہ راوی ہے نیز یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اکٹھی تین طلاق کے واقع ہو جانے والے فتویٰ کے بھی معارض ہے۔

..... حافظ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔

مُعَارَضَتُهُ بِفَتْوَى ابْنِ عَبَّاسٍ بِوُقُوعِ الثَّلَاثِ كَمَا تَقَدَّمَ مِنْ رِوَايَةِ مُجَاهِدٍ وَغَيْرِهِ فَلَا يَطْنُ بِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ هَذَا الْحُكْمُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يُفْتَى بِخِلَافِهِ (فتح الباری ج 9 ص 454)

(حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کی تین طلاق والی حدیث) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے فتویٰ (کہ تین اکٹھی طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں) جیسا کہ مجاہد رضی اللہ عنہ وغیرہ کی روایت سے گزر چکا ہے سے یہ حدیث ٹکراتی ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہرگز یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ ان کے نزدیک یہ حدیث نبی ﷺ سے ثابت ہو اور پھر فتویٰ اس کے خلاف دیں۔

..... امام ابو داود رحمہ اللہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کی تین طلاق والی حدیث کی تعلیل و تردید کے لئے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ (کہ اکٹھی تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں) آٹھ اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ان کا مقصود یہ ہے کہ اگر حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کی تین طلاق والی حدیث صحیح ہوتی تو اس حدیث کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کے خلاف فتویٰ نہ دیتے۔ اس کے بعد امام ابو داود رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک غلط فتویٰ کی بھی تردید کرتے ہوئے اس کو شاذ و مضطرب قرار دے کر رد کیا ہے اس کی پوری تفصیل باب اول میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ کے اخیر میں ملاحظہ کیجئے۔

سوال نمبر 20

حدیث کا یہ مضمون اجنبیوں کا بیان کردہ ہے جو حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے افراد خانہ کے بیان کے خلاف ہے وہ طلاق بتہ بتلاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ رکانہ رضی اللہ عنہ کے افراد خانہ اصل واقعہ اور حقیقت حال کو زیادہ جانتے ہیں۔ مزید مرجحات کی تفصیل اعتراض نمبر 21 کے ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔

بعض محدثین کے نزدیک حدیث رکناہ رضی اللہ عنہ میں اضطراب ہے اس لیے حجت نہیں جبکہ بعض محدثین و فقہاء نے طلاق البتہ والی حدیث کو رائج اور اصح قرار دیا ہے جبکہ تین طلاق والی حدیث کو کسی ایک معتبر محدث و فقیہ نے رائج اور اصح نہیں کہا پس تین طلاق والی حدیث رکناہ مرجوح اور غیر اصح ہونے کی وجہ سے احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں دلیل نہیں بن سکتی ذیل میں حضرت رکناہ رضی اللہ عنہ کی طلاق البتہ والی حدیث کی اصحیت اور ترجیح پر چند دلائل اور محدثین کی چند نقول ملاحظہ فرمائیں اور یہ بات واضح رہے کہ طلاق البتہ والی حدیث اکٹھی تین طلاقیں کے تین ہونے کی دلیل ہے ایک طلاق رجعی ہونے کی دلیل نہیں جیسا کہ احادیث مرفوعہ میں اس کی تفصیل گزر چکی ہے

رکناہ رضی اللہ عنہ کی حدیث البتہ کی ترجیح پر دلائل

دلیل نمبر 1..... (قرآن و حدیث وغیرہ کی موافقت)

طلاق بتہ والی حدیث اپنے مفہوم و معنی کے اعتبار سے قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم، آثار تابعین رضی اللہ عنہم و تبع تابعین رضی اللہ عنہم، اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم اور اجماع امت کے موافق ہے کیونکہ ان دلائل سے اکٹھی تین طلاقیں کا واقع ہونا ثابت ہوتا ہے اور رکناہ رضی اللہ عنہ کی حدیث البتہ سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر رکناہ رضی اللہ عنہ تین طلاقیں کی نیت کرتے تو تین طلاقیں ہو جاتیں نیز رکناہ رضی اللہ عنہ نے ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق ہوئی یہ مذکورہ بالا دلائل کے خلاف نہیں جبکہ تین طلاق کے مضمون والی حدیث رکناہ رضی اللہ عنہ، قرآن کے خلاف ہے، حدیث کے بھی خلاف ہے، آثار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے بھی خلاف ہے، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کے بھی خلاف ہے، آثار تابعین رضی اللہ عنہم و تبع تابعین رضی اللہ عنہم کے بھی خلاف ہے اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم کے بھی خلاف ہے،

دلیل نمبر 2..... (حدیث اور راوی حدیث کے مذہب میں موافقت)

حدیث رکناہ رضی اللہ عنہ کے راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم باب اول میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے چوبیس (24) فتوے نقل کر چکے ہیں جن میں صراحت ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں پس راوی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ طلاق بتہ والی حدیث پر ہے۔ اس لئے اس کو ترجیح ہوگی۔ اور تین طلاق والی حدیث پر فتویٰ نہ دینے اور اس کے خلاف فتویٰ دینے سے معلوم ہوا کہ خود حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ حدیث غلط اور ناقابل عمل ہے۔

..... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

مُعَارَضَتُهُ بِفَتْوَى ابْنِ عَبَّاسٍ بِوُقُوعِ الثَّلَاثِ كَمَا تَقَدَّمَ مِنْ رِوَايَةِ مُجَاهِدٍ وَغَيْرِهِ فَلَا يُطَنُّ بِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ هَذَا الْحُكْمُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يُفْتَى بِخِلَافِهِ (فتح الباری ج 9 ص 454)

(حضرت رکناہ رضی اللہ عنہ کی تین طلاق والی حدیث) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے فتویٰ (کہ تین اکٹھی طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں) جیسا کہ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی روایت سے گذر چکا ہے سے یہ حدیث لکراتی ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہرگز یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ ان کے نزدیک یہ حدیث نبی ﷺ سے ثابت ہو اور پھر فتویٰ اس کے خلاف دیں۔

..... علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ رکناہ رضی اللہ عنہ کی تین طلاق والی حدیث کے جواب میں لکھتے ہیں

مُعَارَضَتُهُ بِفَتْوَى ابْنِ عَبَّاسٍ بِوُقُوعِ الثَّلَاثِ كَمَا سَيَأْتِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَبِأَنَّهُ مَذْهَبُ شَاذٍ فَلَا يَمْعَلُ بِهِ إِذْ هُوَ مُنْكَرٌ

(ارشاد الساری للقسطلانی ج 8 ص 133)

یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اکٹھی تین طلاق کے وقوع والے فتویٰ کے بھی خلاف ہے پھر یہ مذہب امت کے اجماعی مذہب سے ایک جدا قبیح مذہب ہے لہذا اس پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔

☆..... امام ابو داود رحمہ اللہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کی تین طلاق والی حدیث کی تعلیل و تردید کے لئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ (کہ اکٹھی تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں) آٹھ اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ان کا مقصود یہ ہے کہ اگر حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کی تین طلاق والی حدیث صحیح ہوتی تو اس حدیث کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کے خلاف فتویٰ نہ دیتے۔ اس کے بعد امام ابو داود رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک غلط فتویٰ کی بھی تردید کرتے ہوئے اس کو شاذ و مضطرب قرار دے کر رد کیا ہے اس کی پوری تفصیل باب اول میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ کے اخیر میں ملاحظہ کیجئے۔

دلیل نمبر 3۔ (ترجیح حدیث پر فقہاء و محدثین کی شہادات)

حدیث البتہ کو درج ذیل محدثین و فقہاء نے ترجیح دی ہے۔

(1)..... علی بن محمد الطنافسی رحمہ اللہ المتوفی 235ھ حدیث رکانہ رضی اللہ عنہ جو طلاق البتہ والی ہے

اس کے بارے میں کہتے ہیں مَا أَشْرَفَ هَذَا الْحَدِيثُ يَهْدِي بِيَدِهِ إِلَى الْمَعْنَى

(البدرا المنیر ج ۸ ص ۱۰۴، سنن ابن ماجہ ج 1 ص 148)

(2)..... امام نووی المتوفی 676ھ اور امام ابن الملقن المتوفی 408ھ لکھتے ہیں

وَأَصَحُّهَا أَنَّهَا طَلَقُ الْبَتَّةِ وَأَنَّ الثَّلَاثَ ذِكْرَتْ فِيهِ عَلَى الْمَعْنَى

(المجموع شرح المہذب ج 17 ص 122، البدرا المنیر ج 8 ص 105)

اور صحیح یہ ہے کہ یہ قصہ طلاق بتہ کا تھا اور اس میں تین طلاق کا ذکر روایت بالمعنی کے طور پر ہے

(3)..... امام ابو داود رحمہ اللہ المتوفی 275ھ

امام ابو داود رحمہ اللہ حدیث رکانہ رضی اللہ عنہ کو دونوں طرح نقل کر کے طلاق بتہ والی

حدیث کو ترجیح دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تین طلاق کا مضمون نقل کرنے والے لوگ اجنبی ہیں جبکہ طلاق بتہ کا مضمون نقل کرنے والے حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے اپنے گھر کے لوگ ہیں اور گھر کے معاملہ کو گھر کے لوگ ہی بہتر جانتے ہیں چنانچہ امام ابو داود رحمہ اللہ حضرت ابن ابی داود میں یہ بات دو جگہ لکھی ہے (۱) باب البتہ ج ۱ ص ۳۰۰ میں امام موصوف نے حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کی طلاق بتہ والی حدیث کو تین سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ۱۔ محمد بن یونس عن النسائی.....

عَنْ نَافِعِ بْنِ عَجْبَرٍ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ أَنَّ رُكَانَةَ

الرَّحْمَتِ ب۔ ابْنُ الصَّرْحِ وَابْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ..... عَنْ نَافِعِ بْنِ عَجْبَرٍ

عَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الخ۔ ج۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ (رُكَانَةَ) اس کے بعد لکھتے ہیں قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ

حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا لِأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کی تین سندوں کے ساتھ طلاق بتہ والی مذکور حدیث ابن جریج کی تین

طلاقیوں والی حدیث سے زیادہ صحیح ہے کیونکہ طلاق بتہ کے راوی حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے گھر

کے لوگ ہیں اور وہ گھر کے معاملہ کو زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ (طلاق بتہ کے راوی نافع بن

عجبر حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں اور عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے

پڑپوتے ہیں جبکہ طلاق ثلاث کا راوی ابن جریج اجنبی ہے) (۲) باب شرح المراجعة بعد

التطليقات الثلاث ج ۱ ص ۲۹۹، ۳۰۰ پر لکھتے ہیں قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ نَافِعِ بْنِ

عَجْبَرٍ (ان رکانہ طلق امراته) وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَرَدَّهَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَصَحُّ لِأَنَّ وَلَدَ

الرَّجُلِ وَأَهْلَهُ أَعْلَمُ بِهِ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ

وَاحِدَةً۔ امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نافع بن عجبر رحمہ اللہ اور عبداللہ بن علی رحمہ اللہ کی

حدیث (کہ رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی تھی) اصح ہے کیونکہ آدمی کے اہل اولاد کو اس کے اصل معاملہ کا زیادہ علم ہوتا ہے اور اس کے مطابق حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی اور اس میں ایک طلاق کی نیت کی تھی جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طلاق بابت قرار دے کر اس کو رجوع بالنکاح کا حکم دیا تھا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی سنن بیہقی ج ۷ ص ۵۵۵ پر امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی اس جرح کو نقل کیا ہے۔

(4)..... علامہ خطابی رحمہ اللہ التوفی 388ھ حدیث رکانہ رضی اللہ عنہ ثلاثا والی ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں وَقَدْ رَوَى أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ أَجْوَدَ مِنْهُ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَتْ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ..... قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ إِنَّمَا رَوَاهُ الرَّاَوِيُّ عَلَى الْمَعْنَى دُونَ اللَّفْظِ وَذَلِكَ أَنَّ النَّاسَ قَدْ اخْتَلَفُوا فِي الْبَتَّةِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ ثَلَاثَةٌ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ وَاحِدَةٌ وَكَانَ الرَّاَوِيُّ لَهُ مِمَّنْ يَذْهَبُ مَذْهَبَ الثَّلَاثِ فَحَكَى أَنَّهُ قَالَ إِنِّي طَلَقْتُهَا ثَلَاثًا يُرِيدُ الْبَتَّةَ الَّتِي حُكْمُهَا عِنْدَهُ حُكْمُ الثَّلَاثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ (معالم السنن للخطابی ج 2 ص 289، 290)

اور تحقیق امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے طلاق بتہ والی اس حدیث کو ایسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے جو تین طلاقیں والی حدیث کی سند سے زیادہ عمدہ ہے نیز یہ بھی احتمال ہے کہ ابن جریج کی حدیث میں روایت باللفظ نہ ہو بلکہ روایت بالمعنی ہو کیونکہ ممکن ہے کہ راوی کا مذہب یہ ہو کہ لفظ البتہ سے تین طلاقیں مراد ہوتی ہیں تو اس نے لفظ البتہ کی بجائے ثلاثا کا لفظ ذکر کر دیا۔ کیونکہ اس کے نزدیک لفظ البتہ اور ثلاثا کا حکم ایک ہے۔ (یعنی امام خطابی رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ رکانہ رضی اللہ عنہ کا اصل واقعہ طلاق بتہ کا ہے لیکن راوی نے اپنے فہم کے مطابق لفظ البتہ کی جگہ ثلاثا کا لفظ بول دیا ہے جس سے تین طلاق ہونے کی غلط فہمی پیدا ہو گئی پس رکانہ رضی اللہ عنہ کی حدیث البتہ، حدیث ہے جبکہ ثلاثا والا مضمون راوی کی رائے ہے حدیث نہیں)

(5)..... امام حاکم رحمہ اللہ التوفی 405ھ طلاق بتہ والی حدیث درج ذیل سند (جریر بن حازم عن الزبیر بن سعید عن عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانہ عن جدہ رکانہ بن عبد یزید) کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں

قَدْ انْحَرَفَ الشَّيْخَانِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيِّ فِي الصَّحِيحَيْنِ غَيْرَ أَنَّ لِهَذَا الْحَدِيثِ مُتَابِعًا مِنْ بَنِي رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدٍ الْمُطَّلِبِيِّ فَيَصِحُّ بِهِ الْحَدِيثُ (المُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ لِلْحَاكِمِ ج 2 ص 199)

امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیحین میں زبیر بن سعید ہاشمی کی حدیث کے نقل کرنے سے انحراف کیا ہے مگر رکانہ بن عبد یزید مطلی رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جو انباء رکانہ (کتاب میں بنت رکانہ کا لفظ کتابت کی غلطی ہے، ناقل) کی سند سے مروی ہے وہ حدیث زبیر کا متابع ہے لہذا اس متابعت کی وجہ سے حدیث زبیر (سند او متنا) صحیح ہو جاتی ہے۔ (6)..... امام حاکم رحمہ اللہ طلاق بتہ والی حدیث رکانہ امام شافعی رحمہ اللہ کی سند (محمد بن ادریس الشافعی عن عمہ محمد بن علی بن شافع عن نافع بن عجمیر بن عبد یزید عن رکانہ بن عبد یزید) سے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

قَدْ صَحَّ الْحَدِيثُ بِهَذِهِ الرَّوَايَةِ فَإِنَّ الْإِمَامَ الشَّافِعِيَّ قَدْ اتَّقَنَهُ وَحَفِظَهُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَالسَّائِبِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدٍ أَبِ الشَّافِعِ بْنِ السَّائِبِ وَهُوَ أَخُ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ عَمُّ الشَّافِعِيِّ شَيْخُ قُرَيْشٍ فِي عَصْرِهِ (المُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ لِلْحَاكِمِ ج 2 ص 199)

طلاق بتہ والی حدیث امام شافعی رحمہ اللہ کی اس سند کے ساتھ صحیح ہے کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو رکانہ رضی اللہ عنہ کے افراد خانہ سے ضبط کیا ہے اور حفظ کیا ہے۔ اور سائب بن عبد یزید، شافع بن السائب کا باپ ہے اور سائب، رکانہ بن عبد یزید کا بھائی ہے

حرام کاری سے بچنے 315 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
اور محمد بن علی بن شافع، امام شافعی رحمہ اللہ کا چچا ہے جو اپنے زمانہ میں قریش کا بزرگ آدمی تھا
(7)..... علامہ ابن بطال رحمہ اللہ المتوفی 449ھ

(شرح البخاری لابن بطال ج 7 ص 392)

(8)..... امام بیہقی رحمہ اللہ المتوفی 458ھ رحمہ اللہ رکانہ رحمہ اللہ کی تین طلاق والی حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: وَهَذَا إِسْنَادٌ لَا تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ مَعَ كَمَايَةِ رَوَوْا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فُتِيَاهُ بِخِلَافِ ذَلِكَ وَمَعَ رِوَايَةِ أَوْلَادِ رُكَانَةَ أَنَّ طَلَاقَ رُكَانَةَ كَانَ وَاحِدَةً أَسْ حَدِيثُ اسَّ حَدِيثُ كَسَا تَحْتِ قَا نَم نِيسَ هُو سَكْتِي كِي وَنَكَا أَ تْهُ رَا دِي حَضْرَتِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ سَعِ اس كَعْلَافِ فُتُو ي نَقْل كَرْتِ هِيسَ نِيَز حَضْرَتِ رُكَانَةَ رَضِيَ كِي اَوْلَا دِي رَا وِيت يِ هِ كَرُكَانَةَ رَضِيَ نَعِ اِيَك طَلَا ق دِي تَحِي (سَنَن بِيَهَقِي ج 7 ص 555)

(9)..... ابن عبد البر رحمہ اللہ المتوفی 463ھ حدیث رکانہ رحمہ اللہ ثلاثا والی نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: قَالَ أَبُو عَمْرٍ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ (خَطَأً) وَأَنَّمَا طَلَّقَ رُكَانَةُ زَوْجَتَهُ الْبَتَّةَ لَا كَذَلِكَ رَوَاهُ الثَّقَاتُ أَهْلُ بَيْتِ رُكَانَةَ الْعَالَمُونَ بِهِ وَسَنَدُ كُورُهُ فِي هَذَا الْبَابِ (الاستاذ كَارِج 6 ص 9)

امام ابن عبد البر ابو عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے یعنی غلط ہے کیونکہ رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی تھی، رکانہ کے گھر کے ثقہ لوگ جو اس قصہ کو بخوبی جانتے ہیں وہ طلاق بتہ بیان کرتے ہیں تین طلاقیں بیان نہیں کرتے اور ہم اس کو اسی باب میں آگے ذکر کریں گے

(10)..... علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ امام ابو داود رحمہ اللہ کی بات کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ الشَّافِعِيِّ (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ شَافِعٍ) وَجَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَذَلِكَ أَنَّ بَنَ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حرام کاری سے بچنے 316 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَحَدِيثُ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ أَصَحُّ لَأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ أَبُو عَمْرٍ رِوَايَةُ الشَّافِعِيِّ لِحَدِيثِ رُكَانَةَ عَنْ عَمِّهِ أَمَّ وَقَدْ زَادَ زِيَادَةً لَأَتَرُدُّهَا الْأُصُولُ فَوَجَبَ قَبُولُهَا لِيَقَّةٍ نَاقِلِهَا وَالشَّافِعِيُّ وَعَمُّهُ وَجَدَهُ أَهْلُ بَيْتِ رُكَانَةَ مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ مَنَافٍ وَهُمْ أَعْلَمُ بِالْقِصَّةِ الَّتِي عُرِضَ لَهَا (الاستاذ كَارِج 6 ص 12)

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی حدیث (اپنے چچا محمد بن علی بن شافع سے) اور جریر بن حازم رحمہ اللہ کی حدیث زبیر بن سعید رحمہ اللہ سے زیادہ صحیح ہے ابن جریج رحمہ اللہ کی حدیث سے ابن جریج رحمہ اللہ نے روایت کی ہے ابن ابی رافع سے اور اس نے عکرمہ رحمہ اللہ سے اور عکرمہ رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں اور امام شافعی رحمہ اللہ کی روایت کردہ حدیث یہ ہے کہ رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو لفظ البتہ کے ساتھ طلاق دی تھی اور امام شافعی رحمہ اللہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے کیونکہ اس کے بیان کرنے والے رکانہ رضی اللہ عنہ کے گھر کے لوگ ہیں اور وہ اس پیش آمدہ قصہ کو زیادہ جانتے ہیں کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے چچا محمد بن علی اور ان کے جدا مجد رکانہ رضی اللہ عنہ کے گھر کے لوگ ہیں امام ابن عبد البر ابو عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی روایت اپنے چچا سے زیادہ کامل ہے اور اس نے ایسی زیادتی نقل کی ہے جس کو اصول رد نہیں کرتے لہذا اس زیادتی کے ناقل کے ثقہ ہونے کی وجہ سے اس کا قبول کرنا واجب ہے

(11)..... علامہ عماد الدین محمد طبری المعروف کیا ہر اسی رحمہ اللہ المتوفی 504ھ جمہور کے دلائل نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَصَحَّ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، وَلَوْ كَانَ

حرام کاری سے بچنے 317 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
لَا يَقَعُ الثَّلَاثُ لَمْ يَكُنْ لِهَذَا مَعْنَى. (أحكام القرآن للکلباء ج 1 ص 130)

اور صحیح یہ ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی تھی پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا کہ میں نے البتہ کے لفظ کے ساتھ فقط ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا آپ ﷺ نے قسم دے کر پوچھا کہ تو نے فقط ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا؟ اگر اکٹھی تین طلاقیں کے ارادہ کرنے سے تین طلاقیں واقع نہ ہوتیں بلکہ ایک ہی واقع ہوتی تو قسم دینا بے فائدہ ہو جاتا ہے۔

نیز علامہ کیا ہر اسی رحمہ اللہ اہل بدعت کی دو دلیلیں یعنی تین طلاق والی حدیث رکانہ اور حدیث ابوالصہباء نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں وَذَكَرَ عُلَمَاءُ الْحَدِيثِ أَنَّ هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ مُنْكَرَانِ. علماء حدیث نے ذکر کیا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں منکر ہیں

(أحكام القرآن للکلباء ج 1 ص 131)

(12)..... امام ابن العربی رحمہ اللہ تین طلاق والی حدیث رکانہ رحمہ اللہ کے جواب میں لکھتے ہیں
الْأَوَّلُ أَنَّ الصَّحِيحَ فِي حَدِيثِ رُكَانَةَ أَنَّهُ لَفْظُ الْبَتَّةِ لَا لَفْظُ الثَّلَاثِ
كَذَلِكَ فِي كُتُبِ الْحَدِيثِ (عارضة الاحوذی شرح الترمذی لابن العربی ج 1 ص 115)
اولا جواب یہ ہے کہ حدیث رکانہ میں صحیح یہ ہے کہ وہ لفظ البتہ کے ساتھ ہے
ثلاث (تین) کے لفظ کے ساتھ نہیں کتب حدیث میں اسی طرح ہے

(13)..... قاضی عیاض رحمہ اللہ المتونی 544ھ لکھتے ہیں۔

وَهَذِهِ الرَّوَايَةُ أَصَحُّ مِنْ رَوَايَتِهِمْ؛ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا؛ لِأَنَّ رَوَاتَهَا أَهْلُ بَيْتِ رُكَانَةَ وَهُمْ أَعْلَمُ بِقِصَّةِ صَاحِبِهِمْ إِنَّمَا رَوَى الرَّوَايَةَ الْآخَرَى بَنُو رَافِعٍ وَلَمْ يُسَمُّوْا، وَلَعَلَّهُمْ سَمِعُوا أَنَّهُ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُمْ يَعْتَقِدُونَ أَنَّ الْبَتَّةَ هِيَ الثَّلَاثُ، كَرَأْيِ مَالِكٍ فِيهَا، فَعَبَّرُوا عَنْ ذَلِكَ بِالْمَعْنَى، وَقَالُوا: طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، لَا عَيْتَاقَ لَهُمْ أَنَّ الْبَتَّةَ هِيَ الثَّلَاثُ. (أكمال المعلم شرح المسلم ج 5 ص 11)

حرام کاری سے بچنے 318 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
حضرت رکانہ رحمہ اللہ کی طلاق بتہ والی روایت تین طلاق والی روایت سے زیادہ

صحیح ہے کیونکہ طلاق بتہ کے راوی حضرت رکانہ رحمہ اللہ کے گھر کے لوگ ہیں اور وہ رکانہ رحمہ اللہ کے قصہ کو زیادہ بہتر جانتے ہیں جبکہ تین طلاق والی روایت کے راوی بنو رافع ہیں اور وہ مجہول ہیں نیز ممکن ہے کہ انھوں نے طلاق بتہ کا سماع کیا لیکن ان کا عقیدہ یہ ہو کہ لفظ البتہ کے ساتھ تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب یہی ہے پھر انھوں نے اپنے اس مذہب کے مطابق روایت بالمعنی کی اور کہا طلقها ثلاثا کیونکہ ان کے عقیدہ کے مطابق البتہ کے لفظ کے ساتھ تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں۔

(14)..... علامہ ابن رشد رحمہ اللہ المتونی ۵۹۵ھ لکھتے ہیں۔

وَأَنَّ حَدِيثَ ابْنِ إِسْحَاقَ وَهُمْ وَأَنَّمَا رَوَى الثَّقَاتُ أَنَّهُ طَلَّقَ رُكَانَةَ زَوْجَتَهُ الْبَتَّةَ لَا ثَلَاثًا (بدایۃ المجتہد ج ۲ ص ۶۱)

محمد بن اسحاق کی حدیث وہم ہے اور ثقہ راویوں نے صرف یہ روایت نقل کی ہے کہ رکانہ رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی تھی تین طلاقیں نہیں دی تھیں۔

(15)..... علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ المتونی 597ھ نے پہلے حدیث رکانہ رحمہ اللہ طلاق بتہ والی ذکر کی ہے پھر حدیث رکانہ رحمہ اللہ طلاق ثلاث والی ذکر کی ہے پھر فرماتے ہیں۔

قَالَ الْمُؤَلِّفُ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ ابْنُ إِسْحَاقَ مَجْرُوحٌ وَذَاوُدُ أَشَدُّ مِنْهُ ضَعْفًا قَالَ ابْنُ حَبَّانٍ حَدَّثَ عَنِ الثَّقَاتِ بِمَا لَا يُشِبُّهُ حَدِيثُ الْأَنْبَاءِ فَيَجِبُ مُحَابَاةُ رَوَاتِهِ وَالْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَقْرَبُ حَالًا وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ مِنْ غَلَطِ الرَّوَاةِ (العلل المتناہیة ج 2 ص 640)

مؤلف (ابن الجوزی) فرماتے ہیں یہ حدیث (یعنی تین طلاق والی حدیث رکانہ رحمہ اللہ) صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مجروح ہے اور اس کا استاذ داود اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے داود کے بارے میں ابن حبان فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ

راویوں سے ایسی حدیث نقل کر دیتا ہے کہ جو ثقہ ترین راویوں کی حدیث کے خلاف ہوتی ہے اس لیے اس کی روایت سے بچنا واجب ہے اور پہلی حدیث حقیقت حال کے زیادہ قریب ہے اور ظاہر یہ ہے کہ تین طلاق والی حدیث رکانہ رضی اللہ عنہ راویوں کی غلطی ہے۔

(16)..... علامہ ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ المتوفی 606 ھ طلاق ثلاث والی حدیث رکانہ رضی اللہ عنہ ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ وَحَدِيثُ نَافِعِ بْنِ عَجْبَرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ يَعْنِي أَنَّ رُكَّانَةَ طَلَّقَتْ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ أَصَحُّ لَأَنَّهُمْ وَلَدُ الرَّجُلِ وَأَهْلُهُ أَعْلَمُ بِهِ (جامع الاصول فی احادیث الرسول ج 7 ص 621)

امام ابو داود رحمہ اللہ نے اس کو ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ نافع بن عجر اور عبد اللہ بن یزید بن رکانہ کی حدیث یعنی رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی تھی زیادہ صحیح ہے کیونکہ یہ لوگ رکانہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں اور گھر کے لوگ اس معاملہ کو زیادہ جانتے ہیں۔

(17)..... ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ المتوفی 620 ھ (الکافی فی فقہ ابن حنبل ج 3 ص 106، المغنی ج 16 ص 257، الشرح الکبیر ج 8 ص 285)

(18)..... علامہ قرطبی رحمہ اللہ المتوفی 671 ھ لکھتے ہیں

فَالَّذِي صَحَّ مِنْ حَدِيثِ رُكَّانَةَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ لَا ثَلَاثًا

(تفسیر القرطبی ج 3 ص 120)

پس صحیح حدیث رکانہ رضی اللہ عنہ وہ ہے جس میں ہے کہ رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی تھی اور وہ صحیح نہیں جس میں ہے کہ تین طلاقیں دی تھیں۔

(19)..... علامہ نووی رحمہ اللہ المتوفی 676 ھ لکھتے ہیں۔

وَأَمَّا الرَّوَايَةُ الَّتِي رَوَاهَا الْمُخَالِفُونَ ، أَنَّ رُكَّانَةَ طَلَّقَتْ ثَلَاثًا فَجَعَلَهَا وَاحِدَةً ، فَرَوَايَةٌ ضَعِيفَةٌ عَنْ قَوْمٍ مَّجْهُولِينَ وَإِنَّمَا الصَّحِيحُ مِنْهَا مَا قَدَّمَاهُ أَنَّهُ

طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَلَفْظُ (الْبَتَّةِ) مُحْتَمِلٌ لِلوَاحِدَةِ وَلِلثَلَاثِ وَلَكَلَّ صَاحِبَ هَذِهِ الرَّوَايَةِ الضَّعِيفَةَ اعْتَقَدَ أَنَّ لَفْظَ (الْبَتَّةِ) يَقْتَضِي الثَّلَاثَ فَرَوَاهُ بِالْمَعْنَى الَّتِي فِيهِمَتْهُ وَغَلَطَ فِي ذَلِكَ. (شرح النووی ج 5 ص 221)

جس روایت کو مخالفین نے نقل کیا ہے کہ رکانہ رضی اللہ عنہ نے تین طلاقیں دی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین کو ایک قرار دیا یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی مجہول ہیں اور صحیح روایت وہ ہے جس کو ہم نے پہلے نقل کیا ہے کہ رکانہ رضی اللہ عنہ نے بیوی کو لفظ البتہ کے ساتھ طلاق دی تھی اور لفظ البتہ میں ایک طلاق بائنہ اور تین طلاقیں، دونوں کا احتمال ہے اور ممکن ہے کہ تین طلاق والی ضعیف روایت کے راوی کا عقیدہ یہ ہو کہ لفظ البتہ کے ساتھ تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں تو اس نے جو سمجھا اس کو روایت بالمعنی کے طور پر نقل کر دیا اور اس میں اس سے غلطی ہوئی۔

(20)..... علامہ ذہبی رحمہ اللہ المتوفی 748 ھ لکھتے ہیں

قَدْ انْحَرَفَ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ لَكِنَّ لَهُ مُتَابِعًا يَصَحُّ بِهِ الْحَدِيثُ (التلخیص مع المستدرک ج 2 ص 199)

صحیحین میں زبیر بن سعید رحمہ اللہ کی حدیث کی تخریج نہیں کی گئی لیکن طلاق بتہ والی حدیث زبیر کا متابع موجود ہے جس کی وجہ سے یہ حدیث (سنداً ومتناً) صحیح ہے

(21) علامہ زیلعی رحمہ اللہ المتوفی 762 ھ (تبیین الحقائق ج 3 ص 27)

(22)..... امام محمد بن خلفہ رحمہ اللہ مالکی رحمہ اللہ المتوفی 827 یا 828 ھ

هَذِهِ رَوَايَةُ أَهْلِ بَيْتِهِ وَرَوَايَةُ أَنَّهُ طَلَّقَ ثَلَاثًا إِنَّمَا هِيَ رَوَايَةُ بَنِي رَافِعٍ وَرَوَايَةُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَصَحُّ لَأَنَّهُمْ أَهْلُ النَّازِلَةِ (اکمال اکمال المعلم ج 4 ص 109)

طلاق بتہ والی روایت رکانہ رضی اللہ عنہ کے گھروالوں کی روایت ہے اور تین طلاق والی روایت بنی رافع کی روایت ہے اور گھروالوں کی روایت زیادہ صحیح ہے کیونکہ یہ لوگ صاحب واقعہ ہیں

حرام کاری سے بچنے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ المتونی 852 ھ لکھتے ہیں

أَنَّ أَبَا دَاوُدَ رَجَّحَ أَنَّ رُكَّانَةَ إِنَّمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَيْتَةَ كَمَا أَخْرَجَهُ هُوَ مِنْ طَرِيقِ آلِ بَيْتِ رُكَّانَةَ وَهُوَ تَعْلِيلٌ قَوِيٌّ (فتح الباری ج ۹ ص ۳۶۳) امام ابو داود رحمہ اللہ نے حضرت رکانہ رضی اللہ عنہا کی طلاق بتہ والی حدیث کو ترجیح دی ہے چنانچہ انہوں نے حضرت رکانہ رضی اللہ عنہا کے افراد خانہ کی سند سے اس روایت کی تخریج کی ہے اور اس حدیث کی صحت کیلئے یہ بڑی قوی دلیل ہے

(24) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ حدیث رکانہ رضی اللہ عنہا ثلاثا والی ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں وَفِيهِ مَقَالٌ وَقَدْ رَوَى أَبُو دَاوُدَ مِنْ وَجْهِ آخَرَ أَحْسَنَ مِنْهُ أَنَّ رُكَّانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَيْتَةَ (بلوغ المرام مع شرح سبل السلام ج ۳ ص ۳۳۳)

اس میں جرح ہے اور ابو داود رحمہ اللہ نے دوسری سند کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے جو تین طلاق والی حدیث کی سند سے احسن ہے وہ حدیث یہ ہے کہ رکانہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق بتہ دی اور جب اس نے اللہ کی قسم اٹھا کر کہا کہ میں نے اس کے ساتھ صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف بیوی کو لوٹا دیا۔

(25) علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ المتونی 861 ھ لکھتے ہیں وَأَمَّا حَدِيثُ رُكَّانَةَ فَمُنْكَرٌ وَالْأَصَحُّ مَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ أَنَّ رُكَّانَةَ طَلَّقَ زَوْجَتَهُ الْبَيْتَةَ (فتح القدير ج 3 ص 471)

تین طلاق والی حدیث رکانہ رضی اللہ عنہا بہر کیف منکر ہے اور صحیح وہ روایت ہے جس کو ابو داود ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ رکانہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ دی تھی (26، 27، 28، 29) علامہ قسطلانی رحمہ اللہ المتونی 923 ھ، علامہ زبیدی رحمہ اللہ المتونی 1205 ھ، ملا علی القاری لکھی المتونی 1014 ھ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ المتونی 1225 ھ لکھتے ہیں

وَالْأَصَحُّ مَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ أَنَّ رُكَّانَةَ طَلَّقَ

حرام کاری سے بچنے باب دوم: مغالطوں کے جوابات 322

زَوْجَتَهُ الْبَيْتَةَ فَحَلَفَهُ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ مَا رَاَدَ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ، (ارشاد الساری شرح البخاری ج 8 ص 133، اتحاف السادة المستفین ج 5 ص 399، التفسیر المظہری ج 1 ص 566، مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۲۲۳)

صحیح ترین وہ روایت ہے جس کو ابو داود رحمہ اللہ ترمذی رحمہ اللہ اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ رکانہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی تھی پھر اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم دی کہ اس نے البتہ کے ساتھ صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا ہے اس قسم کے بعد بیوی کو اس کی طرف لوٹا دیا (یعنی دوبارہ نکاح کیا)

(30) علامہ رملی رحمہ اللہ المتونی 1004 ھ اکٹھی تین طلاق کے وقوع پر استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں

لِحَدِيثِ رُكَّانَةَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَيْتَةَ فَحَلَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَرُدْ إِلَّا وَاحِدَةً رَوَاهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ جِبَّانٍ وَالْحَاكِمُ فَقَدْ عَلَى أَنَّهُ لَوَارَاَدَ مَا رَاَدَ عَلَى الْوَاحِدَةِ لَوَقَعَ

(حاشیہ الرملی ج 3 ص 286)

اکٹھی تین طلاقیں کے وقوع پر حدیث رکانہ رضی اللہ عنہا دلیل ہے کہ رکانہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قسم اٹھوائی کہ اس نے فقط ایک ہی طلاق کا ارادہ کیا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر رکانہ رضی اللہ عنہا ایک طلاق سے زیادہ کا ارادہ کرتے تو وہ زائد طلاقیں واقع ہو جاتیں اس حدیث کو اصحاب سنن نے روایت کیا ہے اور محدث ابن حبان رحمہ اللہ اور امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کو (سند متن کے اعتبار سے) صحیح قرار دیا ہے۔

(31) علامہ آلوسی رحمہ اللہ المتونی 1270 ھ لکھتے ہیں

وَأَمَّا حَدِيثُ رُكَّانَةَ فَقَدْ رُوِيَ عَلَى أَنْحَاءٍ ، وَالَّذِي صَحَّ مَا أَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ ، وَالْحَاكِمُ ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ رُكَّانَةَ

حرام کاری سے بچنے 323 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ (تفسیر الا لوسی ج 2 ص 244)

حدیث رکانہ رحمہ اللہ مختلف مضامین کے ساتھ نقل کی گئی ہے اور صحیح وہ ہے جس کو امام شافعی رحمہ اللہ، امام ابو داود رحمہ اللہ، امام ترمذی رحمہ اللہ، امام ابن ماجہ رحمہ اللہ، امام حاکم رحمہ اللہ اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ رکانہ رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی تھی۔

دلیل نمبر 4..... (کتب حدیث میں تخریج)

جمہور محدثین نے بھی حضرت رکانہ رحمہ اللہ کی طلاق بتہ والی حدیث کو کتب حدیث میں نقل کیا ہے جس کے چند حوالہ جات مع سن ہجری وفات محدثین درج ذیل ہیں۔

1..... مسند ابی داود طیالسی (204) ج 2 ص 510

2..... الامام للشافعی (204) ج 5 ص 127، 147

3..... مصنف عبدالرزاق (211) ج 6 ص 362

4..... سنن سعید بن منصور (227) ج 1 ص 431

5..... مسند ابن ابی شیبہ (235) ج 2 ص 24

6..... مصنف ابن ابی شیبہ (235) ج 4 ص 50

7..... مسند احمد (241) ج 5 ص 465

8..... سنن دارمی (255) ج 2 ص 261

9..... التاریخ الکبیر للبخاری (256) ج 5 ص 147

10..... سنن ابن ماجہ (273) ج 1 ص 148

11..... سنن ابی داود (275) ج 1 ص 300

12..... سنن ترمذی (279) ج 1 ص 222

13..... الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم (287) ج 1 ص 323

حرام کاری سے بچنے 324 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
14..... المفارید لابن یعلی الموصلی (307) ج 1 ص 51 (دوا حدیث)

15..... مسند ابی یعلی (307) ج 3 ص 107، 108

16..... معجم الصحابہ للبغوی (317) ج 2 ص 407، 408

17..... صحیح ابن حبان (354) ج 10 ص 97

18..... معجم کبیر طبرانی (360) ج 5 ص 70 (دوا حدیث)

19..... ذکر اسم کل صحابی ممن لا یرحمہ اللہ لازدی (474) ج 1 ص 118

20..... المؤلف والمؤلف دارقطنی (385) ج 3 ص 1164

21..... سنن دارقطنی ج 4 ص 33 تا 35 (پانچ احادیث)

22..... المخلصیات (393) ج 2 ص 73

23..... معرفة الصحابہ لابن منده (395) ج 1 ص 652

24..... مستدرک حاکم (405) ج 2 ص 218 (دوا حدیث)

25..... معرفة علوم الحدیث للحاکم (405) ج 1 ص 175

26..... معرفة الصحابة لابن نعیم (430) ج 2 ص 113 تا 111 (تین احادیث) ج 5

ص 2679- ج 6 ص 3360

27..... محلی ابن حزم (456) ج 9 ص 444

28..... سنن صغیر بیہقی (458) ج 3 ص 119

29..... سنن کبری بیہقی (458) ج 7 ص 342 (چار احادیث) ج 10 ص 43، 181

30..... معرفة السنن والآثار (458) ج 11 ص 44- ج 14 ص 307

31..... الاستذکار لابن عبد البر (463) ج 6 ص 11، 12

32..... التمهید لابن عبد البر (463) ج 15 ص 79

33.....الاسماء المسبہمہ للخطیب البغدادی (463) ج 2 ص 113

34.....الاحتجاج بالشافعی للخطیب البغدادی (463) ج 1 ص 46

35.....تاریخ بغداد (463) ج 9 ص 482

36.....شرح السنۃ للبغوی (516) ج 9 ص 210

سوال نمبر 22

مجلس واحد کی تعریف پر صحیح، صریح حدیث پیش فرمائیں کیونکہ غیر مقلد محمد رئیس ندوی لکھتے ہیں ”البتہ ایک صورت ایسی ہے کہ ایک ہی طہر بلکہ دو چار دنوں کے اندر تینوں طلاقیں طریق شرعی کے مطابق واقع ہو سکتی ہیں وہ اس طرح کہ بحالت طہر جماع کے پہلے ایک دن آدی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی اور اسی دن دو چار گھنٹوں کے بعد رجوع کر لیا مگر گذر بسر کی صورت نہ دیکھ کر چند گھنٹوں کے بعد دوسری طلاق دیدی پھر دوبہی چار گھنٹوں کے بعد اس دوسری طلاق سے بھی رجوع کر لیا اور دوسری بار رجوع کر کے دوبہی چار گھنٹوں کے بعد تیسری طلاق بھی دیدی دریں صورت اس کی اس بیوی پر صرف دو ہی ایک دن کے اندر تینوں طلاقیں حکم شریعت کے مطابق واقع ہو گئیں اور وہ عورت طلاق دینے والے کیلئے حرام ہوگئی بغیر شرعی حلالہ کے دوبارہ اپنے طلاق دینے والے شوہر کے پاس وہ تجدید نکاح کے ذریعے بھی واپس نہیں آ سکتی“ (تنویر الآفاق فی مسئلۃ الطلاق ص ۸۳) رئیس ندوی صاحب نے تکلف سے کام لیا ہے ورنہ اگر پندرہ پندرہ منٹوں کے وقفہ سے پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع کر کے تین طلاقیں دی جائیں تو رئیس ندوی صاحب کے بتائے ہوئے شرعی طریقہ کے مطابق ایک دو گھنٹوں میں تینوں طلاقیں شرعی طریقہ کے مطابق ہو سکتی ہیں۔

ہمارے تین سوال

(۱).....ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ منکرین فقہ حدیث رکائے پر وارد ہونے والے بائیس سوالات میں سے ہر سوال کا جواب دیں تاکہ حدیث رکائے ان کی دلیل بن سکے۔

(۲).....اگر رکائے حدیث کی تین طلاق والی حدیث صحیح ہے اور اس کا مطلب بھی وہی ہے جو منکرین فقہ نے سمجھ رکھا ہے تو منکرین فقہ اس کی تائید میں قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم، آثار تابعین رضی اللہ عنہم، اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم اور اجماع امت پیش کریں۔

(۳).....محدثین حضرات سے اس کی سنداً و متناً صحت پر مؤیدات پیش کریں اور جو ہم نے البتہ والی حدیث رکائے کی صحت پر دلائل اور محدثین کی مؤیدات پیش کی ہیں ان کے جوابات دے کر تین طلاق والی حدیث رکائے کو صحیح ثابت کریں؟

مغالطہ نمبر 4:

چوتھی بنیاد جس کی وجہ سے ابن تیمیہ وابن قیم اور ان کا مقلد فرقہ منکرین فقہ یعنی غیر مقلدین پوری امت مسلمہ کے ساتھ اختلاف کرتے ہیں وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک اور حدیث ہے جو مسلم شریف ج ۷ ص ۴۷۷ کے حوالے سے نقل کی جاتی ہے۔

(۱).....عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَاسْتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرِ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ آثَافَةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ

ابن طاووس اپنے باپ طاووس سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال تک تین طلاقیں ایک تھیں پھر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک لوگوں نے اس معاملہ میں جلد بازی کی ہے جس میں ان کیلئے بردباری تھی کاش ہم اس کو ان پر جاری کرتے سو آپ نے اس کو ان پر جاری کر دیا۔

(۲)..... عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اتَّعَلَّمْتَ أَنَّمَا كَانَتْ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبَى بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ

طاوس سے روایت ہے کہ ابو الصہباء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ تین طلاقیں عہد رسالت میں عہد ابی بکر رضی اللہ عنہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت کے تین سال تک ایک بنائی جاتی تھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں۔

(۳)..... عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هَذَاكَ أَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبَى بَكْرٍ وَاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ

طاوس کہتے ہیں کہ ابو الصہباء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا اپنی قبیح اور عجیب باتوں میں سے کوئی بات لے آ کیا یہ نہیں تھا کہ عہد رسالت، عہد ابی بکر میں تین طلاق ایک تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسے ہی تھا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پے در پے طلاقیں دینی شروع کر دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ان پر نافذ کر دیا

(۴)..... عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا الْجَوْزَاءِ أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اتَّعَلَّمْتُ أَنَّ الثَّلَاثَ كُنَّ يُرَدُّنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى وَاحِدَةٍ قَالَ نَعَمْ (مستدرک حاکم ج ۲ ص ۱۹۶)

ابن ابی ملیکہ سے ہے کہ ابو الجوزاء ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تین طلاقیں کو ایک کی طرف لوٹایا جاتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں۔

فائدہ:..... حقیقت میں یہ حدیث ایک ہے جس کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نیچے نقل کرنے والے تین شخص ہیں طاوس ابو الصہباء اور ابو الجوزاء

چنانچہ علامہ ابن القیم لکھتے ہیں وَلِهَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ طَاوُسٌ وَهُوَ أَجَلُّ مَنْ رَوَى عَنْهُ وَأَبُو الصَّهْبَاءِ الْعَدَوِيُّ وَأَبُو الْجَوْزَاءِ (اغاثۃ اللمھان ج ۱ ص ۳۱۷) اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تین آدمیوں نے روایت کیا ہے

طاوس ابو الصہباء اور ابو الجوزاء اور ان تین میں سے طاوس بڑی شخصیت ہیں

دوسری جگہ علامہ ابن القیم لکھتے ہیں وَأَمَّا وَايَةٌ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ فَإِنَّ كَانَتْ مَحْفُوظَةً فَهِيَ مِمَّا يَزِيدُ الْحَدِيثَ قُوَّةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ مَحْفُوظَةً وَهُوَ الظَّاهِرُ فَهِيَ وَهُمْ فِي الْكُفْيَةِ انْتَقَلَ فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمِّلِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ مِنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ إِلَى أَبِي الْجَوْزَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ سَيِّءَ الْحِفْظِ وَالْحِفَاطُ قَالُوا أَبُو الصَّهْبَاءِ (اغاثۃ اللمھان ج ۱ ص ۳۲۷)

لیکن اس راوی کی روایت جس نے اس کو ابو الجوزاء سے نقل کیا ہے اگر یہ روایت محفوظ ہے تو یہ حدیث کی قوت میں زیادتی کا باعث ہے اور اگر یہ روایت محفوظ نہیں ظاہر اور قوی بات یہی ہے تو اس روایت میں ابن ابی ملیکہ کے شاگرد عبد اللہ بن المؤمل سے کنیت میں غلطی ہوئی ہے کہ اس نے ابو الصہباء کی جگہ ابو الجوزاء کا ذکر کیا ہے اور قرین قیاس یہی ہے کیونکہ عبد اللہ بن المؤمل کا حافظہ کمزور تھا دوسرا قرینہ یہ ہے کہ دوسرے سب حفاظ حدیث ابو الصہباء کا ذکر کرتے ہیں۔

علامہ ابن القیم کی اس تحقیق کے مطابق اس حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے دو راوی ہیں طاوس اور ابو الصہباء مکررین فقہ اس حدیث کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ عہد رسالت، عہد ابی بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی سالوں تک تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں پھر لوگوں کی جلد بازی کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین طلاقیں کو تین قرار دیا لہذا اہم اس شرعی حکم کو لیتے ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے تھا کہ تین طلاقیں ایک طلاق رجعی ہے۔

جواب

مکثرین فقہ کی یہ دلیل انتہائی کمزور ہے کہ اس پر ہمارے چونتیس (۳۴) سوالات ہیں جب تک ان سوالات کے جوابات نہ دیے جائیں یہ حدیث دلیل بن ہی نہیں سکتی اور نہ یہ دعوے کو ثابت کر سکتی ہے۔

سوال نمبر 1

اس کی سند میں اضطراب ہے اور مضطرب حدیث ضعیف ہوتی ہے اس لیے یہ حدیث قابل حجت نہیں اضطراب سند یہ ہے کہ معمر عن ابن طاوس عن ابیہ عن ابن عباس (صحیح مسلم ص ۷۷) میں طاوس اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوالصہباء کا واسطہ مذکور نہیں جبکہ ابن جریج قال اخبرنی ابن طاوس عن ابیہ ان ابا الصہباء قال لابن عباس (صحیح مسلم ج ۱ ص ۷۸) میں طاوس اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوالصہباء کا واسطہ مذکور ہے

سوال نمبر 2

دوسرا اضطراب یہ ہے کہ بعض نے ابوالصہباء کا نام ذکر کیا ہے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۷۸) اور بعض نے ابوالجوزاء کا نام ذکر کیا ہے (سنن دارقطنی ج ۵ ص ۱۰۴، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۲۱۲)

سوال نمبر 3

اس حدیث کے متن میں اضطراب ہے وہ یہ کہ (۱) صحیح مسلم کی حدیثوں کے مطابق تین طلاقوں کے ایک ہونے میں مدخولہ اور غیر مدخولہ بیوی کا فرق نہیں کیا گیا جبکہ ابوداؤد میں ہے کہ یہ حکم صرف غیر مدخولہ بیوی کیلئے تھا ابوداؤد کی روایت یہ ہے عَنْ أَيُّوبَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ كَانَ كَثِيرَ السُّؤَالِ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ

بَهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبَى بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبَى بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ تَتَابَعُوا فِيهَا قَالَ أَجِيزُوا هُنَّ عَلَيْهِمْ

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۹۹)

ایوب اپنے متعدد مشائخ کے واسطہ سے طاوس سے روایت کرتا ہے کہ ایک آدمی جس کو ابوالصہباء کہا جاتا تھا اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بہت سوال کرتا تھا اس نے کہا اے ابن عباس کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دیتا تو اس طلاق کو عہد رسالت میں، عہد ابی بکر رضی اللہ عنہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں ایک قرار دیا جاتا تھا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے تین طلاقیں دیتا تو وہ اس کو عہد رسالت میں اور عہد ابی بکر رضی اللہ عنہ میں اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں ایک قرار دیتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ پے در پے طلاقیں دیدیتے ہیں تو فرمایا ان تینوں طلاقوں کو ان پر نافذ کر دو۔

سوال نمبر 4

طاوس عن ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ عہد رسالت، عہد ابی بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال تک تین طلاقیں ایک تھیں جبکہ مسلم کی تیسری حدیث میں ہے وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ کہ عہد نبوت، عہد ابی بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے تین سال تک یہ حکم تھا۔

تائید

✽..... علامہ قرطبی رحمہ اللہ اس اضطراب سند و متن کی تفصیل کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

مَا كَانَ فِيهِ حُجَّةٌ ؛ لِلاِضْطِرَابِ وَالْاِخْتِلَافِ الَّذِي فِي سَنَدِهِ وَمَتْنِهِ ؛

وَذَلِكَ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِتِلْكَ الْأَلْفَاظِ الْمُخْتَلِفَةِ؛ الَّتِي وَقَعَتْ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ كَمَا ذَكَرْنَا هَاوَقَدْ رَوَى أَبُو دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ، عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ كَانَ كَثِيرَ السُّؤَالِ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَبَى بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوهَا وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَبَى بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ، فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ تَتَايَعُونَ فِيهَا قَالَ أَجِيزُوهُنَّ عَلَيْهِمْ فَقَدْ اضْطَرَبَ فِيهِ أَبُو الصَّهْبَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي لَفْظِهِ كَمَا تَرَى وَقَدْ اضْطَرَبَ فِيهِ طَاوُوسٌ فَمَرَّةً رَوَاهُ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، وَمَرَّةً عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَفْسِهِ وَمَهْمَا كَثُرَ الْإِخْتِلَافُ وَالتَّنَاقُضُ ارْتَفَعَتِ الثِّقَةُ، لَا سِيَّمَا عِنْدَ الْمُعَارَضَةِ عَلَى مَا يَأْتِي (المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم ج ١٣ ص ٧٩)

یہ حدیث سند اور متن میں اضطراب کی وجہ سے حجت نہیں اس کی تفصیل یہ ہے کہ ابوالصہباء نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے جو صحیح مسلم میں مذکور ہیں اور ابوداؤد نے ایوب عن غیر واحد عن طاؤس عن ابی الصہباء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عہد رسالت اور عہد ابی بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں اگر کوئی آدمی غیر مدخولہ کو تین طلاقیں دیتا تو اس کو ایک قرار دیا جاتا اور جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگوں نے پے درپے اور لگاتار طلاقیں دینے کی عادت بنالی ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان تین طلاقیں کو ان پر نافذ کر دو ابوالصہباء کی اس حدیث کے متن میں اضطراب ہوا نیز اس میں یہ بھی اضطراب ہے کہ طاؤس کبھی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بواسطہ ابوالصہباء روایت کرتے ہیں اور کبھی ابوالصہباء کے

واسطے کے بغیر خود ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور جب حدیث کے سند و متن میں اختلاف اور تناقض ہو تو اعتماد اٹھ جاتا ہے خاص طور پر جب اس سے معارض دوسری حدیثیں موجود ہوں (جیسا کہ اس حدیث کے مقابلہ میں تین طلاقیں کے تین ہونے کی کثیر معارض روایات موجود ہیں)

☆..... ابوسعید شرف الدین فرماتے ہیں کہ ”اس میں محدثین حضرات نے اضطراب بھی بتایا ہے“ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۹)

سوال نمبر 5

حدیث میں ہے ہات من ہناتک یہ کہنے والا کون ہے بعض میں ہے کہ ہات من ہناتک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابوالصہباء کو کہا تھا (سنن دارقطنی ج ۵ ص ۸۰) اور بعض میں ہے کہ ہات من ہناتک ابوالصہباء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہا تھا (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۷۸)

سوال نمبر 6

طاؤس کی شاذ اور متفرد روایت قابل حجت نہیں ہوتی چنانچہ

☆..... علامہ الکرامی رحمہ اللہ ادب القضا میں فرماتے ہیں

إِنَّ طَاوُسَ يَرْوِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَارًا مُنْكَرَةً (الاشفاق ص ۵۸)

طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے

☆..... علامہ ابن رجب الحسلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

كَانَ عُلَمَاءُ مَكَّةَ يُنْكِرُونَ عَلَى طَاوُسَ مَا يَنْقَرِدُ بِهِ مِنْ شَوَازٍ الْأَقَاوِيلِ (الاشفاق ص ۵۸) مکہ کے علماء طاؤس کے شاذ اقوال تنہا نقل کرنے پر رد کرتے تھے۔

نیز علامہ ابن رجب الحسلی رحمہ اللہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں شَذَّ

طَاوُسٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ طَاوُسَ حَضْرَتِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُهُمَا يَقُولَانِ طَلَاقٌ وَاحِدٌ

حرام کاری سے بچنے 333 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
ابو الصہباء جو نقل کرتا ہے وہ شاذ ہے۔

☆..... قاضی اسماعیل احکام القرآن میں فرماتے ہیں

طَاوُسُ مَعَ فَضْلِهِ وَصَلَاحِهِ يَرُوى أَشْيَاءُ مُنْكَرَةٌ مِنْهَا هَذَا الْحَدِيثُ
قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَرَوَايَةُ طَاوُسٍ وَهُمْ وَغَلَطُوا لَمْ يَعْزُجْ عَلَيْهَا أَحَدٌ مِّنْ فَقْهَاءِ
الْأُمُصَارِ بِالْحِجَازِ وَالشَّامِ وَالْعِرَاقِ وَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (قاله القرطبي في تفسيره
ج ۳ ص ۱۱۲۹ الجوهري التقي ملخص ج ۷ ص ۳۳۷، الا شفاق ص ۵۸)

طاوس اپنے فضل و صلاح کے باوجود منکر حدیثیں روایت کرتا ہے یہ حدیث ان ہی احادیث
منکرہ میں سے ہے ابن عبد البر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ طاوس کی روایت وہم اور غلط ہے کیونکہ
حجاز، شام، عراق، اور مشرق و مغرب کے فقہاء میں سے کسی نے بھی اس کو اختیار نہیں کیا
☆..... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

دَعْوَى شُدُوذٍ رَوَايَةُ طَاوُسٍ وَهِيَ طَرِيقَةُ الْبَيْهَقِيِّ (فتح الباری ج ۹ ص ۳۱۷)
مذکورہ بالا حدیث کا ایک جواب یہ دیا جاتا ہے کہ طاوس کی یہ روایت شاذ ہے امام
بیہقی نے جواب کا یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔

سوال نمبر 7

مسلم شریف میں معمر بن ابیہ عن ابن طاوس عن ابیہ عن ابن عباس کی سند سے حدیث
بیان ہوئی ہے کہ عہد رسالت عہد ابی بکر رحمہ اللہ اور حضرت عمر رحمہ اللہ کی خلافت کے دو سال تک
تین طلاقیں ایک ہوتی تھیں لیکن عجیب بات ہے کہ بعینہ اسی سند کے ساتھ یعنی معمر بن
طاوس عن ابیہ عن ابن عباس کی سند سے حضرت ابن عباس رحمہ اللہ کا فتویٰ منقول ہے کہ ابن
عباس رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو کیا حکم ہے
حضرت ابن عباس رحمہ اللہ نے فرمایا اگر یہ اللہ سے ڈرتا اور شرعی طریقے کے مطابق طلاق دیتا تو

حرام کاری سے بچنے 334 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
اس کیلئے گنجائش ہوتی لیکن اس نے غیر شرعی طریقہ اختیار کیا ہے اس لیے اس کیلئے گنجائش
نہیں ہے (ماخوذ از المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم ج ۱۳ ص ۸۷ تا ص ۸۲)

سوال نمبر 8

ابو الصہباء نے ابن عباس رحمہ اللہ کو کہا ہات من ہاتک ہنات کا معنی بری
خصالتیں اور بری باتیں ہیں یہاں مراد برے اور ناپسندیدہ فتوے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ
ایک تابعی شاگرد اپنے استاذ کو جو صحابی اور حرام الامت ہے یہ کہے کہ اپنی بری باتوں میں سے
اور اپنے برے فتووں میں سے بری بات یا برا فتویٰ لائیے یہ قرینہ ہے کہ یہ حدیث غلط ہے
یا اس میں بعض راویوں کی طرف سے تصرف ہوا ہے اسی طرح ابو الصہباء کا ابن
عباس رحمہ اللہ کو یہ کہنا تعلم کیا تو جانتا ہے کہ پہلے تین طلاقیں ایک ہوتی تھی کوئی باادب
شاگرد اپنے کم مرتبہ استاذ کو بھی ایسی بات نہیں کہہ سکتا چہ جائے کہ حرام الامت ترجمان
القرآن اور فقیہ الامت جیسے عظیم استاذ کو یہ کہا جائے یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شاگرد اپنے
مفسر استاذ کو کہے کہ آپ اس آیت کی تفسیر جانتے ہیں یا اپنے فقیہ استاذ کو شاگرد کہے کیا
آپ یہ مسئلہ جانتے ہیں یہ انداز خطاب بھی قرینہ ہے کہ یہ حدیث غلط ہے۔

سوال نمبر 9

اس روایت کے راوی طاوس سے مروی ہے :
عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَدَّثَكَ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يَرُوى
طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَكُذِّبَتْ (براہین الکتاب والنیز ص 83 بحوالہ ادب القضا للکرامی)
طاوس رحمہ اللہ کا بیٹا اپنے باپ طاوس رحمہ اللہ سے نقل کرتا ہے کہ طاوس نے کہا جو آدمی یہ کہے کہ
طاوس رحمہ اللہ تین طلاقیں کے ایک ہونے کی حدیث بیان کرتا ہے تو اس کو کہو کہ یہ جھوٹ ہے۔

سوال نمبر 10

یہ حدیث مرفوع نہیں کہ اس میں نہ نبی ﷺ کا قول مذکور ہے نہ آپ کا فعل اور نہ آپ کی تقریر (یعنی صحابی کے فعل پر نبی پاک ﷺ کے سکوت) کا ذکر ہے رہی یہ بات کہ جب یہ کہا جائے کہ نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں ایسا ہوتا تھا تو یہ تب مرفوع حکمی ہوتا ہے جب دوسرے صحابہ سے اس کی مخالفت ثابت نہ ہو اور اگر عہد رسالت کے حوالہ سے ذکر کردہ کام صحابہ کے فتاویٰ و آثار کے خلاف ہو تو وہ مرفوع حکمی نہیں ہوتا پس جب یہ حدیث مرفوع نہیں تو احادیث مرفوعہ کے مقابلہ میں کیسے حجت ہو سکتی ہے؟

چنانچہ غیر مقلد شیخ الحدیث ابوسعید شرف الدین لکھتے ہیں ”اس میں یہ تفصیل نہیں ہے کہ یہ تین طلاقیں والے مقدمات رسول اللہ ﷺ اور شیخین کے سامنے پیش ہو کر فیصلہ ہوتا تھا اور یہ کسی روایت میں بھی نہیں ہے“ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۶)

اسی طرح دوسرے مقام میں لکھتے ہیں ”یہ تین طلاقیں بحکم واحد بے خبری میں کرتے رہے جس کا علم نہ رسول اللہ ﷺ کو ہوا نہ شیخین کو آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو منع کر دیا (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۷)

نیز لکھتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسلم کی حدیث مذکور مرفوع نہیں یہ بعض صحابہ کا فعل ہے جس کو نسخ کا علم نہ تھا (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۹)

سوال نمبر 11

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تین طلاق والی یہ حدیث محدثین و فقہاء کے نزدیک انتہائی ضعیف ہے یعنی شاذ، منکر، معلول، محتمل اور منسوخ ہے ان امور خمسہ میں سے کوئی ایک چیز بھی حدیث میں ہو تو وہ حجت نہیں ہوتی لیکن اس حدیث میں یہ پانچوں جمع ہیں تو یہ حدیث کیسے حجت ہو سکتی ہے۔

ذیل میں محدثین و فقہاء حضرات کی شہادات و مؤیدات ملاحظہ فرمائیں

☆..... اس روایت کے راوی طاؤس سے مروی ہے

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَدَّثَكَ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يَرَوِي طَلَاقَ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَكَذِبُهُ

(براہین الکتاب والسنة ص 83 بحوالہ ادب القضا للکرامی)

طاؤس رضی اللہ عنہ کا بیٹا اپنے باپ طاؤس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتا ہے کہ طاؤس نے کہا جو آدمی یہ کہے کہ طاؤس رضی اللہ عنہ تین طلاقیں کے ایک ہونے کی حدیث بیان کرتا ہے تو اس کو کہو کہ یہ جھوٹ ہے۔

☆..... علامہ ابن قدامہ رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں!

فَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَدْ صَحَّتِ الرَّوَايَةُ عَنْهُ بِخِلَافِهِ وَأُفْتِيَ بِخِلَافِهِ (الشرح الكبير لابن قدامة ج ۸ ص ۲۶۰، كشف القناع عن متن الإقناع ج ۱ ص ۴۸)

بہر کیف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تین طلاقیں کے ایک ہونے والی حدیث کے خلاف خود ان سے صحیح حدیثیں مروی ہیں اور ان کا فتویٰ بھی اس حدیث کے خلاف ہے

☆..... امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا فرمان

قَالَ الْأَثَرُ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِأَيِّ شَيْءٍ تَذَقُّعُهُ فَقَالَ أَذْقَعُهُ بِرِوَايَةِ النَّاسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ وَجْهِ خِلَافِهِ ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ وَجْهِ خِلَافِهِ أَنَّهَا ثَلَاثٌ، (الشرح الكبير لابن قدامة ج ۸ ص ۲۶۰، كشف القناع عن متن الإقناع ج ۱ ص ۴۸)

(امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے شاگرد) اثرم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ (امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ) سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے متعلق پوچھا کہ آپ اس کا کیا جواب دیتے ہیں؟ تو فرمایا کہ میں اس حدیث کے خلاف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے فتویٰ

حرام کاری سے بچنے 337 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
کے ساتھ جواب دیتا ہوں یہ فتویٰ ان سے متعدد سندوں کے ساتھ ان کے شاگردوں نے نقل کیا ہے۔ پھر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ فتویٰ متعدد سندوں کے ساتھ ذکر کیا کہ اکٹھی تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں۔

☆..... اس حدیث کے بارے میں علامہ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں!

وَهَذَا الْحَدِيثُ أَحَدُ مَا اخْتَلَفَ فِيهِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَتَرَكَهُ الْبُخَارِيُّ وَأُظُنُّهُ إِنَّمَا تَرَكَهُ لِمُخَالَفَتِهِ سَائِرَ الرَّوَايَاتِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (سنن کبریٰ بیہقی ج ۷ ص ۳۳۶)

اور یہ حدیث ان حدیثوں میں سے ایک ہے جن کی صحت کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کا اختلاف ہے چنانچہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح مسلم میں ذکر کیا ہے لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو چھوڑ دیا ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اس لیے چھوڑا ہے کہ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی دوسری صحیح روایات کے خلاف ہے (یعنی شاذ و منکر ہے)

☆..... علامہ ابو عوانہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں

بَابُ الْخَبَرِ الْمُبِينِ أَنَّ طَلَاقَ الثَّلَاثِ كَانَتْ تُرَدُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبَى بَكْرٍ إِلَى وَاحِدَةٍ وَبَيَّانِ الْأَخْبَارِ الْمُعَارِضَةِ لَهُ الدَّلَالَةُ عَلَى ابْتِطَالِ اسْتِعْمَالِ هَذَا الْخَبَرِ وَأَنَّ الْمُطَلِّقَ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكَحَ زَوْجًا غَيْرَهُ (مستخرج ابی عوانہ ج ۵ ص ۲۳۱)

اس باب میں ایک تو اس حدیث کا بیان ہے جس میں ہے کہ عہد رسالت اور عہد ابی بکر میں تین طلاقیں کو ایک کی طرف لوٹایا جاتا تھا دوسرا ان حدیثوں کا بیان ہے جو اس حدیث کے معارض ہیں یعنی وہ حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس حدیث

حرام کاری سے بچنے 338 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
پر عمل کرنا باطل ہے اور جو آدمی اکٹھی تین طلاقیں دے اس کیلئے اس کی بیوی تب حلال ہوگی جب وہ دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔

☆..... علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ لکھتے ہیں!

وَرَوَايَةُ طَاوُسٍ وَهُمْ وَغَلَطُوا لَمْ يُعْرَجْ عَلَيْهَا أَحَدٌ مِنْ فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ بِالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَالْمَغْرِبِ وَالْمَشْرِقِ وَالشَّامِ (الاستاذ كارج ص ۶۶)

طاووس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ والی روایت جس میں تین طلاق کا ایک ہونا نقل کیا گیا ہے یہ وہم ہے اور غلط ہے کیونکہ حجاز، شام، عراق، مشرق و مغرب اور پورے عالم اسلام کے فقہاء میں سے کسی نے بھی اس کو اختیار نہیں کیا۔

وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ خِلَافَ مَا رَوَى طَاوُسٌ فِي طَلَاقِ الثَّلَاثِ أَنَّهَا لَزِمَةٌ فِي الْمَذْخُولِ بِهَا وَغَيْرِ الْمَذْخُولِ بِهَا أَنَّهَا ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكَحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَعَلَى هَذَا جَمَاعَةُ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَهَاءِ بِالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَالْمَغْرِبِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ وَهُمْ الْجَمَاعَةُ وَالْحُجَّةُ وَأَنَّمَا يُخَالَفُ فِي ذَلِكَ أَهْلُ الْبِدْعِ الْخَشَبِيَّةِ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْمُعْتَرِلَةِ وَالْخَوَارِجِ عَصَمَنَا اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ (التمهيد لابن عبد البر ج 23 ص 378)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کی جماعت نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو مذہب نقل کیا ہے وہ طاووس کے خلاف ہے وہ یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں لازم ہو جاتی ہیں خواہ عورت کے ساتھ صحبت ہو چکی ہو یا صحبت نہ ہوئی ہو اور وہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں جب تک دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرے حجاز، عراق، شام اور مشرق و مغرب کے تمام علماء فقہاء اور محدثین کا مذہب یہی ہے اور یہ جماعت ہے اور حجت ہے (اور حدیث

میں جماعت کے ساتھ لازم رہنے کا حکم ہے اور جماعت سے جدا ہونے پر نارِ جہنم کی وعید (ہے) صرف اور صرف ان کی مخالفت اہل بدعتِ خشبیہ (فرقہ رافضیہ) معتزلہ اور خوارج نے کی ہے اللہ ہمیں اپنی رحمت سے اس برے مذہب سے محفوظ رکھے۔

☆..... علامہ کیا الہر اسی رحمۃ اللہ علیہ حدیث رکناہ طلاق ثلاث والی اور حدیث ابو الصہباء والی ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں!

وَذَكَرَ عُلَمَاءُ الْحَدِيثِ أَنَّ هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ مُنْكَرَانِ

(احکام القرآن للکلیا الہر اسی ج ۱ ص ۱۳۱)

اور محدثین عظام نے ذکر کیا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں منکر ہیں (یعنی صحیح حدیثوں کے خلاف ہیں)

☆..... علامہ ابوبکر بھصا ص رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں!

وَقَدْ قِيلَ إِنَّ هَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ مُنْكَرَانِ (احکام القرآن ج ۲ ص ۸۶)

اور تحقیق کہا گیا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں منکر ہیں

وَيُقَالُ هَذَا مِمَّا أَخْطَأَ فِيهِ طَاوُسٌ وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَا مَعَ جَلَالَتِهِ وَفَضْلِهِ وَصَلَاحِهِ يَرَوِي أَشْيَاءَ مُنْكَرَةً مِنْهَا أَنَّهُ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا كَانَتْ وَاحِدَةً وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ بَانَ مِنْهُ بِثَلَاثٍ قَالُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَتَعَجَّبُ مِنْ كُفْرَةِ خَطَا طَاوُسٍ (احکام القرآن للبحاص الرازی ج ۱ ص ۴۷۹)

اس حدیث کا یہ جواب بھی دیا جاتا ہے کہ یہ حدیث ان حدیثوں میں سے ہے جن میں طاوس نے غلطی کی ہے اور طاوس بہت غلطیاں کرتا تھا نیز باوجود بزرگی اور فضل و صلاح کے منکر احادیث روایت کرتا تھا ان میں سے ایک حدیث وہ ہے جو اس نے حضرت

ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے کہ جو آدمی تین طلاقیں دے وہ ایک طلاق ہوتی ہے حالانکہ متعدد سندوں کے ساتھ حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جو آدمی اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دے تو بیوی اس سے تین طلاقیں کی وجہ سے جدا ہو جاتی ہے محدثین نے کہا ہے کہ ایوب، طاوس کی کثرتِ اغلاط کی وجہ سے تعجب کرتے تھے۔

☆..... علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں!

لَاَنَّ حَدِيثَ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ أَبِي الصَّهْبَاءِ لَمْ يُتَابِعْ عَلَيْهِ طَاوُسٌ وَأَنَّ سَائِرَ أَصْحَابِ بْنِ عَبَّاسٍ يَرَوُونَهُ عَنْهُ خِلَافَ ذَلِكَ..... وَمَا كَانَ بَنُ عَبَّاسٍ لِيَرَوِيَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَيْئًا ثُمَّ يُخَالِفُهُ إِلَى رَأْيِ نَفْسِهِ بَلِ الْمَعْرُوفُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَنَا أَقُولُ لَكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَقُولُونَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَهُ فِي فُسْخِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ وَمِنْ هُنَا قَالَ جُمُهورُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ حَدِيثَ طَاوُسٍ فِي قِصَّةِ أَبِي الصَّهْبَاءِ لَا يَصِحُّ مَعْنَاهُ (الاستدکار ج ۶ ص ۱۱۰)

طاوس کی وہ حدیث جو وہ ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں اور اس میں ابوالصہباء کا قصہ ہے اس حدیث کے راوی طاوس نے ابوالصہباء کی موافقت نہیں کی اور نہ ہی طاوس کا اس حدیث میں کوئی قوی متابع ہے اور ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ کے تمام شاگردان سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں اور ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ کی یہ شان نہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز نقل کریں پھر اپنی رائے کی وجہ سے اس کی مخالفت کریں بلکہ ان کی یہ بات مشہور ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں تمہارے سامنے بات کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اور تم کہتے ہو ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ اور عمر رحمۃ اللہ علیہ فتح الحج وغیرہ کے بارے میں ان کا یہ قول منقول ہے اسی وجہ سے جمہور علماء کہتے ہیں ابوالصہباء کے قصہ میں طاوس کی حدیث معنی صحیح نہیں۔

☆.....امام جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں!

هُوَ حَدِيثٌ شَاذٌ وَقَدْ عَنِتْ بِهِلَذَا الْحَدِيثِ فِي قَدِيمِ الدَّهْرِ فَلَمْ
أَجِدْ لَهُ أَصْلًا (الاشفاق علی احکام الطلاق ص ۵۷)

یہ حدیث شاذ ہے میں نے عرصہ دراز تک اس حدیث پر تحقیق کی ہے لیکن مجھے
اس کا کوئی متابع اور اس کا اصل نہیں ملا۔

☆.....علامہ طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

هَذَانِ حَدِيثَانِ مُنْكَرَانِ قَدْ خَالَفَهُمَا مَا هُوَ أَوْلَى مِنْهُمَا (مختصر
اختلاف العلماء للطحاوی ج ۲ ص ۹۵، شرح البخاری لابن البطال ج ۷ ص ۳۹۱)

تین طلاق والی حدیث رکائے اور حدیث طاوس دونوں منکر ہیں ان دونوں
حدیثوں کے خلاف ایسی حدیثیں موجود ہیں جو ان دونوں سے صحیح اور اقویٰ ہیں۔

☆.....علامہ احمد بن نصر الداودی رحمہ اللہ التونی 402ھ کا فرمان:

قِيلَ لِأَحْمَدَ بْنِ نَصْرِ الدَّوْدِيِّ هَلْ تَعْرِفُ مَنْ يَقُولُ إِنَّ الثَّلَاثَ
وَاحِدَةٌ؟ فَقَالَ لَا، قِيلَ لَهُ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي يُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ
يُثْبِتْ۔ (المعيار العرب ج 4 ص 435)

امام احمد بن نصر داودی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کیا آپ کوئی ایسا عالم جانتے ہیں جو
اس بات کا قائل ہو کہ کٹھی تین طلاقیں ایک ہوتی ہیں انھوں نے جواب دیا میں ایسا کوئی
عالم نہیں جانتا پھر ان سے پوچھا گیا کہ تین طلاقوں کے ایک ہونے کے متعلق جو حدیث
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی جاتی ہے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں
تو انھوں نے کہا وہ حدیث ثابت نہیں۔

☆.....علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وَرَوَايَةُ طَاوُسٍ وَهُمْ وَغَلَطُوا لَمْ يُعَرِّجْ عَلَيْهَا أَحَدٌ مِنْ فُقَهَاءِ

الْمُصَارِ بِالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَالْمَغْرِبِ وَالْمَشْرِقِ وَالشَّامِ
(المفہم لما اشکل من کتاب مسلم ج ۳ ص ۷۹)

طاوس عن ابن عباس والی روایت جس میں تین طلاق کا ایک ہونا نقل کیا گیا
ہے یہ وہم ہے اور غلط ہے کیونکہ حجاز، شام، عراق، مشرق و مغرب اور پورے عالم اسلام
کے فقہاء میں سے کسی نے بھی اس کو اختیار نہیں کیا۔

☆.....علامہ قرطبی رحمہ اللہ ابوالصہباء والی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ میں اضطراب سند و متن اور
وجہ علت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں وَأَنَّمَا أَطْنَبْنَا فِي الْكَلَامِ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ
عَبَّاسٍ لِأَنَّ كَثِيرًا مِنَ الْجُهَالِ اغْتَرَوْا بِهِ فَأَحَلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَأَفْتَرَوْا عَلَى
اللَّهِ وَعَلَى كِتَابِهِ وَعَلَى رَسُولِهِ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
وَعَدَلَ عَنْ سَبِيلِهِ (المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم ج ۱۳ ص ۸۳)

ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث پر اتنی طویل گفتگو محض اس لیے کی ہے کہ
بہت سے جاہل لوگوں نے اس حدیث سے دھوکہ کھایا اور دھوکہ کھا کر خود انھوں نے اللہ
کے حرام کو حلال کر لیا لیکن جھوٹ بول کر اس حلال کی نسبت اللہ، کتاب اللہ اور رسول اللہ
کی طرف کردی اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور اللہ کے
راستے سے منحرف ہو گیا۔

☆.....غیر مقلد عالم ابو سعید شرف الدین لکھتے ہیں

محدثین نے مسلم کی حدیث مذکور کو شاذ بھی بتلایا ہے (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۹)

سوال نمبر 12

اگر کوئی آدمی اپنی مدخلہ بیوی کو تین دفعہ کہے،، اَنْتِ طَالِقٌ،، اَنْتِ طَالِقٌ
،، اَنْتِ طَالِقٌ،، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے۔ نیت کے اعتبار سے اس
کی دو صورتیں ہیں۔

(1)..... ایک یہ کہ ہر لفظ کے ساتھ جدا طلاق کی نیت کرے یعنی تین لفظوں کے ساتھ تین طلاقیں کی نیت کرے۔ بایں نیت ایک مجلس کی تین طلاقیں ہمیشہ تین ہی شمار ہوتی رہی ہیں ان کو کبھی بھی ایک شمار نہیں کیا گیا۔

(2)..... دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے لفظ کے ساتھ ایک طلاق کی نیت کی جائے دوسرے، اور تیسرے لفظ کے ساتھ جدا طلاق کی نیت نہ کی جائے بلکہ ان کے ساتھ پہلی طلاق کو پکا اور مؤکد کیا جائے۔ جیسے چور کو دیکھ کر آدمی شور کرتا ہے چور، چور، چور اور سانپ کو دیکھ کر آواز دیتا ہے سانپ، سانپ، سانپ یہ لفظ کئی بار دہراتا ہے لیکن چور یا سانپ ایک ہوتا ہے اسی طرح یہ آدمی طلاق کا لفظ تین دفعہ بولتا ہے لیکن اس کی نیت ایک طلاق کی ہوتی ہے۔

زیر بحث حدیث کے مفہوم میں دو احتمال ہیں۔

ایک یہ کہ اگر کوئی آدمی عہد نبوت، عہد صدیقی اور عہد فاروقی کے ابتدائی دو سال تک اپنی بیوی کو تین دفعہ کہتا تجھے طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے تو اس سے نیت پوچھی جاتی۔ اگر وہ کہہ دیتا کہ میری نیت ایک طلاق کی تھی میں نے اسی کو پکا کرنے کیلئے تین بار طلاق کا لفظ کہا ہے تو ان تین ادوار میں اس کی تصدیق کر دی جاتی اور اس کی یہ وضاحت تسلیم کر لی جاتی تسلیم کر کے ان بولے گئے تین الفاظ طلاق کو ایک طلاق قرار دے دیا جاتا۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگوں کی اخلاقی حالت بدل چکی ہے پہلے تحمل اور بردباری تھی اس لئے اکثر لوگ صرف ایک طلاق پر اکتفاء کرتے اور اکٹھی تین طلاقیں کا معاملہ بہت ہی قلیل تھا لیکن اب عجلت بازی پیدا ہو چکی ہے جس کی وجہ سے تین طلاق کا رواج عام ہو گیا ہے نیز کثرت سے نو مسلم لوگ جو اسلام میں شامل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں ان میں خوف و خشیت، تقویٰ و طہارت اور اخلاص و للہیت کا وہ معیار ناپید ہے جسکی روایت پہلے سے چلی آ رہی تھی اور ممکن ہے کچھ اس قسم کے واقعات سامنے آئے ہوں یا آنے کا خطرہ محسوس کیا ہو

کہ نیت ہوتی طلاقیں کی مگر محض گھر آباد کرنے کیلئے جھوٹ بول کر کہہ دیا کہ تین الفاظ طلاق سے میری نیت تین طلاقیں کی نہ تھی بلکہ ایک طلاق کی تھی دوسرا تیسرا لفظ میں نے اسی ایک طلاق کو پکا کرنے کیلئے بولا ہے جیسا کہ آج کل کتنے ہی لوگ ہیں جو مختلف مقاصد و مفادات کی خاطر جھوٹ بول دیتے ہیں بلکہ مذہب تبدیل کر لیتے ہیں جیسا کہ تین طلاقیں کے مسئلہ میں یہ کھیل تماشا ہو رہا ہے ان بدلے ہوئے حالات کے تحت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جھوٹ کی آڑ میں بدکاری اور حرام کاری سے بچانے کیلئے فیصلہ فرما دیا کہ اگر آئندہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین الفاظ طلاق کہے تو ہم ان تین الفاظ طلاق کو تین طلاق شمار کریں گے اور اس کی نیت نہ پوچھیں گے اگر وہ وضاحت کرے گا کہ میری نیت ایک طلاق کی تھی تو ہم یہ وضاحت قبول نہیں کریں گے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صریح طلاق میں حکم کا دار و مدار نیت پر رکھنے کی بجائے طلاق کے الفاظ پر رکھ دیا صحابہ کرام بھی حالات کی تبدیلی کا مشاہدہ کر رہے تھے اس لئے کسی ایک صحابی نے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے سے اختلاف نہیں کیا لہذا اس مسئلے پر صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا کہ جو آدمی اپنی مدخولہ بیوی کو تین دفعہ کہہ دے اُنَّی طالق۔ اُنَّی طالق۔ اُنَّی طالق تو وہ تین طلاقیں شمار ہوں گی اور اس کی نیت کا اعتبار نہ ہوگا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مندرجہ ذیل واقعہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ پہلے تین ادوار میں اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین دفعہ الفاظ طلاق کہتا اور ہر لفظ کے ساتھ جدا طلاق کی نیت کرتا تو ان تین طلاقیں کو ایک قرار دیا جاتا تھا۔

اہل السنّت نے پہلا مفہوم مراد لیا ہے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے معاذ اللہ شرعی حکم تبدیل نہیں کیا بلکہ صورت مسئلہ کے بدلنے پر اس کا حکم بتایا ہے اور صورت

حرام کاری سے بچنے 345 باب دوم: مغالطوں کے جوابات

مسئلہ کے بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے جیسا کہ زید فقیر تھا تو اسے زکاۃ لینے کا حکم دیا گیا پھر وہ غنی ہو گیا تو اس کو زکاۃ دینے کا حکم ہو گیا، کپڑا ناپاک تھا اس سے نماز ناجائز قرار دی بعد میں پاک ہو گیا تو اس سے نماز جائز ہو گئی پس اسی طرح پہلے تین ادوار میں صدق نیت غالب تھا تو نیت کا اعتبار کر کے اس کے مطابق حکم بتایا گیا لیکن جب حالات دگرگوں ہو گئے تو ان حالات کے مطابق جو حکم مناسب تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی کا اعلان فرمایا اور غیر مقلدین نے اس حدیث کا دوسرا مفہوم مراد لیا ہے کہ اگر کوئی آدمی ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاق کی نیت سے تین دفعہ صریح طلاق کے الفاظ کہتا تو اس کو ایک طلاق قرار دیا جاتا یہ ان کی اپنی رائے ہے حدیث رسول نہیں اور ابوالصہباء والی اس حدیث مسلم میں نہ مجلس واحد کی قید ہے نہ تین الفاظ طلاق سے تین طلاقیں کی نیت کا ذکر ہے اپنے ناقص فہم سے خود ہی ایک مفہوم اختراع کر لیا پھر اپنے اختراع کردہ مفہوم کا نام حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھ کر شور مچا دیا کہ یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے اور جس نے ان کے اختراعی مفہوم سے اختلاف کیا اس پر فتویٰ لگا دیا کہ یہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیث رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا منکر ہے حالانکہ اس نے ان کے اختراعی مفہوم کا انکار کیا ہے حدیث رسول کا انکار نہیں کیا۔

وجہ ترجیح

اہل السنۃ کا بیان کردہ مفہوم دو وجہ سے رائج ہے ایک وجہ یہ ہے کہ اہل السنۃ کا اختیار کردہ حدیث کا مفہوم قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین و تبع تابعین، اجماع صحابہ، اجماع امت اور راوی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے باب اول میں مذکور چوبیس (24) فتاویٰ کے موافق ہے جبکہ مکملین فقہ کا بیان کردہ مفہوم قرآن و حدیث، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین و تبع تابعین، اجماع صحابہ، اجماع امت اور راوی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے باب اول میں مذکور چوبیس (24) فتاویٰ کے خلاف ہے اور محدثین و فقہاء کا مسلمہ اصول ہے کہ حدیث کے اس مفہوم کو ترجیح

حرام کاری سے بچنے 346 باب دوم: مغالطوں کے جوابات

ہوتی ہے جو قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین و تبع تابعین، اجماع صحابہ، اجماع امت کے موافق ہو اور وہ مفہوم وہی ہے جو اہل السنۃ والجماعت نے مراد لیا ہے اس لئے اہل السنۃ والجماعت کا بیان کردہ مفہوم ہی صحیح ہے اور غیر مقلدین کا بیان کردہ مفہوم غلط اور ناقابل تسلیم ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث کا مطلب وہی ہے جو مکملین فقہ نے سمجھ رکھا ہے کہ عہد نبوی عہد صدیقی اور عہد عمر کے دو یا تین سال تک اکٹھی تین طلاقیں کو ایک قرار دیا جاتا تھا مگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تین طلاق دینے میں لوگوں کی جلد بازی کی وجہ سے تین طلاقیں کو تین قرار دیا تو غور طلب بات یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاق دینے کا معاملہ تو ان تین ادوار میں بھی پیش آتا رہا ہے دوسرے لفظوں میں اکٹھی تین طلاق دینے والی جلد بازی عہد نبوت میں بھی پائی جاتی تھی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ پہلے ان میں بردباری تھی اب جلد بازی شروع ہو گئی کیسے درست ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اکٹھی تین طلاقیں کو تین قرار دینے کے اپنے نئے فیصلے کیلئے تین طلاق میں لوگوں کی جلد بازی کو بنیاد بنانا اور اس کو علت قرار دینا کیسے درست ہے کیونکہ بزعیم غیر مقلدین اکٹھی تین طلاق دینے والی جلد بازی تو عہد نبوت سے جاری تھی پھر بھی ان کو ایک طلاق قرار دیا جاتا تھا جب کہ اہل السنۃ کے بیان کردہ مفہوم کے مطابق پہلے تین ادوار کی بردباری اور بعد کی جلد بازی کو علت کے طور پر ذکر کرنا بر موقع اور بر محل ہے کیونکہ اہل السنۃ کہتے ہیں کہ تین الفاظ طلاق بہیت طلاق واحد کو ایک شمار کیا جاتا تھا لیکن تین طلاقیں کا ایک طلاق ہونا نہ قرآن سے ثابت ہے نہ صحیح حدیث سے لہذا اس حدیث میں طلاق ثلاث سے تین الفاظ طلاق مراد ہیں یعنی پہلے تین زمانوں میں اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین الفاظ طلاق کہتا پھر وہ وضاحت کرتا کہ میری نیت ایک طلاق کی تھی میں نے اسی کو پکا کرنے کیلئے بطور تاکید کے تین لفظ کہے ہیں ہر لفظ سے جدا طلاق کی نیت نہ تھی تو اس کی یہ وضاحت تسلیم کر لی جاتی اور ان تین الفاظ طلاق

سے ایک طلاق واقع ہونے کا فیصلہ کیا جاتا لیکن ان تین زمانوں میں بردباری غالب تھی جس کی وجہ سے تین اکٹھی طلاق کا رواج عام نہ تھا کوئی شاذ و نادر اکٹھی تین طلاق کا واقعہ پیش آتا پس اس غالب حالت کی وجہ سے تین الفاظ طلاق کو مذکورہ بالا وضاحت کی صورت میں ایک طلاق قرار دیا جاتا ان تین زمانوں کے بعد اکٹھی تین طلاق دینے میں لوگوں میں جلد بازی شروع ہو گئی اور اکٹھی تین طلاق کا رواج عام ہو گیا اس لیے اس غالب حالت کا اعتبار کر کے حضرت عمرؓ نے تین الفاظ طلاق سے ایک طلاق کی نیت والی وضاحت کا اعتبار کرنا اور قبول کرنا چھوڑ دیا۔ پس پہلے تین زمانوں میں تین طلاق دینے میں لوگوں کی بردباری اور بعد میں جلد بازی والی علت اہل السنّت کے بیان کردہ مفہوم کے مطابق درست ہے اور منکرین فقہ کے بیان کردہ مفہوم کے مطابق درست نہیں اس لیے بھی اہل السنّت کا بیان کردہ مفہوم رائج ہے۔

مؤیدات

☆..... علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

الْمُرَادُ بِذَلِكَ الْحَدِيثِ مَنْ كَرَّرَ الطَّلَاقَ مِنْهُ فَقَالَ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ فَإِنَّهَا كَانَتْ عَنْدهُمْ مَحْمُولَةً فِي الْقَدَمِ عَلَى التَّكْيِيدِ فَكَانَتْ وَاحِدَةً وَصَارَ النَّاسُ بَعْدَ ذَلِكَ يَحْمِلُونَهَا عَلَى التَّجْدِيدِ فَأُلْزِمُوا ذَلِكَ لِمَا ظَهَرَ قَصْدُهُمْ إِلَيْهِ وَيُشْهِدُ لَصِحَّةِ هَذَا التَّوَابِلِ قَوْلُ عُمَرَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرِ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ آثَانَةٌ

(المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم ج 13 ص 81)

اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ جو آدمی طلاق کے الفاظ مکرر ذکر کرے مثلاً کہے تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے پس یہ پہلے زمانہ میں تاکید (یعنی ایک طلاق کو پختہ کرنے) پر محمول ہو کر ایک طلاق شمار ہوتی تھی لیکن اس کے بعد لوگ ان تین

الفاظ طلاق میں سے ہر لفظ کے ساتھ جدید طلاق واقع کرتے تو صحابہ کرامؓ نے ان تینوں طلاقوں کو اس پر لازم کر دیا کیونکہ صحابہ کرامؓ کے سامنے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ لوگ ہر لفظ سے جدید طلاق کا ارادہ کرتے ہیں اس مفہوم کے صحیح ہونے پر دلیل یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا بے شک لوگوں نے اس کام (تین طلاق) میں جلد بازی شروع کر دی ہے جس میں ان کیلئے تحمل اور بردباری کا حکم ہے۔

☆..... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

يُشْبِهُ أَنْ يَكُونُ وَرَدَ فِي تَكْرِيرِ اللَّفْظِ كَانَ يَقُولُ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ وَكَانُوا أَوَّلًا عَلَى سَلَامَةٍ صُدُّوا عَنْهُمْ يَقْبَلُ مِنْهُمْ أَنْتِ طَالِقٌ التَّكْيِيدَ فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ فِي زَمَنِ عُمَرَ وَكَثُرَ فِيهِمُ الْخِذَاعُ وَنَحْوُهُ مِمَّا يَمْنَعُ قَوْلَ مَنْ ادَّعَى التَّكْيِيدَ حَمَلَ عُمَرُ اللَّفْظَ عَلَى ظَاهِرِ التَّكْرَارِ فَأَمَضَاهُ عَلَيْهِمْ وَهَذَا الْجَوَابُ ارْتَضَاهُ الْقُرْطُبِيُّ وَقَوَاهُ بِقَوْلِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرِ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ آثَانَةٌ وَكَذَلِكَ التَّوَابِلُ أَنَّ هَذَا أَصَحُّ الْأَجَوِبَةِ

(فتح الباری ج 9 ص ۴۵۶)

درست بات یہ ہے کہ انت طالق، انت طالق، انت طالق کے تکرار سے جب تاکید کا ارادہ کرتے تو ان کی یہ بات قبول کر لی جاتی کیونکہ وہ صدق نیت کا زمانہ تھا لیکن جب حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگ بکثرت مسلمان ہوئے اور لوگوں میں دھوکہ بازی عام ہو گئی تو یہ تاکید والی نیت کے قبول کرنے میں مانع بن گئی ان حالات میں حضرت عمرؓ نے حکم کا دار و مدار الفاظ کے ظاہری تکرار پر رکھ دیا اور ان پر تین طلاقوں کے نفاذ کا فیصلہ فرمایا امام قرطبی رحمہ اللہ نے اس جواب کو پسند کیا ہے اور حضرت عمرؓ کے قول سے اسی جواب کی تقویت ہوتی ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جس معاملہ میں لوگوں کیلئے بردباری کی تعلیم تھی اس میں انھوں نے جلد بازی شروع کر دی ہے اسی طرح امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے متعدد جوابوں میں سے یہ جواب زیادہ صحیح ہے۔

حرام کاری سے بچنے علامہ محمد بن خلفہ ابی الماکلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ فِيمَنْ كَرَّرَ لَفْظَ الطَّلَاقِ فَيَقُولُ أَنْتِ طَالِقٌ ثُمَّ يُكْرِّرُ ذَلِكَ عَلَى وَجْهِ التَّكْيِيدِ وَصَارَ النَّاسُ الْيَوْمَ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ لَا يَرِيدُونَ بِهِ التَّكْيِيدَ بَلِ التَّجْدِيدَ فَالتَّجْدِيدُ فَاْمَضَى ذَلِكَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ

(اکمال اکمال المعلم ج ۳ ص ۱۱۰)

ممکن ہے کہ یہ حدیث ان لوگوں کے بارے میں ہے جو طلاق کا لفظ (انت طالق) تین بار کہے لیکن تاکید کے طریقے پر ہو تو اس کو ایک طلاق قرار دیا جاتا لیکن بعد میں لوگوں کے حالات بدل گئے کہ وہ طلاق کے تین الفاظ بولتے اور ان کے ساتھ تاکید کا ارادہ نہ کرتے بلکہ ہر لفظ کے ساتھ جدید طلاق کا ارادہ کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر تین طلاقوں کو نافذ کر دیا

..... علامہ زبیلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وَالثَّانِي أَنْ قَوْلَ الزَّوْجِ أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ كَانَتْ طَلَقَةً وَاحِدَةً فِي الْعَصَرَيْنِ لِقَصْدِهِمُ التَّكْيِيدَ وَصَارَ النَّاسُ بَعْدَهُمْ يَقْصِدُونَ بِهِ التَّجْدِيدَ وَالْإِنْشَاءَ فَالْزَمَهُمْ عُمَرُ ذَلِكَ لِإِعْلَامِهِمْ بِقَصْدِهِمْ يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُ عُمَرَ قَدْ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرِ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ آثَاءٌ (تبیین الحقائق ج ۳ ص ۲۷)

دوسرا جواب یہ ہے کہ خاوند کا اپنی بیوی کو تین دفعہ کہنا تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے پہلے دو زمانوں میں ایک طلاق تھی کیونکہ ان تین الفاظ سے ان کا ارادہ ایک طلاق کو پکا کرنے کا ہوتا تھا لیکن بعد میں لوگ ان میں سے ہر لفظ کے ساتھ نئی طلاق دینے کا ارادہ کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی اس نیت کا پتہ چل گیا تو آپ نے ان پر ان تین طلاقوں کو لازم کر دیا اس کا قرینہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ لوگوں نے اس معاملہ میں جلد بازی شروع کر دی ہے جس میں ان کیلئے وسعت اور مہلت تھی۔

حرام کاری سے بچنے علامہ شافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وَكَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ أَوْابِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى السَّنَةِ يُطَلِّقُونَ طَلَقَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَرَجِعُونَ أَوْ يَسْرَحُونَ بِإِحْسَانٍ، ثُمَّ يُطَلِّقُونَ الثَّانِيَةَ بَعْدُ، ثُمَّ يُطَلِّقُونَ الثَّالِثَةَ، فَيُفَرِّقُونَ الطَّلَاقَ عَلَى السَّنَةِ فَلَمَّا جَاءَ عَهْدُ عُمَرَ وَدَخَلَ النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ وَكَثُرَتِ الْفُتُوحَاتُ وَاخْتَلَطَ الْحَابِلُ

بِالنَّابِلِ وَكَثُرَتِ الْمَسَائِلُ وَوَجَدَتِ النَّوَازِلُ كَثُرَتِ التَّطْلِيقُ ثَلَاثًا وَأَصْبَحَ النَّاسُ يَجْمَعُونَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ فِي لَفْظٍ وَاحِدٍ فَعُمِرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَمَّا أَصْبَحَ الْأَمْرُ مُتَشِيرًا بَيْنَ النَّاسِ وَانْتَبَهَ إِلَى أَنَّ النَّاسَ كَانُوا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ عَلَى السَّنَةِ وَكَانُوا لَا يُطَلِّقُونَ إِلَّا طَلَقَةً وَاحِدَةً فَلَمَّا جَاءَ عَهْدُ عُمَرَ كَمَارَوْى ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ قَالَ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ خَطِيبًا كَعَادَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كَانَ يُرْمُ أَمْرًا حَتَّى يَسْتَشِيرَ الصَّحَابَةَ وَالنَّاسَ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَى النَّاسَ قَدْ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرِ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ آثَاءٌ يَعْنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى الْمُطَلِّقَ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ مُرْتَبَةً يُطَلِّقُ ثُمَّ يَرَجِعُ، ثُمَّ يُطَلِّقُ ثُمَّ يَرَجِعُ، حَتَّى تَكُونَ الثَّالِثَةُ، فَالَّذِي يُطَلِّقُ ثَلَاثًا يَسْتَعْجِلُ فِيمَا وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيَتَدَعَّى فِي دِينِ اللَّهِ وَيُخَالِفُ شَرْعَ اللَّهِ وَيَضِيقُ عَلَى نَفْسِهِ وَيَرْتَكِبُ الْبِدْعَةَ وَهُوَ مَذْهَبُ جُمْهُورِ الْعُلَمَاءِ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ..... فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَى النَّاسَ قَدْ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرِ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ آثَاءٌ فَلَوْ أَنَا أَمْضِيَنَاهُ عَلَيْهِمْ يَعْنِي مَا رَأَيْتُكُمْ هَلْ نَبْطِي عَلَى الْأَصْلِ الشَّرْعِيِّ أَنَّ مَنْ تَلَفَّظَ بِالطَّلَاقِ نَوَّاحِذَهُ بِهِ أَوَّلًا؟ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ بَيَّنَّ لَهُ الطَّلَاقُ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ ثَلَاثًا وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَاحِدَةً فَاللَّهُ أَعْطَاهُ ثَلَاثًا لَزُوجَتِهِ فَاْمَضَاهُ عُمَرُ وَأَمْضَاهُ الصَّحَابَةُ مَعَهُ وَلِلذَلِكَ قُضِيَ بِالثَّلَاثِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ

..... علامہ زبیلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

حرام کاری سے بچنے 351 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمِنْ بَعْدِهِ الصَّحَابَةُ وَلِذَلِكَ لَمَّا جَاءَ الرَّجُلُ
إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي مِائَةً قَالَ ثَلَاثًا حَرَمَتْ بِهِنَّ عَلَيْكَ
وَسَبْعٌ وَتَسْعُونَ اتَّخَذَتْ بِهِنَّ كِتَابَ اللَّهِ هُزُورًا
(شرح زاد المستقنع للشنقيطي ج ۸ ص ۲۹۳)

عہد نبوت، عہد صدیقی اور عہد عمر رضی اللہ عنہ کے شروع تک (اکثر) لوگ شرعی طریقہ کے مطابق ایک طلاق دیتے پھر رجوع کرتے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دیتے پھر دوسری طلاق دیتے پھر تیسری طلاق دیتے پس وہ شرعی طریقہ کے مطابق جدا جدا طلاقیں دیتے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور نو مسلم لوگ اسلام میں داخل ہوئے اور فتوحات کی کثرت ہو گئی اور معاملہ پیچیدہ اور گڑبڑ ہو گیا مسائل بڑھ گئے اور مصائب پیش آنے لگے اور تین طلاقیں کا سلسلہ بکثرت پیش آنے لگا اور لوگوں کی یہ حالت ہو گئی کہ وہ ایک لفظ میں اکٹھی تین طلاقیں دیدیتے پس جب لوگوں کے دین کا معاملہ درہم برہم ہو گیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ لوگ عہد نبوت میں شرعی طریقہ کے مطابق صرف ایک طلاق دیتے پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیحین میں مروی حدیث کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور حسب عادت صحابہ و تابعین سے مشورہ لیا کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی پیش آمدہ معاملہ میں صحابہ و تابعین سے مشورہ کے بغیر حتیٰ فیصلہ نہیں کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا میں دیکھ رہا ہوں لوگوں کو کہ جس کام میں ان کو تھل اور بر باری کا حکم تھا اس میں انھوں نے جلد بازی شروع کر دی ہے یعنی اللہ عزوجل نے طلاق دہندہ کو تین طلاقیں کا اس ترتیب کے ساتھ اختیار دیا ہے کہ وہ طلاق دے پھر رجوع کرے پھر طلاق دے پھر رجوع کرے حتیٰ کہ تیسری طلاق دے (شرعی طلاق میں پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع کی شرط لگانا درست نہیں، ناقل) پس

حرام کاری سے بچنے 352 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
اللہ تعالیٰ نے جس کو تین طلاقیں کے دینے میں وسعت دی تھی اس نے تین طلاقیں میں جلد بازی کی ہے سو وہ اللہ کے دین کے مطابق غیر شرعی طریقہ اختیار کر کے اور شرعی حکم کی مخالفت کر کے اپنے نفس پر تنگی کرتا ہے اور بدعت کا مرتکب ہوتا ہے جمہور علماء کا مذہب یہی ہے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ تین اکٹھی طلاقیں کو بھی شرعی طریقہ سمجھتے ہیں۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انھوں نے اس کام میں جلد بازی شروع کر دی ہے جس میں ان کیلئے بردباری اور تھل کا حکم تھا کاش ہم ان کو ان پر نافذ کر دیتے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام اور تابعین سے رائے لی کہ جو آدمی غیر شرعی طریقہ اختیار کر کے اکٹھی تین طلاقیں کے ساتھ تلفظ کرے (یعنی بیوی کو کہے تجھے تین طلاقیں ہیں یا یوں کہے کہ تجھے طلاق، تجھے طلاق، تجھے طلاق) اس کو اسی پہلے طریقے (ایک طلاق) پر باقی رکھیں اور تین طلاق کے الفاظ کہنے والے پر یہ قانون جاری کریں یا نہیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے تین طلاقیں بیان فرمائی ہیں اور اس کا شرعی طریقہ بھی بتایا ہے اب اگر وہ چاہے تو تین اکٹھی طلاقیں دیدے اور اگر چاہے تو ایک طلاق دے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور صحابہ کرام نے ان اکٹھی تین طلاقیں کو نافذ کرنے کا فیصلہ فرما دیا اسی وجہ سے امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد دیگر صحابہ کرام نے اکٹھی تین طلاقیں کے تین ہونے کا فیصلہ کیا اسی لیے جب ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین طلاقیں کی وجہ سے وہ تجھ پر حرام ہو گئی ہے اور ستانویے طلاقیں گناہ ہیں کہ تو نے ان کی وجہ سے اللہ کے حکم کے ساتھ استہزاء کیا ہے۔

.....عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَجْعَلَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ أَنْ أَجْعَلَهَا وَاحِدَةً

حرام کاری سے بچنے 353 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
 وَلَكِنْ أَقْوَامًا حَمَلُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ قَالُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَلْزَمَ نَفْسَهُ مَنْ قَالَ
 لَا مَرَأَتَهُ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ فَهِيَ حَرَامٌ وَمَنْ قَالَ لَا مَرَأَتَهُ أَنْتِ بَائِنَةٌ فَهِيَ بَائِنَةٌ
 وَمَنْ قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا فَهِيَ ثَلَاثٌ (سنن سعید بن منصور ج 1 ص 301)

حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے ان کو ایک قرار دوں لیکن لوگوں نے اپنے نفسوں پر تین طلاقوں کی مشقت ڈالنے کی عادت بنالی ہے اس لیے میں ہر آدمی پر وہ چیز لازم کرتا ہوں جس کو اس نے اپنے نفس پر لازم کیا ہے اس لیے میری طرف سے اعلان یہ ہے کہ جس آدمی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے یا جس نے اپنی بیوی کو کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے یہ طلاق بائنہ ہے اور جس نے کہا تجھے تین طلاقیں ہیں تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

سوال نمبر 13

انما تجعل الطلاق الثلاث واحدة میں ان تین زمانوں میں لوگوں کی عام عادت اور غالب حالت کی خبر دی گئی ہے کہ وہ بیوی کو جدا کرنے کیلئے تین طلاقوں کی بجائے ایک طلاق پر اکتفاء کرتے تھے کہیں شاذ و نادر اکٹھی تین طلاقوں کا واقعہ پیش آتا اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ طلاقیں تین دیتے تھے اور ان کو ایک طلاق رجعی شمار کیا جاتا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے اجعل الالہة الہا واحدا کیا اس نبی نے متعدد آہہ کو ایک الہ بنا دیا ہے؟ اس سے یہ مراد نہیں کہ سب خداؤں کو ملا کر ایک خدا بنا لیا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جو ہم متعدد خداؤں سے کام لیتے تھے اس نے ان سب کاموں کیلئے ایک خدا کو اختیار کر لیا ہے اسی طرح یہاں پر ان تین زمانوں میں بیوی کو جدا کرنے کیلئے تین طلاقوں کی بجائے وہ ایک طلاق پر اکتفاء کرتے لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے

حرام کاری سے بچنے 354 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
 میں عام عادت اور غالب حالت اکٹھی تین طلاق دینے کی اور اکٹھی تین طلاقوں کے ذریعے بیوی کو جدا کرنے کی ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تین طلاقوں کو نافذ کرنے کا حکم دیا اس کے مطابق یہ حدیث فریق مخالف کی دلیل نہیں بن سکتی۔

سوال نمبر 14

یہ بھی احتمال ہے کہ کسی راوی نے طلاق البتہ کو ٹھٹھا کے ساتھ تعبیر کر دیا حدیث کا مطلب یہ تھا کہ لفظ البتہ کو ایک طلاق کی نیت کرنے کی صورت میں یا بلا نیت کہنے کی صورت میں ایک طلاق قرار دیا جاتا لیکن جب تین طلاق کی نیت سے اس کے کہنے کی عادت بن گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تین کو نافذ کرنے کا حکم دیدیا تاہم بلا نیت یا ایک طلاق کی نیت سے انت طالق البتہ کا حکم وہی برقرار رکھا جو پہلے تھاراوی نے البتہ بیعت ٹھٹھا کو ٹھٹھا کے ساتھ تعبیر کیا۔

سوال نمبر 15

اس حدیث کی اصل حقیقت یہ ہے کہ جب لوگوں کی غالب عادت اور اکثری حالت اکٹھی تین طلاق دینے کی بن گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شرعی حکم کے مطابق ان تین طلاقوں کو نافذ کرنے کا حکم دیدیا جیسا کہ پہلے ادوار میں بھی اکٹھی تین طلاقوں کو تین ہی قرار دیا جاتا تھا اگرچہ یہ صورت کبھی کبھار پیش آتی آپ کے اس حکم کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے ابوالصہباء نے تین طلاقوں کو ایک قرار دینے کا ذکر کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع سکوتی پیش کر کے ابوالصہباء کی پیش کردہ حدیث کو رد کر دیا پس جس حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عملاً وقولا اور دیگر صحابہ کرام نے اجماع سکوتی کے ذریعے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کی دلیل سے رد کر دیا ہے تو صحابہ کی رد کردہ حدیث دلیل کیسے بن سکتی ہے۔

حدیث میں امضاء اور اجازہ کے الفاظ ہیں یہ دونوں لفظ کسی سابق حکم کے اجراء کیلئے استعمال ہوتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ومضى مثل الاولين وقد مضت سنة الاولين اس میں پہلے لوگوں کے طریقہ کو جاری رکھنے کا بیان ہے اسی طرح علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں واجزته ای انفذته وخلفته یعنی میں نے اسی پہلے حکم کو نافذ کیا اور میں نے اسی پہلی چیز کو پیچھے چھوڑا فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو نیند میں طلاق دی اور بیدار ہونے کے بعد جب اس کو بتایا گیا تو اس نے کہا اجزت ذلك الطلاق تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر اس نے کہا وقعت ذلك تو طلاق واقع ہو جائے گی اسی طرح اگر نابالغ نے طلاق دی اور بالغ ہونے کے بعد اس نے کہا اجزت ذلك الطلاق تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر اس نے کہا وقعت ذلك الطلاق تو واقع ہو جائے گی وجہ یہ ہے کہ اجزت کا معنی ہے کہ میں نے پہلی طلاق کو نافذ کیا چونکہ نیند اور نابالغی والی طلاق کا عدم ہے اس کا اعتبار نہیں جب اس کا وجود ہی نہیں تو اس کا نفاذ بے معنی ہے اس لیے طلاق واقع نہ ہوگی اور وقعت کا معنی ہے میں نے نئے سرے سے اب طلاق واقع کی اور جاگنے کے بعد اور بچے کے بالغ ہونے کے بعد وہ طلاق واقع کر سکتے ہیں اس لیے یہ طلاق واقع ہو جائے گی (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۵۳) نیز ماضی کا صیغہ دوام واستمرار کیلئے بولا جاتا ہے یہاں پر اسی معنی میں ہے یعنی حضرت عمر فاروقؓ نے اسی پہلے قانون کو جاری اور نافذ رکھا جب حضرت عمرؓ نے اکٹھی تین طلاقیں کو تین قرار دینے کا حکم فرمایا تو اس سے بعض لوگوں کو شبہ ہوا کہ شاید حضرت عمرؓ نے پہلے حکم کو تبدیل کر دیا ہے کہ پہلے اکٹھی تین طلاقیں ایک ہوتی تھی حضرت عمرؓ نے اس کو بدل دیا جیسا کہ ابوالصہاء نے حضرت ابن عباسؓ کے سامنے اس کا

حرام کاری سے بچنے 356 باب دوم: مغالطوں کے جوابات

اظہار کیا حضرت ابن عباسؓ نے اس کے شبہ کو دور کرنے کیلئے فرمایا کہ تین طلاقیں ایک تھیں یعنی جب تین الفاظ طلاق کا تلفظ ہو مگر نیت ایک طلاق کی ہو تو یہ حکم اس صورت میں تھا اور اگر اکٹھی تین طلاقیں کی نیت ہوتی تو پہلے تین ادوار میں بھی ان کو تین ہی قرار دیا جاتا تھا اگرچہ یہ صورت قلیل اور نادر الوقوع تھی لیکن حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اس کی کثرت ہو گئی تو حضرت عمرؓ نے اسی پہلے حکم کو جاری رکھا نہ یہ کہ پہلے حکم کو بدل دیا۔

سوال نمبر 17

پہلے تین طلاق کے بعد بھی رجوع کرنا جائز تھا پس اس وقت جواز رجوع کے اعتبار سے تین طلاقیں ایک طلاق کے حکم میں تھیں لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا چنانچہ امام ابو داؤدؒ نے اس پر دو باب قائم کیے ہیں نمبر باب فی نسخ المراجعة بعد التلقيات الثلاث (تین طلاقیں کے بعد رجوع کے منسوخ ہونے کا بیان) اس میں مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں ان الرجل كان اذا طلق امرأته فهو أحق برجعها وإن طلقها ثلاثاً ففسخ ذلك فقال الطلاق مرتان (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۹۷) آدمی اپنی بیوی کو تین طلاق دینے کے بعد بھی رجوع کا حق دار ہوتا تھا پھر الطلاق مرتان کے ساتھ یہ حکم منسوخ ہو گیا (۲) باب بقیۃ نسخ المراجعة بعد التلقيات الثلاث تین طلاقیں کے بعد رجوع کے منسوخ ہونے کا بقیہ بیان (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۹۸) اس باب میں امام ابو داؤدؒ نے تین طلاقیں کے بعد عورت کے شوہر پر حرام ہونے کے بعض دلائل ذکر کیے ہیں۔ اس نسخ کے بعد ممکن ہے جن بعض حضرات کو تین طلاق کے بعد رجوع کے منسوخ ہونے کا پتہ نہ چلا وہ تین طلاق کا حکم حسب سابق ایک طلاق کی طرح سمجھ کر رجوع کر لیتے ہوں گے جب حضرت عمرؓ کو اپنی خلافت کے کچھ عرصہ بعد اس کا پتہ چلا تو انھوں نے تین طلاق کے بعد رجوع کی حرمت کی تشہیر کی اور اس کو عام کیا اگرچہ یہ حرمت شرعی طور پر اس سے پہلے عہد نبوت میں ثابت ہو چکی تھی جیسا کہ متعہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں منسوخ ہو گیا تھا لیکن جن لوگوں کو متعہ کے منسوخ ہونے کا اور اس کی حرمت کا پتہ نہ چلا وہ

حرام کاری سے بچنے 357 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور تک متعہ کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ کی حرمت اور اس سے نبی کی تشہیر کی پس اسی طرح طلاق کے مسئلہ میں بھی تین طلاقیں کے بعد رجوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حرام ہو گیا تھا اور رجوع کی حلت و اباحت منسوخ ہو گئی تھی لیکن جن کو نسخ کا پتہ نہ چلا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور تک تین طلاقیں کے بعد بھی ایک طلاق کی طرح رجوع کر لیتے تھے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین طلاقیں کے بعد رجوع کی حرمت کی تشہیر کی اور تشہیر کر کے اس کو کلیۃً ختم کر دیا پس اکٹھی تین طلاق کے بعد حرمت رجوع اور حرمت متعہ کا معاملہ ایک جیسا ہے۔

مؤیدات

(۱)..... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

وَفِي الْجُمْلَةِ فَالَّذِي وَقَعَ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ نَظِيرُ مَا وَقَعَ فِي مَسْئَلَةِ الْمُتْعَةِ سَوَاءٌ أَعْنَى قَوْلَ جَابِرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَفْعَلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبَى بَكْرٍ وَصَدْرٍ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ نَهَانَا عُمَرُ فَأَنْتَهَيْنَا فَالْوَرَجُ فِي الْمَوْضِعَيْنِ تَحْرِيمُ الْمُتْعَةِ وَابْتِقَاعُ الثَّلَاثِ (فتح الباری ج ۹ ص ۴۵۷)

خلاصہ یہ ہے کہ تین طلاق کا یہ مسئلہ بعینہ متعہ کے مسئلہ کی طرح ہے یعنی حضرت جابرؓ کا قول کہ متعہ کیا جاتا تھا عہد نبوی عہد صدیقی اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے شروع تک پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں روکا تو ہم متعہ سے رک گئے پس دونوں مسئلوں میں رائج متعہ کی حرمت اور تین اکٹھی طلاقیں کا وقوع ہے۔

سوال نمبر 18

اگر حدیث کا مطلب وہی ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں کہ تین طلاقیں عہد رسالت عہد صدیقی اور عہد فاروقی کے ابتدائی تین سالوں تک ایک طلاق رجعی ہوتی تھی

حرام کاری سے بچنے 358 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
تو چونکہ ابن عباسؓ کا فتویٰ اپنی اس روایت کردہ حدیث کے خلاف ہے اور جب راوی اپنی حدیث کے خلاف عمل کرے یا فتویٰ دے تو یہ موجب فسق ہے جس سے ابن عباسؓ کا فسق لازم آتا ہے اور راوی کا فسق راوی کو ضعیف اور مجروح بنادیتا ہے جب کہ اس پر محدثین اور فقہاء کا اتفاق ہے الصحابة کلہم عدول معلوم ہوا کہ حدیث کا یہ مطلب غلط ہے

قَالَ الرَّاجِحُ فِي الْمَوْضِعَيْنِ تَحْرِيمُ الْمُتْعَةِ وَابْتِقَاعُ الثَّلَاثِ تَحْرِيمُ الْمُتْعَةِ وَابْتِقَاعُ الثَّلَاثِ لِلْإِجْمَاعِ الَّذِي انْعَقَدَ فِي عَهْدِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ وَلَا يُحْفَظُ أَنَّ أَحَدًا فِي عَهْدِ عُمَرَ خَالَفَهُ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَقَدْ دَلَّ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى وَجُودِ نَاسِخٍ وَإِنْ كَانَ خَفِيَ عَنْ بَعْضِهِمْ قَبْلَ ذَلِكَ حَتَّى ظَهَرَ لِجَمِيعِهِمْ فِي عَهْدِ عُمَرَ فَأَلْغَوْا خِلَافَهُ بَعْدَ هَذَا الْإِجْمَاعِ مُنَابَذًا لَهُ وَالْجُمْهُورُ عَلَى عَدَمِ اعْتِبَارِ مَنْ أَحْدَثَ الْإِخْتِلَافَ بَعْدَ الْإِتِّفَاقِ (فتح الباری ج ۹ ص ۴۵۷)

پس دونوں مسئلوں میں رائج یہ ہے کہ متعہ کی حرمت اور تین اکٹھی طلاقیں کا وقوع اس اجماع کی وجہ سے ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان دونوں مسئلوں پر منعقد ہوا اور عہد عمرؓ میں ان دونوں مسئلوں میں کسی ایک نے بھی مخالفت نہیں کی اور صحابہ کا اجماع اس بات پر دلیل ہے کہ پہلے حکم (یعنی اباحت متعہ اور تین طلاق کے بعد رجوع) کا نسخہ موجود تھا اگرچہ اس اجماع سے پہلے بعض صحابہ پر مخفی رہا حتیٰ کہ عہد عمر رضی اللہ عنہ میں سب پر ظاہر ہو گیا پس اس اجماع کے بعد اس کی مخالفت کرنے والا اجماع کا منکر ہے اور جمہور کے نزدیک اجماع و اتفاق کے بعد اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۲)..... علامہ کورانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں!

قَدْ ضَلَّ فِيهِ طَائِفَةٌ وَبَنَوْا عَلَى ظَاهِرِهِ..... وَالَّذِي يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ أَنَّ

رَاوَى الْحَدِيثُ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَفْتَى بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ كَذَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ وَلَا يُمَكِّنُ أَنْ يُفْتَى بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ إِلَّا إِذَا ثَبَتَ نَسْخُ ذَلِكَ وَمَا يُقَالُ مِنْ أَنَّهُ يُلْزَمُ أَجْمَاعُ الصَّحَابَةِ عَلَى الْخَطَا لَا سِتْمَرَارِهِمْ عَلَى الْعَمَلِ بِهِ إِلَى زَمَنِ عُمَرَ مَمْنُوعٌ بَلْ كَانَ يَعْمَلُ بِهِ مَنْ لَمْ يَطَّلِعْ عَلَى النَّاسِخِ (الكوثر الجارى ج ۹ ص ۱۱۱۲)

ایک گروہ اس بارے میں گمراہ ہو گیا ہے اور انھوں نے اس حدیث کے ظاہر پر مسئلہ کی بنیاد رکھ لی ہے..... وہ چیز جس پر اعتقاد کیا جاسکتا ہے یہ ہے کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کا فتویٰ اپنی روایت کردہ حدیث کے خلاف ہے امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے یہ فتویٰ صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنی روایت کردہ حدیث کے خلاف فتویٰ دیں؟ یہ تب ہو سکتا ہے کہ جب ان کے نزدیک اس حدیث کا منسوخ ہونا ثابت ہو پس معلوم ہوا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اور یہ کہنا کہ اس حدیث کو منسوخ ماننے کی صورت میں لازم آتا ہے کہ تمام صحابہ کا لگاتار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے تک غلطی پر اجماع رہا کہ وہ منسوخ حدیث پر قائم رہے یہ بات بہت غلط ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ جن بعض صحابہ کو اس حدیث کے منسوخ ہونے کا پتہ نہ چلا اور وہ اس کے نسخ پر مطلع نہ ہوئے وہ اس حدیث پر عمل کرتے رہے۔ (جیسا کہ جن بعض صحابہ کو متعہ کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہوا وہ حدیث متعہ پر عمل کرتے رہے)

(۳)..... علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

لَوْ سَلَّمْنَا أَنَّهُ حَدِيثٌ مُسْنَدٌ مَرْفُوعٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَمَا كَانَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ هُوَ رَاوَى الْحَدِيثِ وَقَدْ خَالَفَهُ بِعَمَلِهِ وَفُتْيَاهُ وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى نَاسِخٍ ثَبَتَ عِنْدَهُ وَلَا يَصِحُّ أَنْ يُظَنَّ بِهِ أَنَّهُ تَرَكَ الْعَمَلَ بِمَا رَوَاهُ مَجَانًا وَغَايَطًا لِمَا عَلِمَ مِنْ جَلَالَتِهِ وَوَرَعِهِ وَحِفْظِهِ وَتَشْيِئِهِ قَالَ أَبُو عُمَرَ بْنُ عَبْدِ الْبَرِّ بَعْدَ أَنْ

ذَكَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فُتْيَاهُ مِنْ طُرُقٍ مُتَعَدِّدَةٍ يُلْزَمُ الطَّلَاقُ ثَلَاثًا مِنْ كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ مَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِيُخَالِفَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْخَلِيفَتَيْنِ إِلَى رَأْيِ نَفْسِهِ (المفهم لما اشكل من من تلخيص كتاب مسلم ج ۱۳ ص ۷۸، ۷۹)

اگر ہم تسلیم کر لیں کہ مذکورہ بالا حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوع متصل ہے تب بھی تین طلاقیں کے ایک ہونے پر یہ حدیث دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں ان کا عمل اور ان کا فتویٰ اس کے خلاف ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک منسوخ ہے اور اس کا نسخ ان کے نزدیک ثابت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بدگمانی صحیح نہیں کہ انھوں نے اپنی روایت کردہ حدیث پر جان بوجھ کر یا غلطی سے عمل چھوڑ دیا ہے کیونکہ ان کی علم کے اعتبار سے جلالت شان، ان کا حافظہ، علم میں ان کی چنگی اور پرہیزگاری سب کو معلوم ہے ابو عمر ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ متعدد اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ تین طلاقیں بیک کلمہ لازم ہو جاتی ہیں اس کے بعد ابن عبدالبر لکھتے ہیں کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنی رائے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دو خلیفہ راشد کی مخالفت کریں۔

غیر مقلد عالم ابو سعید شرف الدین لکھتے ہیں

كتاب الاعتبار للامام الحازمي في بيان الناسخ والمنسوخ من الآثار
میں امام حازمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مسلم کی اس حدیث کو منسوخ بتلایا ہے..... نیز لکھتے ہیں صحیح مسلم کی تین طلاق والی مذکورہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ منسوخ ہے اور اس کیلئے نسخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک اور حدیث ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دینے کے بعد بھی رجوع کر سکتا تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الطلاق مرتان الخ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۷)

سوال نمبر 19

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ عہد رسالت اور عہد ابی بکر کے زمانہ خیر میں اکٹھی تین طلاقیں جو حرام ہیں ان کے واقع کرنے کا عام رواج تھا حالانکہ ایسا کرنا حرام اور معصیت ہے جیسا کہ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھی تین طلاقیں پر ناراض ہوئے لیکن صحابہ کرام کا اس سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اس کثرت کے ساتھ ثابت نہیں جس سے صحابہ کرام کا مداہن ہونا لازم آتا ہے اور یہ قرآن کے خلاف ہے کیونکہ قرآن کریم میں صحابہ کرام کی شان یہ ہے **كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ** تم بہترین امت ہو جن کو لوگوں کی نفع رسانی کیلئے نکالا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

سوال نمبر 20

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو عہد رسالت اور عہد ابی بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے تین سال تک تین طلاقیں دے کر اس کو ایک شمار کرنے کا عام رواج تھا یعنی سب طلاق دہندگان یا ان میں سے اکثر ایسا ہی کرتے تھے اور جو معاملہ اتنا کثیر الوقوع ہو وہ عام پھیل جاتا ہے اور اس کے نقل کرنے والے کثیر لوگ ہوتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی معاملہ لوگوں میں عام مروج ہو لیکن اس کا نقل کرنے والا صرف ایک آدمی ہو لیکن یہاں عجیب بات ہے کہ ان تین ادوار میں تین طلاقیں دے دینے اور ان کو ایک قرار دینے کا رواج عام تھا لیکن صحابہ کرام میں سے اس کو نقل کرنے والے صرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے صرف ابوالصہبہ یا طاوس نقل کرتا ہے۔

سوال نمبر 21

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو یہ اپنے ظاہر کے اعتبار سے اکٹھی تین طلاقیں کو اور تین طہروں کی متفرق تین طلاقیں کو شامل ہے اس حدیث میں ان دونوں صورتوں میں فرق نہیں کیا گیا اور مجلس واحد کی قید نہیں لگائی گئی تو اس حدیث کے ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ تین طہروں کی متفرق تین طلاقیں بھی ایک ہوں اور ان کے بعد بھی رجوع ہو سکے۔

سوال نمبر 22

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے اور جو حدیث قرآن کے خلاف ہو وہ حجت نہیں ہوتی (ملاحظہ کیجئے باب اول فیصلہ از قرآن)

سوال نمبر 23

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو یہ حدیث 16 احادیث مرفوعہ جن کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور معنی مشہور ہیں کے خلاف ہے اس لیے سنت مشہورہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے حجت نہیں (ملاحظہ کیجئے باب اول فیصلہ از احادیث مرفوعہ)

سوال نمبر 24

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو یہ حدیث 19 آثار خلفاء راشدین کے خلاف ہے پس جو حدیث خلفاء راشدین کے نزدیک حجت نہیں وہ یقیناً مردود ہے۔ (ملاحظہ کیجئے باب اول فیصلہ از آثار خلفاء راشدین)

سوال نمبر 25

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو یہ حدیث 57 آثار صحابہ اور 75 آثار تابعین و تبع تابعین کے خلاف اور معارض ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ تابعین اور تبع تابعین نے اس حدیث کا اعتبار نہیں کیا بلکہ اس کے برعکس فیصلے کیے ہیں تو بعد میں یہ کیسے حجت ہو سکتی ہے؟ (ملاحظہ کیجئے باب اول فیصلہ از آثار صحابہ و فیصلہ از آثار تابعین و تبع تابعین)

سوال نمبر 26

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو یہ حدیث اجماع صحابہ اور اجماع امت کے خلاف اور معارض ہے اور جو حدیث اجماع صحابہ اور اجماع امت کے خلاف ہو وہ محدثین اور فقہاء کے نزدیک حجت نہیں ہوتی۔ (ملاحظہ کیجئے باب اول اجماع صحابہ اور اجماع امت)

سوال نمبر 27

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو مذکورہ بالا حدیث، راوی حدیث صحابی رسول ﷺ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے 24 فتاویٰ کے خلاف ہے (ملاحظہ کیجئے باب اول فیصلہ از آثار صحابہ) اور جو حدیث خود راوی حدیث صحابی کے نزدیک ناقابل عمل ہے وہ دلیل کیسے بن سکتی ہے۔

سوال نمبر 28

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو یہ کہنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے تین سال کے بعد لوگوں میں عجلت بازی

آگئی اور وہ تین طلاقیں لگا تا دینے لگ گئے اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اکٹھی تین طلاقوں کو تین قرار دیا جبکہ اس سے پہلے عہد رسالت عہد صدیقی اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے تین سالوں تک تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں اس سے معلوم ہوا کہ لگا تا تین طلاقوں کا رواج شروع سے موجود تھا اور بعد میں بھی جاری رہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں طلاق میں جلد بازی شروع ہونے والی بات غلط ہے۔

سوال نمبر 29

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو خلاف شریعت امور کو برداشت نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نبی ﷺ کے فیصلہ سے انحراف کرنے پر ایک آدمی کو قتل کر دیا وہ بقول غیر مقلدین شریعت کا جو اجماعی فیصلہ ہے اس کی کیسے مخالفت کر سکتے ہیں اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سچے ہیں تو غیر مقلدین جھوٹے ہیں اور اگر غیر مقلدین سچے ہیں تو معاذ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جھوٹے ہیں فیصلہ خود کر لیں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے؟

عبرت..... کسی منافق کیلئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جھوٹا اور باطل پرست کہہ دینا معمولی اور آسان بات ہے لیکن سچے پکے مخلص مسلمان کیلئے یہ کہنا آگ میں جلنے کے مترادف ہے چنانچہ غیر مقلدین کے مترجم و مفسر قرآن محمد جونا گڑھی لکھتے ہیں ”کہ اگر حضرت عمر نے یہ فتویٰ ابد الابد کیلئے شرعی طور پر ہی دیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ آپ اور ہم اسے کیوں مانیں ہم فاروقی تو نہیں محمدی ہیں ہم نے ان کا کلمہ تو نہیں پڑھا آحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے“ (نکاح محمدی بحوالہ فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۵۲) عجیب بات یہ ہے کہ فتاویٰ ثنائیہ میں درج تمام فتاویٰ کو غیر مقلد شیخ الحدیث داود راز نے جمع کیا ہے طلاق ثلاثہ کے مسئلہ میں مختلف فتاویٰ کے ساتھ جونا گڑھی کے فتویٰ نکاح محمدی کا اندراج بھی کیا ہے پھر اس پر ایک دوسرے غیر مقلد شیخ الحدیث ابوسعید شرف الدین دہلوی نے حاشیہ لکھا اور حواشی

حرام کاری سے بچنے 365 باب دوم: مغالطوں کے جوابات

میں انھوں نے متعدد فتاویٰ پر تعاقب کیا ہے یعنی اغلاط پر مؤاخذہ کیا ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کی گئی اس بد زبانی کا کوئی تعاقب نہیں کیا پھر احسان الہی ظہیر نے اس پر نظر ثانی کر کے اس فتاویٰ کو پاکستان میں شائع کرایا تو انھوں نے بھی نظر ثانی میں اس کو جوں کا توں باقی رکھا اس کا مطلب یہ ہوا کہ سب غیر مقلدین کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں وہی نظریہ ہے جو جو ناگڑھی نے نکاح محمدی میں تحریر کیا ہے حضور ﷺ نے سچ فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ جس راستہ پر چلتا ہے شیطان وہ راستہ چھوڑ دیتا ہے، ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ محمدی بننے کیلئے اور محمدی جھنڈے کے نیچے آنے کیلئے پہلے صدیقی، فاروقی، عثمانی اور حیدری بننا شرط ہے جو اپنے آپ کو خلفاء راشدین کے جھنڈے کے نیچے نہیں لاسکتا وہ محمدی جھنڈے کے نیچے نہیں آسکتا نہ وہ سچا محمدی بن سکتا ہے البتہ محمد جو ناگڑھی کی طرف منسوب محمدی یا رافضیوں کے فرقہ محمدیہ (غنیۃ الطالبین) والا محمدی بن سکتا ہے۔

سوال نمبر 30

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلاف شریعت فیصلہ کیا تو سارے صحابہ کرامؓ کیوں خاموش رہے کیا کسی ایک صحابی نے بھی اس پر اعتراض کیا تھا؟ اگر خلاف شریعت فیصلہ ہوتا تو تمام صحابہ خاموش نہ رہتے اور جب وہ سارے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر خاموش ہیں تو یہ دلیل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ شریعت کے مطابق ہے اور اس کی مخالفت کرنے والے شریعت کے مخالف ہیں۔

سوال نمبر 31

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو تمام صحابہ کرام کا اکٹھی تین طلاقیں کے تین ہونے پر اجماع تھا جیسا کہ باب اول

حرام کاری سے بچنے 366 باب دوم: مغالطوں کے جوابات

میں اس کے حوالہ جات گذر چکے ہیں کیا باطل پر اجماع ہو سکتا ہے؟

اے مسلمان بھائیو!..... ایک طرف جنتی جماعت صحابہ کرام کا راستہ ہے دوسری طرف صحابہ کرام سے کٹی اور ہٹی ہوئی جماعت منکرین فقہ کا راستہ ہے آپ کس راستہ پر چلنا پسند کریں گے؟ البتہ جس مسئلہ میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہو اور اس کے بارے میں صحابہ کرام کے مختلف اقوال ہوں تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ میں ان میں سے اس قول کو لیتا ہوں جو کتاب و سنت کے زیادہ قریب ہوتا ہے لیکن اقوال صحابہ سے باہر نہیں جاتا اس لیے یہ اعتراض کرنا کہ احناف نے فلاں فلاں مسئلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول نہیں لیا دوسرے صحابہ کا قول لیا ہے اس میں کوئی معقولیت نہیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا

سَأَلْتُ رَبِّي عَنِ اخْتِلَافِ اصْحَابِي مِنْ بَعْدِي فَأَوْحَى إِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَقْوَى مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلِّ نَوْرٍ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى (مشكاة ج ۲ ص ۵۵۴، الابانة الكبرى ج ۲ ص ۵۶۳، مسند الفاروق ج ۲ ص ۷۰۰، الفقيه والمحقق ج ۲ ص ۱۸)

میں نے اپنے رب سے اپنے اصحاب کے (اجتہادی) اختلاف کے متعلق سوال کیا تو میری طرف وحی کی گئی اے محمد آپ کے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں بعض ستارے روشنی میں بعض سے قوی ہیں اور ہر ایک کیلئے نور ہے پس جس نے ان کے اختلاف کی صورت میں جس (مجتہد) صحابی کے قول کو لیا پس وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔

اس حدیث کے مطابق امام ابو حنیفہ صحابہ کے اختلاف کی صورت میں تلاش کرتے تھے کہ کس صحابی کا قول زیادہ قوی ہے اور کتاب و سنت کے زیادہ قریب ہے اور نور

حرام کاری سے بچنے 367 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
ہدایت کا زیادہ حامل ہے تو وہ اسی قول کو اختیار کرتے یہ اعتراض تب ہو سکتا ہے کہ اگر صحابہ کرام کے اقوال کے ہوتے ہوئے ان کے خلاف کوئی اپنا الگ مذہب بناتے لیکن فقہ حنفی میں اس کی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی کہ کسی مسئلہ میں صحابہ کرام کے مختلف اقوال ہوں اور امام ابوحنیفہ نے ان سب اقوال کو چھوڑ کر الگ مذہب اختیار کیا ہو۔

سوال نمبر 32

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس سال ہے اس فیصلہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سات یا آٹھ سال قائم رہے اگر یہ فیصلہ خلاف شریعت تھا تو انھوں نے اس سے رجوع کا اعلان کیوں نہ کیا؟ اور اتنے طویل عرصہ میں کسی صحابی نے بھی رجوع کا مطالبہ اور احتجاج کیوں نہ کیا

سوال نمبر 33

اگر اس حدیث کا وہی مطلب ہو جو منکرین فقہ مراد لیتے ہیں اور غیر منسوخ ہو تو اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عرصہ خلافت بارہ سال ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا چھ سال ہے اس عرصہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس فیصلہ کی منسوخی کا اعلان کیوں نہ کیا؟ اور اس کے مطابق صحابہ کرام کے فیصلوں پر کیوں خاموش رہے؟ بلکہ خود اسی کے مطابق فیصلے کرتے رہے۔

سوال نمبر 34

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات سنہ ۶۸ھ میں ہے اگر غیر مقلدین کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مجلس کی تین طلاقیں کو تین قرار دینا قرآن و حدیث کے خلاف ہے تو کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس کے خلاف پیش کی تھی؟ یا اس کے بعد دوسرے صحابہ کرام و تابعین اکٹھی تین طلاقیں کے تین ہونے کا فیصلہ کرتے

حرام کاری سے بچنے 368 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کبھی ان فیصلوں کے رد کیلئے یہ حدیث پیش کی؟ جب خود حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس کے خلاف پیش نہیں کی اور اس کو قابل حجت نہیں سمجھا تو غیر مقلدین یہ حدیث کیوں پیش کرتے ہیں۔

سوال نمبر 35

اور اگر غیر مقلدین کا اصرار ہے کہ یہ حدیث صحیح، مرفوع اور غیر منسوخ ہے اور اس کا وہی ظاہری معنی مراد ہے جو منکرین فقہ نے اپنی کج فہمی اور بد فہمی سے سمجھا ہوا ہے کہ پہلے تین ادوار میں تین طلاقیں ایک تھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو تین قرار دیا۔ تو صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۵۱ پر متعہ کے بارے میں مذکور حدیث اور غیر مقلدین کی تین طلاقیں کے مسئلہ میں پیش کردہ حدیث مسلم ایک جیسی ہیں ملاحظہ کیجئے

حدیث ابوالصہباء	حدیث متعہ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَاسْتَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً..... فَأَمَضَاهُ عَلَيْهِمُ	عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كُنَّا نَسْتَمْتَعُ بِالْقُبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالذَّقِيقِ الْإِيَّامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال تک تین طلاقیں ایک تھیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان تین طلاقیں کو نافذ کر دیا	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مٹھی کھجور اور گندم کے عوض چند ایام کیلئے متعہ کرتے تھے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کر دیا

حرام کاری سے بچئے 369 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
غیر مقلدین کو چاہئے کہ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کے ظاہری مفہوم پر عمل کریں

اور وہ جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے تین طلاقوں کے بعد رجوع کرتے کراتے ہیں اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق متعہ بھی کریں اور کرائیں اور اگر وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے کو تسلیم کرتے ہیں تو ان کو تین اکٹھی طلاق کے تین ہونے والا فیصلہ بھی مان لینا چاہئے بصورت دیگر ان کو چاہئے کہ وہ اکٹھی تین طلاقوں کے بعد جواز رجوع کے فتوے کی طرح جواز متعہ کا فتویٰ بھی شائع کر دیں۔

غیر مقلد عالم ابو سعید شرف الدین حدیث متعہ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں
”پس جو جواب اس جابر کی متعہ النساء کے جواز عدم کا جواب ہے وہی حدیث ابن عباس کا ہے پس اگر یہ جائز ہے تو پھر متعہ النساء بھی جائز ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ تین طلاقیں بحکم واحد یا متعہ النساء بالا بالا لوگ بے خبری میں کرتے رہے جس کا علم نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا نہ شیخین کو آخر میں حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا تو منع کر دیا (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۶، ۲۱۷)

ہمارے چار سوال

(۱)..... منکرین فقہ کی اس دلیل پر ہمارے پینتیس اعتراضات ہیں لہذا ہر اعتراض کا جواب دے کر اس دلیل سے اپنے دعوے کو ثابت کریں۔

(۲)..... مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں سنی موقف یہ ہے کہ پہلے تین طلاقوں کے بعد ایک طلاق کی طرح رجوع جائز تھا بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور تین طلاقوں کے بعد (خواہ وہ اکٹھی ہوں یا متفرق ہوں) رجوع کرنا حرام قرار پایا لیکن حرمت متعہ کی طرح بعض لوگوں کو اس نسخ کا پتہ نہ چلا تو وہ تین طلاق کے بعد بھی رجوع کر لیتے حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس نہی اور حرمت رجوع کی تشہیر کی جیسا کہ حرمت متعہ کی انھوں نے تشہیر کی اور اگر غیر منسوخ ہے تو اس کا مفہوم وہ ہے جو اہل السنۃ والجماعت نے اپنے اعتراضات

حرام کاری سے بچئے 370 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
کے ضمن میں بیان کیا ہے جو قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین

وتبع تابعین، اجماع صحابہ، اجماع امت کے مطابق ہے جبکہ غیر مقلدین کا موقف یہ ہے کہ پہلے تین ادوار میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شرعی حکم کو بدل دیا اور اکٹھی تین طلاقوں کو تین قرار دے دیا، ہم نے اپنے موقف کے صحیح ہونے پر اور غیر مقلدین کے بیان کردہ مفہوم کے غلط ہونے پر قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین، اجماع امت پیش کیے ہیں غیر مقلدین بھی اس حدیث کے بارے میں اہل السنۃ کے موقف کے غلط ہونے پر اور اپنے موقف کے صحیح ہونے پر قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین، اجماع امت پیش کریں؟

(۳)..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں اجماع صحابہ کے بعد صحابہ تابعین اور تبع تابعین کا کوئی ایک واقعہ پیش کریں کہ جس میں اکٹھی تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دے کر رجوع کا فیصلہ کیا گیا ہو اور اس وقت کے علماء اہل السنۃ نے اس کو قبول کیا ہو یا اس پر خاموشی اختیار کی ہو۔

(۴)..... اگر یہ حدیث غیر منسوخ ہے اس کے باوجود حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب تین طلاقوں کو تین قرار دیا تو کسی صحابی نے اس فیصلہ عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف اس حدیث کو بطور دلیل کے پیش کیوں نہ کیا؟ اس حدیث کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات ۶۸ھ میں ہے اس طویل عرصہ میں خود انھوں نے اس فیصلہ عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف یہ حدیث کیوں پیش نہ کی؟ بلکہ اس کے برعکس وہ خود فیصلہ عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق فتوے دیتے رہے۔

مغالطہ نمبر 5:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تین طلاقیں کو تین قرار دینا سیاست تھا شرعی حکم کے طور پر نہ تھا اس لئے ہم پر اس کا ماننا لازم نہیں وہ اس وقت کے حالات کی وجہ سے تھا نیز اخیر زندگی میں تین طلاقیں کو نافذ کرنے پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پچھتاتے تھے۔

جواب:

اس مغالطہ کے دو جزء ہیں (۱) یہ فیصلہ سیاست تھا (۲) اس فیصلہ پر بعد میں پچھتاتے تھے۔

جواب جزء نمبر 1:

جزء اول کے جواب میں چند امور عرض خدمت ہیں۔

{۱}..... یہ غیر مقلدین کی محض اپنی رائے ہے ورنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے طلاق کے تین لفظ بیت تاکید کو تین طلاق قرار دیا ہے اور نیت کا اعتبار نہیں کیا۔

{۲}..... جب اکٹھی تین طلاقیں کا تین ہونا قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین و تبع تابعین، اجماع صحابہ، اجماع امت سے ثابت ہے تو ان دلائل سے ثابت شدہ حکم، شرعی حکم ہوگا یا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سیاسی فیصلہ ہوگا؟ اور جو شرعی حکم کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سیاسی فیصلہ قرار دے وہ شرعی حکم کا منکر ہے یا نہیں؟ بلکہ ایسا شخص ان سب دلائل شرعیہ کا منکر ہے جن سے وہ شرعی حکم ثابت ہوتا ہے۔

{۳}..... اگر بالفرض تسلیم کر لیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک ہی مجلس کی تین طلاقیں کو تین قرار دیا ہے تو جب تمام صحابہ کرام اور پوری امت کے علماء نے ہمیشہ اس فیصلہ کو شرعی حکم کے طور پر تسلیم کیا ہے تو غیر مقلدین کو چاہیے کہ صحابہ کرام اور علماء امت سے اختلاف کر کے

ان کو گمراہ قرار دینے کی بجائے خود گمراہی سے اور من شذ شذ فی النار کا مصداق بننے سے بچیں اور وہ بھی اس فیصلہ کو تسلیم کر لیں کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے عَلَیْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْتَدِينَ (سنن ابن ماجہ ج 1 ص 5، سنن ابی داود ج 2 ص 276) تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے نیز حضور ﷺ کا فرمان ہے إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي عَلَى الضَّلَالَةِ (سنن ترمذی ج 2 ص 39) بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔

{۴}..... اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ سیاست تھا شرعی حکم کے طور پر نہ تھا تو اس پر کسی صحابی یا تابعی کی شہادت پیش کریں کہ غیر مقلدین سے وہ اس کی حقیقت کو زیادہ بہتر جانتے تھے۔

{۵}..... اگر یہ فیصلہ محض سیاست تھا تو کسی مجتہد صحابی، یا کسی مجتہد تابعی یا ائمہ اربعہ میں سے کسی امام نے اس کے خلاف کبھی تین طلاق کے ایک ہونے کا فیصلہ کیا ہے؟

{۶}..... کیا غیر مقلدین کا ایمان اس چیز کو تسلیم کرتا ہے کہ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ کے شرعی حکم کو سیاست کے تابع کر دیا تھا؟ اگر جواب نفی میں ہے تو غیر مقلدین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو شرعی حکم تسلیم کریں سیاسی فیصلہ کہہ کر انکار نہ کریں۔ اور اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ نظریہ صحابہ دشمن روافض کا ہے تو برادران اہل سنت کو چاہیے کہ وہ آئندہ فرقہ غیر مقلدین کو اہل حدیث کہنے کی بجائے اہل تشیع یا چھوٹے رافضی کہا کریں کیونکہ جیسے غیر مقلدین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تین طلاق والے فیصلے کو شرعی حکم نہیں مانتے بلکہ سیاسی فیصلہ قرار دیتے ہیں اسی طرح ان کے بڑے بھائی رافضیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ممانعت متعہ والے فیصلہ کو وقتی مصلحت اور سیاسی فیصلہ قرار دیا ہے چنانچہ عراق کے شیعہ مجتہد محمد حسین آل کاشف الغطاء لکھتے ہیں فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ مُرَادُهُ الْمَنْعَ الزَّمَنِيَّ وَالتَّحْرِيمَ الْمَدَنِيَّ لَا الدِّينِيَّ (اصل الشیعة واصولہا ص ۲۰۴) پس ضروری ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی (ممانعت

حرام کاری سے بچنے 373 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
متعہ سے) مراد وقتی ممانعت اور سیاسی تحریم بھی شرعی و دینی نہ تھی

{ج}..... اگر بالفرض حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حالات کے بگاڑ کی وجہ سے سیاست تین طلاق کو تین قرار دیا تھا تو کیا جن حالات کی وجہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس کی تین طلاقیں کو تین قرار دیا اور تمام اصحاب رسول نے اس کو بالا جماع تسلیم کیا اب وہ حالات پہلے سے بدتر ہیں یا بہتر ہیں اگر بدتر ہیں اور یقیناً اس خیر القرون کے دور سے آج کے شر القرون میں وہ حالات کہیں زیادہ بدتر ہیں تو اس غفوت زدہ زمانہ اور آفت زدہ انتقامی اور عجلت بازی کے دور میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہی لازم ہونا چاہئے۔

جواب جزء نمبر 2:

اس کے جواب میں چند معروضات پیش خدمت ہیں۔

①..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اپنے فیصلہ پر پچھتانے والی روایت دو وجہ سے غلط ہے۔

(1)..... اس روایت کی سند میں یزید بن ابی مالک ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بات کو نقل کرتا ہے حالانکہ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہی نہیں علامہ ذہبی میزان الاعتدال ج 4 ص 439 میں فرماتے ہیں یزید بن ابی مالک مدلس ہے وہ اس سے روایت کر دیتا ہے جس کا زمانہ تک نہ پایا ہو۔ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب تعریف اہل التقدیس بالموصوفین بالتدلیس ج 1 ص 48 میں لکھتے ہیں وَقَالَ وَصَفَهُ أَبُو مُسْهَرٍ بِالتَّدْلِيسِ ابُو مُسْهَرٍ نے یزید بن ابی مالک کو مدلس کہا ہے۔ (2) خالد بن یزید بن ابی مالک جو اپنے باپ سے یہ روایت نقل کرتا ہے وہ انتہائی ضعیف ہے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے وَقَالَ أَحْمَدُ لَيْسَ بِالشَّيْءِ وَقَالَ النَّسَائِيُّ غَيْرُ ثِقَةٍ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ ضَعِيفٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ خَالِدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ لَيْسَ بِشَيْءٍ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے کہا ایک کتاب جس کو ذہن کر دینا مناسب ہے وہ خالد بن یزید بن ابی

حرام کاری سے بچنے 374 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
مالک کی کتاب الدیات ہے کیونکہ وہ اپنے باپ پر جھوٹ پسند نہیں کرتا لیکن خود صحابہ پر جھوٹ بولتا ہے احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں میں نے یہ کتاب خالد سے سنی تو میں نے وہ کتاب ایک عطار کو ردی میں دے دی۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب میں فرماتے ہیں ابن حبان نے کہا کہ خالد روایت میں سچا ہے لیکن غلطیاں بہت کرتا ہے اور اس کی احادیث منکر ہیں اس لئے جب وہ اپنے باپ سے نقل کرنے میں متفرد ہو تو یہ قابل حجت نہیں ہے وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ ضَعِيفٌ اور کبھی کہا متروک الحدیث ابن جبارود، ساجی، عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ (مجلہ الجوث الاسلامیہ حکم الطلاق الثالث بلفظ واحد ص ۱۰۸ یہ پورا مجلہ احسن الفتاویٰ ج ۵ میں ملاحظہ کیجئے)

②..... بقول غیر مقلدین اگر واقعی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اس فیصلے پر پچھتاتے تھے اور اخیر زندگی تک پچھتاتے رہے تو انھوں نے اپنے اس خلاف شرع فیصلہ کو ختم کر کے اصل شرعی فیصلہ کو بحال کیوں نہ کیا؟ کیونکہ خلفاء راشدین کی سیاست شریعت کے تابع تھی شریعت سیاست کے تابع نہ تھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شرعی فیصلہ کو بحال کرنے کا مطالبہ کیوں نہ کیا؟ اور جیسے غیر مقلدین بزعم خویش لوگوں کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس غلطی سے آگاہ کر رہے ہیں اگر یہ فیصلہ غلط تھا تو کیا کسی صحابی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو غلط کہا تھا؟ اور کیا کسی صحابی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس غلطی پر متنبہ کیا تھا؟ اگر یہ فیصلہ غلط تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اسے غلط سمجھتے تھے تو اس خلاف شریعت فیصلے پر خاموش رہنا بلکہ اس کے مطابق فتوے دینا یہ کتمان حق نہیں تو اور کیا ہے اور کتمان حق صحابہ کرام کی شان سے بہت بعید ہے یہ صفت یہود کی تھی اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی نہ تھی۔

③..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت کی برکت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہر حالت

میں دین و ایمان پر چٹنگی اور حق گوئی کا جو مزاج بنا اور امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات اور اپنے فیصلہ جات کے بارے میں عوام الناس تک کو جو آزادی رائے کا حق دے رکھا تھا اس کے باوجود تمام صحابہ کرام کا خاموش رہنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنا اگر ان سب امور کو ملحوظ رکھا جائے تو غیر مقلدین کا یہ نظریہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اکٹھی تین طلاقوں کو تین قرار دینے کا فیصلہ شریعت محمدیہ کے خلاف تھا اور محض سیاست پر مبنی تھا جس کی وجہ سے وہ اخیر زندگی تک پچھتاتے رہے محض رام کہانی، یا وہ گوئی اور ایک دیوانے کی بڑھ معلوم ہوتا ہے۔ ہم ذیل میں امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حق پسندی اور حق گوئی کے مزاج پر مبنی احوال کا مختصر نقشہ پیش کرتے ہیں تاکہ آپ خود غیر مقلدین کے مذکورہ بالا نظریہ کے حق و باطل ہونے کا فیصلہ کر سکیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شریعت پر عمل کرنے اور عمل کرانے میں اتنے پختہ اور شریعت سے روگردانی کرنے والوں کے بارے میں اتنے سخت تھے کہ کئی مرتبہ انھوں نے بارگاہ نبوت میں شریعت سے روگردانی کرنے والے شخص کو قتل کرنے کا جذبہ اور خواہش کا اظہار کیا کہ یا رسول اللہ میں اس آدمی کو قتل نہ کر دوں اور خلاف شریعت اکٹھی تین طلاق دینے والے کی خوب پٹائی کرتے اور خاوند بیوی کو جدا کر دیتے اور حق بات کے قبول کرنے میں اتنے فراخ دل اور نرم مزاج تھے کہ اپنی غلطی کے اعتراف کرنے میں اور دوسرے کی حق بات قبول کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہ کرتے بطور نمونہ چند واقعات ملاحظہ کیجئے۔

واقعہ نمبر 1: (یہودی اور منافق کا فیصلہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور منافق کے جھگڑے میں یہودی کے حق میں فیصلہ دیا منافق اس فیصلہ رسول پر راضی نہ ہوا اور یہودی کو کہا کہ چلو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان سے فیصلہ کراتے ہیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے یہودی نے کہا اے عمر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں فیصلہ

کر دیا ہے مگر اس کو وہ فیصلہ پسند نہیں آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منافق سے پوچھا کیا معاملہ ایسے ہی ہے منافق نے کہا جی ہاں یوں ہی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ذرا ٹھہرو میں تمہارا فیصلہ کرتا ہوں اندر گئے اور تلوار نکال کر منافق کا سراڑا دیا اور فرمایا ہکذا افضی بین من لم یرض بقضاء اللہ وقضاء رسولہ جس کو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ پسند نہیں اس کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ یہ ہے (اسباب النزول للواحدی ج ۱ ص ۱۰۷، زاد المسیر ج ۲ ص ۵۳، تفسیر نسفی ج ۱ ص ۲۳۲، تفسیر ظہبی ج ۱ ص ۲۲۲، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۶۲۵، مسند الفاروق ج ۲ ص ۵۷۵)

واقعہ نمبر 2: (عورتوں کا حق مہر)

مسروق تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر رسول پر چڑھے اور کہا اے لوگو! عورتوں کے حق مہر تم نے کیوں اتنے زیادہ کر رکھے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم حق مہر چار سو درہم یا اس سے کم مقرر کرتے تھے اور اگر حق مہر کا زیادہ ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ یا شرف و کرامت ہوتا تو وہ حق مہر اتنا زیادہ مقرر کرتے کہ تم ان سے سبقت نہ کر سکتے لیکن میں جانتا ہوں کہ ان میں سے کسی آدمی نے بیوی کا حق مہر چار سو درہم سے زیادہ مقرر نہیں کیا یہ اعلان کر کے منبر سے اتر آئے اتنے میں قریش کی ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے آئی اس نے کہا اے امیر المؤمنین آپ نے لوگوں کو چار سو درہم سے زیادہ حق مہر مقرر کرنے سے منع کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں نے منع کیا ہے عورت نے کہا اے امیر المؤمنین آپ نے وہ آیت نہیں سنی جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نازل کی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے عورت نے کہا اے امیر المؤمنین کیا آپ نے یہ نہیں سنا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَآتَيْتُمْ أَحَدَاهُنَّ فِقْطَارًا (اور تم نے ان عورتوں میں سے ایک کو حق مہر میں خزانہ دیا ہو) تو فوراً حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اللہم اغفر اے اللہ مجھے معاف

فرمایہ کہا اور دوبارہ منبر پر چڑھے اور فرمایا اے لوگو! میں نے تمہیں چار سو درہم سے زیادہ حق مہر مقرر کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو آدمی اپنے مال سے جتنا چاہے حق مہر مقرر کر سکتا ہے اس پر کوئی پابندی نہیں۔ محدث ابن کثیر یہ لکھ کر فرماتے ہیں اسنادہ جید قوی (تفسیر ابن کثیر عربی ج ۱ ص ۴۶۷)

واقعہ نمبر 3: (حائضہ کیلئے طواف وداع کا حکم)

قبیلہ ثقیف کا ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور مسئلہ پوچھا کہ ایک عورت نے ذوالحجہ کی دس کو طواف زیارت کر لیا مگر طواف وداع کرنے سے پہلے حائضہ ہو گئی تو کیا وہ اس حالت میں واپس جاسکتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ واپس نہیں جاسکتی (بلکہ وہ مکہ میں ٹھہری رہے جب پاک ہو جائے تو طواف وداع کر کے واپس جائے ثقیفی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھے اس جیسی عورت کے متعلق فتویٰ اس کے برعکس دیا ہے کہ وہ (طواف وداع کرنے سے پہلے) واپس جاسکتی ہے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے فتوے سے رجوع کر لیا) اور درہ لے کر اس ثقیفی کو مارا اور کہا کہ جس چیز کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ دیدیا ہے اس کے متعلق تو نے مجھ سے فتویٰ کیوں پوچھا ہے (الفقیہ والمحققہ ج ۱ ص ۲۰۸، المدخل للبیہقی ج ۱ ص ۱۰۴)

واقعہ نمبر 4: (شوہر کی دیت سے بیوہ کا حصہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتہاد سے فتویٰ دیا کہ بیوہ عورت اپنے خاوند کی دیت سے وراثت کا حصہ نہیں لے سکتی اس کے بعد ایک صحابی ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے حدیث پیش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف لکھا تھا کہ وہ اشیم ضبابی رضی اللہ عنہ (مقتول) کی دیت سے اس کی بیوی کو وراثت کا حصہ دے ”فراجع عمر البیہ“ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا فتویٰ چھوڑ کر اس حدیث کی طرف رجوع کر لیا (سنن ابی داود ج ۲ ص ۲۷۲، الفقیہ والمحققہ ج ۱ ص ۱۳۸)

واقعہ نمبر 5: (انگلیوں کی دیت)

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے انگلیوں کی دیت کے بارے میں ایک فیصلہ دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام بھیجے گئے مکتوب میں لکھا تھا فُی کُلِّ أُصْبُعٍ عَشْرٌ مِّنَ الْإِبِلِ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں فَآخَذَ بِهِ وَتَرَكَ أَمْرَهُ الْأَوَّلَ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلہ کو لے لیا اور اپنا فیصلہ چھوڑ دیا (الفقیہ والمحققہ ج ۱ ص ۱۳۹) اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حق گوئی میں اتنے جری دلیر اور بے باک تھے کہ بعض صحابہ کرام نے امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو برملا کہا کُو رَأَيْنَا فِيكَ اَعْوِجًا جَا لَقَوْنَا بِسُيُوفِنَا (القول الجامع فی الطلاق البدعی والملتصع ص ۵۳ و ۱۶۶) اگر ہم آپ میں (از روئے شریعت) کوئی کبھی دیکھیں گے تو اس کو اپنی تلواروں کے ساتھ سیدھا کریں گے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ

✽..... جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے روگردانی کی وجہ سے قتل کر دیتے ہیں تو کیا یہ ممکن ہے وہ خود فیصلہ رسول سے انحراف اور روگردانی کریں۔

✽..... جب ایک عورت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ان کی غلطی پر روک ٹوک کر سکتی ہے تو ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس خلاف شریعت فیصلے پر کیونکر خاموش رہ سکتے ہیں؟

✽..... منبر پر چڑھ کر امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک قانون کا اعلان کرتے ہیں اور اترنے کے بعد ایک عورت سے قرآن کی آیت سن کر اسی وقت دوبارہ منبر پر چڑھ کر پہلے قانون کے غلط ہونے کا اعتراف کر کے اس کو ختم کرنے کا اعلان کرتے ہیں اور قرآن کی اُس آیت کے مطابق نئے قانون کا اعلان کر دیتے ہیں لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ طلاق کے مسئلہ میں اپنی غلطی پر متنبہ ہو جانے کے باوجود

حرام کاری سے بچئے..... 379 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
اپنے اس خلاف شریعت قانون پر پچھتاتے ہیں لیکن منبر پر چڑھ کر اس قانون کو ختم کرنے اور موافق شریعت قانون کے نفاذ کا اعلان نہیں کرتے حتیٰ کہ یہی پچھتاوادل میں لے کر دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

..... پھر امیر المؤمنین فاروق اعظم کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی منبر پر اس خلاف شریعت قانون کو تبدیل کر کے موافق شریعت قانون کا اعلان نہیں کرتے اسی طرح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی یہ اعلان نہیں کرتے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی یہ اعلان نہیں کرتے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی یہ اعلان نہیں کرتے اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بھی یہ اعلان نہیں کرتے اور ائمہ اربعہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نافذ کردہ اس قانون کے خلاف شریعت ہونے کا اعلان نہیں کرتے اور صدیوں کے بعد ابن تیمیہ اور ابن قیم اور ان کے وکیل فرقہ مکررین فقہ (غیر مقلدین) نے یک دم دھا کہ کیا کہ لسان حق امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شریعت کے خلاف محض سیاست کی بنیاد پر یہ قانون بنایا تھا۔

قارئین کرام!..... اس ساری صورتحال کو سامنے رکھ کر اس کی روشنی میں خود ہی حق و باطل اور سچ و جھوٹ کا فیصلہ کریں ہمارا صاف ستھرا فیصلہ یہ ہے کہ خلفاء راشدین سچے، صحابہ سچے، تابعین اور تبع تابعین سچے، ائمہ اربعہ اور ان کے سب پیروکار علماء بھی سچے اور اہل حق ہیں اور ان کے مقابلہ میں غیر مقلدین اس مسئلہ میں جھوٹے سو فی صد جھوٹے اور اہل باطل ہیں

تائید از غیر مقلد عالم مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی

غیر مقلد عالم ثناء اللہ امرتسری نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے بارے میں لکھا کہ یہ شرعی نہ تھا بلکہ سیاسی تھا اس کے رد میں غیر مقلد عالم مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے مضمون لکھا اس کا اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ تصور دلانا کہ انھوں نے معاذ اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت

حرام کاری سے بچئے..... 380 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
کو بدل ڈالا بہت بڑی جرات ہے واللہ! اس عبارت کو نقل کرتے وقت ہمارا دل دہل گیا اور حیرانی ہو گئی کہ ایک شخص جو خود مسئلہ کی حقیقت نہیں سمجھتا وہ خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ خیال رکھتا ہو کہ وہ سنت کے بدلنے میں اس قدر جری تھا استغفر اللہ استغفر اللہ اس حکم کے سیاسی سمجھنے میں سخت ٹھوکر کھائی ہے اور بیچ در بیچ غلطیوں کے سلسلے میں پڑ گئے ہیں محدثین کی طرف یہ بات منسوب کرنا کہ وہ اسے سیاسی حکم کہتے تھے بالکل غلط ہے اور یہ ایجاد بندہ ہے جو گردہ اس حکم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت کرتا ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ حکم محض سیاسی تھا بلکہ وہ تو اس لیے مانتا ہے کہ اس کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ حکم قرآن وحدیث سے ماخوذ ہے جناب نے جو یہ فرمایا کہ محدثین اس کو سیاسی حکم کہتے ہیں اس جگہ محدثین سے ہم جمیع محدثین لیں جو بجا ہے تو ہم دریافت کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ اور ان کے مثل دیگر ائمہ محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ جن کے اسماء گرامی لکھنے میں خوف طوالت ہے محدثین کی فہرست میں شامل ہیں یا نہیں؟ اگر شامل ہیں تو یہ بات کلیتہً تو درست نہ ہوئی کہ محدثین اس کو سیاسی حکم کہتے ہیں کیونکہ سب ائمہ مذکورین صورت زیر سوال میں تین طلاق پڑنے کے قائل ہیں اور وہ اس کے دلائل شرعیہ بیان کرتے ہیں کیا جناب مہربانی فرما کر ان بزرگان دین کی تصریحات بتانے کی تکلیف گوارا کریں گے جہاں انھوں نے اس حکم فاروقی کو محض ایک سیاسی حکم قرار دیا ہو اور مذہبی نہ سمجھا ہو اور پھر اسے بحال رکھا ہو ہمیں بار بار اپنے قصور علم کا اعتراف کرتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ ہمیں ایسی کوئی تحریر نہ ملی جس میں مذکور ہو کہ ائمہ عظام رحمہم اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس حکم کو محض ایک سیاسی حکم سمجھا اور (۲) اگر لفظ محدثین سے جناب کی مراد بعض محدثین ہوں تو اس صورت میں ہم گزارش کریں گے کہ جناب اس کے حوالے کی بھی تکلیف گوارہ کر کے اور ہم پر احسان کر کے ثواب دارین حاصل کریں کہ وہ کون سے محدثین ہیں جنھوں نے آپ کی طرح اسے سیاسی مداخلت فی الدین

سمجھا ہو بقول آپ کے جائز مدخلت ہو (۳) اور اگر محدثین سے آپ کی اپنی ذات گرامی اور اس زمانہ کے دیگر علماء اہل حدیث مراد ہیں تو بے ادبی معاف! مجھے آپ کو اور ان کو محدثین کہنے میں تامل ہے۔ دورہ میں صحاح ستہ کی سطروں پر نظر گزار دینے سے محدث نہیں بن سکتے۔ آخر میں ہم پھر دہراتے ہیں کہ متقدمین میں سے امام مالک رحمہ اللہ کا ”موطا“ پھر امام شافعی رحمہ اللہ کی کتاب الام پھر متاخرین میں سے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ازالۃ الخفاء ملاحظہ فرمائیے جن کے بعد اس وقت تک ہندوستان میں تو ایسا شخص پیدا نہیں ہوا کہ اس کو امام کہہ سکیں اور دوسرے ممالک کا حال خدا جانے ان سب کتب میں حضرت عمر رحمہ اللہ کی موافقت دلائل شرعیہ سے کی گئی ہے۔“

(اخبار المحدثین ۱۵ نومبر ۱۹۲۹ء بحوالہ از ہارم ربیعہ ص ۱۳۲ بحوالہ عمدۃ الاثبات ص ۹۸)

ہمارے گیارہ سوال

سنی موقف یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رحمہ اللہ کا تین اکٹھی طلاقوں کو تین قرار دینا شرعی حکم کے طور پر تھا اور غیر مقلدین کا موقف یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رحمہ اللہ کا اکٹھی تین طلاقوں کو تین قرار دینا سیاسی طور پر تھا یعنی حضرت عمر فاروق رحمہ اللہ نے شرعی حکم کو سیاست کے تابع کر دیا تھا ہم نے اپنے موقف کے صحیح ہونے پر قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین و تبع تابعین، اجماع صحابہ، اجماع امت پیش کیے ہیں غیر مقلدین بھی اپنے موقف کے صحیح ہونے پر قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین و تبع تابعین، اجماع صحابہ، اجماع امت پیش کریں؟

(۱)..... کیا جو حکم قرآن، حدیث، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین و تبع تابعین، اجماع صحابہ، اجماع امت سے ثابت ہو وہ حکم شرعی ہوتا ہے یا سیاسی؟

(۲)..... کیا شریعت کو سیاست کے تابع کرنے والا خلیفہ، خلیفہ راشد ہو سکتا ہے؟

(۳)..... کیا جو خلیفہ شرعی حکم چھوڑ کر اپنی رائے پڑنی حکم نافذ کرے وہ خلیفہ راشد ہو سکتا ہے؟

(۴)..... کیا جو خلیفہ شرعی حکم کو بدل دے وہ اہل سنت ہے یا اہل بدعت؟

(۵)..... کیا جب عمر فاروق رحمہ اللہ نے بقول شام خلاف شریعت اکٹھی تین طلاقوں کے تین ہونے کا اعلان کیا تو کسی صحابی یا کسی تابعی نے اعتراض و انکار کیا تھا اس صحابی یا تابعی کا نام بتائیں؟

(۶)..... اور اگر سارے صحابہ اور تابعین شریعت کے اس حکم کے بدلنے کے باوجود خاموش رہے تو وہ سب مداہن اور کتمان حق کے مجرم ہیں یا نہیں؟

(۷)..... کیا حضرت عثمان رحمہ اللہ یا حضرت علی رحمہ اللہ نے تین طلاقوں کے ایک ہونے کا شرعی حکم (بقول شام) بحال کیا تھا۔

(۸)..... اگر بحالی کا اعلان کیا تھا تو اس کا ثبوت پیش کریں اور اگر بحالی کا اعلان نہیں کیا تھا اور اسی غیر شرعی حکم کو برقرار رکھا تو وہ خلیفہ راشد ہیں یا نہیں؟

(۹)..... کیا حضرت عثمان رحمہ اللہ یا حضرت علی رحمہ اللہ سے صحابہ کرام نے (بقول شام) اس شرعی حکم کے بحال کرنے کا مطالبہ کیا تھا؟ اگر مطالبہ کیا تھا تو اس کا ثبوت پیش کریں اور اگر مطالبہ نہیں کیا تھا تو وہ مدہانت اور کتمان حق کے مجرم ہیں یا نہیں؟

(۱۰)..... خیر القرون یعنی خلفاء راشدین، صحابہ کرام، تابعین میں دینی حمیت، دینی غیرت اور دین کی محبت زیادہ تھی یا شر القرون کے منکرین فقہ میں دینی حمیت، دینی غیرت اور دین کی محبت زیادہ ہے کہ وہ تو اخیر تک نہ صرف یہ کہ وہ تین طلاقوں کو تین قرار دینے پر خاموش رہے بلکہ وہ اسی کے مطابق فتوے دیتے رہے اور فیصلے کرتے رہے لیکن منکرین فقہ نے ہر مصلحت کو بالائے طاق رکھ کر حضرت عمر رحمہ اللہ کے فیصلہ کے خلاف مسجد اور منبر و محراب کے تقدس کو پامال کر کے میدان جنگ کی کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رحمہ اللہ کی مخالفت میں یہاں تک لکھا ”دوستو! اگر اسی پر اصرار ہے کہ حضرت عمر رحمہ اللہ نے یہ فتویٰ ابدالاً بادیئے شرعی طور پر ہی دیا ہے تو ہم کہتے ہیں پھر آپ اور ہم اسے کیوں مانیں ہم فاروقی تو نہیں محمدی ہیں ہم نے ان کا کلمہ تو نہیں پڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے“ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۵۲)

حرام کاری سے بچنے..... 383 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
(11)..... کیا کسی صحابی یا تابعی نے بھی حضرت عمرؓ کے خلاف یہ اعلان کیا تھا یا اس سے اختلاف ظاہر کیا تھا۔

قارئین!..... غور کیجئے دینی غیرت اور ایمانی جرات صحابہ میں زیادہ تھی یا منکرین فقہ میں زیادہ ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ منکرین فقہ، اپنی کج فہمی کی وجہ سے حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھ رہے ہوں ہم واضح طور پر کہتے ہیں..... حق وہی ہے جو خلفاء راشدین نے سمجھا اور اس کا نفاذ کیا..... حق وہی ہے جو صحابہ، تابعین و تبع تابعین نے سمجھا..... حق وہی ہے جس پر صحابہ اور پوری امت کا اجماع ہے..... اور منکرین فقہ نے اس کے خلاف جو کچھ سمجھا ہے اور اس کو اپنا مذہب بنا کر عملاً اپنایا ہے وہ باطل ہے۔

مغالطہ نمبر 6:..... (غیر مقلدین کے چھ قیاسات)

غیر مقلدین نے اکٹھی تین طلاقیں کو ایک ثابت کرنے کیلئے کچھ قیاسات فاسدہ کئے ہیں اس کے جواب میں غیر مقلدین کا زبان زد مقولہ ان کو یاد دلادینا کافی ہے اول من قاس ابلیس یعنی شرعی حکم کے مقابلہ میں سب سے پہلے شیطان نے قیاس کیا یہاں پر ایک ایسا شرعی حکم ہے جو متعدد شرعی دلائل سے ثابت ہے یعنی اکٹھی تین طلاقیں کا وقوع، اس کے مقابلہ میں قیاسات ہو رہے ہیں ان میں سے ہر قیاس شیطانی قیاس ہے، تاہم ذیل میں وہ قیاسات اور ان کے جوابات ملاحظہ کیجئے غیر مقلدین تین طلاق کے مسئلہ میں چھ قیاس کرتے ہیں۔

(۱)..... اگر ایک آدمی نے دوسرے کو وکیل بنایا کہ تو میری بیوی کو میری طرف سے ایک طلاق دے اس نے تین طلاقیں دیں تو ایک طلاق واقع ہوگی اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے اس کو بیک وقت ایک طلاق کا اختیار دیا ہے اور اس نے تین طلاقیں دیں تو وہ بھی ایک ہوگی (۲)..... ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا حکم ہے اگر کوئی آدمی یوں کہہ دے میں نے سبحان اللہ ۳۳

حرام کاری سے بچنے..... 384 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
بار کہا تو یہ ایک شمار ہوگا۔

(۳)..... اگر کوئی آدمی اکٹھی سات کنکریاں جرات کو مارے تو وہ ایک کنکری شمار ہوتی ہے (۴)..... اگر کوئی آدمی قسم میں یوں کہے کہ میں تین بار اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں تو یہ ایک قسم شمار ہوتی ہے (۵)..... اگر کوئی آدمی ساٹھ مسکینوں کا کفارہ ایک ہی مسکین کو اکٹھا دیدے تو وہ ایک دن کا کفارہ شمار ہوتا ہے پس اسی طرح اگر بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیگا تو وہ بھی ایک شمار ہوگی۔ (۶)..... نکاح تب ہوگا جب شریعت کے مقرر کردہ طریقہ کے مطابق ہو اسی طرح طلاق بھی تب ہوگی جب شرعی طریقہ کے مطابق ہو۔

تمہید برائے جواب

ان چھ قیاسوں کے جواب کیلئے پہلے ایک اصولی بات ذہن نشین کر لیجئے بعض مرتبہ ایک فعل کا متعدد بار کرنا مطلوب ہوتا ہے اور کبھی کسی فعل کا نتیجہ و ثمرہ مطلوب ہوتا ہے خواہ وہ فعل کے ایک مرتبہ کرنے سے حاصل ہو یا متعدد بار کرنے سے حاصل ہو مگر فعل کا متعدد بار واقع کرنا مقصود نہیں ہوتا جیسے نماز ایک فعل ہے پانچ وقتوں میں پانچ بار نماز پڑھنا مطلوب ہے پس اگر کوئی آدمی پانچ نمازیں مثلاً ظہر کے وقت میں اکٹھی پڑھے تو اس سے ایک نماز ادا ہوگی پانچ نمازیں ادا نہ ہوں گی اس آدمی کو چار نمازیں ان کے اپنے اوقات میں ادا کرنی پڑیں گی اسی طرح اگر نشانہ بازی میں کسی کا امتحان لینے کیلئے تین فائر کرانے ہوں تو یہاں تین دفعہ نشانہ کرنا مطلوب ہے اگر کوئی آدمی تین مرتبہ فائر کرنے کی بجائے ایک ہی بار بندوق سے تین گولیاں اکٹھی نکال دے تو یہ ایک نشانہ شمار ہوگا اس کو دو نشانے اور لگانے پڑیں گے اور اگر خنزیر سامنے آ گیا اور صاحب نے کہا اس کو دو، تین فائر مار۔ بندوچی نے نشانہ لگایا اور پہلی گولی خنزیر میں پیوست ہوگئی اور وہ مر گیا تو اور گولی چلانے کی ضرورت نہیں کہ یہاں متعدد بار نشانہ لگانا مقصود نہیں خنزیر کو مارنا مقصود ہے جو ایک گولی سے حاصل ہو گیا

حرام کاری سے بچئے..... 385 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
اور اگر ایک گولی سے نہ مرا تو اور فائر کرے گا اسی طرح اگر ایک آدمی کے ذمہ تین ہزار قرض ہے لیکن قرض خواہ نے مقروض کو سہولت دی کہ وہ فی ماہ ایک ہزار کے حساب سے تین قسطوں میں تین ہزار ادا کر دے یہاں تین قسطیں یا تین دفعہ کی ادائیگی مطلوب نہیں بلکہ اصل مقصود ہے تین ہزار کی وصولی اس لیے اگر مقروض تین ہزار اکٹھے دیدے تو یہ تین ہزار کی ادائیگی ہوگی ان تین ہزار کو ایک ہزار شمار نہ کریں گے اور نہ قرض خواہ یہ کہے گا کہ میں اکٹھے تین ہزار نہیں لیتا واپس لے جاؤ اگر تین ماہ کی تین قسطوں میں ادا کرو گے تو میں ادائیگی سمجھوں گا معلوم ہوا کہ کبھی متعدد بار فعل مقصود ہوتا ہے اور کبھی فعل کا نتیجہ مطلوب ہوتا ہے خواہ وہ ایک بار فعل سے حاصل ہو جائے یا متعدد بار فعل سے حاصل ہو اس اصولی بات کے بعد اب غیر مقلدین کے قیاسات کا جواب ملاحظہ کیجئے۔

قیاسات کا جواب

قیاس نمبر ۱ کا جواب..... پہلی بات یہ ہے کہ طلاق دہندہ شوہر کا وکیل پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ وکیل اپنے لیے نہیں بلکہ اپنے موکل کیلئے کام کرتا ہے پس اگر وہ موکل کے حکم کے مطابق کام کرے گا تو وہ کام صحیح اور معتبر ہے اور اگر اس کے خلاف کرے گا تو اس کام کا اعتبار نہ ہوگا، نہ وہ موکل پر لازم ہوگا، جبکہ شوہر طلاق اپنے لیے دیتا ہے وہ کسی دوسرے کیلئے یا اللہ تعالیٰ کا وکیل بن کر اللہ تعالیٰ کیلئے طلاق نہیں دیتا اور جب آدمی خود اپنا کام کرے تو وہ جس طرح بھی کرے اس پر وہ فعل لازم ہو جاتا ہے مثلاً موکل نے وکیل کو کہا سفید رومال خرید کر، وہ سرخ رومال لے آیا تو موکل پر اس کا لینا لازم نہیں لیکن خود آدمی جس رنگ کا بھی رومال خرید کرے وہ اس پر لازم ہو جائے گا اور اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی اتنے واضح فرق کے باوجود شوہر کو وکیل پر قیاس کرنا کج فہمی ہے۔

حرام کاری سے بچئے..... 386 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
دوسری بات یہ ہے کہ پہلے وکیل کو طلاق دینے کا اختیار نہ تھا شوہر نے اس کو وکیل بنا کر طلاق دینے کا اختیار تفویض کیا ہے اور قانون یہ ہے کہ وکیل وہی کام کر سکتا ہے جس کا اس کو اختیار دیا جائے چونکہ طلاق دہندہ شخص نے اپنے وکیل کو ایک طلاق کا اختیار دیا ہے اس لیے وہ ایک ہی طلاق دے سکتا ہے تین طلاقیں دے ہی نہیں سکتا اس وجہ سے وکیل کے تین طلاقیں دینے کے باوجود ایک طلاق واقع ہوئی نہ اس لیے کہ تین طلاقیں ایک ہیں ہاں اگر طلاق دہندہ اپنے وکیل کو تین طلاق دینے کا اختیار دیدے اور وہ اکٹھے تین طلاقیں واقع کرے تو وہ تین ہی شمار ہوں گی۔

قیاس نمبر ۲، ۳، ۴ کا جواب..... یہ ہے کہ ان چار قیاسوں میں فعل کا متعدد بار کرنا مطلوب ہے پس سبحان اللہ کا لفظ ۳۳ بار زبان سے کہنا مطلوب ہے اس لیے اگر کوئی آدمی یوں کہے ”سبحان اللہ ۳۳ بار“ تو یہ ایک دفعہ کہنا شمار ہوگا کہ اس کی زبان سے فقط ایک دفعہ سبحان اللہ نکلا ہے اسی طرح ہر قسم میں اللہ کا نام لے کر قسم کھانا مطلوب ہے پس اگر کوئی آدمی ایک دفعہ اللہ کا نام لے اور یوں کہے کہ ”میں اللہ کی تین قسمیں کھاتا ہوں“ تو یہ ایک قسم شمار ہوگی کہ اس نے ایک مرتبہ اللہ کا نام لے کر قسم کھائی ہے۔

ایسے ہی روزہ کے کفارہ میں فی دن کے حساب سے ساٹھ صدقۃ الفطر کی مقداریں جدا جدا دینا مطلوب ہے اور اگر کفارہ کے یہ ساری مقدار ایک مسکین کو اکٹھی دیدی تو یہ ایک دن کا کفارہ شمار ہوگا اور اگر ایک مسکین کو جدا جدا کر کے ساٹھ مرتبہ دیا تو ساٹھ دن کا کفارہ شمار ہوگا اسی طرح اگر ساٹھ مسکینوں کو جدا جدا کفارہ دیا تو بھی ساٹھ دن کا کفارہ شمار ہوگا جبکہ طلاق میں تین مرتبہ طلاق دینا مقصود نہیں بلکہ اصل مقصود ہے طلاق کا نتیجہ یعنی بیوی کو جدا کرنا لیکن مقروض کی تین قسطوں کی طرح شریعت نے خاوند بیوی کی مصلحت و سہولت کے پیش نظر فی طہر ایک طلاق کا طریقہ بتایا لیکن اگر وہ اس سہولت و مصلحت کو نظر

حرام کاری سے بچنے 387 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
انداز کر کے اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو اس سے بیوی جدا ہو جائے گی پس طلاق میں اصل مقصود بیوی کو جدا کرنا ہے خواہ جدا جدا تین طلاقیں دے کر ہو یا اکٹھی تین طلاقیں دے کر ہو لیکن تین بار طلاق دینا مقصود نہیں جبکہ غیر مقلدین کی پیش کردہ چاروں قیاسوں میں فعل کا متعدد بار واقع کرنا مطلوب ہے اس لیے اگر زبان سے ایک مرتبہ کہا ”سبحان اللہ ۳۳ بار“ تو یہ ایک دفعہ کہنا شمار ہوگا کہ زبان سے سبحان اللہ ایک دفعہ نکلا ہے۔

اسی طرح سات کنکریاں اکٹھی مارنا یہ ایک دفعہ مارنا شمار ہوگا کہ اس نے ایک ہی دفعہ کنکریاں ماری ہیں جبکہ سات دفعہ کنکری مارنا مطلوب ہے اور قسم میں اس نے ایک دفعہ اللہ کا نام لے کر قسم کھائی ہے اس لیے وہ ایک قسم شمار ہوگی جب کہ ہر قسم میں اللہ کا نام لینا شرط ہے۔ اسی طرح کفارہ میں ہر دن کے کفارہ کا الگ الگ ادا کرنا مطلوب ہے ایک ہی مرتبہ ساٹھ مقداریں اکٹھی ادا کرنے سے یہ مطلوب پورا نہیں ہوتا اس لیے وہ ایک دن کا کفارہ شمار ہوگا جبکہ طلاق کے مسئلہ میں تین مرتبہ طلاق کا واقع کرنا مطلوب نہیں بلکہ بیوی کو جدا کرنا مطلوب ہے خواہ جدا جدا طلاق دے کر ہو یا تین اکٹھی طلاقیں دے کر ہو۔ خلاصہ یہ کہ طلاق میں فعل طلاق کا متعدد بار واقع کرنا مطلوب نہیں بلکہ نتیجہ طلاق (یعنی بیوی کو جدا کرنا) مطلوب ہے جبکہ مذکورہ چاروں مثالوں میں فعل کا متعدد بار کرنا مطلوب ہے اس لیے طلاق کا ان مثالوں پر قیاس کرنا بوجھ بھکڑ والا قیاس ہے۔

ایک جولاہا کیکر کے درخت پر چڑھ گیا مگر اتر نہیں سکتا تھا اس نے اوپر شور مچایا درخت کے نیچے سارے جولاہے اکٹھے ہو گئے لیکن اتارنے کا طریقہ کسی کو سمجھ نہ آیا آخر کار اپنے سربراہ بوجھ بھکڑ کو بلا کر لائے اس نے درخت کے پاس آ کر اوپر، نیچے اور ادھر، ادھر دیکھا اور ایک نعرہ لگایا اور خوشی سے بولا مبارک ہو اللہ نے ایک تدبیر سمجھا دی جاؤ ایک رسالے کراؤ وہ اوپر پھینکو یہ اپنی کمر کے ساتھ باندھ لے اور تم رسہ کے ساتھ اس کو نیچے کی طرف کھینچو ایک عقل مند آدمی دیکھ رہا تھا وہ بھاگا بھاگا آیا اور کہا کہ اس طرح یہ آدمی نیچے گرے گا اور مرجائے گا بوجھ

حرام کاری سے بچنے 388 باب دوم: مغالطوں کے جوابات
بھکڑ کہنے لگا ارے پاگل اللہ کی قسم ہم نے کئی آدمی اسی طرح کنویں سے نکالے ہیں پس جس طرح بوجھ بھکڑ نے درخت سے اتارنے کو قیاس کیا کنویں سے نکالنے پر اسی طرح غیر مقلدین نے طلاق کا قیاس کیا ہے ان چار مثالوں پر حالانکہ دونوں میں بہت فرق ہے۔

قیاس نمبر ۶ کا جواب..... اکٹھی تین طلاقیں بول کر ایک طلاق دینا شرعی طریقہ نہیں اس لیے اس صورت میں ایک طلاق بھی نہیں ہونی چاہیے اصل بات یہ ہے کہ ایک ہے کسی چیز میں داخل ہونا اور ایک ہے اس سے نکلنا داخل ہونے کیلئے شریعت نے جو طریقہ مقرر کیا ہے اسی طریقہ سے داخل ہوں گے لیکن نکلنے کیلئے جو طریقہ بتایا ہے اس طریقہ سے بھی نکل جائیں گے اور اس کے خلاف دوسرے طریقہ سے بھی نکل جائیں گے۔ جیسے نماز میں داخل ہونے کیلئے کلمہ تعظیم متعین ہے جیسے اللہ اکبر، الحمد للہ۔ اس کے علاوہ دوسرے کلمہ سے نماز میں داخل نہیں ہو سکتے اور نماز سے نکلنے کا شرعی طریقہ سلام ہے لیکن اگر کوئی شخص سلام کی بجائے بات کر لے، کوئی چیز کھاپی لے تو اس کے ساتھ بھی نماز سے نکل جائے گا اسی طرح عقد نکاح میں داخل ہونے کیلئے جو شرعی طریقہ ہے اسی سے داخل ہوں گے کسی دوسرے طریقے سے داخل نہیں ہو سکتے لیکن عقد نکاح سے نکلنے کیلئے شرعی اور غیر شرعی دونوں طریقوں سے نکل جائیں گے۔ غیر شرعی طریقہ پر حکم مرتب ہونے کی ایکس مثالیں صفحہ نمبر 408 تا 411 پر ملاحظہ کیجئے۔

مغالطہ نمبر 7:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اکٹھی تین طلاقیں دینا بدعت ہے اور حدیث میں ہے ہر بدعت مردود ہے لہذا تین طلاقیں بھی مردود ہوں گی اور واقع نہ ہوں گی۔

جواب:

بدعت کے دو معنی ہیں (۱) بدعت کا معنی خلاف شرع کام کرنا یہ حرام اور معصیت ہے اسی معنی میں فقہاء نے خلاف شرع طلاق کو طلاق بدعی کہا ہے (۲) اپنی

باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت

قرآن وحدیث میں حلالہ کی حقیقت اور حلالہ کا حکم یعنی جواز بیان کیا گیا ہے سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۳۰ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (دو طلاق کے بعد) پھر اگر خاوند نے تیسری طلاق دیدی تو یہ عورت اس آدمی کیلئے حلال نہیں جب تک (عدت کے بعد) دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔ اور حدیث پاک میں ہے کہ دوسرا خاوند اس کے ساتھ صحبت بھی کرے پھر اگر دوسرے خاوند نے اس کو طلاق دیدی تو (بعد از عدت) پہلا خاوند اور یہ عورت ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لیں (یعنی نکاح کر لیں) تو ان پر کوئی گناہ نہیں پس عورت کا نکاح ثانی کے مراحل سے گذر کر پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جانے کو حلالہ کہا جاتا ہے۔

طلاق سے بچنے کی شرعی تدابیر

طلاق حلال و مباح ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ فعل انتہائی قبیح، مبغوض اور ناپسندیدہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہود کی جادوگری کی قباحت بیان کرنے کے بعد خاص طور پر اس جادو کی قباحت و مذمت کی ہے جس کے ذریعے خاوند بیوی کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے۔ شیطان بھی اپنے کارندوں کی کارگزاری سن کر اس پر سب سے زیادہ خوشی کا اظہار کرتا ہے اور اس کو پیار کرتا ہے جو خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈالتا ہے۔ خاوند بیوی کو طلاق جیسی قبیح و مبغوض ترین چیز سے بچانے اور دور رکھنے کیلئے اسلامی احکامات و تعلیمات میں ایسے قوانین اور ایسی تدابیر اختیار کی گئی ہیں کہ اگر ان کے مطابق ازدواجی زندگی استوار کی جائے تو نہ صرف یہ کہ ایسے گھرانے طلاق جیسی مبغوض ترین چیز کی ٹیسوں سے بچے رہیں گے بلکہ ہزاروں خوشیوں سے مالا مال بھی ہوں گے چنانچہ۔

(۱)..... اولاد بالخصوص لڑکیوں کو چاہئے کہ وہ ازدواجی زندگی کا فیصلہ خود کرنے کی بجائے اس

طرف سے کوئی نیا حکم ایجاد کر کے اس کو دین و شریعت کا جزء بنا دینا اور اس کو دینی و شرعی حکم سمجھنا۔ حدیث میں یہی دوسرا معنی مراد ہے جو ہمارے دین میں نئی چیز پیدا کرے وہ مردود ہے وہ ہرگز ہرگز شرعی حکم نہ ہوگا جیسے ایک اور حدیث میں ہے **فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِذَعَةٍ** (مستدرک حاکم ج ۱ ص ۹۷) بلاشبہ دین میں ہر نئی چیز پیدا کردہ چیز بدعت ہے اکٹھی تین طلاقیں اس معنی میں بدعت نہیں بلکہ پہلے معنی کے لحاظ سے بدعت ہیں یعنی حرام و معصیت ہیں لیکن اس کے باوجود جمہور محدثین و فقہاء کے نزدیک واقع ہو جاتی ہیں پس اکٹھی تین طلاقیں اس حدیث کا مصداق نہیں بن سکتیں البتہ امام شافعی رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ، امام مسلم رحمہ اللہ، امام ترمذی رحمہ اللہ، امام نسائی رحمہ اللہ، امام بیہقی رحمہ اللہ، امام دارقطنی رحمہ اللہ، امام نووی رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ وغیرہ محدثین اس کے سنت ہونے کے قائل ہیں اور غیر مقلدین کا دعویٰ یہ ہے کہ ہمارے (خود ساختہ) مذہب کی بنیاد ان محدثین کی تحقیقات و اجتہادات پر ہے غیر مقلدین کی کتابیں مذکورہ بالا محدثین کے اقوال سے بھری ہوئی ہیں سوال یہ ہے کہ جو محدثین بدعت کو سنت کہتے ہیں وہ اہل بدعت ہیں یا نہیں؟ اور ان کے اقوال سے دلیل پکڑنا درست ہے یا نہیں؟ کیا غیر مقلدین اپنی کتابوں سے ایسے محدثین کے اقوال ختم کرنے کیلئے تیار ہیں اور کیا وہ ان کی کتابوں سے آئندہ حوالہ پیش کرنے کا حق رکھتے ہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ منکرین فقہ ایسے محدثین کی بات کو بھی حجت بناتے ہیں جو بدعت کو سنت کہتے ہیں۔



معاملہ میں اپنے ماں باپ پر اور اپنے بڑوں پر اعتماد کریں کہ اکثر جوانی اور ناپختہ دہنی کے فیصلے جذبات اور ناتجربہ کاری کی بنیاد پر ہوتے ہیں جبکہ ماں باپ کے فیصلے زندگی بھر کے تجربات و مشاہدات اور عقل پر مبنی ہوتے ہیں پھر ماں باپ کی اطاعت کی صورت میں قدم قدم پر ماں باپ اور اپنے بڑوں کا تعاون اور دعائیں بھی شامل حال رہتی ہیں جبکہ سرزور ہونے اور سرکشی کرنے کی صورت میں نہ ان کا تعاون حاصل ہوگا نہ ان کی دعائیں نصیب ہوں گی۔

(2)..... ازدواجی زندگی میں منسلک ہونے سے پہلے شرعی اور اخلاقی حدود کی پابندی کرتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھنا جائز ہے کیونکہ ایک دوسرے کو دیکھنے کے بعد جب نکاح کا فیصلہ ہوگا تو غالب یہ ہے کہ طلاق کی نوبت نہ آئے گی۔

(3)..... رخصتی کے بعد شوہر اپنی بیوی کو سب سے پہلے بصورت حق مہر تحفہ پیش کرتا ہے اور عورت کی مالی ضرورتوں کی ذمہ داری قبول کرنے اور ضروریات زندگی پوری کرنے کی اہلیت کا عملاً ثبوت فراہم کرتا ہے اور شرفاء طے شدہ حق مہر کے ساتھ مزید اضافہ بھی کر دیتے ہیں اس سے قلبی الفت و محبت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

(4)..... اسلام میں خاوند بیوی کے حقوق متعین کر دیے گئے اور ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے حقوق کے مطالبہ سے زیادہ اپنے ذمہ عائد کردہ حقوق و فرائض کے ادا کرنے کی فکر رکھے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کی اپنی وسعت کے مطابق ضروریات زندگی پوری کرے اور بیوی خاوند کی اطاعت کرے اور پس پشت بھی خاوند کے مال، اولاد اور عزت و آبرو کی حفاظت کرے (پارہ نمبر ۵)۔

(5)..... حسن معاشرت یعنی ادائے حقوق سے بھی بڑھ کر قولاً و فعلاً ایک دوسرے کے لئے آسائش و راحت کا ذریعہ بننا اور باعث پریشانی نہ بننا و عاشروہن بالمعروف یعنی خاوند بیوی وسعت قلبی کے ساتھ باہمی حسن معاشرت اختیار کریں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَاءِهِمْ (سنن ترمذی ج ۱ ص ۲۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمنین میں سے ایمان کے اعتبار سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو زیادہ اچھے خلق والے ہیں اور تمہارے اچھے اخلاق والے لوگوں میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے وہ ہیں جو اپنے اہل و عیال کیلئے خلق اچھا رکھیں یعنی اپنے اہل کے ساتھ حسن خلق ایمان کے کامل ترین ہونے کی علامت ہے۔

(6)..... اور اگر مرد کے ادائے حقوق اور حسن معاشرت کے باوجود عورت اپنے شوہر کی فرماں برداری نہ کرے تو

اولاً..... خاوند بلا واسطہ یا بالواسطہ عورت کو نصیحت کرے نصیحت ایسی مؤثر بات کو کہتے ہیں جو انسان میں جذبہ عمل پیدا کر دے۔

ثانیاً..... اگر نصیحت سے عورت میں تبدیلی نہ آئے تو خاوند ظاہری طور پر لیٹنے اور نشست و برخاست میں اپنی بیوی سے بے رنجی اختیار کرے۔

ثالثاً..... اگر یہ تدبیر بھی کارآمد ثابت نہ ہو تو خاوند کو حق ہے کہ بیوی کو خفیف درجہ کی زد و کوب کرے مگر چہرے پر مارنا یا دوسرے بدن پر ایسی سخت مار دینا کہ جس سے بدن پر نشان پڑ جائے یہ جائز نہیں (پارہ نمبر ۵ مع احادیث)

(7)..... اس کے باوجود بھی اگر آپس میں جدال و نزاع (جھگڑے) کی کیفیت حد سے زیادہ بڑھ جائے تو دونوں خاندانوں کے صاحب راے، معاملہ فہم لوگ اصلاح کی مخلصانہ کوشش کریں اور اگر زوجین کا جدال و نزاع نفرت و عداوت کی حد تک پہنچ جائے حتیٰ کہ ان کے سرپرست اپنی مخلصانہ کوششوں میں ناکام ہو جائیں تو چونکہ ایسی صورت میں نکاح کے اہم

مقاصد یعنی دین و ایمان اور عفت و پاکدامنی کی حفاظت نیز روحانی پاکیزگی اور قلبی راحت و سکون اور تربیت اولاد کا حصول ناممکن ہے کہ اس کا دار و مدار خاوند بیوی کی الفت و محبت اور دل بستگی پر ہے جو یہاں کلیۃً مفقود ہے بلکہ اس کی جگہ نفرت و عداوت پیدا ہو چکی ہے۔ اس لئے شریعت نے خاوند کو بصورت طلاق علیحدگی کا اختیار بھی دیا ہے (پارہ نمبر ۵)

(8)..... لیکن اصلاح حال کا ابھی ایک مرحلہ باقی ہے۔ فارسی کا محاورہ ہے ”نادان آں کند کہ کند نادان روز اول لیکن بعد از خرابی بسیار“ دانا جو کچھ پہلے دن کرتا ہے نادان بھی آخر کار وہی کرتا ہے لیکن بہت سی خرابیوں سے گذر کر، ہو سکتا ہے کہ طلاق ہو جانے کے بعد ان کو خود اپنی وجہ سے یا اپنی اولاد کی وجہ سے علیحدہ ہونے پر ندامت اور پچھتاوا ہو تو شریعت نے اس ندامت اور اس کے تدارک کو ملحوظ رکھتے ہوئے طلاق کا شرعی طریقہ یہ بتایا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو طہر کی حالت میں صحبت کرنے سے پہلے ایک طلاق دے کر چھوڑ دے یا صحبت کرنے سے پہلے ایک طہر میں ایک طلاق دے اسی طرح دوسرے طہر میں دوسری طلاق اور تیسرے طہر میں تیسری طلاق دے۔ تاکہ اگر شوہر بیوی اپنی ذات یا اپنی اولاد کی وجہ سے ازدواجی زندگی ایک نئے جذبہ اور نئے ولولے کے ساتھ قائم رکھنے کا پختہ ارادہ کر لیں تو پہلی اور دوسری طلاق کے بعد عدت کے اندر قولاً یا فعلاً رجوع کر کے اور عدت کے بعد محض رجوع بالزکاح (یعنی حلالہ کے بغیر تجدید نکاح) کی صورت میں اپنے اس مبارک ارادہ کی تکمیل کر سکتے ہیں قرآن کریم میں اسی حکمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے لَعَلَّ اللّٰهُ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ اَمْرًا شَآئِدَ اللّٰهُ تَعَالٰی طلاق کے بعد ان کے دل میں ندامت پیدا کر دے۔ لیکن تین طلاق اکٹھی دینے کی صورت میں اس کا تدارک محض رجوع کرنے سے نہ ہو سکے گا بلکہ حلالہ کے بعد نکاح کرنا پڑے گا۔

مشروعیت حلالہ کی حکمت

تین طلاق کے بعد شوہر بیوی کے دوبارہ رشتہ ازدواجیت میں منسلک ہونے کیلئے قرآن وحدیث میں حلالہ جیسی کڑی شرط اور سزا عائد کی گئی ہے جو غیرت مند اور باعزت مرد و عورت دونوں کے حق میں غیرت کے بھی خلاف ہے اور انسانی عز و شرف کے اعتبار سے صرف کڑوا گھونٹ ہی نہیں زہر کا پیالہ پینے کے مترادف ہے اور اسی تلخ پہلو کے اعتبار سے زوجین کیلئے حلالہ سزا بنتی ہے۔

یہ بات کہ حلالہ صرف عورت کیلئے سزا ہے مرد کیلئے نہیں یہ بات وہی کر سکتا ہے جو شرم و حیا سے عاری اور غیرت و حمیت سے خالی اور پرلے درجے کا دیوث اور بے غیرت ہو۔ قرآن وحدیث میں تین طلاق دینے کی صورت میں اتنی سخت شرط و سزا اس لئے رکھی گئی ہے کہ جب شوہر بیوی کو اس شرط کا پتہ ہوگا تو دونوں تین طلاق سے بچنے کی کوشش کریں گے جیسے قتل کیلئے قصاص اور چوری، ڈکیتی، زنا، جہمت زنا اور شراب خوری کیلئے حدود ہیں نیز قسم توڑنے پر کفارہ، اور کفارہ ظہار یہ عقوبات اس لئے مقرر کی گئی ہیں تاکہ مجرمین قصاص اور حدود و کفارات کے خوف سے ان جرائم سے بچیں پس حلالہ جیسی عقوبتی شرط اور دشوار مرحلہ کی وجہ سے تین طلاق کی نوبت بہت کم آئے گی پس اس شرط لگانے سے شریعت کا مقصود انسانیت کی تذلیل نہیں بلکہ حلالہ جیسی کڑی شرط کے ذریعے زوجین کو تین طلاقیں والی ذلت سے بچانا مقصود ہے لیکن جب سے منکرین فقہ (اہل حدیث) کی جانب سے تین طلاقیں کے ایک ہونے کا بدعی گشتی فتویٰ جاری ہوا ہے تین طلاقیں کا رواج عام ہو گیا ہے بلکہ تین طلاقیں ایک کھیل تماشہ بن گیا ہے لیکن اس پر دشمنان فقہ کا بڑا گرو (شیطان) اور چیلے سب خوش ہیں کہ اس سے حرام کاری بھی فروغ پا رہی ہے اور اس حرام کاری کے نتیجے میں امریکہ کے حرامی فوجیوں کی طرح حرام کاروں، طلاق زادوں اور حرام زادوں کا بڑا ابلیسی لشکر بھی تیار ہو رہا ہے۔ اور منکرین فقہ (اہل حدیث) کا مذہب بھی ترقی کر رہا ہے۔

حلالہ کی اقسام۔

حلالہ کی دو قسمیں ہیں (۱) حلالہ شرعی یعنی وہ حلالہ جو قرآن و حدیث کی تعلیمات کے موافق ہو (۲) حلالہ غیر شرعی جو قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہو

حلالہ شرعی

حلالہ شرعی کی دو صورتیں ہیں (۱) تین طلاقوں کی عدت گزارنے کے بعد عورت شرعی طریقہ کے مطابق کسی اور آدمی کے ساتھ نکاح کرے اور دونوں کی نیت مستقل ازدواجی زندگی گزارنے کی ہو اور وہ شوہر اپنی اس بیوی سے صحبت بھی کر لے ازاں بعد اس دوسرے خاوند نے اس عورت کو از خود طلاق دیدی یا وہ فوت ہو گیا اور عورت نے عدت گزار لی تو حلالہ کی شرط پوری ہو گئی اور عورت پہلے خاوند کیلئے حلال ہو گئی اب اگر یہ عورت اور اس کا پہلا شوہر باہمی دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

(۲) تین طلاقوں کی عدت گزارنے کے بعد عورت شرعی طریقہ کے مطابق کسی اور آدمی کے ساتھ نکاح کرے اور بوقت نکاح طلاق کی شرط قطعاً نہ رکھی جائے اور نئے خاوند کے دل میں محض جنسی لذت اور ہوس پوری کرنے کی نیت نہ ہو بلکہ نکاح و طلاق کے ذریعے حلالہ کی شرط پوری کر کے اس عورت اور اس کے سابقہ شوہر کے گھر کو آباد کرنے اور ان کی اولاد کو برباد ہونے سے بچانے کی نیت ہو تو یہ شخص حسن نیت کی بناء پر عند اللہ ماجور ہوگا۔

☆..... حافظ بدرالدین العینی الحنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وَفِي الْأَسْبَابِ لَوْ تَزَوَّجَهَا بِنَيْتِ التَّحْلِيلِ مِنْ غَيْرِ شَرْطِ حَلَّتْ لِلأَوَّلِ وَلَا يَكْرَهُ (البنایہ شرح الہدایہ ج ۵ ص ۲۸۱)

اسیجابی میں ہے کہ اگر آدمی نے تین طلاق والی عورت کے ساتھ اس نیت کے ساتھ نکاح کیا تا کہ وہ پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جائے تو اس نیت کے ساتھ نکاح کرنے میں

☆..... ابو الزناد رحمہ اللہ کا قول

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ إِنْ لَمْ يَعْلَمْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَلَبَّاسٌ بِالنِّكَاحِ وَتَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ (الاستدکار ج ۵ ص ۳۳۹، فتح المالك بتوابع التمهيد ج ۷ ص ۱۸۸)

ابو الزناد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر دوسرا شوہر پہلے خاوند کیلئے عورت کو حلال کرنے کی نیت کرے اور پہلے خاوند اور اس کی مطلقہ بیوی کو اس کا علم نہ ہو تو دوسرے نکاح میں کوئی حرج نہیں اور وہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جائے گی۔

☆..... لیث بن سعد رحمہ اللہ کا قول

قَالَ اللَّيْثُ فَإِنْ تَزَوَّجَهَا ثُمَّ قَارَقَهَا لَتَرْجِعَ إِلَى زَوْجِهَا وَلَمْ يَعْلَمْهَا بِذَلِكَ وَانَّمَا ذَلِكَ مِنْهُ إِحْسَانًا فَلَبَّاسٌ بِأَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ (مختصر اختلاف العلماء للطحاوی ج ۱ ص ۲۸۰)

لیث بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر تین طلاق والی عورت کے ساتھ نکاح کیا (اور بعد از صحبت) اس کو جدا کر دیا تا کہ وہ عورت پہلے خاوند کی طرف جائز طریقہ کے ساتھ لوٹ جائے اور وہ آدمی اس عورت کو یہ نہ بتائے اور اس میں اس کی نیت جنسی لذت کی نہ ہو بلکہ پہلے خاوند اور اس کی بیوی کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ ہو کہ وہ عورت پہلے خاوند کی طرف لوٹ جائے تو کوئی گناہ نہیں

☆..... قاسم رحمہ اللہ، سالم رحمہ اللہ، عروہ رحمہ اللہ، شعبی رحمہ اللہ، ربیعہ رحمہ اللہ اور یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کا قول

وَقَالَ الْقَاسِمُ وَالسَّالِمُ وَعُرْوَةُ وَالشَّعْبِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لِحِلِّهَا إِذَا لَمْ يَعْلَمْ بِذَلِكَ الزَّوْجَانِ وَهُوَ مَا جُورَ بِذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ

رَبِيعَةُ وَيَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ (شرح البخاری لابن بطال ج ۷ ص ۴۸۱، عمدة القاری ج ۲۰ ص ۲۳۶، فتح المالک بتویب التمهید ج ۷ ص ۱۸۸، الاستدکار ج ۵ ص ۴۳۹، مختصر اختلاف العلماء للطحاوی ج ۱ ص ۴۸۱)

قاسم رحمہ اللہ، سالم رحمہ اللہ، عروہ رحمہ اللہ اور شععی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی عورت کے ساتھ اس نیت سے نکاح کرے تاکہ وہ پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جائے جب پہلے خاوند، بیوی کے علم میں یہ بات نہ آئے اس نیت کی وجہ سے اس دوسرے آدمی کو ثواب بھی ہوگا ربیعہ رحمہ اللہ اور یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

☆..... داود ظاہری رحمہ اللہ کا قول

وَقَالَ دَاوُدُ لَا بُعْدَ أَنْ يَكُونَ مُرِيدَ النِّكَاحِ لِلْمُطَلَّقةِ لِيُحْلَلَ لَهَا لِلزَّوْجِ مَا جُورَ إِذْ أَلَمْ يَشْرِطْهُ فِي الْعَقْدِ لِأَنَّهُ قَصَدَ إِزْفَاقَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَإِذْ خَالَ السُّرُورَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ نَادِمًا (تحفة الحبيب علی شرح الخطیب ج ۴ ص ۳۲۸، حاشیہ البحر می علی الخطیب ج ۱۱ ص ۱۸۵، فتح المالک بتویب التمهید ج ۷ ص ۱۸۸، الاستدکار ج ۵ ص ۴۳۹، حاشیہ النجمل ج ۷ ص ۳۹)

داود ظاہری رحمہ اللہ نے کہا کہ تین طلاق والی عورت سے اس نیت کے ساتھ کوئی آدمی نکاح کرے تاکہ وہ پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جائے تو کوئی بعید نہیں کہ اس پر اس کو اجر دیا جائے بشرطیکہ عقد میں حلالہ کی شرط نہ رکھی جائے۔ کیونکہ اس آدمی نے اپنے پریشان مسلمان بھائی کو نفع پہنچانے اور خوش کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

☆..... مشائخ حنفیہ کا قول

وَقَالَ بَعْضُ مَشَائِخِنَا إِذَا تَزَوَّجَهَا لِيُحْلَلَ لَهَا لِلْأَوَّلِ فَهَذَا الثَّانِي مَا جُورَ فِي ذَلِكَ لِأَنَّهُ نَوَى أَنْ يَصِلَ الْأَوَّلُ إِلَى الْحَلَالِ بِمَا هُوَ مَبَاحٌ وَلَيْسَ فِيهِ إِبْطَالُ

حَقِّ عَلَى أَحَدٍ فَلَا اضْطِرَّ بِالْغَيْرِ (البنایہ شرح الہدایہ ج ۵ ص ۴۸۱، المحیط البرہانی ج ۳ ص ۳۶۸) اور ہمارے بعض مشائخ نے کہا ہے کہ جب تین طلاق والی عورت کے ساتھ اس نیت سے نکاح کرے کہ وہ پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جائے تو اس دوسرے خاوند کو اس میں اجر و ثواب ہوگا کیونکہ اس کی نیت یہ ہے کہ پہلا خاوند جائز طریقہ کے ساتھ حلال کی طرف پہنچ جائے اور اس میں کسی کے حق کا نہ ابطال ہے نہ نقصان ہے۔

☆..... علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ اور علامہ زلیعی رحمہ اللہ کا قول

يُكْرَهُ التَّزْوُجُ بِشَرْطِ أَنْ يُحْلَلَ لَهَا لِيُرِيدَ بِهِ بِشَرْطِ التَّحْلِيلِ بِالْقَوْلِ بَأَنَّ قَالَ تَزَوَّجْتُكَ عَلَى أَنْ أُحْلَلَ لَهَا أَوْ قَالَتْ الْمَرْأَةُ ذَلِكَ وَأَمَّا لَوْ نَوَى ذَلِكَ فِي قَلْبِهِمَا وَلَمْ يَشْتَرِطَاهُ بِالْقَوْلِ فَلَا عِبْرَةَ بِهِ وَيَكُونُ الرَّجُلُ مَا جُورًا بِذَلِكَ لِقَصْدِهِ الْإِصْلَاحَ (تبیین الحقائق ج ۳ ص ۱۶۵، شرح فتح القدیر ج ۴ ص ۳۴)

حلالہ کی شرط کے ساتھ نکاح کرنا ممنوع ہے اس سے مراد یہ ہے کہ نکاح کے وقت مرد کہے کہ میں نے تیرے ساتھ اس لیے نکاح کیا ہے تاکہ تو پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جائے یا یہی بات عورت مرد کو کہے لیکن اگر نیا شوہر اور مطلقہ عورت فقط دل میں یہ نیت رکھیں اور بوقت نکاح یہ شرط نہ لگائیں تو اس میں کراہت نہیں بلکہ مرد کو اس میں اجر و ثواب ہوگا کیونکہ اس نے اصلاح کا ارادہ کیا ہے

صلح کرنا، کرانا باعث اجر ہے

خاوند بیوی کے درمیان نزاع و فساد کو رفع کرنے کیلئے اصلاح کے ارادہ سے کوشش کرنا قرآن کریم میں منصوص ہے إِنَّ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا (پ ۵) اگر مرد و عورت کے متولیان اصلاح کا ارادہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا دوسری جگہ ہے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ (صلح کرنے میں خیر ہے) قرآن کریم میں

حرام کاری سے بچنے 399 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
ہے لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ اور حدیث میں ہے لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ
بَيْنَ النَّاسِ (صحیح بخاری ج 1 ص 371) وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان (کوئی
جھوٹی بات بنا کر) صلح کراتا ہے پس لعنت اس جھوٹے آدمی پر ہے جو مفاد پرستی یا
دوسرے کی ایذا رسانی کیلئے جھوٹ بولتا ہے لیکن جو آدمی صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے
وہ جھوٹا نہیں ہے لہذا خاوند بیوی کے درمیان اصلاح کا ارادہ کرنا کتاب اللہ کے لحاظ سے
مطلوب اور مرغوب فیہ چیز ہے اس لیے یہ نکاح، نکاح معصیت نہیں، نکاح رغبت ہے،
نکاح رغبت سے مراد وہ نکاح ہے جو باعث اجر ہو، اس لئے عورت کے نکاح ثانی کیلئے ایسا
آدمی منتخب کرنا چاہئے جو عورت اور اس کے سابقہ خاوند اور ان کی اولاد کا ہمدرد و خیر خواہ ہو
اور ان کے گھر کو آباد رکھنا چاہتا ہو۔ تاکہ وہ بغیر کسی شرط اور مطالبہ کے از خود طلاق دیدے
اس کی تائید میں مندرجہ ذیل واقعہ ملاحظہ کیجئے۔

قصہ اَرَيْنَب بنت اسحاق

اَرَيْنَب بنت اسحاق اپنے زمانے میں حسن و جمال کے اعتبار سے بے مثال
اور کثیر المال عورت تھی اس کے ساتھ عبد اللہ بن سلام قریشی رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا عبد اللہ
نے موتیوں کی مہر زدہ متعدد تھیلیاں بطور امانت اپنی بیوی کے سپرد کیں کچھ عرصہ بعد عبد
اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ بنا کر
ارینب کو تین طلاقیں دیدیں عدت کے بعد حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے ارینب
نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کیا ازاں بعد عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اپنی
موتیوں والی امانت ارینب سے واپس لینے کیلئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات کی اس
پر عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ، اور ارینب کے درمیان جو بات چیت ہوئی
اور جو نتیجہ نکلا وہ ملاحظہ فرمائیے

حرام کاری سے بچنے 400 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ اسْتَوْدَعَهَا قَبْلَ فِرَاقِهِ اَيَّاهَا بَدْرَاتٍ
مَمْلُوءَةً ذُرًّا كَانَ ذَلِكَ الدُّرُّ اعْظَمَ مَالِهِ وَاَحَبَّهُ اِلَيْهِ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ رَاجِعًا اِلَى
الْعِرَاقِ وَهُوَ يَذْكُرُ مَالَهُ الَّذِي كَانَ اسْتَوْدَعَهَا وَلَا يَذِرُ كَيْفَ يَصْنَعُ فِيهِ وَاَنَّى
يَصِلُ اِلَيْهِ وَيَتَوَقَّعُ جُحُودَهَا عَلَيْهِ لِسُوءِ فِعْلِهِ بِهَا وَطَلَاقِهِ اَيَّاهَا عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ
اَنكَرَهُ مِنْهَا وَلَا نِقْمَةً عَلَيْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْعِرَاقَ لَقِيَ الْحُسَيْنَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
قَدْ عَلِمْتُ جُعِلَتْ فِدَاكَ الَّذِي كَانَ مِنْ قَضَاءِ اللَّهِ فِي طَلَاقِ اُرَيْنَبِ بِنْتِ
اسْحَاقَ وَكُنْتُ قَبْلَ فِرَاقِي اَيَّاهَا قَدْ اسْتَوْدَعْتُهَا مَالًا عَظِيمًا ذُرًّا وَكَانَ الَّذِي كَانَ
وَلَمْ أَقْبِضْهُ وَاللَّهِ مَا اَنكَرْتُ مِنْهَا فِي طَوْلٍ مَا صَحِبْتُهَا فِتْنًا وَلَا أَظُنُّ بِهَا إِلَّا
جَمِيلًا فَذَكَرْتُهَا أَمْرِي وَاحْضَضْتُهَا عَلَى الرِّدِّ عَلَىَّ فَإِنَّ اللَّهَ يُحْسِنُ عَلَيْكَ
ذِكْرَكَ وَيُجْزِلُ بِهِ أَجْرَكَ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْحُسَيْنُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ لَهَا
قَدِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ يُحْسِنُ الثَّنَاءَ عَلَيْكَ وَيَحْمِلُ النُّشْرَ عَنْكَ فِي
حُسْنٍ صُحْبَتِكَ وَمَا أَنَسَهُ قَدِيمًا مِنْ أَمَانَتِكَ فَسَرَرَنِي ذَلِكَ وَأَعْجَبَنِي وَذَكَرَ
أَنَّهُ كَانَ اسْتَوْدَعَكَ مَالًا قَبْلَ فِرَاقِهِ اِيَّاكَ فَأَدَّى اِلَيْهِ أَمَانَتَهُ وَرَدَّيْ عَلَيْهِ مَالَهُ فَإِنَّهُ
لَمْ يَقُلْ إِلَّا صِدْقًا وَلَمْ يَطْلُبْ إِلَّا حَقًّا قَالَتْ صَدَقَ قَدْ وَاللَّهِ اسْتَوْدَعَنِي مَالًا
لَا أَذْرِي مَا هُوَ وَإِنَّهُ لَمَطْبُوعٌ عَلَيْهِ بِطَاعِهِ مَا أَخَذَ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا فَأَنْتَ
عَلَيْهَا الْحُسَيْنُ خَيْرًا وَقَالَ بَلْ أَذْخَلُهُ عَلَيْكَ حَتَّى تَبْرَأَنِي اِلَيْهِ مِنْهُ كَمَا دَفَعْتَهُ
إِلَيْكَ ثُمَّ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ مَا اَنكَرْتَ مَالَكَ وَرَعَمْتَ أَنَّهُ لَكُمْ
دَفَعْتَهُ اِلَيْهَا بِطَاعِكَ فَأَدْخُلْ يَا هَذَا عَلَيْهَا وَتَوَفَّ مَالَكَ مِنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ أَوْ تَأْمُرُ بِدَفْعِهِ اِلَيَّ جُعِلَتْ فِدَاكَ قَالَ لَا حَتَّى تَقْبِضَهُ مِنْهَا كَمَا دَفَعْتَهُ اِلَيْهَا
وَتَبْرَأَ نَهَا مِنْهُ إِذَا أَذْنُهُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
قَدْ جَاءَ يَطْلُبُ وَدِيعَتَهُ فَأَدِيهَا اِلَيْهِ كَمَا قَبِضْتَهَا مِنْهُ فَأَخْرَجَتْ الْبَدْرَاتِ فَوَضَعَتْهَا

بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَتْ لَهُ هَذَا مَالُكَ فَشَكَرَ لَهَا وَأَتْنَىٰ عَلَيْهَا وَخَرَجَ الْحُسَيْنُ فَقَضَىٰ عَبْدُ اللَّهِ خَاتَمَ بَدْرِهِ فَحَنَّا لَهَا مِنْ ذَلِكَ الذَّرَّ حَقَوَاتٍ وَقَالَ خَدِيْ فَهَذَا قَلِيلٌ مِّنِّيْ لَكَ وَاسْتَعْبَرَا جَمِيعًا حَتَّى تَعَالَتْ أَصْوَاتُهُمَا بِالْبُكَاءِ أَسْفَا عَلَى مَا ابْتَلِيَا بِهِ فَدَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا وَقَدْ رَقَّ لَهُمَا اللَّذِي سَمِعَ مِنْهُمَا فَقَالَ أُشْهِدُ اللَّهَ أَنَّهَا طَالَتْ ثَلَاثًا اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَسْتَكْبَحْهَا رَغْبَةً فِي مَالِهَا وَلَا جَمَالِهَا وَلَكِنِّي أَرَدْتُ إِحْلَالَهَا لِبُعْلِهَا وَتَوَاتُوكَ عَلَى مَا عَالَجْتُهُ فِي أَمْرِهَا فَأَوْجِبْ لِي بِذَلِكَ الْأَجْرَ وَأَجْزِلْ لِي عَلَيْهِ الذَّخَرَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَلَمْ يَأْخُذْ مِمَّا سَأَلَ إِيَّاهَا فِي مَهْرِهَا قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ سَأَلَ ذَلِكَ أُرَيْبَ أَيْ التَّعْوِيضَ عَلَى الْحُسَيْنِ فَأَجَابَتْهُ إِلَى رَدِّ مَالِهِ عَلَيْهِ شُكْرًا لِمَا صَنَعَهُ بِهِمَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ وَقَالَ الَّذِي أَرَجُوْ عَلَيْهِ مِنَ الثَّوَابِ خَيْرٌ لِّي مِنْهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَعَاشَا مُتَحَابِّينِ مُتَصَافِيَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُمَا اللَّهُ

(الامامة والسياسة ج ۱ ص ۱۶۱ تا ۱۶۳ مؤلف ابن قتيبة الدينوري المتوفى ۲۷۶ھ)

شرح قصیدہ ابن عبدون ج ۱ ص ۱۸۳، مؤلف ابن بدرون المتوفى ۵۲۵ھ

نہایت الاربی فنون الادب ج ۶ ص ۵۶ مؤلف احمد بن عبد الوہاب النوری المتوفى ۷۳۳ھ،

ثمرات الاوراق ج ۱ ص ۷۰ مؤلف تقي الدين ابی بکر بن حجة الحنفی المتوفى ۸۳۷ھ)

عبداللہ بن سلام ؓ نے اُرَیْب کو جدا کرنے سے پہلے اس کے پاس موتیوں سے بھری چند تھیلیاں امانت رکھیں اور یہ موتی عبداللہ بن سلام ؓ کا عظیم اور محبوب ترین مال تھا جب عبداللہ بن سلام ؓ شام سے عراق کی طرف لوٹ کر آئے تو ان کو ابنہب کے پاس ودیعت رکھا ہوا اپنا مال یاد آیا لیکن خاوند بیوی کے درمیان جدائی کی وجہ سے اس مال کے حصول کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی ان کو خطرہ تھا کہ ان کی طلاق والی کاروائی کی وجہ سے

ابنہب بوجہ ناراضگی اس مال سے انکار کر دے گی لیکن انھوں نے حضرت حسین ؓ کے ساتھ ملاقات کی علیک سلیک کے بعد کہا کہ میں آپ پر قربان! آپ جانتے ہیں کہ ابنہب بنت اسحاق کی طلاق کے بارے میں جو ہوا قضاء الہی میں یوں ہی تھا اور میں نے ابنہب کو جدا کرنے سے پہلے موتیوں کا عظیم مال اس کے پاس امانت رکھا تھا اور میں نے طلاق دیدی لیکن وہ مال واپس نہ لیا اور اللہ کی قسم اس کے ساتھ طویل صحبت میں میں نے اس کی طرف سے ایک ذرہ بھی پریشانی نہیں دیکھی اور میں نے اپنے گمان کے مطابق اس میں سوائے خوبی کے کچھ نہیں دیکھا اور حضرت حسین ؓ سے عرض کیا کہ میرا معاملہ ابنہب سے ذکر کریں اور اس کو مال واپس کرنے کی ترغیب دیں اللہ تعالیٰ حسن و خوبی کے ساتھ آپ کا ذکر خیر قائم رکھے اور اس کے عوض آپ کو اجر جزیل عطا کرے حضرت حسین ؓ یہ سن کر خاموش رہے جب حضرت حسین ؓ اپنے گھر آئے تو اپنی بیوی کو کہا کہ عبداللہ بن سلام ؓ آیا تھا اور وہ آپ کی خوب تعریف کرتا تھا اور آپ کے حسن صحبت اور جو اس نے تجھ میں طویل عرصہ میں امانت دیکھی اس کا ذکر کرتا تھا اس ذکر خیر سے مجھے خوشی ہوئی اور مجھے تعجب ہوا اور اس نے یہ بھی ذکر کیا کہ اس نے آپ کو جدا کرنے سے پہلے آپ کے پاس مال امانت رکھا تھا آپ وہ امانت ادا کریں اور اس کا مال اس کو واپس دیدیں کیونکہ وہ سچا ہے اور اپنا حق طلب کر رہا ہے ابنہب نے کہا واقعی اس نے سچ بولا ہے اللہ کی قسم اس نے میرے پاس مال امانت رکھا تھا لیکن میں نہیں جانتی کہ ان تھیلیوں میں کیا ہے کیونکہ اس نے مجھے جس طرح مہر زدہ تھیلیاں دی تھیں وہ اسی طرح اب بھی مہر زدہ ہیں میں نے اس دن تک ان میں سے کوئی چیز نہیں لی حضرت حسین ؓ نے ابنہب کی اس نیکی پر تعریف کی اور کہا کہ میں عبد اللہ بن سلام ؓ کو آپ کے پاس بلاتا ہوں تاکہ جیسے اس نے یہ مال تیرے سپرد کیا تھا ویسے ہی تو اس کے حوالے کر کے سرخ رو اور بری الذمہ ہو جائے پھر حضرت حسین ؓ

نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور اس کو بتایا کہ اس نے تیرے مال کا انکار نہیں کیا اور اس نے کہا ہے کہ جیسے آپ نے مہر زدہ مال اس کے سپرد کیا تھا وہ اب تک اسی طرح مہر زدہ محفوظ ہے اے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آپ میرے ساتھ اس نے اب تک اسی آئیں اور اس سے اپنا مال وصول کر لیں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا اے حسین! میں آپ پر قربان ہو جاؤں مجھے جانے کی ضرورت نہیں آپ خود ہی اس نے مال لے کر مجھے دے دیجئے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جیسے آپ نے خود مال اس کے سپرد کیا تھا ویسے ہی خود وصول کیجئے اور جب وہ مال ادا کر دے تو آپ اس ذمہ داری سے اس کو بری کر دیں چنانچہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اس نے پاس گئے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کہا یہ عبد اللہ بن سلام ہے جو اپنی امانت لینے کیلئے آیا ہے آپ نے جیسے وہ امانت اس سے قبضہ میں لی تھی اسے واپس کر دیجئے اس نے اسی وقت وہ تھیلیاں نکالیں اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیں اور کہا یہ آپ کا مال ہے عبد اللہ بن سلام نے اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس کی تعریف کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اپنی تھیلی کی مہر توڑی اور موتیوں کے کئی لپے بھر کر اس نے اس کو دیے اور کہا کہ یہ میری طرف سے آپ کیلئے قلیل ہدیہ ہے اس موقع پر جدائی کے غم کی وجہ سے دونوں کے آنسو بہنے لگے اور دونوں کے رونے کی آوازیں بلند ہوئیں اتنے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور جدائی پر ان کی آہ و بکا سن کر پانی پانی ہو گئے پھر کہا! میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اس نے تین طلاقیں ہیں یہ کہہ کر اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اس نے اس کے مال و جمال کی رغبت کی وجہ سے نکاح نہیں کیا تھا بلکہ میری نیت یہ تھی کہ میرے ساتھ نکاح کے بعد یہ اپنے خاوند کیلئے حلال ہو جائے اور ان کے گھر آباد کرنے کی اس تدبیر پر مجھے ثواب مل جائے (اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور اس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اس نیت

وارادے کو نہیں جانتے تھے اور نہ ہی حضرت حسین رضی اللہ عنہ یہ بات ان کے علم میں لائے) پس اے اللہ اس نیکی پر میرے لیے اجر واجب کر دیجئے اور یہ عظیم اجر میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ کر لیجئے بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے جو اس نے کو مہر دیا تھا اس میں سے کوئی چیز بھی واپس نہ لی تاہم عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس نے اس سے کہا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اس نیکی اور بھلائی کے شکریے کے طور پر ان کا دیا ہوا حق مہر واپس کر دے اس نے اس کیلئے تیار ہو گئیں کیونکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے ساتھ بہت احسان کا معاملہ کیا تھا مگر حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے حق مہر واپس نہ لیا اور فرمایا کہ میں اس بھلائی پر جس ثواب کی امید رکھتا ہوں وہ میرے لیے اس مال سے بہتر ہے اس کے بعد عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس نے اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کیا اور دونوں نے موت تک آپس میں سچی محبت اور صدق دل کے ساتھ مخلصانہ زندگی گزاری۔

حلالہ شرعی کے استہزاء کا حکم

حلالہ شرعی قرآن کی نص قطعی کے ساتھ ثابت ہے اس لئے یہ کہہ کر اس کا استہزاء و تضحیک کرنا اور مذاق اڑانا کہ ”عورت بیچاری دا کی قصور اے، اوہ حلالہ کیوں کر اے۔ اوئے حلالہ اوہو کر اے جہدا قصور اے، جہدا تن طلاقاں دیندا اے، کرے کوئی تے بھرے کوئی، ایوی کوئی انصاف اے“ ایسے کلمات کفریہ ہیں ایسے لوگوں کو تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا چاہئے۔

حلالہ غیر شرعی

حلالہ غیر شرعی کی صورت یہ ہے کہ بوقت نکاح شرط طے کر لی جائے کہ دوسرا خاوند صحبت کرنے کے بعد لازماً اس عورت کو طلاق دیدے گا یا شرط تو طے نہ کی جائے لیکن دوسرے خاوند کی نیت مستقل ازدواجی زندگی گزارنے کی نہ ہو اور نہ ہی

حرام کاری سے بچنے 405 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
عورت اور اس کے سابقہ شوہر کے گھر کو آباد کرنے کی نیت ہو بلکہ محض جنسی لذت اور
قضاء شہوت کی نیت ہو تو یہ حلالہ غیر شرعی ہے۔

حلالہ غیر شرعی کا حکم

حلالہ غیر شرعی حرام، معصیت اور گناہ ہے۔ حدیث پاک میں اسی حلالہ کی مذمت کی گئی
ہے اور اسی کو حدیث میں فعل لعنت قرار دیا گیا ہے اور ایسے آدمی کو تیس مستعار (جنہتی کیلئے
مانگا ہوا بکرا) کہا گیا ہے۔ تاہم ایسا نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور ازدواجی تعلق اور طلاق کے
بعد حلالہ والی شرط پوری ہو جاتی ہے اور وہ عورت اپنے پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جاتی ہے۔

مؤیدات

☆.....شمس الدین سرخسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

وَذَكَرَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا
فَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ لِيُحِلَّهَا لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ لَمْ يَأْمُرْهُ الزَّوْجُ بِذَلِكَ
وَلَا الْمَرْأَةُ قَالَ: هَذَا مَا يَجُوزُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَبِهِ نَأْخُذُ؛
لِأَنَّهُ تَزَوَّجَهَا نِكَاحًا مُطْلَقًا، وَالنِّكَاحُ سُنَّةٌ مَرْغُوبٌ فِيهَا، وَإِنَّمَا قَصَدَ بِذَلِكَ
ارْتِفَاعَ الْحُرْمَةِ بَيْنَهُمَا لِيَمْنَعَهُمَا بِذَلِكَ عَلَى ارْتِكَابِ الْمُحْرَمِ وَيُوصِلَهُمَا إِلَى
مُرَادِهِمَا بِطَرِيقٍ حَلَالٍ فَتَكُونُ إِعَانَةٌ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى، وَذَلِكَ مَنْدُوبٌ إِلَيْهِ
، قَالَ ظَاهِرُ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نَادِمٌ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ مِنْ سُوءِ الْخُلُقِ
خُصُوصًا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَكِنْ فَلَوْ امْتَنَعَ الثَّانِي مِنْ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لِيُحِلَّهَا لِلأَوَّلِ
رُبَّمَا يَحْمِلُهَا النَّدَمُ أَوْ فَرَطُ مَيْلٍ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى أَنْ
يَتَزَوَّجَهَا مِنْ غَيْرِ مُحَلِّلٍ فَهُوَ يَسْعَى إِلَى إِتْمَامِ مُرَادِهِمَا عَلَى وَجْهِ يَنْدُبَانِ إِلَيْهِ

حرام کاری سے بچنے 406 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
فِي الشَّرْعِ فَيَكُونُ مُأْجُورًا فِيهِ، وَفِي نَظِيرِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ (مَنْ أَقَالَ نَادِمًا أَقَالَهُ اللَّهُ عَثْرَاتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) ، فَإِذَا تَقَرَّرَ هَذَا تَبَيَّنَ أَنَّ
الْحِلَّ يَحْصُلُ بِدُخُولِ الزَّوْجِ الثَّانِي بِهَا ، وَإِنْ كَانَ مُرَادُهُ أَنْ يُحِلَّهَا لِلأَوَّلِ ،
فَإِذَا تَزَوَّجَهَا بِهَذَا الشَّرْطِ بَانَ قَالَتِ الْمَرْأَةُ لَهُ: تَزَوَّجْنِي فَحَلَّلْنِي أَوْ قَالَ لَهُ
الزَّوْجُ الْأَوَّلُ: تَزَوَّجْ هَذِهِ الْمَرْأَةَ فَحَلَّلَهَا لِي أَوْ قَالَ الثَّانِي لِلْمَرْأَةِ:
اتَّزَوَّجْكَ فَأَحَلَّلَكَ لِلأَوَّلِ فَهَذَا مَكْرُوهٌ ، وَهُوَ مَعْنَى قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (لَعَنَ
اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (أَلَا أُبَيِّنُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ
قَالُوا بَلَى قَالَ هُوَ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَحِلُّهَا لِلزَّوْجِ كَانَ لَهَا قَبْلَهُ) وَلَكِنْ
مَعَ هَذَا يَجُوزُ النِّكَاحُ وَيَثْبُتُ الْحِلُّ لِلأَوَّلِ بِدُخُولِ الثَّانِي بِهَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ ؛ لِأَنَّ هَذَا الْمُنْهَى لِمَعْنَى فِي غَيْرِ النِّكَاحِ فَلَا يَمْنَعُ صِحَّةَ النِّكَاحِ
وَالدُّخُولُ بِالنِّكَاحِ الصَّحِيحِ يُحِلُّهَا لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ ثَبَتَ ذَلِكَ بِالسُّنَّةِ ،
(المبسوط ج ۳ ص ۲۲۸ باب الصلح)

سالم بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو
تین طلاقیں دیں پھر عورت کی عدت گزر گئی پھر اس عورت کے ساتھ دوسرے آدمی نے اس
نیت کے ساتھ نکاح کیا تا کہ وہ پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جائے لیکن پہلے خاوند بیوی نے اس
آدمی کو یہ حکم نہیں دیا (اس نے از خود ان کے گھر کو آباد کرنے کی نیت سے نکاح کیا جیسا کہ
حضرت حسین رحمۃ اللہ علیہ نے اس سب کے ساتھ نکاح کیا تھا، ناقل) حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ نے جواب
دیا کہ یہ جائز ہے امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے اور ہم اسی
کو لیتے ہیں کیونکہ اس آدمی نے اس عورت کے ساتھ بلا شرط نکاح کیا ہے اور نکاح ایسی
سنت ہے جس کی ترغیب دی گئی ہے اور اس دوسرے آدمی کی اس نکاح میں نیت پہلے خاوند

بیوی کے درمیان حرمت کو اٹھانا ہے تاکہ یہ اس عورت کو اس نکاح کے ذریعے حلال کر کے ان دونوں کو حرام کے ارتکاب سے بچائے اور ان کو حلال طریقے کے ساتھ ان کی مراد تک پہنچائے پس یہ نیکی اور تقویٰ پر اعانت ہے اور یہ امر مستحب ہے پس ظاہر یہ ہے کہ خاوند بیوی میں سے ہر ایک اپنی بد خلقی پر نادم ہوئے خصوصاً جب کہ وہ صاحب اولاد بھی ہوں پس اگر دوسرا آدمی اس عورت کو پہلے خاوند کیلئے حلال کرنے کی نیت سے نکاح نہ کرے تو عین ممکن ہے کہ خاوند بیوی کی ندامت اور ان کا ایک دوسرے کی طرف میلان ان کو اس بات پر برا سمجھتے کرے کہ وہ بغیر حلالہ کے نکاح کریں اور (نکاح کر کے) زندگی بھر حرام کاری کرتے رہیں اور حرامی اولاد جنٹے رہیں پس یہ آدمی نکاح کے ذریعے کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنے مقصود کو اس طریقہ کے ساتھ پورا کریں جو طریقہ شریعت میں بتایا گیا ہے اس لیے یہ شخص اس نیک نیتی کی وجہ سے ماجر ہوگا اور ایسے ہی موقع پر رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے نادم آدمی کی ندامت کا ازالہ کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ندامتوں کا ازالہ فرمائیں گے جب یہ بات ثابت ہو چکی اس سے یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ دوسرے خاوند کے اس عورت کے ساتھ جماع کرنے کے ساتھ وہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جاتی ہے اگرچہ بوقت نکاح اس آدمی کی نیت اس عورت کو پہلے خاوند کیلئے حلال کرنے کی ہو لیکن اگر نکاح میں یہ شرط رکھی گئی مثلاً عورت مرد کو کہتی ہے کہ تو میرے ساتھ نکاح کر صرف مجھے حلال کرنے کیلئے یا پہلا خاوند اس دوسرے آدمی کو کہتا ہے کہ تو اس عورت کے ساتھ نکاح کر اور اس کو میرے لئے حلال کر یا دوسرا آدمی عورت کو کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ نکاح کرتا ہوں تاکہ میں تجھے پہلے خاوند کیلئے حلال کر دوں تو اس شرط کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان ”کہ اللہ کی لعنت ہے حلالہ کرنے اور کرانے والے پر نیز آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں عاریت پر حاصل کیے ہوئے بکرے کی صحابہ کرام نے فرمایا جی ہاں ارشاد فرمائیے

آپ نے فرمایا کہ یہ وہ آدمی ہے جو عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے تاکہ اس کو پہلے خاوند کیلئے حلال کر دے، کا محمل و مصداق یہی مشروط نکاح ہے (جو حلالہ غیر شرعی ہے) لیکن اس طریقہ نکاح کے غیر شرعی ہونے کے باوجود امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور جب دوسرا خاوند اس عورت کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جاتی ہے اس مشروط نکاح کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ مروت اور انسانی عز و شرف کے خلاف ہے لیکن شرائط نکاح کے اعتبار سے یہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور مروت اور عز و شرف کے خلاف ہونا صحت نکاح میں مانع نہیں اور نکاح صحیح کے ساتھ دوسرے خاوند کا عورت کے ساتھ صحبت کرنا پہلے خاوند کیلئے حلت کا موجب بن جاتا ہے اور اس کا موجب حلت ہونا حدیث کے ساتھ ثابت ہے۔

خلاف شرع طریقہ پر حکم کا مرتب ہونا

شریعت میں اور غیر مقلدین کے مذہب میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ خلاف شریعت طریقہ اختیار کرنے پر حکم مرتب ہو جاتا ہے چنانچہ۔

- (1)..... حیض کی حالت میں طلاق دینا غیر شرعی اور گناہ ہے مگر واقع ہو جاتی ہے۔
- (2)..... جس طہر میں صحبت کی ہو اس میں طلاق دینا غیر شرعی اور گناہ ہے مگر طلاق واقع ہو جاتی ہے
- (3)..... اس شرط پر نکاح کرنا کہ شوہر بیوی کو حق مہر نہ دے گا غیر شرعی ہے مگر نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور مہر مثلی (یعنی اس جیسی عورتوں کا جتنا عرف میں مہر ہوتا ہے) واجب ہوتا ہے۔
- (4)..... اس شرط پر نکاح کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہ کرے گا یا دوسرا نکاح نہ کرے گا غیر شرعی ہے مگر نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

(5)..... روزہ میں غیبت کرنا، جھوٹ بولنا حرام اور گناہ ہے مگر روزہ ہو جاتا ہے۔

(6)..... حج کے دوران بیوی کے ساتھ بے حجابی کی باتیں کرنا، گالی گلوچ اور جھگڑا کرنا غیر

شرعی طریقہ ہے مگر حج ہو جاتا ہے۔

(7)..... بیوی کو یہ کہنا کہ تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے جھوٹ اور بری بات ہے مگر اس سے ظہار منعقد ہو جاتا ہے اور کفارہ ظہار ادا کرنے تک بیوی حرام ہو جاتی ہے۔

(8)..... جان بوجھ کر جماعت کے بغیر تنہا نماز پڑھنا غیر شرعی طریقہ ہے حتیٰ کہ رسول رحمت ﷺ نے گھروں کو جلادینے کی وعید سنائی مگر تنہا پڑھی گئی نماز صحیح ہے۔

(9)..... جانور کو کند چھری کے ساتھ ذبح کرنا غیر شرعی ہے مگر رگیں کٹ جانے کی صورت میں جانور حلال ہے۔

(10)..... برہنہ حالت میں نماز پڑھنا غیر شرعی طریقہ ہے مگر غیر مقلدین کے نزدیک نماز صحیح ہے۔ (عرف الجادی ص ۲۲)

(11)..... نجس بدن کے ساتھ نماز پڑھنا غیر شرعی طریقہ ہے مگر غیر مقلدین کے نزدیک نماز صحیح ہے۔ (عرف الجادی ص ۲۲)

(12)..... نجس کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنا غیر شرعی طریقہ ہے مگر غیر مقلدین کے نزدیک نماز صحیح ہے۔ (عرف الجادی ص ۲۲)

(13)..... نجس جگہ پر نماز پڑھنا غیر شرعی طریقہ ہے مگر غیر مقلدین کے نزدیک نماز صحیح ہے۔ (عرف الجادی ص ۲۱)

(14)..... نجاست اٹھا کر نماز پڑھنا غیر شرعی طریقہ ہے مگر غیر مقلدین کے نزدیک نماز صحیح ہے۔ (بدورالاہلہ ص ۳۹)

(15)..... امام کا بے وضوء نماز پڑھنا غیر شرعی طریقہ ہے مگر غیر مقلدین کے نزدیک مقتدیوں کی نماز صحیح ہے۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۱۰۱)

(16)..... امام کا جنابت کی حالت میں نماز پڑھنا غیر شرعی طریقہ ہے مگر غیر مقلدین کے

نزدیک مقتدیوں کی نماز صحیح ہے۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۱۰۲)

(17)..... مسلمانوں کا کافر امام کے پیچھے نماز پڑھنا غیر شرعی طریقہ ہے مگر غیر مقلدین کے نزدیک مقتدیوں کی نماز صحیح ہے۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۱۰۲)

(18)..... عورت کا برہنہ ہو کر دوسری عورتوں یا محارم کے سامنے نماز پڑھنا غیر شرعی طریقہ ہے مگر غیر مقلدین کے نزدیک نماز صحیح ہے حالانکہ احادیث میں ایک دوسرے کے ستر دیکھنے پر لعنت کی گئی ہے۔ (بدورالاہلہ ص ۳۹)

(19)..... باپ کا بہو کے ساتھ بیٹے کا ماں کے ساتھ وطی کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے مگر غیر مقلدین کے نزدیک باپ اور بیٹے دونوں کا نکاح صحیح ہے (نزل الابرار ج ۲ ص ۲۸، ۸۰)

(20)..... ایک مجلس میں تین طلاقیں دے کر ایک واقع کرنا غیر شرعی طریقہ ہے مگر غیر مقلدین کے نزدیک اس سے ایک طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

(21)..... قرآن کریم پ ۲ میں طلاق رجعی کے بعد عورت کو نقصان پہنچانے کی نیت سے اپنے پاس روکنے اور رجوع کرنے سے بڑی سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود اگر کوئی شخص اس بدینتی کے ساتھ رجوع کر لے تو رجوع ہو جاتا ہے مگر وہ شخص گناہ گار ہے

پس اسی طرح حلالہ غیر شرعی اگرچہ خلاف شرع ہونے کی وجہ سے موجب گناہ اور موجب لعنت ہے لیکن عورت پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جاتی ہے۔ اس کی احادیث مبارکہ میں متعدد مثالیں موجود ہیں۔

(۱)..... حدیث میں ہے لَعَنَ اللَّهُ كُلَّ ذَوَّاقٍ مَطْلَاقٍ (البنا ج ۵ ص ۲۸۰) اللہ کی لعنت ہے ہر اس آدمی پر جو بہت نئے ذائقے چکھنے والا اور بہت طلاقیں دینے والا ہے لیکن اس لعنت کے باوجود اگر کوئی آدمی بیک وقت چار بیویوں سے تجاوز نہ کرے اور شریعت کے مطابق نکاح کرتا رہے نئے ذائقے چکھتا رہے اور طلاقیں دیتا رہے تو نکاح بھی ہو جاتا ہے

حرام کاری سے بچنے 411 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
اور طلاق بھی ہو جاتی ہے۔

(۲)..... حدیث میں ہے اَيُّمَا امْرَأَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بَغَيْرِ نُسُوزٍ فَعَلَيْهَا الْعَنْةُ
اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۲۱۷، مسند الحارث
ج ۱ ص ۳۰۹)

جو عورت بدوں خاوند کی بے رخی کے اپنے خاوند سے خلع کرتی ہے اس پر اللہ کی،
فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کے باوجود خلع ہو جاتا ہے۔

(۳)..... حدیث میں ہے اَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَاسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا
رَأْسُ الْجَنَّةِ (سنن ترمذی ج ۱ ص ۲۲۶) جو عورت خاوند سے طلاق مانگتی ہے حالانکہ خاوند کی
طرف سے بے رخی نہیں پائی گئی ایسی عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہے اس کے باوجود ایسی
عورت کو طلاق ہو جاتی ہے۔

(۴)..... حدیث میں ہے لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ
مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ (المعجم الاوسط ج ۳ ص ۲۱۲) اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کے
ساتھ (لباس وغیرہ میں) مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ
مشابہت اختیار کرتے ہیں لیکن اگر اس باعث لعنت مشابہت کے باوجود اسی مشابہت کی
حالت میں نماز پڑھیں تو دونوں کی نماز صحیح ہے پس اسی طرح حلالہ کیلئے مشروط نکاح کرنا باعث
لعنت ہے لیکن اس سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور اس سے حلالہ والی شرط پوری ہو جاتی ہے۔

حلالہ اور حرامہ میں فرق

برادران اہل السنۃ والجماعت سے ہماری گزارش یہ ہے کہ وہ شریعت کے
بتائے ہوئے اصولوں کو اختیار کر کے حتی المقدور اپنے آپ کو طلاق جیسے مبغوض کام سے
بچائیں اور اگر بامر مجبوری اس کی نوبت آئی جائے تو خلاف شرع اکٹھی تین طلاق دینے

حرام کاری سے بچنے 412 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
اور لکھنے، لکھانے سے گریز کریں۔ اور اگر کوئی آدمی اکٹھی تین طلاقیں دینے کے بعد دوبارہ
اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو وہ حلالہ شرعی کی صورت میں حلالہ کی شرط پوری
کر کے دوبارہ نکاح کرے اور اگر حلالہ غیر شرعی کا طریقہ اختیار کیا تو اس میں گناہ ہے لیکن
شرط پوری ہو جانے کی وجہ سے از روئے شرع اس عورت کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے
وہ عورت شرعی طور پر اس کی بیوی ہوگی اور ان کا باہمی ازدواجی تعلق جائز ہوگا ان کی زندگی
حلال کاری کی زندگی ہوگی اور اولاد بھی حلالی ہوگی اس کے برعکس اہل بدعت، منکرین فقہ
، غیر مقلدین بڑے فخر کے ساتھ حلالہ غیر شرعی کی قباحت و مذمت کی حدیثیں سنا کر تین
طلاق دینے والے آدمی کو بجائے حلالہ کے حرامہ پر آمادہ کرتے ہیں یعنی وہ قرآن، حدیث
، آثار خلفاء راشدین، اجماع صحابہ، اجماع امت، آثار صحابہ، آثار تابعین و تبع تابعین،
مذہب ائمہ اربعہ، سعودی حکومت کے قانون کی مخالفت کر کے اکٹھی تین طلاقیں کو ایک
طلاق رجعی قرار دے کر فتویٰ دیتے ہیں کہ ان تین طلاقیں کے بعد محض رجوع کر لینا کافی
ہے دوبارہ نکاح بھی ضروری نہیں۔ حالانکہ تین طلاقیں کے بعد از روئے شریعت ایسے
مرد و عورت کا دوبارہ ازدواجی زندگی میں منسلک ہونا حلالہ اور بعد از حلالہ دوبارہ نکاح
کرنے کے ساتھ مشروط ہے اور اگر اہل بدعت غیر مقلدین کے فتویٰ کے مطابق رجوع
کر کے ازدواجی زندگی گذاریں گے تو یہ حرامہ اور زنا محض ہوگا ان کی ساری زندگی حرام
کاری میں گزرے گی اور اولاد ولد الزنا اور حرامی ہوگی اور یہ مرد و عورت اور حرامی اولاد
ایک دوسرے کے وارث بھی نہ ہوں گے اس لئے اہل بدعت غیر مقلدین کے حرامہ کے
مقابلہ میں حلالہ شرعی میں تو گناہ ہی نہیں بلکہ بعض صورتوں میں اجر بھی ہے البتہ حلالہ غیر
شرعی میں گناہ ہے مگر پھر بھی حرامہ سے کم ہے کیونکہ حلالہ غیر شرعی وقتی گناہ ہے مگر ساری
زندگی حلال کاری کی زندگی ہوگی اور اولاد بھی حلالی ہوگی اور شرعیہ ایک دوسرے کے
وارث ہوں گے، جبکہ حرامہ کرنے کی صورت میں بچنا چاہتے تھے حلالہ غیر شرعی کے وقتی

حرام کاری سے بچنے 413 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
گناہ اور ذلت سے مگر حرامہ کر کے ساری زندگی حرام کاری کے تحت گناہ اور اس کی ذلت
میں مبتلا ہو گئے لہذا

☆..... حلالہ اور حرامہ میں وہی فرق ہے جو نکاح اور زنا میں فرق ہے۔

☆..... حلالہ اور حرامہ میں وہی فرق ہے جو رزق حلال کیلئے محنت و مزدوری اور جیب
تراشی میں فرق ہے۔

☆..... حلالہ اور حرامہ میں وہی فرق ہے جو کسب معاش کیلئے محنت و مشقت اور جوئے
بازی میں فرق ہے۔

کہ نکاح میں بیوی کیلئے رہائش، نان نفقہ اور تمام ضروریات زندگی کی ذمہ داری
ہے بچوں کی تعلیم و تربیت، علاج معالجہ اور ان کے تمام اخراجات کی کفالت ہے اپنے تمام نسب
رشتہ داروں کی مہمان داری کی ذمہ داری ہے جبکہ زنا میں محض جنسی لذت ہے اور زانی مذکورہ
بالا تمام ذمہ داریوں سے بری ہوتا ہے یہ راحت و تکلیف کا فرق ضرور ہے مگر نکاح حلال ہے
اور زنا حرام ہے۔ کسب معاش کیلئے محنت و مزدوری میں تکلیف ضرور ہے مگر روزی حلال ہے اور
سامان جنت ہے جیب تراشی اور جوابازی میں کوئی تکلیف نہیں بغیر مشقت کے آن کی آن
میں آدمی ہزاروں اور لاکھوں کا مالک نظر آنے لگتا ہے لیکن یہ حرام ہے اور دوزخ کا ایندھن
ہے۔ اسی طرح تین طلاقیں کے بعد قرآنی حکم کے مطابق (۱) عدت، (۲) نکاح،
(۳) طلاق (۴) عدت کے مراحل سے ضرور گزرنا پڑتا ہے لیکن ان مراحل سے گزرنے کے
بعد جو زوجین دوبارہ ازدواجی زندگی گزاریں گے وہ حلال کاری کی زندگی ہوگی اور اولاد بھی
حلالی ہوگی اور خاوند بیوی اور اولاد ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور تین طلاق دینے کے
بعد محض رجوع کرنے کی صورت میں جو حرامہ ہے اس میں زنا، جیب تراشی اور جوئے بازی کی
طرح مشقت کم ہے مگر ایسے مرد و عورت کی تمام زندگی حرام کاری میں گذرتی ہے اور اولاد ولد
الزنا اور حرامی ہوتی ہے اور یہ بدکار مرد و عورت اور ان کی حرامی اولاد ایک دوسرے کے وارث

حرام کاری سے بچنے 414 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
بھی نہیں ہوتے لیکن افسوس صد افسوس خواہش پرست اور شیطان صفت لوگوں کو جیسے نکاح
کے مقابلہ میں زنا۔ محنت و مشقت کے مقابلہ میں جیب تراشی اور جوابازی پسند ہے کہ زنا میں
جنسی لذت ہے لیکن نکاح کی تمام ذمہ داریوں سے بری، جیب تراشی اور جوابازی سے
بلا مشقت بڑی آسانی کے ساتھ آدمی رات و رات لاکھ پتی بن جاتا ہے اسی طرح کچھ
خواہشاتی مریض ایسے ہیں جن کو حلالہ کی بجائے حرامہ زیادہ پسند ہے کہ اس میں آسانی
ہے مگر ان کو معلوم نہیں کہ دنیا کی اس آسانی کے پردہ میں آخرت کی کتنی مشقتیں، کتنی
مصیبتیں اور کتنے عذاب پوشیدہ ہیں اور مصنوعی غیر شرعی غیرت کے پردہ میں کتنی بے
غیرتی، بے حیائی اور حرام کاری ہے اور محض بیوی کی خاطر جو دین و ایمان کا سودا کیا اس کا
گناہ اور وبال علیحدہ۔

تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح باطل ہے

تین طلاقیں خواہ اکٹھی ہوں یا متفرق وہ واقع ہو جاتی ہیں اس کے بعد شرعی حکم یہ
ہے کہ خاوند بیوی کے دوبارہ نکاح کیلئے حلالہ شرط ہے لیکن اگر بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح
کر کے یا محض رجوع کر کے طلی کرے اور اس سے اولاد پیدا ہو جائے تو ایسا نکاح صحیح ہے یا
باطل؟ اس اولاد کا اپنے اس باپ سے نسب ثابت ہوگا یا نہیں؟ خاوند بیوی اور اولاد ایک
دوسرے کے وارث ہوں گے یا نہیں؟ ایسے رجوع کرنے والے شخص کی امامت کا حکم کیا
ہے؟ اور نکاح خواں کی امامت کا حکم کیا ہے؟ ان سب کا مختصر جواب یہ ہے کہ سابقہ دلائل
کے رو سے ایسا نکاح باطل ہے اور ایسی اولاد کا نسب ثابت نہ ہوگا، ایسے مرد و عورت اور اولاد
ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے، اس فعل کے مرتکب اور ایسے نکاح خواں امام کے
پیچھے نماز مکروہ ہے۔ تفصیل کیلئے مندرجہ ذیل فتاویٰ ملاحظہ کریں۔

حرام کاری سے بچنے باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت 415

☆..... مفتی محمد تقی عثمانی کا فتویٰ

سوال ایک شخص اپنی عورت کو تین عد دطلاق دے کر کافی مدت کے بعد بغیر حلالہ کے اسی عورت سے نکاح کر لیتا ہے، اب یہ شخص شریعت میں کیسا سمجھا جائے گا؟ جو لوگ ان کے نکاح میں شریک تھے ان پر کیا کفارہ ہے؟ اب اگر یہ شخص حلالہ کیلئے تیار ہو جائے تو کیا طریقہ ہے؟ (۲) اس شخص کے بارے میں علماء کیا فرماتے ہیں کہ جس نے مسجد میں کھڑے ہو کر ایک شخص کو دھوکا دے کر یا جھوٹ بول کر کہا کہ حلالہ ہو چکا ہے، اور نکاح پڑھوا لیتا ہے کیا اس نکاح خواں کے پیچھے نماز ہو سکتی یا نہیں؟

جواب تین طلاقیں کے بعد بیوی شوہر پر بالکل حرام ہو جاتی ہے اور حلالہ کے بغیر دوبارہ نکاح بھی جائز نہیں رہتا لہذا جس شخص نے اپنی مغلط بیوی کو حلالہ کے بغیر نکاح کر کے اپنے پاس رکھا اس کا نکاح باطل ہے اور اس کو ساتھ رکھنا حرام ہے اگر اس نے صحبت کی تو زنا کے حکم میں ہے، اسے فوراً توبہ واستغفار کر کے الگ ہو جانا چاہیئے، عورت کو چاہیئے کہ وہ عدت گزار کر کسی اور شخص سے نکاح کرے اور وہ شخص مرجائے یا از خود طلاق دیدے تو اس کی عدت گزار کر پہلے شوہر سے نکاح کرنا چاہیئے تو کر سکتی ہے، اس کے سوا کوئی صورت نہیں۔ (۲) جن صاحب نے حلالہ کے بغیر پہلے شوہر سے نکاح پڑھایا، اگر انھیں پوری بات کا علم تھا کہ عورت مغلط ہے اور حلالہ نہیں ہوا، تو توبہ کرنی چاہیئے، اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان کے پیچھے نماز مکروہ ہے واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم ۱۰/۲۱/۱۳۹۶ھ (فتاویٰ عثمانی ج ۲ ص ۴۳۳)

یعنی نماز مکروہ تحریمہ اور ناجائز ہے۔

☆..... علامہ مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمہ اللہ، مفتی سعید احمد اور مفتی عبداللطیف کا فتویٰ

سوال زید نے بقائمی ہوش و حواس معززین شہر کے سامنے ہجیر واکراہ تین طلاق دیدی آیا وہ دوبارہ اس مطلقہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں، نکاح کر سکتا ہے، اگر کر سکتا ہے تو کن شرائط کے

حرام کاری سے بچنے باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت 416

ساتھ؟ (۲) اگر زید مذکور تین طلاق کے بعد تجدید نکاح کرے اور دلیل میں یہ کہے کہ امام شافعی کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے اس لیے میں نے ایسا کیا کیا یہ قول اس کا معتبر ہے؟ (الف) کیا امام شافعی یا کسی اور امام کا یہ مسلک ہے کہ تین طلاق کے بعد تجدید نکاح کر کے مطلقہ کو رکھے؟ (ب) مقلد امام ابوحنیفہ ہو کر ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (ج) اس شخص کے ساتھ معاشرت خورد و نوش مصاحبت وغیرہ کرنا کیسا ہے؟ (د) اگر یہ شخص مرجائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا چاہیئے یا نہیں؟ ایسے شخص کی امامت کیسی ہے؟ کیا اس کا کوئی کفارہ ہو سکتا ہے؟ اگر وہ لوگوں کے بتلانے کے بعد بھی اس بیوی کو مثل منکوحہ سمجھے تو عام مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا معاملہ رکھنا چاہیئے؟

الجواب حامد اومصلیٰ

(۱) اس پر طلاق مغلطہ واقع ہوگئی اب اس سے نکاح حرام ہے حتیٰ تنکح زوجا غیرہ الآیہ (۲) اگر کوئی شخص بیک لفظ تین طلاق دے مثلاً کہے انت طالق ثلاثاً تو یہ طلاق مغلطہ باتفاق ائمہ اربعہ واقع ہو جاتی ہے امام شافعی کا اس میں اختلاف نہیں ان کے نزدیک بھی تجدید نکاح (بغیر حلالہ) کافی نہیں لہذا زید کا قول غلط ہے ایسا شخص ائمہ اربعہ اور اجماع اور نص قطعی کے خلاف کرتا ہے جب تک کہ شخص مذکور عورت مذکورہ سے قطع تعلق نہ کرے اور اپنی اس حرکت سے سچی توبہ نہ کرے اس سے معاشرت و مجالست ترک کر دی جائے تاکہ وہ تنگ آ کر اپنی حالت شریعت کے مطابق بنائے اس کے جنازے کی نماز ضرور پڑھی جائے البتہ اگر کوئی مقتدا شخص اس غرض سے اس کے جنازہ کی نماز میں شریک نہ ہو کہ لوگوں کو عبرت ہو اور وہ ایسے کام نہ کریں تو گنجائش ہے زید مذکور کی امامت بھی مکروہ تحریمی ہے پس کفارہ یہی ہے کہ عورت مذکور کو علیحدہ کر دے اور خدا کے سامنے رو کر سچی توبہ کرے اس نکاح کے دوام پر اصرار سخت خطرناک ہے اس مسئلہ پر مستقل رسائل الاعلام المرفوعہ فی حکم

الطلاق المجموعہ اور الازہار المربعہ وغیرہ بھی تصنیف ہوئے ہیں جن میں استدلال بالحدیث کی حیثیت سے کافی بحث کی گئی ہے حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ عین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸ شوال ۶۶ھ الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ صحیح عبد اللطیف مظاہر علوم سہارنپور یو پی ۱۹ شوال ۶۶ھ (فتاویٰ محمودیہ ج ۹ ص ۲۸۵ تا ۲۸۷)

تین طلاق کے بعد نکاح کا عجیب واقعہ

عبد اللہ بلتاجی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاضی ابن ابی لیلیٰ ابو جعفر منصور کے پاس آیا ابو جعفر نے کہا کہ قاضی کے سامنے لوگوں کے عجیب اور انوکھے حالات پیش ہوتے رہے ہیں اگر آپ کے پاس کوئی ایسا واقعہ پیش ہوا ہو تو وہ مجھ سے بیان کیجئے کیونکہ آج بوجہ پریشانی میرا دن طویل ہو گیا ہے ابن ابی لیلیٰ نے کہا اللہ کی قسم اے امیر المؤمنین تین دن پہلے میرے سامنے ایک ایسا معاملہ پیش ہوا کہ اس جیسا کبھی معاملہ میرے سامنے نہیں آیا میرے پاس ایک بوڑھی عورت آئی جس کی کمر اتنی جھکی ہوئی تھی کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ کبڑے پن کی وجہ سے منہ کے بل زمین پر گر جائے گی اس نے کہا کہ میں اللہ سے اور قاضی سے مدد چاہتی ہوں کہ وہ مجھے میرا حق دلا دے اور میرے خصم پر میری مدد کرے قاضی ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں میں نے پوچھا ومن خصمک؟ تیرا کس سے جھگڑا ہے اس نے کہا ابنہ اخ لی میری بھتیجی کے ساتھ جھگڑا ہے قاضی ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے اس کی بھتیجی کو طلب کیا پس وہ آئی اور وہ ایسی عورت تھی جس کا بدن موٹا اور چربی سے پرتھا پس وہ بیٹھ گئی اور دوڑ کر آنے کی وجہ سے ہانپ رہی تھی پس بوڑھی نے بڑے مؤثر انداز میں بولنا شروع کیا جوان عورت نے کہا اللہ تعالیٰ قاضی کو نیکی کی توفیق دے اس بوڑھی کو حکم دیجئے کہ وہ چپ ہو جائے تاکہ میں اپنا اور اس کا جھگڑا پیش کر سکوں اور اگر میں کہیں غلطی کروں تو یہ بڑھیا مجھے ٹوک دے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنا چہرہ ظاہر کر دوں بڑھیا نے کہا کہ اگر اس نے

اپنا چہرہ ظاہر کر دیا تو آپ اس کے حق میں فیصلہ کر دیں گے ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں میں نے اس جوان عورت کو کہا اپنا چہرہ ظاہر کر دے اس نے چہرہ ظاہر کیا اللہ کی قسم میرا گمان یہ ہے کہ اس جیسی کوئی دوسری عورت نہیں ہو سکتی مگر جنت میں، اس جوان عورت نے کہا یہ بڑھیا میری پھوپھی ہے میرے والد وفات پا گئے اور مجھے اس کی گود میں یتیمی کی حالت میں چھوڑا اس نے میری تربیت کی اور خوب تربیت کی حتیٰ کہ جب میں بالغ ہو گئی تو اس نے مجھ سے پوچھا یا بنت اخی هل لك في النزوج اے میری بھتیجی کیا تو نکاح کرنا چاہتی ہے میں نے کہا ما اكره ذلك یا عمة اے پھوپھی نکاح میں کوئی حرج نہیں بوڑھی نے بھی اس ساری بات کی تصدیق کی جوان عورت کہتی ہے کہ مجھے کوفہ کے اشراف لوگوں میں سے متعدد نے نکاح کا پیغام دیا لیکن یہ بوڑھیا صرف ایک زرگر کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہوئی اس نے اس کے ساتھ میرا نکاح کر دیا گویا کہ ہم دونوں پھولوں کے دو گلہ ستہ ہیں میں یہ گمان کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس جیسا کوئی اور پیدا نہیں کیا اور اس کا گمان یہ تھا کہ اللہ نے مجھ جیسی کوئی اور عورت پیدا نہیں کی وہ صبح سویرے اپنے بازار کی طرف جاتا اور دن بھر کما کر شام کو اللہ کا عطا کردہ مال میرے پاس لے آتا پس جب پھوپھی نے ہم دونوں کا آپس میں اتنا لگاؤ اور پیار دیکھا تو اس نے اس کی وجہ سے ہم پر حسد کیا اور اس کی ایک بیٹی تھی اس نے ایک دن اس کا خوب بناؤ سنگھار کیا اور خوب اچھی طرح تیار کر کے میرے خاوند کے داخل ہونے کے وقت اسے میرے پاس بھیج دیا میرے خاوند کی اس پر نگاہ پڑ گئی اس نے میری پھوپھی کو کہا یا عمة هل لك ان تزوجینی ابنتک؟ قالت نعم بشرط فقال لها وما الشرط قالت تصیر امر ابنة اخي الی اے پھوپھی کیا آپ اپنی بیٹی کا میرے ساتھ نکاح کرنا پسند کرتی ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں لیکن ایک شرط ہے اس نے پوچھا شرط کیا ہے اس نے کہا کہ میری بھتیجی کے طلاق کا معاملہ میرے سپرد کر اس نے کہا کہ میں نے اس کی

حرام کاری سے بچئے 419 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت

طلاق تیرے سپرد کی بڑھیا نے کہا فَاِنِّیْ قَدْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا بَتَّةً پس بے شک میں نے اس کو
 پکی تین طلاقیں دیں اس کے بعد اس بڑھیا نے اپنی بیٹی کا میرے شوہر کے ساتھ نکاح کر دیا
 پس وہ صبح شام اس کی بیٹی کے پاس آتا جاتا تھا میں نے اپنی پھوپھی کو کہا اے میری پھوپھی
 کیا آپ مجھے اجازت دیتی ہیں کہ میں دوسری جگہ منتقل ہو جاؤں اس نے مجھے اجازت
 دیدی پس میں اس سے دور ہو کر دوسری جگہ منتقل ہو گئی اور یہ سب کچھ میری پھوپھی کے
 خاوند کے غائب ہونے کی حالت میں ہوا جب اس کا خاوند واپس آیا اور اپنے گھر میں داخل
 ہوا تو اس نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ مجھے میری گود پالی بیٹی نظر نہیں آرہی پھوپھی نے کہا اس
 کے خاوند نے اسے طلاق دیدی ہے اس لیے وہ ہم سے منتقل ہو کر دوسری جگہ چلی گئی ہے اس
 نے کہا کہ اس بیٹی کا ہم پر حق ہے کہ ہم اس مصیبت میں اس کو تسلی دیں پس جب مجھے اس
 کے میرے پاس آنے کا پتہ چلا تو میں اس کیلئے تیار ہو گئی اور خوب زیب و زینت کر لی پس
 جب وہ میرے پاس آیا تو میری مصیبت پر مجھے تسلی دی پھر کہا کہ ابھی آپ جوان ہیں کیا
 آپ کو پسند ہے کہ میں آپ کے ساتھ نکاح کروں؟ میں نے کہا کہ میں اس میں کوئی حرج
 محسوس نہیں کرتی لیکن ایک شرط ہے اس نے مجھ سے پوچھا وہ شرط کیا ہے میں نے کہا شرط یہ
 ہے کہ میری پھوپھی کی طلاق میرے سپرد کر دیجئے اس نے کہا کہ فَاِنِّیْ قَدْ طَلَّقْتُ
 وَصَّيْتُ امْرَاً بِبَيْدِكَ میں نے ایسا کر دیا اور میں نے اس کی طلاق کا معاملہ تیرے ہاتھ
 میں دیدیا اور میں نے کہا فَاِنِّیْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا بَتَّةً کہ میں نے اس کو تین طلاقیں دیں یہ
 عورت کہتی ہے کہ وہ اگلے دن اپنے سامان سمیت میرے پاس آ گیا اور چھ ہزار درہم ساتھ
 لایا پس وہ میرے پاس کچھ مدت ٹھہرا رہا پھر بیمار ہوا اور وفات پا گیا اور جب میری عدت
 پوری ہو گئی تو میرا پہلا زرگر خاوند تعزیت کیلئے میرے پاس آیا جب مجھے اس کے آنے کی خبر
 پہنچی تو میں نے اس کیلئے خوب بناؤں سنگھارا کیا اور اس کیلئے خوب مزین ہو کر تیار ہو گئی جب وہ

حرام کاری سے بچئے 420 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت

میرے پاس آیا تو اس نے مجھے کہا کہ اے فلاں تو جانتی ہے کہ تو تمام لوگوں میں سے میرے
 نزدیک زیادہ باعزت تھی اور سب سے زیادہ مجھے محبوب تھی اور اب تو میرے لیے حلال
 ہو چکی ہے کیا تو میرے ساتھ نکاح کرنا پسند کرتی ہے میں نے کہا کہ میں اس میں کچھ حرج
 محسوس نہیں کرتی لیکن شرط یہ ہے کہ میری پھوپھی کی بیٹی کی طلاق کا اختیار مجھے دیدے اس
 نے کہا فَاِنِّیْ قَدْ طَلَّقْتُ میں نے کہا فَاِنِّیْ قَدْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا بَتَّةً پس تحقیق میں نے اس
 کو پکی تین طلاقیں دیں اللہ تعالیٰ قاضی کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے پس میں اپنے پہلے خاوند
 کی طرف لوٹ گئی پس میری طرف سے اس پر کوئی زیادتی اور ظلم نہیں ہوا بڑھیا نے کہا کہ
 میں نے اس کو ایک مرتبہ طلاق دلوائی ہے اور اس نے دو مرتبہ طلاق دلوائی ہے ایک مرتبہ
 مجھے اور دوسری مرتبہ میری بیٹی کو قاضی ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے
 ظلم کا بدلہ لینے میں کوئی وقت مقرر نہیں کیا (یعنی بڑھیا نے اپنے ظلم کا بدلہ پالیا ہے اور اس
 جوان عورت نے جو اس کی بیٹی کو طلاق دلو کر ظلم کیا ہے اس کا بدلہ یہ پائے گی لیکن اس کا
 وقت مقرر نہیں) ہاں یہ فرمایا ہے کہ جس نے اتنی سزا دی جس قدر اس کو دی گئی پھر اس پر ظلم
 کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا پس ایک ایک کے بدلے میں ہے اور دوسری طلاق
 دلوانا ظلم ہے اور ابتداء کرنے والا اظلم ہوتا ہے (پس جوان عورت نے دوسری طلاق دلوانے
 میں ابتدا کی ہے تو بڑھیا مظلوم ہے اللہ کی طرف سے اس کی مدد ہوگی) پھر قاضی ابن ابی لیلیٰ
 نے کہا کہ پھوپھی کے خاوند کیلئے اس کی عدت میں اس کی بھتیجی کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں
 تھا (جیسا کہ مطلقہ بیوی کی عدت میں اس کی بہن کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہوتا چونکہ
 مذکورہ بالا مسئلہ میں پھوپھی کے شوہر کا اس کی بھتیجی کے ساتھ نکاح منعقد نہیں ہوا اس لیے
 حلالہ کی شرط پوری نہیں ہوئی) یہ سن کر بڑھیا نے ارادہ کیا کہ قاضی اس بڑھیا کو اس عورت
 اور اس کے خاوند کے درمیان جدائی کرنے کیلئے متولی بنا دے تاکہ بڑھیا کی طرف سے بھی

دو دفعہ جدا کرنے کا ادلہ بدلہ ہو جائے قاضی ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے اس جوان عورت کو کہا کہ میں نے تمہارے درمیان تفریق کر دی پس تو اپنے گھر کی طرف جا

(اعلام الناس بما وقع للمرأۃ مع بنی العباس (المعروف) نوادر الخلفاء ص ۸۹ تا ص ۹۱)

فائدہ:..... اس واقعہ سے چند امور ثابت ہوتے ہیں (۱) اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں (۲) اکٹھی تین طلاقیں دینے کے بعد پہلے خاوند کیلئے عورت تب حلال ہوگی جب حلالہ کی شرط پوری کی جائے (۳) اگر حلالہ کی شرط پوری کیے بغیر خاوند کے ساتھ تجدید نکاح کیا تو یہ نکاح باطل ہے اس لیے اس صورت میں خاوند بیوی کے درمیان تفریق واجب ہے (۴) پھوپھی کی عدت میں اس پھوپھی کے طلاق دہندہ شوہر کا نکاح اس کی بھتیجی کے ساتھ منعقد نہیں ہوتا اور نہ ایسے نکاح سے حلالہ کی شرط پوری ہوتی ہے۔

بغیر حلالہ کے تین طلاق کے بعد پیدا ہونے والی اولاد کا حکم

فائدہ: (ثبوت نسب)

شرعی طور پر حتی الامکان ثبوت نسب کی کوشش کی جاتی ہے حتیٰ کہ اگر ادنیٰ سے ادنیٰ احتمال کی بنا پر بھی نسب ثابت ہو سکتا ہو تو بھی نسب ثابت کیا جاتا ہے مثلاً فقہاء نے لکھا ہے کہ (۱) اگر ایک عورت کا شوہر کئی سال باہر رہا یا جیل میں رہا جس کے گھر میں آنے کی درجہ اسباب میں کوئی صورت نہیں اس عرصہ میں اس کا لڑکا پیدا ہوا تو نسب ثابت ہو جائے گا کیونکہ یہ احتمال ہے کہ خرق عادت بطور کرامت کے گھر آیا ہو اور بیوی سے صحبت کی ہو جس سے حمل قرار پایا اور بچہ پیدا ہوا پس اس احتمال کی بناء پر نسب ثابت ہو جائے گا۔

(۲) رخصتی کی پہلی رات دو لہا کے بستر پر کوئی غیر عورت لیٹ گئی اور دو لہا نے بیوی سمجھ کر اس کے ساتھ صحبت کر لی جس سے بچہ پیدا ہوا تو اس کا نسب بھی اس آدمی سے ثابت ہو جائے گا

کہ اس نے بیوی کے شبہ میں صحبت کی اور شبہ سے نسب ثابت ہو جاتا ہے۔

(۳) اسی طرح جب اس عورت کو تین طلاق کے بعد اس کے شوہر پر لوٹایا گیا اور وہ آدمی تین طلاق کے بعد والی حرمت سے جاہل ہے اور اس نے عورت سے صحبت کی جس سے بچہ پیدا ہوا چونکہ اس نے بیوی کے شبہ میں صحبت کی ہے اس لیے نسب ثابت ہو جائے گا اور اگر وہ آدمی تین طلاق کے بعد والی حرمت کو جانتا ہے پھر بھی صحبت کرتا ہے تو اس میں شبہ نہیں اس لیے اس صورت میں نہ نسب ثابت ہوگا، نہ وراثت جاری ہوگی۔

☆..... علامہ نووی الشافعی رحمہ اللہ کا فتویٰ

وَإِنْ كَانَ عَلَّقَ بِهِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ فَإِنْ كَانَ جَاهِلِينَ بِالتَّحْرِيمِ بَأْنٍ
اعْتَقَدَ أَنَّ الطَّلَاقَ لَا يَقَعُ إِلَّا بِاسْتِيعَابِ الْوُطْءِ فِي الْمَجْلِسِ فَلَا حُدَّ لِلشُّبْهَةِ
وَيَجِبُ الْمَهْرُ وَيُثْبِتُ النَّسَبُ وَالْعِلَّةُ وَإِنْ كَانَ عَالِمِينَ بِالتَّحْرِيمِ فَوَجْهَانِ
أَصَحُّهُمَا يَجِبُ الْحُدُّ وَلَا مَهْرَ وَلَا نَسَبَ وَلَا عِدَّةَ وَالثَّانِي عَكْسُهُ

(روضۃ الطالبین ج ۸ ص ۲۳۴)

اگر ایک آدمی نے تین طلاقیں کو جماع کے ساتھ مشروط کیا (یعنی اس نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کی ساتھ جماع کروں تو اس کو تین طلاقیں ہیں پھر خاوند بیوی نے جماع کیا اس کی دو صورتیں ہیں) (۱) اگر وہ دونوں یہ سمجھتے ہیں کہ تین طلاقیں جماع سے فارغ ہونے کے بعد واقع ہوں گی تو ان پر حد واجب نہ ہوگی البتہ مہر اور عدت واجب ہوگی اور نسب ثابت ہو جائے گا کیونکہ اس میں شبہ حلت پایا گیا ہے اور شبہ حلت سے حد ساقط ہو جاتی ہے اور (۲) اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جماع شروع کرتے ہی تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی اس کے باوجود وہ اس عورت کے ساتھ جماع کر لیتا ہے تو اصح قول یہ ہے کہ اس پر حد واجب ہوگی اور مہر اور عدت واجب نہ ہوگی اور نسب ثابت نہ ہوگا دوسرا قول اس کے برعکس ہے۔ (یعنی حد واجب نہ ہوگی اور مہر اور عدت واجب ہوگی اور نسب ثابت ہو جائے گا)

﴿وَلَوْ قَالَ: ظَنَنْتُ أَنَّهَا حَلٌّ لِي، لَا يُحَدُّ، لِأَنَّ الظَّنَّ فِي مَوْضِعِهِ لِأَنَّ أَقْرَبَ الْمِلْكِ قَائِمٌ فِي حَقِّ النَّسَبِ﴾ ش: أَيُّ ثَابِتٍ فِي حَقِّ ثُبُوتِ النَّسَبِ وَلِدَتْ بِاعْتِبَارِ الْعُلُوقِ السَّابِقِ عَلَى الطَّلَاقِ لَا النَّسَبِ فِي هَذَا الْوُطْءِ، فَإِنَّهُ لَا يَثْبُتُ م:

(البنایہ شرح الہدایہ ج 6 ص 300)

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں (اکٹھی یا متفرق) پھر اس کے ساتھ عدت میں جماع کیا اور اس نے کہا کہ میرا گمان یہ تھا کہ یہ عورت عدت میں میرے لیے حلال ہے تو اس پر حد زنا واجب نہ ہوگی کیونکہ اس کا یہ گمان ایسے احکام شرعیہ پر مبنی ہے جن سے حلت کا شبہ اور شبہ ملک ہو سکتا ہے (مثلاً عدت میں خاوند پر نفقہ اور رہائش واجب ہے بیوی کی عدت میں سالی کے ساتھ نکاح حرام ہے خاوند اس مطلقہ بیوی کو گھر سے باہر نکلنے سے روک سکتا ہے۔ ناقل) مثلاً (۱) اگر عدت میں بچہ پیدا ہو جائے تو نسب ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ یہ حمل طلاق سے پہلے کا ہے لیکن اگر عدت میں جماع کرنے سے بچہ پیدا ہوا تو اس کا نسب ثابت نہ ہوگا۔

﴿..... علامہ ابن ابی زید المالکی رحمہ اللہ کا فتویٰ

فَتَوَى ابْنُ أَبِي زَيْدٍ لِعَدَمِ التَّوَارُثِ بَيْنَ الْمُطَلَّقِ بِالثَّلَاثِ الْمُرَاجِعِ وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ سَمِلَ الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا عَلَى كَلَامٍ جَرَى بَيْنَهُمَا أَوْ فِي يَمِينٍ حَلَفَ فِيهَا بِطَلَاقِهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ مَنْ يَرَى الثَّلَاثَ وَاحِدَةً فَتِلْدُ مِنْهُ أَوْلَادًا بَعْدَ ذَلِكَ ابْتَوَارَتْ الزَّوْجُ وَالْأَوْلَادُ وَالْمَرْأَةُ فِي الْوُجْهِينِ جَمِيعًا؟ فَأَجَابَ الْوَلَدُ لَا حَقَّ بِهِ لِأَنَّهُ شُبْهَةٌ أَمَّا الْمَوَارَاةُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الزَّوْجَةِ فَلَا مَوَارَاةَ بَيْنَهُمَا وَلَا يَحِلُّ لَهُ الْمَقَامُ عَلَيْهَا غَمَاصًا عَنْ ذَلِكَ وَتَهَاوُنًا بِهِ فَإِنْ كَانَ عَالِمًا بِالتَّحْرِيمِ لَا يَجْهَلُ ذَلِكَ فَلَا يُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ وَلَا مَوَارَاةُ بَيْنَهُ

وَبَيْنَ الْوَلَدِ وَلَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الزَّوْجَةِ وَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ الرَّجْمُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِمَّنْ يَجْهَلُ ذَلِكَ فَيَكُونُ عَلَى مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْجَوَابِ

(المعيار المعرب لابن العباس احمد المالکی الوثری ص ۴۳۴ ج ۴)

اکٹھی تین طلاقیں کی بعد رجوع کرنے والے آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان

عدم توارث کا فتویٰ از مفتی ابن ابی زید

شیخ ابو محمد بن ابی زید رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیدیں یا اس نے تین طلاقیں کی قسم اٹھالی (مثلاً خاوند نے کہا اگر تو بازار گئی تو تجھے تین طلاقیں ہیں اور وہ بازار چلی گئی) پھر جو عالم تین طلاق کو ایک سمجھتا ہے اس نے تین طلاقیں کے بعد اس عورت کو اس کے شوہر پر لوٹا دیا اور اس خاوند سے اس عورت کی اولاد بھی پیدا ہو چکی ہے کیا شوہر بیوی اور اولاد ایک دوسرے کے وارث ہوں گے یا نہیں؟

مفتی ابو محمد بن ابی زید رحمہ اللہ نے جواب دیا۔

اگر تین طلاق دینے والا آدمی تین طلاق کے بعد عورت کے حرام ہونے کو جانتا ہے اور وہ اس سے جاہل نہیں تو نہ اس اولاد کا اس آدمی سے نسب ثابت ہوگا اور نہ خاوند بیوی اور اولاد ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور اس آدمی پر حد زنا یعنی رجم جاری ہوگی اور اگر وہ آدمی تین طلاق کے بعد عورت کے حرام ہونے کو نہیں جانتا اور اس سے جاہل ہے تو بچے کا اس آدمی سے نسب ثابت ہو جائے گا کیونکہ نسب شبہ کی بناء پر بھی ثابت ہو جاتا ہے اور یہ لڑکا اور اس کا باپ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور اس آدمی پر حد جاری نہ ہوگی لیکن عورت اور وہ آدمی ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔

﴿..... قائد جمعیت علامہ مفتی محمود کا فتویٰ

س..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں سرکاری کاغذ پر لکھ کر دیدیں لیکن عورت کو اطلاع نہیں کی تھی پھر یہ تحریر اس شخص نے اپنے پیر

صاحب کو دکھلائی پیر صاحب نے فرمایا کہ ٹھیک ہے اچھا کیا پھر دوسرے روز پیر صاحب کے پاس گیا ان کو کہا کہ کسی صورت میں یہ طلاق واپس ہو سکتی ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا ہے کہ اس کا کفارہ دینا پڑتا ہے اور تقریباً اسی روپیہ لگتے ہیں اس نے کہا بہت اچھا پھر شخص مذکور نے دوسرے روز اسی روپیہ پیر صاحب کو دیے پیر صاحب نے فرمایا کہ میں طعام پکا کر غریبوں کو کھلا دوں گا اور آپ اپنی بیوی کو لے کر میرے پاس آنا پھر شخص مذکور اپنی بیوی کو لے کر پیر کے پاس گیا تو پیر صاحب نے عورت کو کہا کہ تمہارا آپس میں جھگڑا ہو گیا تھا اور تو نے طلاق مانگی تھی تو اس کے دل میں رنج ہوا اور اس نے طلاق دیدی اس لیے میں آپ کا نکاح دوبارہ پڑھتا ہوں پھر آئندہ ایسا غصہ نہ کرنا اپنے گھر جاؤ اور اتفاق سے رہو اس نکاح میں گواہ کوئی نہیں تھا اور اس وقت عورت کو تین ماہ یا چار ماہ کا حمل تھا یہ شخص اپنی عورت کو لے کر اپنے گھر چلا آیا اور تقریباً تین سال رہتے رہے پہلے حمل کی لڑکی ہوئی اور اب دوسری اور لڑکی ہوئی ہے اور طلاق کے وقت جو گواہ تھے اب اس کو معلوم ہوا تو اس نے شخص مذکور سے کہا کہ تیری بیوی کو طلاق ہو چکی ہے اب تمہارا تعلق ناجائز ہے آپ اس عورت سے علیحدگی اختیار کرو اس لیے دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ طلاق اس عورت کو ہو گئی تھی یا نہیں اور اولاد کے متعلق کیا حکم ہے اگر یہ طلاق صحیح ہے تو پیر صاحب کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب..... اگر یہ ثبوت ہو جائے کہ واقعی اسٹام میں تین طلاقیں لکھی ہوئی تھیں تو بغیر حلالہ کے دوبارہ اس شخص سے اس عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا عورت کا تعلق یقیناً ناجائز ہوگا عورت کا پہلا حمل صحیح ثابت النسب ہوگا اور دوسری لڑکی غیر ثابت النسب حرامی ہوگی پیر صاحب اور یہ شخص دونوں گناہ گار ہوں گے دونوں کو توبہ کرنا لازم ہے مسلمانوں کو لازم ہے کہ انھیں توبہ کرنے پر مجبور کریں ورنہ ان سے تعلقات منقطع کر لیں واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان یکم صفر ۱۳۸۷ھ

(فتاویٰ مفتی محمود ج ۵ ص ۸۴، ۸۵)

..... علامہ مفتی محمد یوسف لدھیانوی کا فتویٰ

تین طلاق کے بعد اگر تعلقات قائم رکھے تو اس دوران پیدا ہونے والی اولاد کی کیا حیثیت ہوگی

س..... میرے بڑے بیٹے نے اپنی منہ زور اور نافرمان بیوی کو تقریباً سات سال قبل دلبرداشتہ ہو کر عدالت سے تحریری طور پر بمعرفت وکیل ڈاک سے رجسٹری ایک طلاق نامہ روانہ کیا جو اس کے بھائی نے وصول کیا طلاق نامہ کا مضمون انگریزی میں تحریر تھا طلاق نامے میں میرے بیٹے نے اپنی منکوحہ بیوی کو تین دفعہ یعنی ”میں نے تمہیں طلاق دی“ لکھا یہ طلاق میری بیٹے نے بغیر کسی جبر و دباؤ اور غصے کی حالت میں دی تھی اس وقت اس کی بیوی تقریباً چھ ماہ کے حمل سے تھی اس کی خوشدامن اور دیگر افراد خانہ کہتے ہیں کہ یہ طلاق حمل کے دوران نہیں ہوئی مگر میں اور دیگر افراد کا کہنا ہے کہ قرآن و سنت کی رو سے طلاق ہو گئی مگر اس کے سرال والے اس بات کو نہیں مانتے اور اس سے قطعی انکار کرتے ہیں لہذا آپ سے سوال ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں؟ اور اس دوران یعنی تقریباً سات سال سے دونوں بطور میاں بیوی کے رہ رہے ہیں اور اس درمیان اس کی دو بچیاں پیدا ہوئیں تو یہ بچیاں کس زمرے میں آتی ہیں؟ براہ کرم شریعت کی رو سے جواب عنایت فرمائیں؟

ج..... حمل کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے اور وضع حمل سے عدت ختم ہو جاتی ہے آپ کے بیٹے نے اپنی بیوی کو جو تین طلاقیں دیں وہ واقع ہو چکی ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے پر قطعی حرام ہو چکے ہیں اس کے بعد اگر وہ میاں بیوی کی حیثیت سے رہ رہے ہیں تو وہ گناہ اور بدکاری کے مرتکب ہوئے ہیں اور ان کے ہاں جو اولاد اس عرصہ میں ہوئی اس کا نسب صحیح نہیں اس کی حیثیت ناجائز اولاد کی سی ہے ان کو چاہیے کہ فوراً علیحدگی اختیار کر لیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۵ ص ۲۳۸)

حاکم اور قاضی کے فیصلہ کا نافذ نہ ہونا

اگر حاکم یا قاضی نے تین طلاق کو ایک قرار دے کر رجوع کا فیصلہ کیا تو یہ فیصلہ قرآن و سنت، آثار خلفاء راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین، اجماع صحابہ اور اجماع امت کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے اس لیے یہ فیصلہ نافذ نہ ہوگا حتیٰ کہ اگر کسی دوسرے قاضی یا حاکم نے اس کے فیصلہ کو نافذ کیا تب بھی نافذ نہ ہوگا اگرچہ ہزار قاضی اور حاکم اس کو نافذ کر دیں کیونکہ یہ فیصلہ قرآن و سنت اور اجماع کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط اور باطل ہے اور قاضی و حاکم کے نافذ کرنے سے صحیح نہ ہوگا ذیل میں اس کی مؤیدات ملاحظہ فرمائیں

مؤیدات

☆..... علامہ سرخسی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 483ھ لکھتے ہیں

(قُلْنَا) هَذَا خِلَافٌ غَيْرُ مُعْتَدٍ بِهِ حَتَّى لَا يَسَعَ الْقَاضِي أَنْ يَقْضِيَ بِهِ ، وَلَوْ قَضَى لَا يَنْفَعُ قَضَاؤُهُ ، (المبسوط للسرخسی ج ۱ ص ۱۰۶)

ہم کہتے ہیں کہ تین طلاقیں کو ایک قرار دینا مخالفت ہے جس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ قاضی کیلئے بھی جائز نہیں کہ وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرے اور اگر اس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا تو اس کا فیصلہ نافذ نہ ہوگا۔

☆..... علامہ زیلیعی الحنفی المتوفی ۷۲۷ھ لکھتے ہیں!

وَأَمَّا أَنْ يَكُونَ مُخَالَفًا لِلدَّلِيلِ الشَّرْعِيِّ فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُ قَضَاءُهُ وَلَا يَنْفَعُ بِتَنْفِيدِ قَاضٍ آخَرَ وَلَوْ رُفِعَ إِلَى حَاكِمٍ وَنَفَذَهُ لِأَنَّ قَضَاءَهُ وَقَعَ بَاطِلًا لِمُخَالَفَتِهِ الْكِتَابِ أَوِ السُّنَّةِ أَوْ الْإِجْمَاعِ فَلَا يَعُودُ صَحِيحًا بِالتَّنْفِيدِ وَذَلِكَ مِثْلُ الْقَضَاءِ

بِصَحَّةِ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ أَوْ يَحِلُّ الْمُطْلَقَةُ فَلَا لِلْأَوَّلِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا الثَّانِي أَوْ بَعْدَهُ وَقُوعِ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ جُمْلَةً أَوْ بَعْدَهُ وَقُوعِ الطَّلَاقِ عَلَى حُبْلَى أَوْ حَائِضٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَنْفَعُ فِيهِ حُكْمُ الْحَاكِمِ لَوْ قُوعَهُ بَاطِلًا وَلَا يَنْفَعُ بِالتَّنْفِيدِ (تبيين الحقائق ج ۵ ص ۱۰۹ تا ۱۱۱)

اگر قاضی دلیل شرعی کے خلاف فیصلہ کرے تو اس کا فیصلہ نافذ نہیں ہوتا اور نہ دوسرے قاضی کے نافذ کرنے کے ساتھ نافذ ہوگا اور اگر حاکم ایسے فیصلے کو نافذ کرے تو تب بھی نافذ نہ ہوگا کیونکہ قاضی کا یہ فیصلہ کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اجماع کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے پس یہ حاکم کے نافذ کرنے کی وجہ سے صحیح نہ ہوگا جیسے نکاح متعہ کے صحیح ہونے کا فیصلہ یا پہلے خاوند کیلئے حلالہ ہونے سے پہلے تین طلاق والی عورت کے حلال ہونے کا فیصلہ یا اکٹھی تین طلاقیں کے عدم وقوع کا فیصلہ یا حاملہ یا حائضہ پر طلاق کے عدم وقوع کا فیصلہ ان سب صورتوں میں حاکم کا حکم نافذ نہیں ہوتا کیونکہ یہ فیصلہ باطل ہے اس لیے حاکم کے نافذ کرنے کے ساتھ نافذ نہ ہوگا۔

☆..... علامہ بابر بنی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 786ھ لکھتے ہیں

أَنَّ خِلَافَ غَيْرِ مُعْتَدٍ، حَتَّى لَوْ قَضَى بِهِ الْقَاضِي لَمْ يَنْفَعُ قَضَاؤُهُ

(البنایہ شرح الہدایۃ ج ۶ ص ۲۹۷، العنایۃ شرح الہدایۃ ج ۷ ص ۱۸۰)

بلاشبہ تین طلاق کو ایک قرار دینا مخالفت ہے اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ اگر اس کے ساتھ قاضی نے فیصلہ کیا تو اس کا فیصلہ نافذ نہ ہوگا۔

☆..... حافظ بدر الدین العینی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 855ھ لکھتے ہیں

فَإِنْ قِيلَ: بِمَا وَجْهُ الْإِشْتِبَاهِ فِي الْمُطْلَقَةِ ثَلَاثًا، حَتَّى لَا يُحَدَّ إِذَا قَالَ طُنْتُ أَنَّهَا تَحِلُّ لِي. أُجِيبُ: بِأَنَّ وَجْهَهُ بَقَاءُ بَعْضِ الْأَحْكَامِ بِبَعْضِ الْمُطْلَقَاتِ

حرام کاری سے بچنے 429 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
الثَّلَاثِ مِنَ النِّفْقَةِ وَالسُّكْنَى وَحُرْمَةِ نِكَاحِ الْأُخْتِ وَثُبُوتِ النَّسَبِ، حَتَّى لَوْ جَاءَتْ بِالْوَلَدِ يَثْبُتُ النَّسَبُ إِلَى سَنَتَيْنِ. فَإِنْ قِيلَ: بَيِّنَ النَّاسِ اخْتِلَافٌ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، هَلْ يَقَعُ أَوْ لَا؟ فَيَنْبَغِي أَنْ يَصِيرَ ذَلِكَ شُبْهَةً فِي إِسْقَاطِ الْحَدِّ. أُجِيبُ: أَنَّهُ خِلَافٌ غَيْرُ مُعْتَدٍّ، حَتَّى لَوْ قُضِيَ بِهِ الْقَاضِي لَمْ يَنْفُذْ قَضَاؤُهُ. قُلْتُ: مِنْ مَذْهَبِ الزَّيْدِيَّةِ مِنَ الرَّوَافِضِ أَنَّ إِرسَالَ الثَّلَاثِ جُمْلَةً لَا يُوجِبُ الْحُرْمَةَ الْغَلِيظَةَ، وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْخِلَافِ وَالْإِخْتِلَافِ، أَنَّ الْإِخْتِلَافَ مُسْتَعْمَلٌ فِي قَوْلِ بَنِي عَلِيٍّ دَلِيلٍ، وَالْخِلَافُ فِيمَا لَا دَلِيلَ عَلَيْهِ.

(البنایہ شرح الہدایۃ ج 6 ص 297)

سوال :..... جو عورت تین طلاقوں کے بعد عدت میں ہو اور طلاق دہندہ کا گمان ہو کہ میرے لیے عدت کے اندر اس عورت کے ساتھ جماع کرنا حلال ہے اور وہ اس کے ساتھ جماع کر لے تو شبہ حلت کی وجہ سے اس پر حد نہیں ہے اس شبہ حلت کی وجہ کیا ہے؟

جواب :..... شبہ حلت کی وجہ یہ ہے کہ تین طلاقوں کے بعد عدت کے اندر بعض نکاح کے احکام قائم رہتے ہیں اور حلت جماع بھی نکاح کے احکام میں سے ہے پس احکام نکاح کے بقاء سے طلاق دہندہ کو شبہ ہوا حلت جماع کے بقاء کا اور عدت میں جو نکاح کے احکام باقی رہتے ہیں وہ یہ ہیں خاوند پر واجب ہے مطلقہ کا نفقہ، رہائش، اس عورت کی بہن کے ساتھ نکاح کا حرام ہونا اگر طلاق کے وقت سے دو سال تک بچہ پیدا ہو جائے تو طلاق دہندہ سے اس کے نسب کا ثابت ہونا

سوال :..... جو آدمی اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیدے تو یہ تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں یا نہیں اس میں اختلاف ہے پس جیسے عدت میں احکام نکاح کا بقاء موجب شبہ ہے اسی طرح مناسب یہ ہے کہ یہ اختلاف بھی موجب شبہ ہو؟

حرام کاری سے بچنے 430 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
جواب :..... چونکہ یہ اختلاف معتبر نہیں اور کالعدم ہے حتیٰ کہ اگر قاضی اس اختلاف کے پیش نظر اکٹھی تین طلاقوں کے بعد رجوع کا فیصلہ کر لے تو یہ فیصلہ نافذ نہیں ہوتا اس لیے اس کا عدم اختلاف کو موجب شبہ قرار نہیں دیا گیا علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روافض میں سے فرقہ زیدیہ کا مذہب یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقوں سے حرمت مغلظہ ثابت نہیں ہوتی اور خلاف (مخالفت) اور اختلاف کے درمیان فرق یہ ہے کہ اختلاف کی بنیاد شرعی دلیل پر ہوتی ہے مگر خلاف کی بنیاد شرعی دلیل پر نہیں ہوتی۔

اور اکٹھی تین طلاقوں کے عدم وقوع کا قول اختلاف نہیں بلکہ اجماع کی مخالفت ہے۔

☆..... شیخ الاسلام محمود بن اسرائیل المشہور ابن قاضی سماونہ الحنفی رحمہ اللہ المتوفی

823ھ لکھتے ہیں

وَلَوْ طَلَّقَهَا وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ أَكْثَرَ مِنَ الْوَاحِدَةِ فَحَكَمَ بِطُلَاقِهِ قَاضٍ كَمَا هُوَ مَذْهَبُ الْبَعْضِ لَمْ يَنْفُذْ، وَكَذَلِكَ حَكَمَ بِطُلَاقِ طَلَاقٍ مَنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ فِي طَهْرٍ جَامِعَةٍ فِيهِ لَا يَنْفُذْ، (جامع الفصولین ج 1 ص 17)

اگر عورت کو حالت حیض میں طلاق دی یا صحبت کرنے سے پہلے ایک سے زیادہ طلاق دی اور قاضی نے اس طلاق کے باطل ہونے کا فیصلہ کیا جیسا کہ بعض کا مذہب ہے تو یہ فیصلہ نافذ نہ ہوگا اسی طرح اگر عورت کو شوہر نے ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دیں یا اس طہر میں طلاق دی جس میں اس نے جماع کیا ہے اور قاضی نے اس طلاق کے باطل ہونے کا فیصلہ کیا تو یہ فیصلہ بھی نافذ نہ ہوگا۔

☆..... علامہ ابن نجیم مصری الحنفی رحمہ اللہ المتوفی 970ھ لکھتے ہیں:

لَوْ حَكَمَ حَاكِمٌ بِأَنَّ الثَّلَاثَ بِقَمٍّ وَاحِدٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يَنْفُذْ حُكْمُهُ لِأَنَّهُ

حرام کاری سے بچنے 431 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
لَا يَسُوغُ فِيهِ إِلَّا جِتْهَادُ لَأَنَّهُ خِلَافٌ لَا اخْتِلَافَ، (المحررات ج ۹ ص ۱۱۴)

اگر حاکم نے فیصلہ کیا کہ تین طلاقیں بیک کلمہ ایک طلاق ہے تو اس کا فیصلہ نافذ نہ ہوگا کیونکہ (یہ مسئلہ منصوص ہے اور) اس مسئلہ میں اجتہاد جائز نہیں کیونکہ یہ فیصلہ اختلاف نہیں بلکہ (منصوص حکم کی) مخالفت ہے۔

☆..... علماء ہند کا اجماعی فتویٰ

لَوْ قَضَى بِطُلَانٍ طَلَاقٍ مَنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ فِي طَهْرٍ جَامِعَةٍ فِيهِ فَقَضَاؤُهُ بَاطِلٌ (الفتاویٰ الہندیہ ج ۳ ص ۳۶۳)

اگر قاضی نے فیصلہ کیا کہ ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دینے والے شخص کی طلاق یا جس طہر میں جماع کیا ہے اس میں طلاق دینا باطل ہے تو خود قاضی کا یہ فیصلہ باطل ہے۔

(واضح رہے کہ فتاویٰ ہندیہ المعروف فتاویٰ عالمگیری پانچ سو علماء کا جمع کردہ متفقہ فتاویٰ ہے)

☆..... خیر الدین الرملی الحنفی رحمہ اللہ المتوفی 1081ھ کا فتویٰ

سُئِلَ فِي شَخْصٍ طَلَّقَ زَوْجَتَهُ ثَلَاثًا مُجْتَمِعَةً فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَهَلْ يَقَعْنَ أَمْ لَا؟ أَجَابَ نَعَمْ يَقَعْنَ أَعْنَى الثَّلَاثِ فِي قَوْلٍ عَامَّةٍ الْعُلَمَاءِ الْمَشْهُورِينَ مِنْ فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ وَلَا عِبْرَةَ بِمَنْ خَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَوْ حَكَمَ بِقَوْلٍ مُخَالَفِهِمْ وَالرُّدُّ عَلَى الْمُخَالَفِ الْقَائِلِ بِعَدَمِ وَقُوعِ شَيْءٍ أَوْ وَقُوعِ وَاحِدَةٍ فَقَطْ مَشْهُورٌ وَإِذَا حَكَمَ بِعَدَمِ وَقُوعِ الطَّلَاقِ الْمَذْكُورِ لَا يَنْفَعُ حُكْمُهُ فِيهِ الْخُلَاصَةُ وَكَثِيرٌ مِنْ كُتُبِ عُلَمَائِنَا الَّتِي لَا تُعَدُّ لَوْ قَضَى الْقَاضِي فِيمَنْ طَلَّقَ أَمْرًا ثَلَاثًا جُمْلَةً أَلَّا وَاحِدَةً أَوْ بَانَ لَا يَقَعُ شَيْءٌ لَا يَنْفَعُ وَفِي التَّبَيُّنِ وَغَيْرِهِ فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ أَنَّ الْقَضَاءَ بِمِثْلِ ذَلِكَ لَا يَنْفَعُ بِتَنْفِيدِ قَاضٍ آخَرَ وَلَوْ رُفِعَ إِلَى الْإِجْمَاعِ حَاكِمٍ وَنَفَذَهُ لَأَنَّ الْقَضَاءَ وَقَعَ بِاطِلَالٍ لِمُخَالَفَةِ الْكِتَابِ أَوْ السُّنَّةِ أَوْ الْإِجْمَاعِ

حرام کاری سے بچنے 432 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
فَلَا يَعُوذُ صَحِيحًا بِالتَّنْفِيدِ فَقَدْ ظَهَرَ لَكَ بِذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ تَنْفِيدُهُ وَلَا الْعَمَلُ بِهِ وَأَنَّهُ لَا يَنْفَعُ بِالتَّنْفِيدِ بَلْ يَجِبُ عَلَى كُلِّ مَنْ رَفَعَ إِلَيْهِ مِنَ الْحُكَّامِ الْحَنْفِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ يُعْتَقَدُ عَدَمُ جَوَازِهِ أَنْ يُطْلَعَ كَمَا فِي الْمُجْتَبَى وَغَيْرِهِ وَفِيهِ أَنَّ أَصْحَابَنَا لَمْ يَجْعَلُوا قَوْلَ مَنْ نَفَى الْوُقُوعَ خِلَافًا لَأَنَّهُمْ أَوْجَبُوا الْحَدَّ عَلَى مَنْ وَطَنَهَا فِي الْعِدَّةِ وَقَالَ الشَّرْبِينِيُّ وَحَكِيَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ وَطَائِفَةٍ مِنَ الشَّيْبَعَةِ وَالظَّاهِرِيَّةِ أَنَّهُ لَا يَقَعُ مِنْهَا إِلَّا وَاحِدَةٌ وَاخْتَارَ مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ مَنْ لَا يَعْزُبُ بِهِ قَاضِي بِهِ وَاقْتَدَى بِهِ مَنْ أَضَلَّهُ اللَّهُ تَعَالَى وَقَوْلُ الْمُحَقِّقِ الْكَمَالِ وَقَوْلُ بَعْضِ الْحَنَابِلَةِ الْقَائِلِينَ بِهَذَا الْمَذْهَبِ صَرِيحٌ فِي أَنَّهُمْ لَمْ يُجْمِعُوا عَلَيْهِ وَأَنَّمَا هُوَ قَوْلُ الْبَعْضِ مِنْهُمْ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَدْ أَفْتَى مَنْ طَهَّرَ اللَّهُ فُؤَادَهُ مِنْهُمْ وَفَتَحَ عَنْ بَصِيرَتِهِ بِمَا وَافَقَ الْإِجْمَاعَ مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يَضِلُّ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ (الفتاویٰ الخيرية ج ۱ ص ۴۸، ۴۹)

علامہ خیر الدین رملی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک کلمہ کے ساتھ اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں کیا وہ واقع ہوں گی یا نہیں؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں وہ تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی عالم اسلام کے سب مشہور علماء، فقہاء کا مذہب یہی ہے اور جس نے اس مسئلہ میں ان کی مخالفت کی ہے یا جس نے اس مخالفت کے قول کے مطابق فیصلہ کیا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں اور جو اکٹھی تین طلاقیں کی صورت میں بالکل طلاق کے عدم وقوع کا یا ایک طلاق کے وقوع کا قائل ہے ان پر رد مشہور ہے اور جب کوئی حاکم اکٹھی تین طلاقیں کے عدم وقوع کا فیصلہ کرے گا تو اس کا یہ فیصلہ نافذ نہ ہوگا جیسا کہ خلاصہ میں اور خلاصہ کے علاوہ ہمارے علماء کی بے شمار کتابوں میں یہ مسئلہ لکھا ہوا ہے کہ اگر قاضی نے اکٹھی تین طلاقیں دینے والے شخص کے بارے میں ایک طلاق کا یا طلاق کے واقع نہ ہونے

کا فیصلہ کیا تو وہ فیصلہ نافذ نہ ہوگا تبیین وغیرہ کی کتاب القضاء میں لکھا ہے کہ اس جیسا (یعنی اکٹھی تین طلاقوں کے عدم وقوع کا) فیصلہ دوسرے قاضی کے نافذ کرنے کے ساتھ نافذ نہ ہوگا اگرچہ یہ فیصلہ ہزار حاکم کی طرف لے جائے اور وہ سب اس کو نافذ کر دیں تب بھی نافذ نہ ہوگا کیونکہ یہ فیصلہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ اور اجماع کے خلاف ہے لہذا دوسرے قاضی کے نافذ کرنے کی وجہ سے یہ فیصلہ صحیح نہیں ہو سکتا اس سے آپ کے سامنے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ اس کو نافذ کرنا اور اس پر عمل کرنا کسی کیلئے جائز نہیں اور یہ بات بھی ظاہر ہوگئی کہ یہ فیصلہ حاکم کے نافذ کرنے سے بھی نافذ نہ ہوگا بلکہ ہر وہ حاکم جس کے سامنے اکٹھی تین طلاقوں کے عدم وقوع کا یا ایک طلاق ہونے کا فیصلہ پیش کیا جائے خواہ وہ خفی حاکم ہو یا کوئی ایسا حاکم ہو جو تین اکٹھی طلاقوں کے عدم وقوع یا ایک طلاق کے فیصلے کو جائز نہیں سمجھتا اس پر واجب ہے کہ وہ اس فیصلے کو باطل کر دے جیسا کہ پتھی وغیرہ میں ہے اور اس کتاب پتھی میں ہے کہ ہمارے اصحاب نے تین طلاقوں کے وقوع کی نفی کرنے والے قول کا اعتبار نہیں کیا کیونکہ انھوں نے اس آدمی پر حد کو واجب کیا ہے جو اکٹھی تین طلاق دینے کے بعد عدت کے اندر بیوی سے وطی کر لے شربنی کہتے ہیں حجاج بن ارطاة اور شیعہ اور ظاہریہ کی ایک جماعت سے نقل کیا گیا ہے کہ اکٹھی تین طلاق دینے سے ایک طلاق واقع ہوتی ہے اور متاخرین میں سے اس قول کو اس شخص نے اختیار کیا ہے اور اس پر فتویٰ دیا ہے جو اہل علم کے نزدیک غیر معتبر ہے پھر اس کی ایسے لوگوں نے اقتداء کی جن کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا ہے اور محقق کمال الدین ابن الہمام رحمہ اللہ کا یہ قول کہ ”بعض حنابلہ اس مذہب (تین طلاقوں کے ایک ہونے) کے قائل ہیں“ صریح ہے کہ حنابلہ کا تین طلاق کے ایک ہونے پر اتفاق نہیں ہے بلکہ یہ ان میں سے بعض کا قول ہے علامہ رملی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ بعض حنابلہ کا مذہب ہے سب کا نہیں کیونکہ ان میں سے جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پاک

کر دیا ہے اور ان کو بصیرت عطا کی ہے انھوں نے اجماع کے موافق فتویٰ دیا ہے (کہ اکٹھی تین طلاقیں تین ہی ہیں) جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو تو اس کیلئے کوئی مددگار اور راہ دکھانے والا نہیں پائے گا واللہ اعلم

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو حنابلہ تین طلاقوں کے ایک ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں ان کے دل آلودہ ہیں اور وہ دینی بصیرت سے محروم ہیں بلکہ گمراہ ہیں۔

وَسُئِلَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ زَوْجَتَهُ ثَلَاثًا مُجْتَمِعَةً فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَفْتَاهُ حَنْبَلِيُّ الْمَذْهَبِ بِعَدَمِ الْوُقُوعِ فَاسْتَمَرَ مُعَاشِرًا لِزَوْجَتِهِ بِسَبَبِ الْفَتْوَى الْمَذْكُورَةِ مُدَّةَ سِنِينَ فَهَلْ يُعْمَلُ بِإِفْتَاءِ الْحَنْبَلِيِّ الْمَذْكُورِ أَمْ لَا وَلَوْ اتَّصَلَ بِهِ حُكْمٌ مِنْهُ كَيْفَ الْحَالُ؟ أَجَابَ لَا عِبْرَةَ بِالْفَتْوَى الْمَذْكُورَةِ وَلَا يَنْفِذُ قَضَاءُ الْقَاضِي بِذَلِكَ وَلَوْ نَفَذَهُ أَلْفُ قَاضٍ وَيُفْتَرَضُ عَلَى حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَهُمَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ وَحَكَى عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ وَطَائِفَةٍ مِنَ الشَّيْعَةِ وَالظَّاهِرِيَّةِ أَنَّهُ لَا يَفْعَلُ مِنْهَا إِلَّا وَاحِدَةً وَاخْتَارَهُ مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ مَنْ لَا يُعْبَرُ بِهِ فَافْتَى بِهِ وَافْتَدَى بِهِ مَنْ أَصَلَّهُ اللَّهُ تَعَالَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ

(الفتاویٰ الخيرية ج ۱ ص ۴۹)

علامہ خیر الدین رملی رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو ایک کلمہ سے اکٹھی تین طلاقیں دیدیں پھر اس کو ایک حنبلی مذہب کے مفتی نے تین طلاقوں کے واقع نہ ہونے کا فتویٰ دیا وہ آدمی اس مذکورہ فتویٰ کی وجہ سے کئی سال اپنی بیوی کے ساتھ رہا کیا اس حنبلی کا مذکورہ فتویٰ قابل عمل ہے یا نہیں؟ اور اگر اس کے فتویٰ کے ساتھ اس کا فیصلہ بھی متصل ہو تو کیا حکم ہے؟ علامہ خیر الدین رملی رحمہ اللہ نے جواب دیا مذکورہ فتویٰ کا کوئی اعتبار نہیں اور اگر کسی قاضی نے تین طلاق کے ایک ہونے کا فیصلہ کیا تو اس کا فیصلہ نافذ نہ ہوگا

اگرچہ ہزار قاضی اس کو نافذ کریں۔ مسلمانوں کے حکام پر فرض ہے کہ وہ ایسے خاوند بیوی کے درمیان جدائی کر دیں۔ بعض علماء سے نقل کیا گیا ہے کہ حجاج بن اراطہ اور شیعہ اور ظاہر یہ کے ایک گروہ کا قول یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاق دینے سے ایک طلاق واقع ہوگی اور متاخرین میں سے اس قول کو اس شخص نے اختیار کیا ہے اور اس پر فتویٰ دیا ہے جو اہل علم کے نزدیک غیر معتبر ہے پھر اس کی ایسے لوگوں نے اقتداء کی جن کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا ہے۔

..... علامہ طحاوی الحنفی رحمہ اللہ المتوفی 1355ھ لکھتے ہیں

وَلَوْ حَكَمَ حَاكِمٌ بِأَنَّ الثَّلَاثَ تَقَعُ وَاحِدَةً لَمْ يَنْفُذْ حُكْمُهُ لِأَنَّهُ لَا يَسُوغُ فِيهِ إِلَّا جِتْهَادٌ لِأَنَّهُ خِلَافٌ لَا اخْتِلَافَ

(حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار ج ۲ ص ۱۰۵)

اور اگر حاکم نے فیصلہ کیا کہ تین طلاقیں ایک ہے تو اس کا فیصلہ نافذ نہ ہوگا کیونکہ یہ (اکٹھی تین طلاق کے وقوع کا مسئلہ) ایسا ہے کہ اس میں اجتہاد جائز نہیں کیونکہ اس میں اجتہاد سے کوئی دوسرا قول کرنا اختلاف نہیں بلکہ اجماع کی مخالفت ہے۔

..... ابوالحسن علی بن عبدالسلام التسولی المالکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

إِنْ حَكَمَ الْحَاكِمُ بِهِ يَنْقُضُ وَلَا يَكُونُ دَافِعًا لِخِلَافِ

(الہججہ فی شرح التفتیح ج 1 ص 548)

اگر حاکم نے تین طلاقیں کے ایک ہونے کا فیصلہ کیا تو یہ فیصلہ توڑ دیا جائے گا اور حاکم کا یہ فیصلہ اس قول کے خلاف اجماع اور خلاف نص والے اعتراض کو نہیں اٹھا سکتا۔

تین طلاق کے بعد غیر مقلدین کے فتوے کا سہارا لینا

اجماع صحابہ اور اجماع امت کے خلاف جو قول ہو وہ مذہب نہیں بلکہ مذہب حق کی مخالفت ہے اس لیے اس پر فتویٰ دینا، اس پر عمل کرنا اور جواز عمل کیلئے اس کو بنیاد بنانا

باطل ہے اس طرح تو بہت سارے اجماعی عقائد و مسائل ہیں جن کی مخالفت کرنے والی شخصیات موجود ہیں جن کو عام لوگ اہل علم اور بڑے سکالر سمجھتے ہیں جیسے قادیانی ختم نبوت کا انکار کر کے اجرائے نبوت اور اجرائے وحی کا قول کرتے ہیں اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر کے وفات عیسیٰ کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اس کی دعوت دیتے ہیں جس پر وہ قرآن و حدیث کے دلائل پیش کرتے ہیں، رافضی موجودہ قرآن کو اصلی قرآن نہیں مانتے ان کے بقول اصلی قرآن امام مہدی کے پاس غار میں ہے اور اصحاب رسول ﷺ کا انکار کرتے ہیں منکرین حدیث جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں وہ صرف دو یا تین نمازوں کے قائل ہیں جس پر وہ قرآن کی متعدد آیات پیش کرتے ہیں اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آخر یہ بھی اہل علم ہیں ان کے پاس بھی قرآن و حدیث ہے لہذا بوقت ضرورت ان کے مذہب کو اختیار کرنے میں کیا حرج ہے؟ ضرورت کون سی ہے؟ رشتہ نہیں ہو رہا یہ رشتہ کرا دیں گے، کاروبار نہیں بن رہا بیوی بچے بھوکے مر رہے ہیں یہ کاروبار کرا دیں گے بیوی بچوں کیلئے رہائش نہیں یہ مکان بنوادیں گے بیمار ہے علاج میسر نہیں، یہ علاج کرا دیں گے تو کیا ان مجبوریوں کی صورت میں اس اصول کو بنیاد بنا کر کہ ”بوقت ضرورت دوسرے مذہب پر عمل کرنا جائز ہے“ کیا قادیانی مذہب، رافضی مذہب، یا مصروفیت والی ضرورت کی وجہ سے تین نمازوں والا اہل قرآن کا قول اختیار کرنا جائز ہے؟ جب کہ یہ سب قرآن و حدیث کی بات کرتے ہیں اگر ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ قادیانیت رافضیت اہل قرآن حق مذہب نہیں بلکہ حق مذہب کی مخالفت ہے تو اسی طرح تین طلاقیں کے تین ہونے پر قرآن و حدیث کے مضبوط دلائل، اجماع صحابہ اور اجماع امت کے بعد اس کے خلاف بعض علماء کا قول حق مذہب نہیں بلکہ مذہب حق کی مخالفت ہے اس لیے اس کو اختیار کرنا اور اس پر عمل کرنا حق مذہب کی مخالفت ہے اور جس مجبوری اور ضرورت کی وجہ سے خلاف شرع راستہ اختیار کرتے ہیں اس کا حل ہم

حرام کاری سے بچئے 437 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
نے باب چہارم میں پیش کیا ہے کہ اگر اکٹھی تین طلاقیں کو قابل تعزیر جرم قرار دے دیا جائے
تو نہ یہ مجبوری پیش آئے گی اور نہ اس حرام کاری کی نوبت آئے گی۔

☆..... مفتی اعظم، مفتی عبدالستار صاحب اور مفتی انور کا فتویٰ

سوال ایک آدمی نے اپنی دونوں بیویوں کو تین تین طلاقیں دیدیں پھر اس شخص کو
پریشانی ہوئی مفتی علماء سے استفسار پر اس کو اپنی دونوں بیویوں سے مخالفت ہوئی چنانچہ اس
نے اہل حدیث علماء سے پوچھنے پر دونوں بیویوں کو رکھا ہوا ہے شخص مذکور کا موقف یہ ہے کہ
بعض علماء کہتے ہیں کہ بوقت ضرورت دوسرے مسلک پر عمل جائز ہے جیسا کہ دوران طواف
مس مراۃ کے مسئلہ میں شوافع احناف کے مسلک پر عمل کرتے ہیں ایسا ہی میں اپنے گھرانہ
اور پانچ بچوں کی ماں کو آباد کرنے کیلئے مسلک اہل حدیث پر عمل کرتا ہوں شریعت مطہرہ کا
اس شخص اور اس کی دونوں بیویوں کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

المستفتی محمد عابد مدینہ منورہ السعودیہ

الجواب صورت مذکورہ میں از روئے قرآن وحدیث واجماع امت تین طلاقیں واقع
ہوگئی ہیں (آگے خیر الفتاویٰ میں شرح نووی اور تفسیر مظہری اور رد المحتار المعروف شامی کی
عبارتیں ذکر کی گئی ہیں جو اجماع امت کے حوالہ جات میں گزر چکی ہیں ان عبارتوں کے بعد
مفتی صاحب لکھتے ہیں: ناقل) مذکورہ روایات صریحا اس بات کی دلیل ہیں کہ بیک وقت
دی جانے والی تین طلاق کے وقوع پر جمہور امت کا اجماع ہے اور اس کے خلاف قول
شاذ مردود ہے۔ بوقت ضرورت دوسرے کے مسلک پر عمل جائز ہے تو اس کا جواب
روایت مذکورہ بالا سے واضح ہو گیا کہ عدم وقوع ثلاث کسی کا مسلک ہی نہیں لہذا یہ عمل
بمسک الغیر نہیں یہ عمل بالشاذ والمردود ہے اور اگر بالفرض والتسلیم یہ کسی کا مسلک بھی
ہوتا تو بھی عمل بمسک الغیر کیلئے چند شرائط ہیں جن میں سے بنیادی شرط یہ ہے کہ عمل

حرام کاری سے بچئے 438 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
ضرورت شدیدہ کی بناء پر ہوا اجتماع ہوئی کیلئے نہ ہوا اور صورت مسئلہ میں بجز اجتماع نفس
وہوئی اور کچھ نہیں اس قسم کے اعذار و اہیہ کی بناء پر تحلیل و تحریم کے فیصلے کرنا تلعب بالدرین
اور مفاسد کا دروازہ کھولنا ہے بلکہ اندیشہ سلب ایمان ہے۔

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ ۹-۵-۲۴ الجواب صحیح بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

(خیر الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۱۲ تا ۲۱۳)

☆..... مفتی عاشق الہی بلند شہری مہاجر مدنی اور مفتی تقی عثمانی کا فتویٰ

سوال (۱) زید کی بیوی اپنے لڑکے کو مار رہی تھی اور گالیاں دے رہی تھی اتنے میں زید
بھی آگیا زید نے بیوی کو گالیاں دینے سے منع کر دیا مگر بیوی باز نہ آئی اور شوہر کو بھی گالیاں
دینی شروع کر دیں جس پر زید کو غصہ آیا اور اس نے یہ الفاظ کہے ”طلاق ہے، طلاق ہے،
طلاق ہے“ لفظ طلاق تین مرتبہ سے بھی زائد کہا ہے۔ مگر اس کو یاد نہیں ہے اور یہ بات زید
نے اپنے خاندان کے تقریبات میں آدمیوں کے سامنے بیان کی ہے، کیا طلاق واقع ہوگئی اور
کتنی؟ اب کوئی صورت ہے حلال ہونے کیلئے؟ (۲) اگر مذہب حنفی کے مطابق تین طلاق
ہو چکی ہیں تو اہل حدیث سے فتویٰ لے کر عمل کیا جائے؟ کیونکہ نہ شوہر بیوی کو جدا کرنا چاہتا
ہے اور نہ بیوی جدا ہونا چاہتی ہے۔

جواب (۱) صورت مسئلہ میں زید کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو گئیں، اب وہ زید
کیلئے مغلطاً حرام ہو چکی ہے اور حلالہ کے بغیر ہرگز اس کے ساتھ نکاح ثانی بھی جائز نہیں
ہے، دونوں کو فوراً الگ ہو جانا چاہیئے، اگر وہ الگ نہ ہوں تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ان
سے بیزاری کا اظہار کریں۔ (۲) تین طلاق دینے کی صورت میں چاروں ائمہ امام
ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ کا اس بات پر اجماع
ہے کہ عورت مغلطاً حرام ہو جاتی ہے اور بغیر حلالہ کے حلال نہیں ہو سکتی اس اجماع کے

خلاف جو بات بھی کہی جائے وہ قابل قبول نہیں، اور کسی سے خلاف اجماع ائمہ اربعہ فتویٰ لے کر عمل کرنا اور بھی گناہ ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ ۱-۳-۱۳۸۸ھ الجواب صحیح محمد عاشق الہی بلند شہری عفی عنہ

فتویٰ نمبر ۵۰/۱۵۰ (فتاویٰ عثمانی ج ۲ ص ۲۱۲، ۲۱۳)

سوال (۱) ایک شخص نے ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاق دیدی چند افراد کی موجودگی میں نشست تبدیل کر کے، یہ طلاق مغلظہ ہوگئی یا نہیں؟ اس کے بعد شوہر نے بیوی کو زبردستی لے جا کر مباشرت بھی کی ہوگی، اور عورت اس پر قطعاً راضی نہیں۔ (۲) طلاق دینے کے وقت جو افراد موجود تھے، وہ اب بھی یہی کہتے ہیں کہ اس عورت کا اب تجھے گھر رکھنا جائز نہیں، اور کچھ افراد کہتے ہیں کہ طلاقیں نہیں ہوئیں اس عورت کو پاس رکھنا شرعی نقطہ نگاہ سے قطعاً جائز ہے۔ وہ مرد کہیں شہر سے فتویٰ بھی لے کر آیا ہے اور کہتا ہے کہ عورت میرے نکاح سے باہر نہیں ہوئی۔

جواب (۱) صورت مسئلہ میں عورت پر تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور مغلظہ ہوگئی یعنی اب وہ حلالہ کے بغیر سابق شوہر کیلئے حلال نہیں ہو سکتی، ایسی صورت میں اسے زبردستی پکڑ کر لے جانا گناہ عظیم کا ارتکاب ہے عورت کو چاہیے کہ وہ جس طرح ممکن ہو اس سے اپنی جان چھڑائے اور امکانی حد تک اسے مباشرت کا موقع نہ دے۔ (۲) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ عورت شوہر پر حرام نہیں ہوئی، غلطی پر ہیں، ائمہ اربعہ یعنی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ کسی کے مذہب میں حلال ہونے کی گنجائش نہیں ہے اور کسی فرقہ کے کسی عالم سے فتویٰ کا سہارا لے کر اپنا مطلب حاصل کر لینا سخت ظلم اور گناہ ہے معاملہ اللہ کے ساتھ ہے، بیوی (ائمہ اربعہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی میں سے) جس مسلک سے تعلق رکھتی ہو اسی مسلک کے علماء کا فتویٰ اس کے حق میں معتبر ہوگا

احقر محمد تقی عثمانی ۲۸/۶/۱۳۸۸ھ (فتاویٰ عثمانی ج ۲ ص ۲۲۳، ۲۲۴)

بیوی کی خاطر مذہب کی تبدیلی

انسان کی زندگی کا کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے خالی نہیں اور اتنی نعمتیں کہ جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا **وَأَنْ تَعْلَمُوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصَوْنَهَا** (اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے) اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت، نعمت ایمان ہے دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم میں ہے قیامت کے دن اگر کفار کے پاس زمین کے بھراؤ کے برابر سونا ہو زمین کے بھراؤ کے برابر سونے سے مراد یہ ہے کہ زمین پر جو پہاڑ، درخت، ٹیلے وغیرہ ہیں ان کو زمین سے ہٹا دیا جائے ان سے خالی ہو کر پوری زمین برتن بن جائے پھر اتنے بڑے برتن کو آسمان تک سونے سے بھر دیا جائے و مثله معہ اور اس کے برابر ان کو اور بھی سونا دیدیا جائے تو دوزخ کے عذاب سے نجات پانے کیلئے اتنا بڑا سونا دینے کیلئے تیار ہوں گے لیکن اتنا بڑا فدیہ دے کر جہنم کی آگ سے وہ نجات نہیں پاسکیں گے لیکن جس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی ہوگا اور کمزور سے کمزور ایمان ہوگا ایک نہ ایک دن وہ بھی نجات پا جائے گا۔

اس کا مطلب یہ ہوا کمزور سے کمزور ایمان اور ایک ذرہ کے برابر ایمان سونے کی اتنی بڑی مقدار سے زیادہ قیمتی ہے معلوم ہوا کہ ایمان والی دولت، ایمان والی نعمت اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سے زیادہ قیمتی نعمت ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جو نعمت جتنی زیادہ قیمتی ہوتی ہے آدمی اس کی اتنی زیادہ حفاظت کرتا ہے اور جو چیزیں اس نعمت کو نقصان پہنچانے والی ہوتی ہیں ان سے اس نعمت کو بچاتا ہے پھر ایک تو وہ چیزیں ہیں جو اس نعمت کو نقصان پہنچاتی ہیں نقصان کا مطلب یہ ہے کہ نعمت تو آدمی کے پاس رہتی ہے لیکن وہ چیزیں اس نعمت کو ناقص اور کمزور کر دیتی ہیں دوسری وہ چیزیں ہیں جو آدمی کو اس نعمت سے بالکل محروم اور خالی کر دیتی ہیں اور وہ نعمت اس سے چھین جاتی ہے جیسے ایک وہ بیماری ہے جو بینائی کو اور ہاتھ پاؤں کو کمزور کر دے دوسری وہ بیماری جو بینائی کو ختم کر دے اور ہاتھ پاؤں کو شل کر دے حتیٰ کہ آدمی بینائی اور ہاتھ

حرام کاری سے بچنے 441 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
پاؤں کی قوت سے بالکل محروم ہو جائے، انسان نعمت کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے بھی
بچنے کی پوری پوری کوشش کرے، لیکن جو چیز نعمت کو ختم کر دینے والی ہے اور اس نعمت سے محروم
کر دینے والی ہے اس سے بچنے کی اور بھی زیادہ کوشش کرے۔

اسی طرح ہر گناہ نعمت ایمان کو نقصان پہنچاتا ہے اور ایمان کو کمزور کرتا ہے اس
لیے آدمی ہر گناہ سے بچنے کی کوشش کرے لیکن کچھ گناہ سالب ایمان ہیں یعنی ایمان کو چھیننے
والے ایمان سے محروم اور خالی کر دینے والے ہیں تو ایسے سالب ایمان گناہوں سے آدمی
ہر ممکن طریقے سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے سالب ایمان گناہوں میں سے ایک گناہ یہ
ہے اللہ جل شانہ، رسول اللہ ﷺ، اصحاب رسول، اہلبیت رسول، اور اہل اللہ کی شان میں
بے ابی گستاخی اور توہین کرنا دوسرا گناہ دین اور سنت کی دل میں تحقیر ہے۔ جب ایک طرف
بیوی ہو جو محتاج الدنیا ہے اور دوسری طرف دین و شریعت کا حکم اور تقاضا ہو اگر کوئی آدمی
قرآن وحدیث کی آڑ میں کسی باطل مذہب کا سہارا لے کر اپنی بیوی کی خاطر مذہب تبدیل
کرتا ہے اور بیوی کی وجہ سے شریعت کے حکم سے منہ موڑ لیتا ہے اور اللہ و رسول کی اطاعت
سے انحراف کرتا ہے تو وہ دین و ایمان والی نعمت کی توہین و تحقیر کا مرتکب ہے لہذا ایسے آدمی
کے بارے میں سلب ایمان کا خطرہ ہے اس لیے اس سالب ایمان گناہ سے بچنا چاہیے۔

قرآن کریم میں ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ
فَاَحْذَرُوْهُمْ اِے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور اولادیں تمہارے ایمان کی دشمن
ہیں ان سے بچو اور ہوشیار رہو بیوی کی وجہ سے مذہب بدلنا اتنا خطرناک گناہ ہے کہ بیوی کو
اپنا دین و ایمان بنا کر اس کی خاطر باطل مذہب (مثلاً قادیانی مذہب، رافضی مذہب
منکرین فقہ کا مذہب) اختیار کرنا تو سالب ایمان ہے ہی اگر کوئی آدمی فقہی مذاہب اربعہ
(حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں محض بیوی کی خاطر اپنا فقہی مذہب تبدیل کرے تو اس سے
بھی سلب ایمان کا خطرہ ہے۔

حرام کاری سے بچنے 442 باب سوم: مسئلہ حلالہ کی وضاحت
چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں لَمَنْ اَنْتَقَلَ اِلَى مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ لِيُزَوِّجَ لَهُ
اَخَاْفُ اَنْ يَمُوْتَ مُسْلُوْبَ الْاِيْمَانِ لَا هَانَتْهُ لِلَّذِيْنَ لِحَقِيْقَةِ قَدْرِهٖ (شامی ج ۸ ص
۲۲۷ کتاب الشہادۃ) جو آدمی شافعی مذہب کی طرف محض اس وجہ سے منتقل ہو جائے تاکہ
اس کو بیوی مل جائے تو ڈر ہے کہ اس کو موت ایسی حالت میں آئے کہ بدبودار لاش کی خاطر
دین کی اہانت کی وجہ سے اس کا ایمان سلب ہو چکا ہو۔

جب خاتمہ خراب ہوگا تو انجام بھی خراب ہوگا، یہی شدید خطرہ ہے ان لوگوں کے بارے
میں جو قرآن وحدیث کی آڑ میں بیوی کی خاطر منکرین فقہ کا مذہب اختیار کر کے اکٹھی تین
طلاق کے بعد رجوع کر کے بیوی کو رکھ لیتے ہیں اور شرعی حکم کو خیر باد کہہ دیتے ہیں پس ان کا
مقصود دین و ایمان نہیں بلکہ بیوی مقصود ہے اس سے بڑی دین کی تحقیر توہین کیا ہوگی؟ بلکہ اگر
غور کیا جائے تو اس نے بیوی کو ایسے شرعی حکم پر ترجیح دی ہے جو قرآن، حدیث، آثار خلفاء
راشدین، آثار صحابہ، آثار تابعین، اجماع صحابہ اور اجماع امت سے ثابت ہے
اپنے اس عمل میں یہ شخص قرآن وحدیث، خلفاء راشدین، اصحاب رسول اور علماء امت کی تحقیر
وتوہین کا مرتکب ہوا ہے یہ شخص اس زانی سے بدتر ہے جو زنا کا مرتکب ہے مگر اس فعل بد کو گناہ
سمجھتا ہے لیکن جو شخص قرآن وحدیث کی آڑ میں اور دین و شریعت کے پردہ میں تین طلاقیں
کے بعد رجوع کر کے زنا کاری اور حرام کاری کرتا ہے وہ اس کو شریعت سمجھ کر کرتا ہے اور بالکل
گناہ نہیں سمجھتا پس زانی صرف عملی معصیت میں مبتلا ہے جبکہ یہ شخص عملی معصیت کے علاوہ
افتراء علی اللہ، افتراء علی الرسول اور اعتقادی معصیت میں مبتلا ہے اب یہ اپنا انجام خود سوچ لے



باب چہارم:

تین طلاق کو ایک قرار دینے اور رجوع کرنے پر حد و تعزیر

قرآن وحدیث میں جرائم و معاصی کی روک تھام کیلئے جہاں ترغیب و ترہیب اور انداز و تبشیر کا انداز اختیار کیا گیا ہے وہاں قانونی طریقہ بھی استعمال کیا گیا ہے یعنی عقوبات و تعزیرات کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ رکھا گیا ہے پس عقوبات مثلاً دیت و قصاص حدود و تعزیرات اور کفارات شرعی قانون کا حصہ ہیں۔

تعزیر جرم کی اس سزا کو کہا جاتا ہے شریعت میں جس کی مقدار مقرر نہیں کی گئی بلکہ اس کو حاکم وقاضی کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے البتہ انتظامی مصلحت اور ملکی حالات کے پیش نظر اگر حاکم مجلس شوری کے مشورے سے کوئی سزا مقرر کر دے تو از روئے شریعت اس کو اختیار حاصل ہے مگر وہ بھی تعزیر ہوگی نہ کہ حد اور اگر مقرر نہ کرے تو ظاہری ناگواری، بے رخی اور زبانی زجر و توبیخ سے لے کر قتل تک تعزیر کا دائرہ وسیع ہے کیونکہ جرم اور سزائے جرم میں متماثل مسلمہ اصول ہے اس لئے جرم و معصیت کے مختلف درجات اور مجرمین کے مختلف حالات کے اعتبار سے تعزیر کے درجات بھی مختلف ہیں پس جس درجہ کی معصیت اس درجہ کی تعزیر اور جیسے مجرم کی حالت ویسی تعزیر ذیل میں قرآن وحدیث سے تعزیر کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں

(1)..... ایک صحابی نے کہا میں ساری زندگی روزے رکھتا رہوں گا اور کبھی بھی روزہ نہیں چھوڑوں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ رات کو نماز پڑھتا رہوں گا اور نیند نہیں کروں گا تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدا رہ کر عبادت کروں گا اور نکاح نہیں کروں گا رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر ان کو تنبیہ اور زجر و توبیخ کرتے ہوئے فرمایا مجھ میں تم سے زیادہ خشیت اور تقویٰ ہے لیکن میں کبھی روزے رکھتا ہوں کبھی چھوڑتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی

ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جس نے میرے طریقے سے انحراف کیا وہ میرا امتی نہیں (مشکوٰۃ ص ۲۷) اس میں تعزیر زجر و توبیخ کی صورت میں ہے۔

(2)..... دو آدمیوں کو ایک آیت میں جھگڑا کرتے سنا تو چہرہ غضبناک ہو گیا اور فرمایا پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں خود رائی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے (مشکوٰۃ ص ۲۸)

(3)..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو رات لے کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھنی شروع کی تو چہرہ مبارک غضبناک ہو گیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ رَبَّنَا وَبِالْاِسْلَامِ دِينَا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا اور آپ نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر میری بعثت کے بعد خود موسیٰ علیہ السلام آجاتے اور تم ان کی اتباع کرتے تو تم گمراہ ہو جاتے (مشکوٰۃ ص ۳۲) اس میں تعزیر اظہار غضب اور زبانی تنبیہ کی صورت میں ہے۔

(4)..... ایک سخت زخمی کو بعض غیر مجتہد لوگوں نے تیمم کی بجائے غسل کرنے کا حکم دیا اس نے غسل کیا اور مر گیا جس پر نبی ﷺ نے ناراض ہو کر فرمایا اللہ ان کو ہلاک کرے جنھوں نے (بوجہ نااہلی اس کو غلط فتویٰ دے کر) ہلاک کیا ہے (مشکوٰۃ ص ۵۵)

اس میں تعزیر زجر و توبیخ کی صورت میں ہے۔

(5)..... اگر عورت شوہر کی نافرمانی کرے تو اصلاح کا پہلا درجہ عِظُوْهُنَّ ہے یعنی بلا واسطہ اور بلا واسطہ نصیحت کر دو دوسرا درجہ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ ہے یعنی لیٹنے کی جگہوں میں ان سے علیحدگی کر لو تیسرا درجہ فَاضْرِبُوْهُنَّ ہے یعنی ان کو مارو مگر ایسی سخت مار نہ ہو جو جسم پر نشان ڈال دے۔

(6)..... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ، مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ جو غزوہ

تبوک میں وساکن کے باوجود آج اور کل کرتے رہے جس کی وجہ سے پیچھے رہ گئے ان سے چالیس دن تک اتنا سخت بائیکاٹ کیا گیا کہ بیوی بچوں نے ان کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا حتیٰ کہ ارض مدینہ ان پر تنگ ہو گئی۔

(7)..... جب ازواج مطہرات نے رسول اللہ ﷺ سے نان و نفقہ میں وسعت کا مطالبہ کیا تو

ایک ماہ کیلئے نبی رحمت ﷺ نے ازواج مطہرات سے بائیکاٹ کیا (پ ۲۲)

(8)..... دس سال کے بچے کو مار کر نماز پڑھانے کا حکم ہے (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۷۰)

(9)..... ایک آدمی نے اپنے غلام کے سامنے اپنی لونڈی کے ساتھ صحبت کی جس پر حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو سو کوڑے مارے (مصنف عبدالرزاق ج ۷ ص ۲۱۸)

(10)..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی دوسرے آدمی کو کہے یہودی یا ہجراتو اس کو

بیس کوڑے مارو اور جو اپنی محرم عورت کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرے اس کو قتل کر دو

(مشکوٰۃ ص ۳۱۷)

(11)..... نبی ﷺ نے ایک آدمی کو چوری کی تہمت کی وجہ سے قید کیا (سنن نسائی ج ۲ ص ۲۲۰)

(12)..... رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس آدمی کو لو طاعت کرنے یا کرانے کی عادت ہو تو

ایسے فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو (مشکوٰۃ ص ۳۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو جلانے

کا حکم دیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں پر دیوار گرانے کا حکم دیا (مشکوٰۃ ص ۳۱۳)

(13)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی جانور کے ساتھ بدکاری کرے اس پر

حد نہیں (مشکوٰۃ ص ۳۱۳) اور خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے

ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جانور کے ساتھ بدکاری کرے اس کو قتل کر دو (مشکوٰۃ

ص ۳۱۲) معلوم ہوا کہ یہ قتل حد کے طور پر نہیں بلکہ تعزیر کے طور پر ہے۔

(14)..... رسول اللہ ﷺ نے چوتھی مرتبہ شراب پینے والے کو قتل کرنے کا حکم دیا (مشکوٰۃ ج ۲

ص ۳۱) پانچویں مرتبہ چوری کرنے والے کو قتل کرنے کا حکم دیا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۲)

جب قوانین شرعیہ میں تعزیرات کا باب موجود ہے تو چونکہ (۱) اکٹھی تین

طلاقیں دینا یا لکھنا (۲) تین طلاقیں کو ایک قرار دے کر رجوع کا حکم دینا دلائل شرعیہ کے

لحاظ سے جرم و معصیت ہے بلکہ دوسرے جرم کی سنگینی تو بہت ہی زیادہ سخت ہے پس اگر

ان ہر دو جرائم کے سد باب کیلئے ان کو موجب تعزیر جرائم میں شامل کر دیا جائے اور ان

کیلئے تعزیر بھی مقرر کر دی جائے تو غیر شرعی طریقہ (اکٹھی تین طلاقیں دینا) کی وجہ سے

پیش آنے والی پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں اور ان ہر دو جرموں پر تعزیر لگانے کی زمانہ ماضی

میں مثالیں موجود ہیں۔

اکٹھی تین طلاق دینا موجب تعزیر ہے

احادیث مرفوعہ اور فتاویٰ صحابہ اور فتاویٰ تابعین میں یہ بات صراحتاً مذکور ہے کہ

تین طلاقیں اکٹھی دینا گناہ ہے اور اللہ و رسول کے حکم کی نافرمانی ہے اسی لیے حضرت

عمر رضی اللہ عنہ اکٹھی تین طلاقیں دینے والے آدمی کو اس معصیت و نافرمانی کرنے کے جرم میں

سزا بھی دیتے اور دونوں کو جدا بھی کر دیتے اگر موجودہ حالات میں اکٹھی تین طلاق دینے

اور لکھنے کو بلکہ خلاف شریعت طلاق دینے کو قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے تو نہ حلالہ کی نوبت

آئے گی اور نہ ہی تین طلاق کے بعد رجوع کرنے کی صورت میں بدکاری اور حرام کاری

لازم آئے گی اور نہ حرامی نسل پیدا ہوگی۔

مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

سوال: آج کل معاشرہ میں انقضائے الحلال الی اللہ کی بہتات ہے اس کے باعث اعتداء حدود

اللہ نشوز ذہن اور کثرت بغاوت ہے بہر حال مرد کی جانب سے جائز طلاق تو محل کلام نہیں

تحقیق طلب امر یہ ہے کہ بغیر عذر شرعی مرد کا طلاق دیدینا یعنی ظالم بھی خود اور طلاق دینے پر

جری بھی خود ایسی صورت میں طلاق شرعاً تعزیری جرم ہے یا نہیں؟ تعزیر سے مراد یہ ہے کہ اہل قبیلہ و برادری ایسے شخص سے نفرت بالقلب کے علاوہ معاشرتی مقاطعہ بھی کریں تاکہ احکام الہیہ سے مذاق کا سلسلہ ختم ہو تو آیا یہ مقاطعہ یعنی معاشرتی ترک تعلق جائز ہوگا کہ نہیں؟ جواب سے تشفی فرمائیں جزاکم اللہ تعالیٰ جزاء حسناً۔

الجواب باسم ملہم الصواب

آج کل کے دستور طلاق میں کئی معاصی کا ارتکاب ہوتا ہے طلاق کا صحیح طریقہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے اصلاح ذات البین کی کوشش کی جائے مایوسی کی صورت میں اہل صلاح سے استشارہ و استخارہ کیا جائے اس کے بعد بھی طلاق ہی میں خیر نظر آئے تو حیض کے بعد قبل الوطی صرف ایک طلاق رجعی دی جائے اس کے برعکس آج کل طلاق میں مندرجہ ذیل معاصی کا ارتکاب لازم ہو گیا ہے (۱) بدوں غور و فکر جلد بازی (۲) اصلاح کی کوئی کوشش نہیں کی جاتی (۳) خاندان کے بااثر و باصلاح اشخاص سے مشورہ نہیں لیا جاتا (۴) استخارہ نہیں کیا جاتا (۵) حیض سے فراغت کا انتظار نہیں کیا جاتا (۶) بیک وقت دو تین بلکہ تین ہی طلاقیں دینا لازم سمجھی جاتی ہیں۔ (۷) تین طلاقیں دینے کے بعد جب کوئی صورت واپسی کی نہیں ہوتی تو حلالہ ملعونہ سے کام لیا جاتا ہے اور بعض تو لعنت حلالہ کی بجائے عمر بھر لعنت زنا میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان وجوہ کی بناء پر طلاق کا مروج دستور بلاشبہ واجب التعزیر جرم ہے حکومت پر فرض ہے کہ ایسے جرم پر عبرتناک سزا دے حکومت کی طرف سے غفلت کی صورت میں برادری کی طرف سے مقاطعہ کی تعزیر مناسب ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۰ھ (احسن الفتاویٰ ج ۵ ص ۱۹۴، ۱۹۵)

علامہ شنفیطی رحمہ اللہ المتوفی ۱۳۹۳ھ کا فتویٰ

وَكَذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَبَتَ الرِّوَايَةَ الصَّحِيحَةَ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ وَقَالَ لَهُ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا فَقَالَ تَكْفِيكَ مِنْهَا ثَلَاثٌ تَحْرِمُ

زَوْجَتَكَ عَلَيْكَ وَعَلَى هَذَا مَضَى الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ وَمَذْهَبُ الْأَنْبِيَاءِ الْأَرْبَعَةِ وَالظَّاهِرِيَّةِ مَعَهُمْ فِي الْمَشْهُورِ مِنْ مَذْهَبِهِمْ وَأَصْبَحَ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَلَى امْضَاءِ الثَّلَاثِ يَقُولُ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ رَحِمَهُ اللَّهُ وَحَسْبُكَ أَنَّهُ قَضَاءُ الْمُحَدَّثِ الْمُلْهِمِ أَيْ حَتَّى لَوْ كَانَ اجْتِهَادًا مِنْ عُمَرَ فَحَسْبُكَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ مُحَدِّثًا مُلْهِمًا وَعَلَى هَذَا مَضَى الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ أَنَّ الثَّلَاثَ ثَلَاثٌ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ أَنْ يَقُولَ الثَّلَاثَ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ فَيَمْضِي عَلَيْهِ الثَّلَاثُ وَيَبَيِّنَ أَنْ يَقُولَهَا مُتَفَرِّقَةً وَيُصِيبُ السُّنَّةَ بِالتَّفَرُّقِ دُونَ الْجَمْعِ فَإِنْ جَمَعَهَا فَإِنَّهُ مُبْتَدِعٌ وَأَنَّهُ بِجَمْعِهِ وَلَمَّا ابْتَدَعَ خَالَفَ شَرْعَ اللَّهِ فَإِلَّا نَسَبُ فِيهِ عُقُوبَتُهُ وَقَدْ قَدَّمْنَا هَذَا أَنَّ مَنِ ابْتَدَعَ وَخَالَفَ السُّنَّةَ فِي الطَّلَاقِ فَلَا شَبَهَ بِمِثْلِهِ أَنْ يُعَاقَبَ وَيُؤْخَذَ وَعَلَى هَذَا مَضَى الْقَضَاءُ الْأَنْبِيَاءِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ

(شرح زاد المستقنع للشنفیطی ج ۸ ص ۲۹۳)

جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اکٹھی تین طلاقیں کے تلفظ کو مدخولہ بیوی کے حق میں تین طلاقیں قرار دیا ہے اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اکٹھی تین طلاقیں کے نفاذ کا فتویٰ دیا ہے چنانچہ ان سے یہ روایت ثابت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان میں سے تجھے تین کافی ہیں ان تین طلاقیں کی وجہ سے بیوی تجھ پر حرام ہوگئی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم کا فتویٰ بھی یہی ہے اور ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کا مذہب بھی یہی ہے اور ظاہر یہ کہ مشہور قول بھی ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہے اور اہل علم کا عمل اکٹھی تین طلاقیں کے نافذ کرنے پر ہے شیخ محمد بن عبد الوہاب کہتے ہیں کہ اس مذہب کے حق ہونے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ یہ ایسی شخصیت کا فیصلہ ہے جو محدث (جس کی زبان پر حق جاری کیا جائے)

اور مُلْهَمٌ (جس کے دل میں حق بات کا القاء کیا جائے) ہے یعنی اگر حضرت عمرؓ کا یہ اجتہادی فیصلہ ہو تب بھی حضرت عمرؓ کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے محدث اور ملہم ہونا اس کے حق ہونے کیلئے کافی ہے۔ شرعی طریقہ یہ ہے کہ تین طلاقیں متفرق طور پر دی جائیں اکٹھی نہ دی جائیں تاہم اگر کوئی آدمی تین اکٹھی طلاقیں دیدے تو وہ بدعتی اور گناہ گار ہے اور جب اس نے اس بدعت والے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اس نے اللہ کے حکم کے خلاف کیا ہے پس اس کیلئے عقوبت زیادہ مناسب ہے اور ہم نے پہلے یہ لکھا ہے کہ جو آدمی طلاق دینے میں بدعت کا ارتکاب اور سنت کی مخالفت کرے پس اس جیسے آدمی کے لائق یہ ہے کہ اس پر گرفت کی جائے اور اسے سزا دی جائے اس سلسلے میں ائمہ اربعہؓ کا فیصلہ یہی ہے

مؤیدات

..... عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْعِزَّارِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا ظَفَرَ بِرَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا أَوْ جَعَلَ رَأْسَهُ بِالِدِرَّةِ (مصنف عبدالرزاق ج ۶ ص ۳۹۵)

عبید اللہ بن عیزار نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ کو جب پتہ چلتا کہ کسی آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں تو دورہ کے ساتھ اس کا سر کوٹتے۔

..... عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوا يَنْكُلُونَ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 4 ص 11)

ابن عونؓ کہتے ہیں کہ حسن بصریؓ نے فرمایا کہ جو آدمی ایک مجلس میں تین طلاقیں دیتا صحابہ اس کو سزا دیتے تھے۔

..... عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّجِيبِيِّ أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُلْقَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ

بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يُعَاقِبُ الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ (أحكام القرآن للقاتي أبي إسحاق ج ۱ ص ۲۳۷)

حرمہ بن عمرانؓ سے روایت ہے کہ کعب بن علقمہؓ نے اس سے بیان کیا کہ علی بن ابی طالبؓ اس آدمی کو سزا دیتے تھے جو اپنی مدخلہ بیوی کو پکی طلاق (یعنی طلاق بائنہ یا تین طلاقیں) دیدیتا۔

..... عَنْ حَجَّاجِ بْنِ الْمُنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الْحَسَنِ قَاعِدًا فَجَاءَ شَيْخٌ طَوِيلُ اللَّحْيَةِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي شَيْءٌ فَقُلْتُ لَهَا أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا وَلَيْتَهَا مَرَّةً وَاحِدَةً فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ الْحَسَنُ فَقَالَ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ أَلَا تَسْتَحْيِي أَنْتَ شَيْخٌ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحَرَمْتَ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَ طَلَاقَ السَّنَةِ لَمْ يُطَلِّقْهَا وَهِيَ حَائِضٌ وَلَمْ يُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرَةٌ وَقَدْ جَامَعَهَا وَلَكِنْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَ طَلَاقَ السَّنَةِ انْتَظَرَ حَتَّى تَطْهَرُ امْرَأَتُهُ مِنَ الْخَيْضِ طَهْرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ وَيُشْهَدُ رَجُلَيْنِ عَلَى طَلَقِهَا إِنْ شَاءَ قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ وَإِنْ شَاءَ قَالَ اعْتَدِي فَهُوَ الْخِيَارُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ تَحِيضَ ثَلَاثَ حِيضٍ فَإِنْ بَدَأَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا كَانَ أَمْلَكَ بِهَا بِذَلِكَ يُشْهَدُ رَجُلَيْنِ إِنَّهُ رَاجِعُهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ فَإِنْ كُنْتَ غَضْبَانًا فَفِي ثَلَاثٍ أَوْ ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ إِنْ كَانَتْ لَا تَحِيضُ مَا يَذْهَبُ غَضَبُكَ يَالْكَعُ فَإِنْ أَنْتَ لَمْ تُرَاجِعْهَا حَتَّى آخِرِ ثَلَاثَ حِيضٍ كَانَتْ أَمْلَكَ بِنَفْسِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُحْطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ خَطَبَهَا فَإِنْ شَاءَتْ أَنْ تَزَوَّجَكَ تَزَوَّجَكَ وَإِنْ شَاءَتْ أَنْ لَا تَزَوَّجَكَ لَا تَزَوَّجَكَ قَالَ الْحَسَنُ لَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا يَنْدَمُ أَحَدٌ فِي طَلَقٍ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (أحكام القرآن للقاتي أبي إسحاق ج ۱ ص ۲۳۹، ۲۴۰)

حجاج بن منہال کہتے ہیں کہ ہم سے مبارک بن فضالہ نے بیان کیا کہ میں حسن

بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک دراز ریش بوڑھا حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آیا اس نے کہا اے ابوسعید (یہ حسن بصری رحمہ اللہ کی کنیت ہے) میرے اور میری بیوی کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا اور میں نے اسے کہا تجھے تین طلاقیں ہیں اور اب میں پچھتا رہا ہوں کاش کہ میں اس کو ایک طلاق دیتا حسن بصری رحمہ اللہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور (اس کو ڈانٹتے ہوئے) فرمایا کہ تو بوڑھا ہے اس کے باوجود اللہ سے نہیں ڈرتا اور تو اللہ سے نہیں شرماتا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی جو آدمی شرعی طریقہ سے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو وہ حالت حیض میں اور طہر میں جماع کرنے کے بعد طلاق نہ دے بلکہ انتظار کرے حتیٰ کہ جب اس کی بیوی حیض سے پاک ہو جائے تو جماع کرنے کے بغیر اس کو طلاق دے اور اگر مناسب ہو تو اس طلاق پر دو گواہ بنالے اور طلاق کے لفظ اس طرح کہے کہ تجھے ایک طلاق ہے یا یوں کہے کہ تو عدت گزار اس کے بعد اس آدمی کو تین حیض گزرنے تک اختیار ہے اگر وہ چاہے تو رجوع کر لے اور اس رجوع پر دو آدمیوں کو گواہ بنالے اور وہ عورت بعد از رجوع اس کی بیوی ہوگی اور اے کمینہ آدمی اگر تو نے غصہ کی وجہ سے طلاق دی تھی تو تین حیضوں یا تین مہینوں کی مدت میں (یعنی عدت میں) تیرا غصہ دور ہو جائے گا پس اگر تو نے رجوع نہ کیا اور عدت گزر گئی تو اب اس عورت کے ساتھ نکاح کا اختیار باقی ہے اس عورت کی طرف دوسرے پیغام نکاح دینے والوں کی طرح تو بھی پیغام نکاح دے سکتا ہے پس اگر وہ عورت تیرے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو وہ نکاح کر سکتی ہے اور اگر نکاح نہ کرنا چاہے تو یہ بھی اس کو اختیار ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ طلاق کا طریقہ اس لیے بیان فرمایا ہے تاکہ اللہ کے حکم کے مطابق طلاق دینے والا آدمی ہمیشہ کیلئے ندامت میں نہ ڈوب رہے (بلکہ رجوع کر کے یا دوبارہ نکاح کر کے ندامت کا ازالہ کر سکے)

اکٹھی تین طلاقیں کو ایک قرار دینا موجب تعزیر ہے

اسلامی حکومتوں کے زمانہ میں جب کسی عالم نے اکٹھی تین طلاقیں کے بعد رجوع کی سہولت دے کر بدکاری کا دروازہ کھولنا چاہا تو وقت کے فقہاء اور اسلامی حکمرانوں اور قاضیوں نے اسے جرم قرار دے کر اس پر مؤاخذہ کیا اور اس عالم کو سزا دی۔ اس سلسلہ میں اسلامی حکمرانوں اور قاضیوں کے چند فیصلے ملاحظہ کیجئے۔

☆..... امام زہری رحمہ اللہ کا تعزیری فیصلہ

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْتَاهُ رَجُلٌ بَأْنَ يُرَاجِعُهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ يَنْكُلُ الَّذِي أَفْتَاهُ وَيُفَرِّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ وَيَغْرُمُ الصَّدَاقَ (مصنف عبد الرزاق ج 7 ص 340)

معمر رحمہ اللہ امام زہری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ جس آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیں پھر اس کو کسی مفتی نے فتویٰ دیا کہ وہ اس سے رجوع کر لے چنانچہ طلاق دہندہ نے رجوع کیا اور مطلقہ کے ساتھ صحبت کی تو ایسے مفتی کو سزا دی جائے گی اور عورت مرد کو جدا کر دیا جائے گا (چونکہ وطی بالشبہ ہے اس لیے) وہ آدمی اس عورت کو مہر مثلی (عرف میں اس جیسی عورت کا جتنا حق مہر ہوتا ہے) ادا کرے۔

ابوالعباس احمد نے اپنی کتاب المعیار المعرب میں چند واقعات لکھے ہیں۔

مفتی جیل میں، کتابیں بھاڑ میں

ذیل میں تین طلاقیں کو ایک طلاق قرار دے کر رجوع کا فتویٰ دینے والے مفتی کے جیل جانے اور اس کی کتابوں کے پھاڑنے کا واقعہ ملاحظہ ہو۔

وَحَكِيَ أَنَّ الْفَقِيهَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْرُوفَ بِابْنِ الْقُرَيْبِ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ

مَرِيَمُ يَفْتِي بِالرُّخْصَةِ فِي طَلَاقِ الثَّلَاثِ فَرَفَعَهُ إِلَى الْقَاضِي فَأَنكَرَ ابْنُ مَرِيَمَ ذَلِكَ فَأَمَرَ الْقَاضِي بِهِ إِلَى السِّجْنِ فَقَالَ ابْنُ الْقَوِيِّ السِّجْنُ فَقَطُ؟ أَقْتَلَهُ وَدَمَهُ فِي عَنَقِي ثُمَّ نَوَّيَ الْقَاضِي الْمَذْكُورَ وَوَلَّى بَعْدَهُ غَيْرُهُ فَبَعَثَ إِلَى دَارِ ابْنِ مَرِيَمَ أَعْوَانًا أَخَذُوا جَمِيعَ كُتُبِهِ ثُمَّ اتَّوَا بِهَا فَلَمْ يَدْخُلْهَا الْقَاضِي دَارَهُ وَأَمَرَهُ بِهَا إِلَى الْجَامِعِ ثُمَّ خَرَجَ وَأَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ الْعِلْمِ قَرَأُوا أَنْ يُخْرَجَ مِنْهَا مَوْطَأُ مَالِكٍ وَالْمُدُونَةُ وَأَنْ تَقْطَعَ كُتُبُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ فَقَالَ الشَّيْخُ مِنْهُمْ بَلْ تَقْطَعُ كُلَّهَا عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ خِيفَةً أَنْ يَقُولَ النَّاسُ أَخَذُوا مَا أَحَبُّوا وَقَطَعُوا مَا لَمْ يُحِبُّوا۔

(المعيار المعرب ج ۴ ص ۴۳۶، ۴۳۷)

فقیر محمد بن عبد اللہ المعروف ابن القوی کو یہ خبر پہنچی کہ ابن مریم اکٹھی تین طلاقیں کے بارے میں رجوع کے جواز کا فتویٰ دیتا ہے یہ معاملہ قاضی کے سامنے پیش ہوا جب ابن مریم نے اس فتویٰ کو واپس لینے سے انکار کر دیا تو قاضی نے اس کو قید کرنے کا حکم دیا فقیر ابن القوی نے کہا: کیا اس جرم کی سزا فقط قید ہے؟ اس کو قتل کرو اور اس کے خون کا میں ذمہ دار ہوں پھر قاضی مذکور وفات پا گئے تو ان کے بعد جو قاضی ان کی جگہ مقرر ہوا اس نے ابن مریم کے گھر اپنے کارندوں کو بھیجا انھوں نے اس کی ساری کتابوں پر قبضہ کیا اور ان کتابوں کو اٹھا کر لے آئے قاضی نے ان کتابوں کو اپنے گھر میں داخل نہ کیا بلکہ جامع مسجد میں لانے کا حکم دیا پھر اہل علم کو بلایا انھوں نے مشورہ دیا کہ ان میں سے موطا امام مالک اور مدونہ کو الگ کر لیا جائے اور دوسری کتابیں پھاڑ دی جائیں ان میں سے ایک شیخ نے مشورہ دیا کہ لوگ کہیں گے کہ انھوں نے اپنے پسند کی کتابیں لے لی ہیں اور جو نا پسند تھیں ان کو پھاڑ دیا ہے اس لیے میری رائے یہ ہے کہ ان سب کتابوں کو مسجد کے دروازے کے سامنے پھاڑ دیا جائے (چنانچہ قاضی کے سامنے اس پر عمل درآمد ہوا)

مفتی کو منصب افتاء و تدریس سے معزول کرنا

ایک مفتی نے اندلس میں تین طلاق کے ایک ہونے کا فتویٰ دیا تو اس کو بدعتی قرار دے کر منصب افتاء و تدریس سے معزول کر دیا گیا۔

وَذَكَرَ أَنَّ بَعْضَ فُقَهَاءِ الْأَنْدَلُسِ أَفْتَى بِرُخْصَةٍ فِي الثَّلَاثِ وَكَتَبَ ذَلِكَ بِحَظِّ يَدِهِ فَبَلَغَ الْكِتَابُ إِلَى الْفَقِيهِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَا كَثُرَ اللَّهُ فِينَا مِثْلَ هَذَا وَكَتَبَ يَرُدُّ عَلَيْهِ وَيَسِّنْ خَطَاةَ وَيُطْلِقُ عَلَيْهِ وَأَشَارَ بِمَنْعِهِ مِنَ الْفَتَوَى وَالتَّكْلِيمِ فِي الْعِلْمِ وَمَا كَانَ نَصَبَ نَفْسَهُ لَهُ إِذْ كَانَ هَذَا الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَخَذَهُ بِمَكَّةَ وَمَصَرَ وَمَا هُنَاكَ فَا مِثْلَ أَمْرِ الْفَقِيهِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ فِيهِ فَبَقِيَ مَسْخُوطُ الْحَالِ مَهْجُورَ الْبَابِ مَمْنُوعًا مِنَ الْفَتَا وَمِنَ الشَّهَادَاتِ لَا جَلَّ ذَلِكَ وَلَوْ لَا تَسْكِينُ الْفَقِيهِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْهُ هَذِهِ النَّارَةُ لَحَلَّ بِهِ عَظِيمُ الْبَلَاءِ مِنْ أُولَى الْأُمْرِ فَخَاطَبَ الْفَقِيَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَاجِي الْفَقِيَهُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَاتِبًا عَلَيْهِ وَقَدْ بَلَغَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ انْكَارٌ غَيْرَ قَوْلِهِ لَا كَثُرَ اللَّهُ فِينَا مِثْلَ هَذَا فِي رِسَالَةٍ طَوِيلَةٍ يَقُولُ فِيهَا

رِسَالَةُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْبَاجِي فِي الرَّدِّ عَلَى مَنْ رَأَى الثَّلَاثَ وَاحِدَةً وَكَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ مَعَ ارْتِفَاعِ قُدْرِكَ وَمَوْفِعِكَ مِنْ قُلُوبِ الْعِبَادِ أَنْ تَتَقَدَّمَ إِلَيْهِ بِمَنْ مَعَكَ فَتُخْبِرَهُ بِأَنَّ الْقَائِلَ بِهَذَا خَارِجِي مُبْتَدِعٌ فِي الْإِسْلَامِ بِدْعَةٌ عَظِيمَةٌ فَإِذَا لَمْ تَقْطَعْهَا أَنْتَ وَمِثْلُكَ ذَهَبَ النَّاسُ وَصَارُوا كُلُّهُمْ أَوْلَادُ زَنَى وَهُوَ أَمْرٌ أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْفُتْيَا وَالْإِمَّةُ بِالْأَمْصَارِ كُلِّهَا لَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ فِيهِ مُخْتَلِفٌ بَلْ رَدُّوا فِي ذَلِكَ عَلَى الرَّافِضَةِ وَالْخَوَارِجِ الَّذِينَ تَجِبُ مُحَارَبَتُهُمْ وَقَتْلُهُمْ بِالْإِسْتِثْنَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ طُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَجَعَلَهُمْ إِخْوَانًا لِلشَّيَاطِينِ

حرام کاری سے بچنے..... 455 باب چہارم: تعزیرات

لَا نَنْ مِّنْ خَالَفَ أَمْرَ اللَّهِ وَالسُّنَّةَ وَمَا عَلَيْهِ أُمَّةٌ لِّلْمُسْلِمِينَ مِنْ قَدِيمِ الدَّهْرِ
وَحَدِيثِهِ حَلَّتْ حَرَابَتُهُ وَالْخُرُوجُ وَمُجَانِبَتُهُ مِنْ كُلِّ الْوُجُوهِ وَخَلْعُهُ مِنَ الدِّيَانَةِ
ثُمَّ ذَكَرَ بَعْدَ هَذَا الْإِحْتِجَاجِ لِأَهْلِ السُّنَّةِ وَلَوْ لَا مَخَافَةُ التَّطَوُّلِ لَكُنْتَابَهُ
فَاجَابَ الْفَقِيهَ أَبُو اِبْرَاهِيمَ يَعْرِفُهُ بِمَا كَانَ مِنْهُ فِي ذَلِكَ وَبِمَا آلَ إِلَيْهِ أَمْرُ الرَّجُلِ
وَيَقُولُ لَهُ فِي أَثْنَاءِ جَوَابِهِ أَمَّا مَا احْتَجَجْتَ بِهِ عَلَيَّ مِنْ قَوْلِكَ الْأَضَالِيلِ
وَنَزَعِ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تَقَامُ الْحُجَّةُ عَلَى مَنْ تَمَسَّكَ بِشَيْءٍ مِنَ التَّمَسُّكِ كَذَّالْتِي
اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ السُّنَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَدْفَعُ بِمَا تَمَسَّكَ بِهِ إِلَّا بِأَقْوَى مِنْ ذَلِكَ التَّمَسُّكِ
وَأَتَمَّ وَأَشْهَرَ وَأَعَمَّ فَأَمَّا هَذِهِ الرُّخْصَةُ فَإِنَّهَا تَنْسَبُ إِلَى نَفَرٍ مِّنْ أَهْلِ
الْبِدْعَةِ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُحْتَجُّ عَلَى مِثْلِهِمْ لِجَهْلِهِمْ بِالسُّنَنِ وَانْقِطَاعِ عَنْ
حِظِّهِمْ مِنْهَا بِمَرُورِهِمْ عَنْهَا وَعَنْ حَمَلَتِهَا وَرَوَاتِهَا وَخَدَمَتِهَا وَالْمُسْتَمِرِّينَ بِهَا
وَبِالنَّفَقَةِ فِيهَا وَلَا يَشَيْءُ يُحْتَجُّ عَلَى مَنْ انْقَطَعَ عَنِ السُّنَنِ وَأَهْلِهَا إِلَى الْبِدْعَةِ
وَالْجَهْلِ هَذَا الْإِنْقِطَاعِ إِنَّمَا يَدْعَى هُوَ لَا إِلَى الدُّخُولِ فِي جُمْلَةِ الْمُسْلِمِينَ
وَاللَّحَاقِ بِهِمْ فَإِنْ أَخَذُوا بِحِظِّهِمْ مِنَ التَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ وَالْأَسْلَافِ بِهِمْ السَّبِيلُ
الَّذِي سَلَكَ بِأَمْتَالِهِمْ سَلَفُنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَفِي كِتَابِ الْحَجِّ مِنْ تَقْيِيدِ الشَّيْخِ
أَبِي الْحَسَنِ الصَّغِيرِ عَلَى الْمُدُونَةِ عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَا ذَبَحْتُ دِيكًا قَطُّ
بِيَدِي وَلَوْ وَجَدْتُ مَنْ يَرُدُّ الْمُطْلَقَةَ ثَلَاثًا لَدَبَحْتُهُ بِيَدِي..... قَالَ بَعْضُ الشُّيُوخِ
رَأَيْتُ فِي كَلَامِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ أَوْ الْإِمَامِ الْمَازَرِيِّ أَنَّهُ لَمْ يُعْضِدْ عَلَى خِلَافِ هَذَا إِلَّا
أَنَّ ابْنَ مِغِيثٍ لَا آعَانَهُ اللَّهُ قَالَهُ ثَلَاثًا وَمِنْ حَيْثُ الْجُمْلَةِ أَنَّ مَذْهَبَ الْمُتَقَدِّمِينَ
وَجَرَى عَلَيْهِ فَتَوَى الْمُتَاخِرِينَ الْعَمَلُ بِالثَّلَاثِ لِحَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الثَّلَاثَ تَقَعُ
مَعَ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَهُوَ الْمَعْمُولُ بِهِ وَالْعُدُولُ عَنْهُ خِلَافٌ وَهُوَ

(المعيار للمعرب لابی العباس احمد بن یحییٰ الوثریسی المتوفی ۹۱۴ھ ج ۴ ص ۴۳۷ تا ۴۳۹)

حرام کاری سے بچنے..... 456 باب چہارم: تعزیرات

اندلس کے بعض فقہاء نے اکٹھی تین طلاق کے بارے میں رخصت (یعنی
رجوع کرنے) کا فتویٰ دیا اور اپنے ہاتھ کے ساتھ یہ فتویٰ لکھا۔
مفتی اندلس کا انجام..... یہ تحریری فتویٰ فقیہ ابوالبرہیم اسحاق بن ابراہیم کے پاس پہنچا انھوں
نے اس فتویٰ کو دیکھ کر کہا اللہ ہم میں اس جیسا مفتی داخل نہ کرے اور اس فتویٰ کا جواب لکھا جس
میں اس کا رد لکھا اس کی غلطی بیان کی اور اس پر سرزنش کی اور تین طلاقوں کو نافذ کرنے کا فتویٰ دیا
اور اس مفتی کو فتویٰ دینے سے اور مسائل کے بارے میں گفتگو کرنے سے اور جو اس نے اپنے
لیے علمی اہداف مقرر کیے تھے ان سب سے منع کرنے کا مشورہ دیا حالانکہ یہ آدمی اہل علم میں
سے تھا اس نے مکہ اور مصر کے اہل علم سے علم حاصل کیا تھا۔ اس بارے میں فقیہ ابوالبرہیم کے حکم
کی اطاعت کی گئی نتیجہ یہ کہ اس کی حالت ایسی ہو گئی کہ وہ غیظ و غضب کا نشانہ بنادیا گیا لوگوں
نے اس کے پاس آنا چھوڑ دیا اور اس کو فتویٰ دینے سے روک دیا گیا اور اسے مردود الشہادت
ٹھہرایا گیا یہ سب کچھ اس کے تین طلاق کو ایک طلاق قرار دینے کی وجہ سے ہوا اگر فقیہ ابوالبرہیم
اس کے متعلق اس جوش کو ٹھنڈا نہ کرتے تو حکام کی جانب سے اس کو عظیم ابتلاء پیش آتا۔
فقیہ ابو محمد کا خط ابوالبرہیم کے نام..... اسی وجہ سے فقیہ ابو محمد باجی نے فقیہ ابوالبرہیم کو ایک طویل
خط میں ڈانٹا کیونکہ ابو محمد باجی کو پتہ چلا کہ فقیہ ابوالبرہیم نے اس پر کوئی خاطر خواہ نکیر نہیں کی،
صرف یہ کہا کہ اللہ اس جیسا آدمی ہم میں داخل نہ کرے۔ ابو محمد باجی کے خط کا مضمون یہ تھا۔
ابو محمد باجی کا خط اس آدمی پر رد کے سلسلے میں جو اکٹھی تین طلاقوں کو ایک سمجھتا ہے۔
آپ کے بلند مرتبہ اور لوگوں کے دلوں میں جو آپ کی عظمت ہے اس کے لحاظ سے آپ پر
واجب تھا کہ آپ بمع ان لوگوں کے جو آپ کے ساتھ ہیں اس مفتی کی طرف جاتے اور اس کو
آگاہ کرتے کہ جو آدمی اکٹھی تین طلاقوں کو ایک قرار دیتا ہے وہ خارجی ہے اور اسلام میں عظیم

بدعت کا موجد ہے پس جب آپ اور آپ جیسی شخصیات اس بدعت کو ختم نہیں کریں گی تو لوگ اسی فتویٰ پر چل پڑیں گے اور ولد الزنا بن جائیں گے اور یہ ایسی چیز ہے کہ جس پر عالم اسلام کے تمام اہل فتویٰ اور ائمہ کا اجماع ہے اس میں کسی ایک مفتی کا بھی اختلاف نہیں بلکہ انھوں نے اپنے اس اجماعی فتویٰ میں رافضیوں اور خارجیوں پر رد کیا ہے جن کے ساتھ توبہ سے انکار کی صورت میں جنگ کرنا اور ان کو قتل کرنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کو شیطانوں کا بھائی بنا دیا ہے کیونکہ جو لوگ اللہ کے حکم کی اور سنت کی اور مسلمانوں کے متقدمین و متاخرین ائمہ کے اجماع کی مخالفت کرتے ہیں ان کے ساتھ جنگ کرنا اور ان پر خروج اور ہر طرح ان سے بائیکاٹ کرنا اور دینی امور سے ان کو محروم کرنا حلال ہے۔

فقہ ابو ابراہیم کا جواب فقہ ابو ابراہیم نے جواب دیا جس میں انھوں نے اس سلسلہ میں جو کچھ کیا تھا اس کا ذکر کیا اور اس آدمی کا انجام بھی بتایا اور اپنے جواب میں ابو محمد باجی کو لکھا کہ آپ نے ان گمراہیوں کے قائل کے مقابلہ میں جو دلائل پیش کئے ہیں یہ دلائل اس آدمی کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں جو اہل سنت کے درمیان مختلف فیہ مسئلہ میں اختلاف کرے اور وہ جمہور سے جدا ہو کر اپنی کوئی دلیل پیش کرتا ہے کیونکہ اس کی دلیل سے زیادہ قوی دلائل پیش کر کے اس کا دفاع کیا جاتا ہے لیکن تین طلاقوں کے بعد والی یہ رخصت اہل بدعت کی ایسی جماعت کی طرف سے ہے جو ناقابل توجہ ہیں ان جیسے لوگوں کے سامنے دلیل پیش نہیں کی جاتی کیونکہ یہ لوگ احادیث سے جاہل ہیں اور احادیث کے حصہ سے محروم ہیں کیونکہ یہ لوگ احادیث، حاملین حدیث، روایات حدیث اور خدام حدیث سے کوسوں دور ہیں اور کیونکہ ایسے لوگوں کے سامنے دلیل پیش کی جائے جو حدیث اور اصحاب حدیث سے منقطع ہو کر بدعت اور جہالت کی طرف مائل ہیں ایسے لوگوں کو تو مسلمانوں کی جماعت میں

داخل ہونے اور مسلمانوں کے ساتھ لاحق ہونے کی دعوت دی جاتی ہے اگر وہ توبہ تا تب ہو جائیں تو بہتر ورنہ ان کے ساتھ وہ کاروائی کی جائے جو ان جیسے لوگوں کے ساتھ ہمارے سلف کاروائی کرتے تھے شیخ ابوالحسن الصغیر رحمہ اللہ نے المدونۃ الکبریٰ کی شرح کے اندر کتاب الحج میں ابن عربی رحمہ اللہ کے متعلق لکھا ہے کہ ابن عربی رحمہ اللہ نے کہا میں نے اپنے ہاتھ سے کبھی مرغ ذبح نہیں کیا لیکن اگر وہ آدمی میرے ہاتھ لگ جائے جو تین طلاقوں کے بعد رجوع کا فتویٰ دیتا ہے تو میں اس کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر دوں گا۔ مشائخ میں سے ایک شیخ نے کہا کہ میں نے ابن عربی رحمہ اللہ یا امام مازری رحمہ اللہ کے کلام میں دیکھا انھوں نے فرمایا کہ اس خلاف اجماع مذہب کی مدد صرف ابن مغیث نے کی ہے شیخ نے تین مرتبہ کہا اللہ اس کی مدد نہ کرے خلاصہ یہ ہے کہ متقدمین کا مذہب اور متاخرین کا جاری کردہ فتویٰ یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اس پر دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں باوجود اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے واقع ہو جاتی ہیں اور یہی فتویٰ معمول بہ ہے اور اس سے عدول حق کی مخالفت اور خواہش پرستی ہے۔

امامت اور شہادت کی اہلیت کا ساقط ہونا

علامہ ابن رشد المالکی رحمہ اللہ کے فتاویٰ میں ہے:

کسی مفتی نے تین طلاق کے ایک ہونے کا فتویٰ دیا تو اس کے بارے میں وقت کے حاکم نے خط لکھ کر علامہ ابن رشد سے مسئلہ پوچھا اس کے جواب میں علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے لکھا۔

وَالْقَوْلُ بَأَنَّ الْمُطَلَّقةَ فَلَا تَفِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ لَا تَحِلُّ لِمُطَلِّقِهَا إِلَّا بَعْدَ زَوْجٍ مِمَّا أَجْمَعَ عَلَيْهِ فَفَقَاءُ الْأُمُصَارِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِيهِ فَالْكَاتِبُ الَّذِي ذَكَرْتَ عَنْهُ أَنَّهُ يُحِلُّهَا قَبْلَ زَوْجٍ وَيَكْتُبُ فِي ذَلِكَ مُرَاجَعَةً رَجُلٌ جَاهِلٌ قَلِيلُ الْمَعْرِفَةِ ضَعِيفُ الدِّينِ فَعَلَ مَا لَا يَسُوغُ لَهُ بِاجْتِمَاعٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ

حرام کاری سے بچنے 459 باب چہارم: تعزیرات
 الْإِجْتِهَادِ فَتَسْوَعُ لَهُ مَخَالَفَةُ مَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ فَقَهَاءُ الْأَمْصَارِ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ
 وَأَبُو حَنِيفَةَ وَأَصْحَابُهُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَهُ تَقْلِيدُ عُلَمَاءٍ وَفِيهِ فَلَا يَصِحُّ لَهُ أَنْ
 يُخَالَفَهُمْ بِرَأْيِهِ فَاَلْوَأَجِبُ أَنْ يُنْهَى عَنْ ذَلِكَ فَإِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنْهُ أَدَبٌ عَلَيْهِ
 وَكَانَتْ جَرَحَةً فِيهِ تُسْقِطُ إِمَامَتَهُ وَشَهَادَتَهُ -

وَأَجَابَ مَنْ يُعْتَقِدُ رَدَّ الْمُطَّلَقَةِ ثَلَاثًا فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ دُونَ زَوْجٍ لَيْسَ هُوَ
 بِجَرَحَةٍ إِلَّا أَنْ يُعْتَقَدَ هَذَا وَيَرَاهُ حَقًّا وَثَبَّتَ عَلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَهُ فِي خَاصَّتِهِ أَوْ أَفْضَى
 غَيْرَهُ بِهِ فَهُوَ يُسْقِطُ شَهَادَتَهُ لِتَعَلُّقِهِ بِقَوْلٍ شَادٍّ عَنْ بَعْضِ الْمُبْتَدِعَةِ وَبَعْضِ
 أَهْلِ الظَّاهِرِ وَتَرْكِ جُمْهُورِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ وَالْمُتَأَخِّرِينَ فَإِنْ كَانَ إِنَّمَا
 عَنِ بَقُولِهِ أَنَّهُ رَأَى بِهَذَا الْقَوْلِ لِمَنْ قَالَهُ أَوْ سَمِعَهُ مِنْهُ فَلَيْسَ بِجَرَحَةٍ
 (فتاویٰ ابن رشد المالکی البتونی ص ۱۳۹۳، ۱۳۹۷)

یہ مذہب کہ اکٹھی تین طلاقیں کے بعد عورت طلاق دینے والے خاوند کیلئے حلال
 نہیں ہوتی مگر دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کے بعد، ایسا مذہب ہے جس پر عالم اسلام کے
 فقہاء کا اجماع ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں پس جو شخص دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح
 سے پہلے محض رجوع کرنے کے ساتھ اس عورت کے پہلے خاوند کیلئے حلت کا فتویٰ دیا ہے وہ
 جاہل اور قلیل العلم ہے اور دین کے اعتبار سے کمزور ہے اس نے اہل علم کے اجماع کے برعکس
 ایسا کام کیا ہے جو اس کیلئے جائز نہیں تھا کیونکہ وہ مجتہد نہیں ہاں اگر مجتہد ہوتا تو پھر اس کیلئے عالم
 اسلام کے فقہاء امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان فقہاء کے تلامذہ
 کے اجماع سے اختلاف کی گنجائش تھی۔ حکام پر واجب ہے کہ ایسے آدمی کو اس فتویٰ سے روکا
 جائے اور اگر وہ اس سے نہ رکے تو اس پر تعزیر لگائی جائے اور اس کا اجماع کے خلاف عقیدہ
 و فتویٰ ایسی جرح ہے کہ جس کی وجہ سے اس کی امامت اور شہادت ساقط ہو جاتی ہے۔ جو آدمی
 اکٹھی تین طلاقیں کے بعد بغیر حلالہ کے پہلے خاوند کیلئے اس عورت کے حلال ہونے کا عقیدہ

حرام کاری سے بچنے 460 باب چہارم: تعزیرات
 رکھتا ہے اور اس کو حق سمجھتا ہے یا اپنے بارے میں اس پر عمل کرتا ہے یا دوسروں کو یہی فتویٰ دیتا
 ہے تو اس سے وہ مردود الشہادت ہے کیونکہ اس نے اجماع کو چھوڑ کر بعض اہل بدعت کے شاذ
 قول کو پکڑا ہے اور متقدمین اور متاخرین جمہور علماء کے قول کو چھوڑ دیا ہے۔ البتہ اگر اس کا یہ
 عقیدہ نہ ہو اور اس پر فتویٰ بھی نہ دے اور اس پر عمل بھی نہ کرے اور محض دوسرے کا قول نقل
 کرے تو یہ جرح نہیں (جیسا کہ قرآن کریم میں یہود و نصاریٰ کے اقوال نقل کیے گئے ہیں یا
 جیسے اہل حق اپنی کتابوں میں اہل باطل کا باطل قول نقل کر دیتے ہیں)

تین طلاق کو ایک قرار دینا ابن العربی رحمہ اللہ کی نظر میں

وَفِي كِتَابِ الْحَجِّ مِنْ تَقْيِيدِ الشَّيْخِ أَبِي الْحَسَنِ الصَّغِيرِ عَلَى
 الْمُدَوَّنَةِ عَنِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَا ذَبَحْتُ دِيكًا قَطُّ بِيَدِي وَلَوْ وَجَدْتُ مَنْ يَرُدُّ
 الْمُطَّلَقَةَ ثَلَاثًا لَذَبَحْتُهُ بِيَدِي

(المعيار المعرب ج ۴ ص ۴۳۹، حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر ج ۹ ص ۴۰،
 حاشیہ الصاوی علی الشرح الصغیر ج ۵ ص ۲۸۲، مخ الجلیل ج ۷ ص ۳۳۴)
 شیخ ابوالحسن الصغیر رحمہ اللہ نے المدونۃ الکبریٰ کی شرح کے اندر کتاب الحج میں ابن
 العربی کے متعلق لکھا ہے کہ ابن العربی رحمہ اللہ نے کہا میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ کبھی مرغ
 ذبح نہیں کیا لیکن اگر وہ آدمی میرے ہاتھ لگ جائے جو تین طلاقیں کے بعد رجوع کا فتویٰ
 دیتا ہے تو میں اس کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر دوں گا۔

تین طلاق کے بعد رجوع کر کے جماع کرنا موجب حد ہے

شرعی قانون یہ ہے کہ شبہ کی بناء پر حد ساقط ہو جاتی ہے اس پر تمام فقہاء کا اتفاق
 ہے اگرچہ بعض امور کے موجب شبہ ہونے میں اختلاف ہے پس اگر جماع کی حلت و جواز
 کا شبہ پیدا ہو جائے تو اس سے حد زنا ساقط ہو جاتی ہے جیسے اکٹھی یا متفرق تین طلاقیں کے

بعد جو عورت عدت میں ہو..... اس کے نان و نفقہ، رہائش کا طلاق دہندہ کے ذمہ واجب ہونا..... مطلقہ کی بہن کے ساتھ نکاح کا حرام ہونا..... اس آدمی کو عدت کے اندر عورت کو گھر سے نکلنے پر منع کرنے کا حق..... یہ سب احکام نکاح کی وجہ سے ہیں اب اگر ان احکام کی وجہ سے طلاق دہندہ نے یہ سمجھا کہ یہ عورت میرے لیے حلال ہے تو اس پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس شبہ حلت کی وجہ سے حد زنا جاری نہ ہوگی لیکن باقی تین ائمہ (امام مالک رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ امام احمد رحمہ اللہ) کے نزدیک حد زنا جاری ہوگی لیکن تین طلاقوں کے ایک ہونے والا قول اتنا ضعیف ہے کہ اس کو شبہ حلت کا سبب ائمہ اربعہ میں سے کسی امام نے بھی تسلیم نہیں کیا پس اگر اس ضعیف ترین اور شاذ قول کی بنیاد پر کسی نے تین طلاق دینے کے بعد رجوع کر لیا اور اس عورت کے ساتھ عدت کے اندر صحبت کی تو ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ اس پر حد زنا جاری ہوگی۔

☆..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ المتوفی ۷۳ھ کا فتویٰ

..... عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، ثُمَّ جَعَلَ يَغْشَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ ، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ عَمَّارٌ ، فَقَالَ عَمَّارٌ ، لَيْنٌ قَدَرْتُ عَلَى هَذَا لَا رَجْمَ لَهُ . عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَّاسٍ عَنْ عَمَّارٍ بَنَحُوهُ .

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 6 ص 513)

حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا ہے اس کے بعد اس بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے بس میں ہو تو میں اس کو رجم کروں۔

☆..... امام زہری رحمہ اللہ اور قتادہ رحمہ اللہ تابعی رحمہ اللہ کا فتویٰ

عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ شَهِيدَيْنِ وَهُوَ غَائِبٌ

ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمَ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَأَصَابَهَا وَقَالَ الشَّاهِدَانِ شَهِدْنَا لَقَدْ طَلَّقَهَا قَالَا يُحَدُّ مِثَّةً وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا إِذَا هُوَ جَحَدَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ شَهِدَ هَذَا نِ عَلَى بَيَاطِلٍ وَإِنْ اعْتَرَفَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ طَلَّقَهَا رُجِمَ (مصنف عبد الرزاق ج 7 ص 339)

اور اگر ایک آدمی نے بیوی سے ادھل ہو کر دو گواہوں کے سامنے اس کو اکٹھی تین طلاقیں دیدیں پھر گھر میں آ کر اپنی اسی بیوی کے ساتھ صحبت کی (اور بیوی کو علم نہ تھا) بعد میں ان دو گواہوں نے تین طلاقیں پر گواہی دی تو امام زہری رحمہ اللہ اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے یہ فتویٰ دیا کہ اگر اس آدمی نے طلاق دینے سے انکار کیا اور کہا کہ ان دونوں نے مجھ پر جھوٹی گواہی دی ہے تو اس کو سو کوڑے (بطور تعزیر) لگائے جائیں گے اور خاوند بیوی کو جدا کر دیا جائے گا اور اگر اس نے تین طلاقیں کا اقرار کر لیا تو (بوجہ اقرار حد شرعی میں) اس کو رجم کیا جائے گا۔

☆..... امام قتادہ رحمہ اللہ تابعی رحمہ اللہ اور جابر بن زید رحمہ اللہ تابعی رحمہ اللہ کا فتویٰ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ أَنَّهُمَا قَالَا لَا يُفَرَّقُ بِشَهَادَةِ اثْنَيْنِ وَثَلَاثَةٍ ، وَيُرْجَمُ بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ . (مصنف ابن ابی شیبہ ج 6 ص 513)

(ایک آدمی دو یا تین گواہوں کے سامنے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے کر انکاری ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اپنی اسی بیوی کے ساتھ جماع کرتا ہے اس کے بارے میں) جابر بن زید رحمہ اللہ اور قتادہ رحمہ اللہ نے کہا کہ دو یا تین آدمیوں کی گواہی کی وجہ سے خاوند بیوی کے درمیان جدائی کر دی جائے گی لیکن اس نے اپنی مطلقہ بیوی کے ساتھ جو صحبت (زنا) کی ہے اس کی وجہ سے رجم تب کیا جائے گا جب اس زنا پر چار گواہ گواہی دیں

☆..... قاضی ایاس رحمہ اللہ تابعی رحمہ اللہ کا فتویٰ

وَكَانَ الْمُهْلَبُ بْنُ الْقَاسِمِ مَا جِنَا فَشَرِبَ يَوْمًا ، وَامْرَأَتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ،

فَنَآوَلَهَا الْقَدَحَ، فَأَبَتْ أَنْ تَشْرَبَهُ، وَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْهَا؛ فَقَالَ لَهَا: أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا إِنْ لَمْ تَشْرَبِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهَا نِسْوَةً؛ فَقُلْنَ اشْرَبِيهِ، وَفِي الدَّارِ طَيْرٌ دَاجِنٌ، فَعَدَا، فَمَرَّ بِالْقَدَحِ فَكَسَرَهُ، فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَجَحَدَ الْمُهْلَبُ ذَلِكَ وَقَالَ: لَمْ أَطْلُقْكَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا شُهُودٌ إِلَّا نِسَاءٌ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِهَا فَحَوَّلُوهَا فَاسْتَعَدَى الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَدِيَّ بْنَ أَرْطَاةٍ، وَقَالَ: غَلَبُوا ابْنِي عَلَى امْرَأَتِهِ، فَعَضِبَ لَهُ عَدِيٌّ، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى إِيَّاسَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ قَاضٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَشَهِدَ لَهَا نِسَاءٌ؛ فَقَالَ: إِيَّاسُ: لَيْسَ قُرْبَتُهَا لَا زُجْمُكَ، (أخبار القضاة ج 1 ص 314)

مہلب بن قاسم بے حیاء آدمی تھا اس نے ایک دن شراب پی اور اس کی بیوی اس کے سامنے بیٹھی تھی اس نے شراب کا پیالہ بیوی کو پیش کیا بیوی نے پینے سے انکار کر دیا اور پیالہ لے کر اپنے سامنے رکھ دیا مہلب نے بیوی کو کہا اگر تو نے اس کو نہ پیا تو تجھے تین طلاقیں ہیں عورتیں اس کی بیوی کے پاس آئیں اور کہا کہ تو اس شراب کو پی لے، گھر میں ایک پالتو پرندہ تھا وہ دوڑا اور پیالہ کے پاس سے گذرا اس نے پیالہ کو توڑ دیا پس عورت جانے کیلئے کھڑی ہو گئی ادھر مہلب نے طلاق سے انکار کر دیا اور کہا میں نے تجھے طلاق نہیں دی اور اس کی بیوی کے پاس سوائے عورتوں کے اور کوئی گواہ نہ تھے ازاں بعد اس نے اپنے گھر والوں کے پاس پیغام بھیجا انھوں نے اس کو اپنے ہاں منتقل کر دیا پھر مہلب کے والد قاسم بن عبد الرحمن نے عدی بن ارقطہ سے مدد طلب کی اور کہا کہ لوگ میرے بیٹے پر اس کی بیوی کے معاملہ میں غالب آ گئے ہیں عدی اس کی بات سن کر غصہ میں آ گیا اور اس عورت کو مہلب کی طرف لوٹا دیا پھر وہ عورت اپنا جھگڑا، قاضی ایاس بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئی جو عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی طرف سے قاضی تھے اس کے پاس عورتوں نے گواہی دی ان

کی گواہی کے بعد قاضی ایاس رضی اللہ عنہ نے فیصلہ سنایا کہ اے مہلب اگر تو اس عورت کے قریب گیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔

☆..... امام اعظم ابو حنیفہ تابعی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

مُحَمَّدٌ عَنْ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ (رضی اللہ عنہم) : رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ وَطَّئَهَا فِي الْعِدَّةِ وَقَالَ: عَلِمْتُ أَنَّهَا عَلَيَّ حَرَامٌ فَإِنَّهُ يُحَدُّ وَإِنْ قَالَ: طَلَّقْتُ أَنَّهَا حَلٌّ لِي لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ (الجامع الصغير ج 1 ص 280)

امام محمد رضی اللہ عنہ امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے اور وہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے (اکٹھی یا متفرق) پھر اس نے اس کے ساتھ عدت میں وطی کی اور اقرار کیا کہ وہ یہ جانتا تھا کہ یہ عورت اس پر حرام ہے تو اس آدمی پر حد واجب ہوگی اور اگر اس نے کہا میرا گمان یہ تھا کہ یہ عورت عدت میں میرے لیے حلال ہے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی۔

☆..... امام مالک رضی اللہ عنہ کا مذہب

قُلْتُ: أَرَأَيْتَ مَنْ تَزَوَّجَ..... امْرَأَةً طَلَّقَهَا - وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا أَلْبَتَهُ قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ..... عَامِدًا عَارِفًا بِالتَّحْرِيمِ، أَيَقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ فِي قَوْلِ مَالِكٍ؟ قَالَ: نَعَمْ يَقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ. قُلْتُ: فَإِنْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ قَالَ: إِذَا تَعَمَّدَ كَمَا وَصَفْتُ لَكَ لَمْ يَلْحَقْ بِهِ الْوَلَدُ، لِأَنَّ مَالِكًا قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ الْحَدُّ وَإِثْبَاتُ النَّسَبِ (المدونة ج 4 ص 477)

سحون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عبد الرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ کو کہا فرمائیے کہ جس آدمی نے عورت کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں اگر وہ بغیر حلالہ کے اس کے ساتھ نکاح کرے اور وہ جانتا ہے کہ اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے اس کے باوجود جان بوجھ کر نکاح کرے (اور جماع کرے) تو کیا اس پر امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک حد زنا جاری ہوگی یا

نہیں؟ ابن قاسم رحمہ اللہ نے جواب دیا جی ہاں اس پر حد لگائی جائے گی میں نے کہا کہ اگر اس بیان کردہ صورت میں بچہ پیدا ہو جائے تو ابن قاسم رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ اگر حرمت جاننے کے باوجود اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تو اس آدی سے بچہ کا نسب ثابت نہیں ہوگا کیونکہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حد زنا اور ثبوت نسب دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

☆..... امام ابن حاجب المالکی رحمہ اللہ کا فتویٰ

الَّذِي لَا بَيْنَ الْحَاجِبِ: لَوْ طَلَّقَ امْرَأَةً ثَلَاثًا وَوَطَّئَهَا فِي الْعِدَّةِ أَوْ تَزَوَّجَهَا قَبْلَ زَوْجٍ وَوَطَّئَهَا فَإِنَّهُ يُحَدُّ. (التاج والإكليل ج 12 ص 100)

ابن حاجب رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ اگر ایک آدی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں (اکٹھی یا متفرق) دیں اور عدت میں اس عورت کے ساتھ جماع کیا یا بغیر حلالہ کے اس عورت کے ساتھ نکاح کیا اور اس کے ساتھ جماع کیا تو اس آدی پر حد زنا لگائی جائے گی

☆..... اصح بن الفرج المالکی رحمہ اللہ کا فتویٰ

وَقَالَ أَصْبَغُ: مَنْ نَكَحَ مَبْنُوتَةً عَالِمًا لَمْ يُحَدِّ لِاخْتِلَافٍ فِيهَا بِخِلَافِ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا. (التاج والإكليل ج 12 ص 100)

اصح رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو آدی لفظ البتہ کے ساتھ طلاق دیتا ہے اس کے بعد (بغیر حلالہ کے) اس مطلقہ عورت کے ساتھ دوبارہ نکاح کرتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ عورت اس پر حرام ہو چکی ہے اور اس کے ساتھ جماع کر لیتا ہے تو اس آدی پر حد زنا جاری نہ ہوگی کیونکہ لفظ البتہ کے ساتھ طلاق کے بارے میں اختلاف ہے کہ اس کے ساتھ کون سی طلاق واقع ہوتی ہے اور کتنی طلاقیں واقع ہوتی ہیں (اور اختلاف موجب شبہ ہے اور شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے) اور اگر اکٹھی تین طلاق کے بعد اس آدی نے نکاح اور جماع کیا تو اس پر حد زنا جاری ہوگی) کیونکہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین رضی اللہ عنہم تبع تابعین رضی اللہ عنہم اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا اجماع ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں لہذا اس وطی کے زنا ہونے میں کوئی شبہ نہیں

☆..... امام نووی الشافعی رحمہ اللہ کا فتویٰ

لَوْ تَزَوَّجَ..... مَنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا..... وَوَطَّئَ عَالِمًا بِالنِّكَاحِ وَجَبَ الْحَدُّ لِأَنَّهُ وَطَّئَ صَادَقَ مَحَلًّا لَا مِلْكَ لَهُ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ مِلْكَ وَهُوَ مَقْطُوعٌ بِتَحْرِيمِهِ فَيُحَدُّ بِهِ الْحَدُّ (روضۃ الطالین ج 10 ص 94)

اگر کوئی آدی اس عورت کے ساتھ نکاح کرے جس کو تین طلاقیں دی ہیں اور وہ اس کو اپنے لیے حرام سمجھتا ہے اس کے باوجود اس کے ساتھ جماع کرتا ہے تو اس پر حد واجب ہوگی کیونکہ اس نے ایسی عورت کے ساتھ جماع کیا ہے جس پر اس کو ملک حاصل نہیں اور نہ ہی شبہ ملک ہے کیونکہ وہ قطعی طور پر اس کو اپنے لیے حرام سمجھتا ہے لہذا اس پر حد جاری ہوگی۔

☆..... ابو بکر حصص رحمہ اللہ اور فقہاء احناف کا فتویٰ

وَلَمْ يَجْعَلْ أَصْحَابُنَا قَوْلَ مَنْ نَفَى وَفُوعَ الثَّلَاثِ مَعًا خِلَافًا لَّانَّهُمْ قَالُوا فَيَمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَعَانِمْ وَطَّئَهَا فِي الْعِدَّةِ أَنَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ وَلَمْ يَجْعَلُوا قَوْلَ مَنْ نَفَى وَفُوعَهُ شُبْهَةً فِي سَقُوطِ الْحَدِّ عَنْهُ

(شرح مختصر الطحاوی للجصاص الرازی ج 5 ص 61)

اور جو بعض لوگ اکٹھی تین طلاقیں کے وقوع کی نفی کرتے ہیں ہمارے علماء نے ان کے اس قول کا اعتبار نہیں کیا کیونکہ فقہاء فرماتے ہیں کہ جس آدی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیں پھر عدت میں اس کے ساتھ جماع کیا تو اس پر حد زنا واجب ہے اور جن لوگوں نے اکٹھی تین طلاقیں کے وقوع کی نفی کی ہے ان کے اس قول کو سقوط حد میں موجب شبہ قرار نہیں دیا

☆..... علامہ حافظ بدر الدین عینی رحمہ اللہ کا فتویٰ

(وَمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ وَطَّئَهَا فِي الْعِدَّةِ، وَقَالَ: عَلِمْتُ أَنَّهَا عَلَيَّ حَرَامٌ حَدِّ زَوَالِ الْمِلْكِ الْمُحْلِلِ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ، فَتَكُونُ الشُّبْهَةُ مَعَهُ مُنْتَفِيَةً) ش: لِأَنَّ الْمِلْكَ أَصْلًا وَشُبْهَةُ الْإِنْتِفَاءِ أَيْضًا مُنْتَفِيَةٌ، لِأَنَّ الْوَاطِئَ يَقُولُ عَلِمْتُ

حرام کاری سے بچنے 467 باب چہارم: تعزیرات
بِأَنَّهَا عَلَى حَرَامٍ وَأَمَّا إِذَا قَالَ: طَنَنْتُ أَتَهَا تَحِلُّ لِي لَا حَدَّ عَلَيْهِ. "وَأَمَّا قَالَ:
لِرِزْوَالِ الْحِلِّ مِنْ كُلِّ وَجْهِ يُدُلُّ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ، وَهُوَ قَوْلُهُ (فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ
لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: 230) ، م: (وَعَلَى ذَلِكَ
الْإِجْمَاعُ) ش: أَيْ وَعَلَى انْتِفَاءِ الْحِلِّ انْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ، فَلَا يُعْتَبَرُ قَوْلُ
الْمُخَالَفِ فِيهِ، لِأَنَّهُ غَيْرُ مُعْتَبَرٍ، لِأَنَّهُ خِلَافٌ لَا إِخْتِلَافَ) ش: وَقَدْ ذَكَرْنَا
الْكَلَامَ فِيهِ عَنْ قَرِيبٍ. وَقَالَ الْإِمَامُ حَمِيدُ الدِّينِ الصَّرِيرُ -رَحِمَهُ اللَّهُ- فِي
شَرْحِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْخِلَافِ وَالْإِخْتِلَافِ، أَنَّ الْإِخْتِلَافَ أَنْ يَكُونَ الطَّرِيقُ
مُخْتَلِفًا، وَالْمَقْصُودُ وَاحِدًا. وَالْخِلَافُ أَنْ يَكُونَ كَلَامُهُمَا مُخْتَلِفًا.

(البنایہ شرح الہدایہ ج 6 ص 299)

جس آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں (اکٹھی یا متفرق) پھر اس عورت کے
ساتھ عدت میں وطی کی اور کہا کہ میں جانتا تھا کہ وہ عورت مجھ پر حرام ہے اس آدمی پر حد زنا
جاری ہوگی کیونکہ اس عورت سے خاوند کا ملک جو عورت کو حلال کرتا ہے وہ تین طلاقوں کی وجہ
سے پورے طور پر زائل ہو چکا ہے اور چونکہ وہ آدمی اقرار کرتا ہے کہ مجھے اس عورت کے تین
طلاقوں کے بعد حرام ہو جانے کا علم ہے تو اس سے شبہ ملک بھی منثی ہو گیا لیکن اگر وہ یہ کہے کہ
مجھے گمان تھا کہ یہ عورت میرے لیے حلال ہے تو اس پر حد نہیں عورت سے مکمل طور پر تین
طلاقوں کی وجہ سے ملک زائل ہونے کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے کہ اگر خاوند نے
دو طلاقوں کے بعد اس عورت کو تیسری طلاق دیدی تو وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک
اس کے علاوہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے اور تین طلاقوں کی وجہ سے حلت کے منثی
ہونے پر امت کا اجماع ہے لہذا قرآن اور اجماع کی وجہ سے جو اس کے خلاف قول ہے وہ
معتبر نہیں کیونکہ یہ اختلاف نہیں خلاف ہے امام حمید الدین الصریر نے ان کے درمیان فرق یہ
لکھا ہے کہ اختلاف یہ ہے کہ مقصود ایک ہو لیکن اس مقصود تک پہنچنے کے طریق مختلف ہوں اور

حرام کاری سے بچنے 468 باب چہارم: تعزیرات
خلاف یہ ہے کہ دونوں آدمیوں کا مقصود ہی ایک دوسرے سے مختلف ہو۔ (نیز اختلاف کی
بنیاد صحیح دلیل پر ہوتی ہے جبکہ خلاف کی بنیاد ضد وعناد اور کتاب وسنت میں تحریف پر ہوتی ہے)

☆..... علماء ہند کا اجماعی فتویٰ

وَلَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ رَاجَعَهَا ثُمَّ وَطَّئَهَا بَعْدَ مُضِيِّ الْمُدَّةِ يُحَدُّ إِجْمَاعًا

(الفتاویٰ الہندیہ ج 2 ص 148)

اور اگر شوہر نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں (اکٹھی یا متفرق) پھر عدت میں
رجوع کیا اور عدت گزرنے کے بعد اس کے ساتھ جماع کیا تو اس بات پر اجماع ہے کہ اس
آدمی پر حد زنا جاری کی جائے گی۔

☆..... علامہ منصور بن یونس البہوتی الحسینیؒ المتوفی ۱۰۵۱ھ کا فتویٰ

(وَإِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُ وَطَّئَهَا) بَعْدَ الطَّلَاقِ
الثَّلَاثِ (أَقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ نَصًّا) لِأَنَّهُ لَا نِكَاحَ وَلَا شُبْهَةَ نِكَاحٍ وَلَمْ يُعْتَبَرُوا
شُبْهَةَ الْقَوْلِ بِأَنَّ طَلَّاقَ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ لِضَعْفِ مَا أَخَذَهُ

(کشاف القناع عن متن الإقناع ج 18 ص 396)

اور جب شوہر نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیں پھر اس نے (تین طلاقوں
کو ایک سمجھ کر) بیوی کے ساتھ جماع کیا اور چار آدمیوں نے گواہی دی کہ اس نے تین
طلاقوں کے بعد اپنی اس بیوی کے ساتھ جماع کیا ہے تو اس آدمی پر از روئے نص حد زنا
جاری کی جائے گی کیونکہ نہ نکاح ہوا ہے نہ شبہ نکاح پایا گیا ہے اور یہ قول کہ اکٹھی تین طلاقیں
ایک طلاق ہوتی ہے موجب شبہ نہیں بن سکتا کیونکہ اس قول کا ماخذ ضعیف ہے اسی لیے فقہاء
نے اس قول کا اعتبار نہیں کیا۔

قطع تعلق واجب ہے

چونکہ موجودہ زمانہ میں نظام شریعت حکومتی سطح پر معطل ہے اور انفرادی طور پر حدود کا نفاذ موجب فساد ہے لہذا تین طلاق کے بعد رجوع کر کے جو بدکاری اور زنا کاری میں مبتلا ہو جائے اس کو سمجھایا جائے اگر وہ جدا ہو جائیں تو بہتر بصورت دیگر ان کے ساتھ ہر قسم کا سخت بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے جدا ہونے تک بائیکاٹ جاری رکھا جائے۔

☆..... ولی زماں مفتی عبداللہ اور مفتی اعظم مفتی عبدالستار صاحب کا فتویٰ

سوال..... ایک شخص نے اپنی عورت مدخلہ کو طلاق مغلظہ دی جس پر عرصہ دو سال کا ہوا ہے کہ پھر اس مطلقہ سے ایک بچہ تھا وہ اور طالق دونوں مطلقہ مغلظہ کو لے آئے اور طالق بغیر حلالہ کے اسے زوجین والے حساب سے استعمال کر رہا ہے اب وہ صریحاً زنا کر رہا ہے کئی مسلمان حنفی شاہد ہیں اس پر، بس صرف ایک مکان ہے اکیلے جس میں رہتے ہیں اب مفتی نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ مطلقہ اس مکان میں نہیں رہ سکتی، کسی دوسرے مکان میں چلی جاوے چونکہ حدیث اتقوا مواضع النہم پر عمل کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے طالق اب بچہ کو ہمراہ کر کے عورت مطلقہ مغلظہ کے ساتھ تعلقات جاری کر رہا ہے تو اس کے ساتھ کیا برتاؤ شرعاً کیا جاوے اس کو نماز میں شریک ہونے دیں جو کہ صرف نماز جنازہ رسم کے طور پر پڑھتا ہے باقی نماز فرض ادا نہیں کرتا آیا اس کو نماز جنازہ وغیرہ میں کس حد تک رکھ سکتے ہیں، وہ شخص توبہ کر لیتا ہے اور عورت کو باہر نکال دیتا ہے ہفتہ کے بعد پھر وہیں آ جاتا ہے اور بخوشی اس کو ایک مہینہ رکھا پھر چلی گئی، ہفتہ کے بعد پھر آ گئی اس کی توبہ بھی ایسی ہے ایک مہینہ میں چار دفعہ ایسا کرتا ہے حلال کو حرام سمجھتا ہے اور اسے استعمال کرنا روا سمجھتا ہے حلالہ نہیں کروا تا اگر اس کا بچہ اس کو رکھے تو اس مکان طالق والے سے کتنا دور ہونا ضروری ہے تاکہ ملاقات وغیرہ کا مسئلہ نہ آجائے قرآن وحدیث کا صاف انکاری ہے؟

الجواب..... صورت مسئلہ میں اگر یہ عورت واقعی مطلقہ مغلظہ ہے تو ایسے شخص مذکور کے ساتھ رہنا ہرگز ہرگز درست نہیں باوجود فہمائش کے اگر یہ شخص اس عورت سے کامل علیحدگی اختیار نہ کرے تو اس سے قطع تعلقات کرنا ضروری ہے، اہل اسلام اسے اپنے بیاہ و شادی وغیرہ میں شریک نہ ہونے دیں لڑکا اگر چاہے تو اپنی والدہ کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے الگ مکان میں جہاں اس کے والد کی رہائش نہ ہو مکانات کے فاصلہ کا اعتبار نہیں شخص مذکور اور مطلقہ میں کامل علیحدگی ضروری ہے فقط واللہ اعلم بندہ عبدالستار عفی عنہ نائب مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان شہر الجواب صحیح بندہ محمد عبداللہ غفرلہ مفتی خیر المدارس ملتان ۸۱ھ - ۴ - ۱۲

(خیر الفتاویٰ ج ۵ ص ۱۱۲)

☆..... مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا فتویٰ

سوال..... (۱)..... ایک شخص نے اپنی بیوی کو لفظ واحد کے ساتھ تین طلاقیں دیں اب یہ ایک طلاق پڑی ہے یا تین؟ اس میں کوئی ائمہ کا اختلاف ہے؟
(۲)..... اگر یہ شخص بغیر نکاح ثانی کے اس کو پھر بیوی بنا لے تو شریعت کی رو سے اس کے ساتھ تعلقات رکھنا کیسا ہے؟

جواب (۱) تین طلاق ایک مجلس میں ایک لفظ سے دی جائیں یا مختلف الفاظ سے بہر صورت تینوں واقع ہو جاتی ہیں اور بیوی مغلظہ ہو جاتی ہے اس مسئلہ پر ائمہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کا اتفاق ہے، چاروں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ (۲) ایسا شخص حرام کاری کا مرتکب ہے اس کو راہ راست پر لانے کیلئے ہر ممکن طریقہ اختیار کرنا چاہئے اور اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے میل جول کے خصوصی تعلقات نہ رکھنے چاہئیں واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم ۱۱/۲۶/۱۳۹۸ھ (فتاویٰ عثمانی ج ۲ ص ۴۳۲، ۴۳۳)

☆..... علامہ مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمہ اللہ، مفتی سعید احمد اور مفتی عبداللطیف کا فتویٰ
فتویٰ مذکور کا خلاصہ یہ ہے..... اگر کوئی شخص بیک لفظ تین طلاق دے تو یہ طلاق مغلظہ با اتفاق

ائمہ اربعہ واقع ہو جاتی ہے اور جو شخص بغیر حلالہ کے تجدید نکاح کر لے ایسا شخص ائمہ اربعہ اور اجماع اور نص قطعی کے خلاف کرتا ہے جب تک شخص مذکور عورت مذکورہ سے قطع تعلق نہ کرے اس سے معاشرت و مجالست ترک کر دی جائے تاکہ وہ تنگ آ کر اپنی حالت شریعت کے مطابق بنائے اگر کوئی مقتدا شخص اس غرض سے اس کی جنازہ کی نماز میں شریک نہ ہو کہ لوگوں کو عبرت ہو اور وہ ایسے کام نہ کریں تو گنجائش ہے (فتاویٰ محمودیہ ج ۹ ص ۲۸۵ تا ۲۸۷)

☆..... قائد جمعیت مفتی محمود رحمہ اللہ کا فتویٰ

مفتی محمود صاحب اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں..... اگر یہ ثبوت ہو جائے کہ واقعی اسٹام میں تین طلاقیں لکھی ہوئی تھیں تو بغیر حلالہ کے دوبارہ اس شخص سے اس عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا عورت کا تعلق یقیناً ناجائز ہوگا اور اس کے بعد والی اولاد غیر ثابت النسب حرامی ہوگی مسلمانوں کو لازم ہے کہ انھیں توبہ کرنے پر مجبور کریں ورنہ ان سے تعلقات منقطع کر لیں۔ (فتاویٰ مفتی محمود ج ۵ ص ۸۴، ۸۵)

غیر مقلدین سے سوالات

نوٹ:..... درج ذیل سوالات میں سے ہر سوال کے جواب میں صحیح، صریح، مرفوع حدیث پیش کریں اور حدیث کی صحت امتیوں کے اقوال، آراء کی تقلید کیے بغیر ثابت کریں۔

1..... ایک آدمی نے اپنی بیوی کو کمرہ میں بند کر دیا کچھ دیر کے بعد کہا انت طالق اور نیت یہ کرتا ہے کہ تو اس قید سے آزاد ہے طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

2..... بیوی کو کہا انت الطلاق تو طلاق ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

3..... اگر بیوی کو کہا تیرے لیے طاء، الف، لام، قاف ہے اس سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

4..... ایک آدمی کی دو بیویاں ہیں اس نے ایک بیوی کو کہا تجھے پانچ طلاقیں

ہیں بیوی نے کہا مجھے تین کافی ہیں خاوند نے کہا تین تیرے لیے اور باقی تیری سوکن کیلئے ہیں اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

5..... خاوند بیوی لاہور میں ہیں خاوند نے بیوی کو کہا تجھے کراچی میں طلاق ہے یا خاوند نے بیوی کو کہا تجھے تین ماہ کے بعد طلاق ہے ان دونوں صورتوں کا حکم کیا ہے؟ ان دونوں کے حکم میں فرق ہے یا نہیں؟

6..... ایک عورت بیٹا ہے مرد نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا اس اندھی کو طلاق ہے

..... ایک عورت جھنگ کی ہے شوہر نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا اس ملتان کو طلاق ہے

..... ان دونوں صورتوں کا کیا حکم ہے ان میں فرق ہے یا نہیں؟

7..... مدخولہ بیوی کو ایک مجلس میں دو طلاقیں دیں تو یہ دو ہوں گی یا ایک؟

8..... جس عورت کو حیض نہیں آتا کبرسنی یا صغرنی کی وجہ سے اس کو تین طلاق دینے کا شرعی طریقہ کیا ہے قیاس نہ کریں صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں؟

9..... مطلقہ عورت کی عدت تین حیض ہے ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اس طرح دیں کہ ہر طہر میں ایک طلاق دی تو وہ عدت کیسے پوری کرے گی؟

10..... زید اپنی بیوی کو زبانی طلاق دینے کے بعد کہتا ہے میں نے کہا تھا طلاق، یا تلاغ یا طلاغ یا طلاک اس سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

11..... زید نے اپنی بیوی کو کہا تیری گردن کو طلاق ہے یا کہا تیرے سر کو طلاق ہے یا کہا تیرے ہاتھ کو طلاق ہے اس سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

12..... بیوی نے زید سے طلاق کا مطالبہ کیا زید نے کہا تجھے آدمی طلاق ہے اس سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

13..... ایک آدمی نے فون پر اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے ایک طلاق دی یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اس پر صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں قیاس نہ کریں کہ غیر مقلدین

حرام کاری سے بچنے 473 غیر مقلدین سے سوالات
کے نزدیک قیاس کرنا کار شیطان ہے؟

14:..... ایک عورت خدا اور رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ خاوند کی بھی پوری تابعدار ہے مگر خاوند کی نظر کسی اور طرف لگ گئی اب وہ اس بیوی کو بلا قصور طلاق دیدیتا ہے ایسی طلاق شرعا جائز ہے یا نہیں یہ واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

15:..... جس طہر میں شوہر صحبت کر چکا ہو اس میں طلاق دینا حرام ہے (سنن دارقطنی ج ۳ ص ۵) کیا اس حرام طلاق دینے پر مرد کو گناہ ہوگا یا نہیں اور یہ حرام طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟
16:..... مجلس واحد کی تعریف پر صریح آیت یا صحیح صریح حدیث پیش کریں؟

17:..... خاوند نے اپنی بیوی کو کہا تجھے طلاق بائنہ، بعد میں خاوند کہتا ہے کہ بس میری زبان سے یہ لفظ نکل گیا تھا میری نیت طلاق کی نہ تھی اور حدیث میں ہے انما الاعمال بالنیات چونکہ میری نیت طلاق کی نہ تھی اس لیے طلاق نہیں ہوئی بیوی کہتی ہے حدیث میں ہے فَلَا لَئِ جَدُّهُنَّ جَدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ تین چیز کا سچ بھی سچ ہے اور مزاح بھی سچ ہے نکاح، طلاق، رجوع لہذا طلاق ہو گئی ہر ایک کے پاس حدیث ہے یہ دونوں کیا کریں؟

18:..... امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری ج ۱ ص ۹۱ پر باب قائم کیا مَنُ اجَاَزَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثِ اس میں امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ تین طلاق اکٹھی دینا جائز ہے اور تینوں واقع ہو جاتی ہیں اس سے امام بخاری رحمہ اللہ قرآن وحدیث کے منکر اور بدعتی ہوئے یا نہیں؟ بدعت کو جائز کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

19:..... حالت حیض میں طلاق غیر شرعی ہے لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے باب اِذَا طَلَّقَتْ الْحَائِضُ يَعْتَدُ بِذَلِكَ الطَّلَاقُ ص ۹۰ حائضہ عورت کو طلاق دی جائے تو اس طلاق کا اعتبار کیا جائے گا اس سے امام بخاری رحمہ اللہ منکر حدیث اور بدعتی بنے ہیں یا نہیں؟

20:..... اگر ایک آدمی ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو غیر مقلدین کے نزدیک ایک

حرام کاری سے بچنے 474 غیر مقلدین سے سوالات
طلاق شمار ہوتی ہے لیکن ایک آدمی نے ایک مجلس میں تین دفعہ تین تین طلاقیں دیں تو اس سے تین طلاقیں ہوں گی یا نہیں؟

21:..... ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں تین طہروں میں دیں اس کے بعد خاوند بیوی دوبارہ نکاح کرنا چاہتے ہیں اس کا شرعی طریقہ کیا ہے؟ اگر دوسرے آدمی سے نکاح کرنے اور طلاق دینے کے بعد حلال ہوتی ہے تو دوسرا آدمی محلل اور پہلا شوہر محلل لہ ٹھہرا اور دونوں پر لعنت ہے تو ایسا کون سا طریقہ ہے کہ یہ دونوں محلل اور محلل لہ نہ بنیں اور تین طلاق والی عورت پہلے شوہر کیلئے حلال ہو جائے؟

22:..... زید کو ایک غیر مقلد مفتی نے یہ سنایا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں تین طلاقیں ایک ہوتی تھیں اس نے اپنی بیوی کو کہہ دیا تجھے ۹ طلاق تو یہ ایک طلاق ہوگی یا تین؟

23:..... ایک آدمی کو بتایا گیا کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی ہیں اس نے ایک طلاق صبح، ایک دوپہر اور ایک شام کو دی اس سے ایک طلاق واقع ہوگی یا تین؟

24:..... زید نے ایک طلاق پیر کو، دوسری منگل کو اور تیسری بدھ کو دی کوئی ایسی حدیث پیش فرمائیں کہ تین دن میں الگ الگ دی گئی تین طلاقیں ایک ہوتی ہیں؟

25:..... زید نے اپنی بیوی کو ایک طلاق اس پاکی میں دی جس میں وہ دومرتبہ صحبت کر چکا تھا اور طلاق دینا حرام تھا ایک ماہ بعد زید نے اس کو دوسری طلاق دی وہ اس وقت حائضہ تھی اس کے بعد جب تیسری طلاق بھیجی اس وقت بھی وہ حائضہ تھی اس کے بعد دو سال گزر گئے وہ ایک غیر مقلد مفتی صاحب کے پاس گیا اس غیر مقلد مفتی نے کہا کہ تینوں طلاقیں حرام تھیں ایک بھی واقع نہیں ہوئی اب وہ دونوں میاں بیوی کی طرح رہ رہے ہیں یہ فتویٰ درست ہے یا غلط؟

26:..... غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اکٹھی تین طلاق کے بعد خدا اور رسول ﷺ کے نزدیک بیوی خاوند کیلئے حلال تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خدا اور رسول کے حلال کو

حرام قرار دے دیا خدا کے حلال کو حرام قرار دینے والا خلیفہ راشد بن سکنا ہے یا نہیں؟ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد ہیں یا نہیں؟

27..... کیا صدر مملکت کو حق ہے کہ سیاسی ضرورت کے ماتحت خدا کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے؟

28..... جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اعلان فرمایا کیا کسی صحابی نے اعتراض کیا تھا؟ اگر کسی صحابی نے اعتراض کیا تھا تو اس صحابی کا نام کیا ہے؟ اور اگر کسی صحابی نے بھی اعتراض نہیں کیا تو غیر مقلدین کو اعتراض کرنے کا کیا حق ہے؟ اور اجماع صحابہ کا منکر کون ہوتا ہے؟

29..... باب اول میں مذکور جن صحابہ کرام (مثلاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہم) اور تابعین نے اکٹھی تین طلاقوں کے بعد پہلے خاوند پر عورت کے حلال ہونے کیلئے حلالہ کی شرط لگائی ہے (العیاذ باللہ) وہ لعنتی ہیں یا نہیں؟

30..... خلفاء راشدین، صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقیں نافذ ہو جاتی ہیں جبکہ غیر مقلدین کے نزدیک تین اکٹھی طلاقوں سے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے ان میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟

31..... ایک آدمی نے اپنی بیوی کو کہا تجھے ملتان سے مصر تک طلاق ہے اس سے کون سی طلاق واقع ہوگی، طلاق رجعی یا طلاق بائنہ یا طلاق مغلطہ؟

32..... ایک آدمی نے اپنی بیوی کو کہا تجھے زمین سے آسمان تک طلاق ہے اس سے کون سی طلاق واقع ہوگی؟

33..... ایک آدمی نے اپنی بیوی کو کہا تجھے ایک سال تک طلاق ہے اس سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر طلاق واقع ہوتی ہے تو کون سی؟

34..... غیر شرعی طلاق کے عدم وقوع پر کوئی ایک حدیث ایسی پیش کریں جس میں شیعہ راوی نہ ہو؟

35..... ایک آدمی اپنی بیوی کو کہتا ہے تجھے شریعت کے مطابق تین طلاقیں ہیں ایسا کہنا جائز ہے یا نہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

36..... ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ خلوت کی ہے لیکن اس خلوت میں صحبت نہیں کی بعد ازاں اس کو ایک طلاق دیتا ہے یہ طلاق کون سی ہوگی رجعی یا بائنہ؟ اس پر عدت واجب ہے یا نہیں؟ اور یہ عورت کتنے حق مہر کی مستحق ہے؟

37..... جس بیوی کے ساتھ ابھی جنسی تعلق قائم نہیں ہوا اس کو خاوند نے حالت حیض میں ایک طلاق دی اس عورت نے دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کر لیا بچہ بھی پیدا ہو گیا بعد ازاں ایک غیر مقلد مفتی نے پہلے خاوند کو بتایا کہ یہ طلاق بدعی تھی جو ناجائز ہے اور واقع نہیں ہوئی اب پہلا خاوند کہتا ہے کہ یہ میری بیوی ہے دوسرا کہتا ہے میری بیوی ہے سوال یہ ہے کہ وہ کس کی بیوی ہے؟ اور وہ بچہ کس کا شمار ہوگا؟

38..... ایک عورت کے ساتھ خاوند کا جنسی تعلق قائم نہیں ہوا اس نے اس کو کہا تجھے دو طلاقیں ہیں یعنی بیک کلمہ اس کو دو طلاقیں دیدیں اس عورت نے دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کر لیا بعد ازاں غیر مقلد مفتی نے پہلے خاوند کو بتایا کہ یہ طلاق بدعی تھی اس لئے واقع نہیں ہوئی لہذا تیرا نکاح قائم ہے اور وہ تیری بیوی ہے وہ آدمی اس عورت کو اپنے پاس لے آیا اور اس عورت کے ساتھ ازدواجی تعلق قائم کیا جس سے ایک بچہ پیدا ہوا اب دوسرا خاوند کہتا ہے کہ یہ میری بیوی ہے۔ یہ عورت کس کی بیوی ہے؟ اور یہ بچہ کس کا بیٹا ہے؟

39..... ایک غیر مقلد عورت جو صوم و صلاۃ کی پابند ہے اس کو پتہ چلا کہ اس کے شوہر نے جان بوجھ کر کئی نمازیں چھوڑی ہیں اور چونکہ اہل حدیث مذہب میں جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑنے سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے اس لئے اس عورت نے یہ سمجھا کہ اس کے کافر

ہونے کی وجہ سے میرا نکاح ٹوٹ گیا ہے چنانچہ اس نے دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کر لیا اور اس سے دو بچے بھی ہو گئے بعد میں اس آدمی کو ایک غیر مقلد مفتی نے بتایا کہ جان بوجھ کر نماز کا چھوڑنا کفر ہے لیکن اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا اس لیے یہ تیری بیوی ہے تو اس کو اپنے پاس لے آ دوسرا غیر مقلد مفتی کہتا ہے کہ پہلا خاوند کافر ہو گیا تھا اس کا نکاح ٹوٹ گیا لہذا دوسرے آدمی کا نکاح صحیح ہے اور یہ اس کی بیوی ہے اندریں حالت یہ بیوی کس کی ہے اور بچے پہلے خاوند کے ہیں یا دوسرے کے؟

40:..... ایک غیر مقلد عورت کا خفی مرد کے ساتھ نکاح ہوا تین بچے بھی ہو گئے بعد میں اس کو بتایا گیا کہ خفی قرآن وحدیث کے منکر ہیں اور بجائے قرآن وحدیث کے فقہ خفی کو مانتے ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی بجائے وہ ابوحنیفہ کی تقلید کرتے ہیں لہذا اس خفی کے ساتھ نکاح صحیح نہیں اس عورت نے بغیر طلاق حاصل کیے ایک غیر مقلد آدمی کے ساتھ نکاح کر لیا اس سے دو بچے ہو گئے۔ یہ عورت کس آدمی کی بیوی ہے؟ نیز پہلے اور بعد والے بچوں کا نسب کس سے ثابت ہوگا؟

41:..... خاوند نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق کا اختیار دیا عورت نے حالت حیض میں طلاق کو اختیار کر لیا اور اپنے نفس کو طلاق دیدی یہ طلاق شرعی ہے یا غیر شرعی؟ اور طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

42:..... خاوند اپنی بیوی کو طہر میں طلاق دینا چاہتا ہے یہ فرمائیے کہ طہر کے شروع میں یا درمیان میں یا اخیر میں طلاق دینا اولیٰ ہے؟ یا سب برابر ہے؟

43:..... ایک عورت کی کیفیت یہ ہے کہ وہ مستحاضہ ہے یعنی اس کو لگاتار خون آتا ہے اور اس کو نہ حیض کے دنوں کی تعداد یاد ہے نہ ایام کی تعیین کر سکتی ہے خاوند اس کو تین طلاق شرعی طریقہ کے مطابق دینا چاہتا ہے اندریں صورت شرعی طریقہ کیا ہے؟

44:..... رئیس ندوی لکھتے ہیں پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع شرط ہے (تنویر الآفاق

ص ۴۹، ۵۲) رجوع کے شرط ہونے پر صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں؟

45:..... رئیس ندوی ایک مجلس کی وضاحت میں لکھتے ہیں ”واضح رہے کہ پوری مدت حمل (خواہ ابھی آٹھ ماہ باقی ہوں) یا پورے ایک طہر (خواہ ایک سال ہو) یا جسے حیض نہ آتا ہو اس کیلئے پورے ایک مہینے کی مدت ایک مجلس کے حکم میں ہے اس لئے ان اوقات میں رجوع کے بغیر ایک طلاق کے بعد اگر دوسری تیسری طلاق مختلف اوقات میں دی جائیں تو وہ طلاقیں حکماً ایک مجلس یا ایک وقت کی طلاقیں شمار ہوں گی مثلاً کسی نے مدت حمل میں ایک دن ایک مجلس میں ایک طلاق دی دو چار مہینوں کے بعد دوسری اور پھر اسی طرح کے وقفہ کے بعد تیسری طلاق بھی دیدی تو رجوع کے بغیر پوری مدت حمل میں متفرق طور پر مختلف اوقات میں دی ہوئی یہ تینوں طلاقیں صرف ایک مجلس کی تین طلاق کے حکم میں ہوگی (تنویر الآفاق ص ۸۱، ۸۲) اس بیان کردہ مسئلہ پر صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں؟

46:..... رئیس ندوی صاحب لکھتے ہیں ”البتہ ایک ایسی صورت ہے کہ دو چار دنوں کے اندر بھی تینوں طلاقیں طریق شرعی کے مطابق واقع ہو سکتی ہیں وہ اس طرح کہ بحالت طہر جماع سے پہلے ایک دن آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی اور اسی دن دو چار گھنٹوں کے بعد رجوع کر لیا چند گھنٹوں کے بعد دوسری طلاق دیدی پھر دو چار گھنٹوں کے بعد تیسری طلاق دیدی دریں صورت اس کی بیوی پر صرف دو ہی ایک دن کے اندر تینوں طلاقیں حکم شریعت کے مطابق واقع ہو گئیں اور وہ عورت طلاق دینے والے کیلئے حرام ہو گئی بغیر شرعی حلالہ کے شوہر کے پاس وہ تجدید نکاح کے ذریعے واپس نہیں آ سکتی۔ (تنویر الآفاق ص ۸۱)

غیر مقلدین اپنے اس طریق شرعی پر صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں۔

47:..... رئیس ندوی صاحب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی لاعلمی ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”جنبی کیلئے پانی نہ ملنے کی صورت میں بذریعہ تیمم نماز کے جواز پر قرآن کریم کی نصوص صریحہ موجود ہیں (تنویر الآفاق ص ۸۷) غیر مقلدین جنبی آدمی کیلئے تیمم کے جواز پر قرآن مجید کی

یادداشت

وہ نصوص صریحہ پیش کریں؟

48..... ایک آدمی نکاح کے بعد اوررخصتی سے قبل کہتا ہے اس شہر کی تمام عورتوں کو طلاق اور

اس شہر میں اس کی منکوحہ عورت بھی رہتی ہے تو اس کی عورت کو طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

49..... ایک آدمی کہتا ہے اس محلہ کی سب عورتوں کو طلاق ہے اور اس محلہ میں اس کی بیوی

بھی رہتی ہے اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

50..... صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک صحابی نے بھی حضرت عمرؓ کے فیصلہ پر اعتراض نہیں

کیا ہمیں اعتراض کرنا چاہیے یا نہیں؟

51..... ایک طرف حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ راشد کا فیصلہ ہے دوسری طرف منکرین فقہ کا

فیصلہ ہے ہمیں کس کا فیصلہ ماننا چاہیے؟

52..... سارے صحابہ کرامؓ عملاً حضرت عمر فاروقؓ کے فیصلہ کی تائید کرتے ہیں اور فقہاء

مجتہدین صحابہ کرامؓ اپنے فتاویٰ اور فیصلہ جات کے ذریعے بھی تائید کرتے ہیں جبکہ منکرین

فقہ تردید کرتے ہیں منکرین فقہ سچے ہیں یا صحابہ کرامؓ سچے ہیں؟

53..... اکٹھی تین طلاقیں کے تین ہونے پر اجماع صحابہ اور اجماع امت ہے جبکہ اس کے

مقابلہ میں چند غیر معتبر بعض اہل بدعت اور منکرین فقہ کا شاذ قول ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں

ایک طلاق رجعی ہے قابل اعتماد اور قابل عمل اجماع صحابہ اور اجماع امت ہے یا بعض اہل

بدعت اور منکرین فقہ کا شاذ قول؟

مزید ضمنی چالیس سوالات مندرجہ ذیل صفحات پر ملاحظہ کیجئے

،265،261،185،174،141،114،104،82،69،44،42

،379،368،324،282،281،280،277،276،276،275